

دُرود و سلام مع دیگر موضوعات پر مشتمل 63 بیانات کا مجموعہ



# گلدستہ دُرود و سلام



اسلامی وفاق پاکستان

**یادداشت**

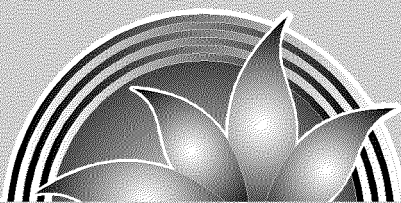
(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]



دُرود و سلام مع دیگر موضوعات پر مشتمل 63 بیانات کا مجموعہ



# گلدستہ دُرود و سلام

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیہ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



نام کتاب : گلدستہ دُرود و سلام

پیشکش : مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

سن طباعت :

تعداد :

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگرانِ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

## تصدیق نامہ

۱۶ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”گلدستہ دُرود و سلام“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائدِ کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

27-05-2013

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

## اجمالی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
99	بیان نمبر: 09		یادداشت
99	ایک قیراط اجر	8	کتاب پڑھنے کی نیتیں
109	بیان نمبر: 10	10	المدینۃ العلمیہ کا تعارف
109	سرکار اہل محبت کا دُرود خود سنتے ہیں	12	پہلے اسے پڑھ لیجئے
119	بیان نمبر: 11	14	بیان نمبر: 01
119	سُوْرانِ گمشدہ ملتی ہے تبسُّم سے ترے	14	دُرود شریف کی فضیلت
130	بیان نمبر: 12	30	بیان نمبر: 02
130	جمعہ کے دن دُرود پاک کی کثرت	30	شفاعت واجب ہوگئی
143	بیان نمبر: 13	43	بیان نمبر: 03
143	رزق میں کشادگی کا راز	43	ساری مخلوق کی آواز سننے والا فرشتہ
154	بیان نمبر: 14	54	بیان نمبر: 04
154	100 حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ	54	جنت کا انوکھا پھل
163	بیان نمبر: 15	62	بیان نمبر: 05
163	دُرود پاک کی رسائی	62	دُرود پاک نہ پڑھنے کا وبال
172	بیان نمبر: 16	72	بیان نمبر: 06
172	بد نصیب کون...؟	72	قُرْبَتِ سرکار کے حقدار
181	بیان نمبر: 17	82	بیان نمبر: 07
181	دُعائوں کا مُحافظ	82	موت سے پہلے جنت میں مقام دیکھیے گا
190	بیان نمبر: 18	91	بیان نمبر: 08
190	دس گنا ثواب	91	70 مرتبہ رحمتوں کا نزول

299	غلام آزاد کرنے سے افضل عمل	199	بیان نمبر: 19
308	بیان نمبر: 31	199	پُل صراط پر آسانی
308	بھلائی کے طلبگار	208	بیان نمبر: 20
317	بیان نمبر: 32	208	سب سے افضل دن
317	مبارک پرچہ	217	بیان نمبر: 21
326	بیان نمبر: 33	217	ایک عظیم نور
326	ہونٹوں پر متعین فرشتے	226	بیان نمبر: 22
336	بیان نمبر: 34	226	صدقے کی استطاعت نہ ہو تو!
336	دلوں کی طہارت	235	بیان نمبر: 23
345	بیان نمبر: 35	235	رضائے الہی والا کام
345	جنت کُشاہ ہو جاتی ہے	244	بیان نمبر: 24
355	بیان نمبر: 36	244	جدا ہونے سے پہلے پہلے بخشش
355	تمام مخلوق کو کفایت کرنے والا نور	253	بیان نمبر: 25
364	بیان نمبر: 37	253	گھروں کو قبرستان مت بناؤ
364	تین قسم کے بد بخت	262	بیان نمبر: 26
373	بیان نمبر: 38	262	خدا چاہتا ہے رضائے محمد
373	زیارت سرکار کا وظیفہ	271	بیان نمبر: 27
382	بیان نمبر: 39	271	غیبت سے حفاظت کا نسخہ
382	اہل محبت کا دُرود میں خود سُنتا ہوں	281	بیان نمبر: 28
391	بیان نمبر: 40	281	حضرت علی کی کرامت
391	استقامت کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہتر ہے	290	بیان نمبر: 29
401	بیان نمبر: 41	290	روزی میں برکت
401	دُخول مسجد کے وقت مجھ پر سلام بھیجو	299	بیان نمبر: 30

520	صحابہ پر طعن، حضور کو ناپسند ہے	411	بیان نمبر: 42
529	بیان نمبر: 54	411	مصائب و آلام کا خاتمہ
529	تین باتوں کی وصیت	421	بیان نمبر: 43
539	بیان نمبر: 55	421	گناہوں کی معافی کا ذریعہ
539	سایہ عرش پانے والے تین خوش نصیب	431	بیان نمبر: 44
549	بیان نمبر: 56	431	چہرہ انور پر خوشی کے آثار
549	بھولی ہوئی چیز یاد آ جائے گی	439	بیان نمبر: 45
559	بیان نمبر: 57	439	برکت سے خالی کلام
559	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت	448	بیان نمبر: 46
569	بیان نمبر: 58	448	نامکمل دُرود
569	حضور ہمارے نام جانتے ہیں	458	بیان نمبر: 47
548	بیان نمبر: 59	458	دس درجات کی بلندی
578	حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی پسندیدہ مجلس	467	بیان نمبر: 48
587	بیان نمبر: 60	467	ایک گنہگار کی بخشش کا سبب
587	شہیدوں کی رفاقت	476	بیان نمبر: 49
599	بیان نمبر: 61	476	وہی اول، وہی آخر
599	رب کے دُرود بھیجنے سے کیا مراد ہے	485	بیان نمبر: 50
612	بیان نمبر: 62	485	قیامت کی وحشتوں سے نجات پانے والا
612	رحمتوں کا خزانہ	494	بیان نمبر: 51
623	بیان نمبر: 63	494	رحمت کے ستر دروازے
623	جمعہ کے دن دُرود پاک کی فضیلت	508	بیان نمبر: 52
638	تفصیلی فہرست	508	ستر ہزار فرشتوں کا نزول
648	مآخذ و مراجع	520	بیان نمبر: 53

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## کتاب پڑھنے کی نیتیں

”خیر الانام پر لاکھوں سلام“ کے 21 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 21 نیتیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِبْیَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہ۔ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دومَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و (۲) صلوٰۃ اور (۳) تعوذ و (۴) تسمیہ سے آغاز

کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو غزبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل

ہو جائے گا) (۵) محفل میں بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھ کر دوسروں کو اس کی

ترغیب دلاؤں گا۔ (۶) رضائے الہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں

گا۔ (۷) حتیٰ التَّوَسُّعِ اس کا باؤضو اور (۸) قبلہ رُو مطالعہ کروں گا (۹) قرانی

آیات اور احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔ (۱۰) جہاں جہاں ”اللہ“ کا

نام پاک آئے گا وہاں ”عَزَّوَجَلَّ“ اور (11) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِشم مبارک آئے گا وہاں ”صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ پڑھوں گا۔ (12) شرعی مسائل سیکھوں گا۔ (13) جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔ (14) اپنے ذاتی نسخے پر عِنْدَ الصَّرُورَتِ خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ (15) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا۔ (16) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (17) خود بھی دُردِ پاک کی عادت بناؤں گا۔ (18) اور دوسروں کو اس کے فضائل بیان کر کے ترغیب دلاؤں گا۔ (19) اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری امت کو ایصال کروں گا۔ (20) کتاب مکمل پڑھنے کے لئے بہ نیتِ حصولِ علم دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ (21) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔

(ناشرین و مصنفین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

### دردِ سر سے نجات

پورے سر کا دُرد ہو یا شقیقہ (یعنی آدھے سر کا دُرد) بعد نمازِ عَصْرِ سورۃُ الشُّکَاٰثِ ایک بار (اول آخر ایک بار دُرد و شریف) پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ دُرد میں افاقہ ہوگا۔  
(گھریلو علاج، ص ۴۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہِ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،  
احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی  
ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا  
گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ  
اسلامی کے علما و مفتیانِ کرام کَفَّرَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے  
خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ  
شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ علیحضرت

(۲) شعبہ تراجم کتب

(۳) شعبہ درسی کتب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب

(۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت



امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ اوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة**

**العلمیة“** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضر شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

## پہلے اسے پڑھ لیجئے

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے اپنی عبادت کے واسطے جن و انس کی تخلیق فرمائی اور انہیں مختلف آسائشیں مہیا کرنے کے علاوہ ان پر لاتعداد انعامات فرمائے۔ یقیناً اس کی ہر نعمت بجائے خود نہایت اہمیت کی حامل ہے مگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اس بات میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہوگی کہ ہمارے درمیان رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کسی نعمت کا خُصُوصِیت کے ساتھ تذکرہ کر کے اس پر احسان نہ جتلا یا مگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کو بَصَرِ احت احسان سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: ”بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔“

احساناتِ الہیہ کا تقاضا ہے کہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ یوں تو اس نے ہمیں کثیر احکامات کا مُکَلَّف کیا ہے مگر ان میں سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رُود و سلام پڑھنے والا حکم نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ اس کا حکم دینے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اور اپنے معصوم فرشتوں کے رُود بھیجے کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”تُجِبُهُ کَفْزُ الْاِیْمَانِ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔“ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) اس کے بعد اس عظیم کام کا ہمیں بھی حکم دیا، بہت سی احادیثِ کریمہ بھی رُودِ پاک کی ترغیب و فضیلت سے مالا مال ہیں۔ معلوم ہوا کہ رُود و سلام پڑھنا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ غور کریں کہ ایک طرف تو جس مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اور دوسری طرف ہر خاص

موقع پر امتِ عاصی کو یاد فرما کر جن کی چشمانِ کرم تر ہو گئیں کیوں نہ ایسے مُشفّق و مہربان  
آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے ان کی  
ذات پر دُرود و سلام کی کثرت کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی تَبْلِیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی  
کے مدنی ماحول میں دُرود و سلام کی خوب ترغیب دلائی جاتی ہے۔ زیرِ نظر  
کتاب بھی درحقیقت مدنی چینل کے سلسلے ”فیضانِ دُرود و سلام“ میں شہزادہ عطار  
حاجی ابو ہلال محمد بلال رضا عطاری سَلَمَةُ الْبَدْرِ کے کئے گئے بیانات ہی کا  
مجموعہ ہے۔ دُرودِ پاک کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کی  
مجلسِ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّةِ ان بیانات کو ”گلدستہ دُرود و سلام“ کے نام سے تحریری  
صورت میں پیش کرنے کی سعی جمیل کر رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِس کتاب پر شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّةِ)  
کے 5 اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص سید عمران اختر  
عطاری مدنی اور فرمان علی عطاری مدنی نے خوب کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“  
کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق  
عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلسِ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّةِ  
کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

امین بجاہ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی مجلسِ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّةِ {دعوتِ اسلامی}

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 29 دسمبر 2013ء

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ! فَاغْوِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### بیان نمبر 1

## دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد نور بار ہے: ”زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلٰی فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلٰی نُورِ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرود پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔“

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی حُفْلِ ذکر میں شرکت کی سعادت**

نصیب ہو اور حضورِ نعتِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسم

گرامی لیا جائے تو تَوَضُّعِینِ مجلس اور حصولِ برکت کیلئے دُرود پاک پڑھ لینا چاہئے

تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرود پاک روزِ قیامت ہمارے لئے نور ہو اور ہماری بخشش

وَمَغْفِرَتِ کَاذِرِیْعہ بھی بن جائے جیسا کہ

**سرکار پر پڑھا ہوا دُرود پاک کام آگیا**

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے:

”قیامت کے دن حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دوسبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جا رہا ہوگا اور اپنی اولاد میں سے اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں آدم علیہ السلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اُمّتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پکاریں گے، یا احمد! یا احمد! حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہیں گے: ”لَبَّيْكَ اے اَبُو الْبَشَر!“ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کہیں گے: ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اُمّتی دوزخ میں جا رہا ہے۔“ یسن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بڑی چُشتی کے ساتھ تیز تیز (قدموں سے) فرشتوں کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے:

”اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو۔“ وہ عرض کریں گے: ”ہم مُقرر کردہ فرشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ عزّ و جلّ نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔“ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: ”اے میرے پُروردگار عزّ و جلّ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں رُسوانہ فرمائے گا۔“ عرش سے ندا آئے گی: ”اے فرشتو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ کی اطاعت کرو اور اسے لوٹا دو۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی جھولی سے سفید کاغذ نکالیں گے اور اُسے میزان کے دائیں پکڑے میں ڈال کر کہیں گے، ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پس وہ نیکیوں والا پلڑا ابراہیموں والے پکڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: ”خوش بخت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میزان بھاری ہو گیا ہے۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔“ وہ بندہ کہے گا: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے فرشتو! ٹھہرو، میں اس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے۔“ پھر وہ عرض کرے گا: ”میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے، آپ نے میری لغزشوں کو معاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رحم فرمایا (آپ کون ہیں؟)۔“ تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمائیں گے: ”اَنَا نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَهٰذِهِ صَلَاتُکَ الَّتِیْ کُنْتَ تُصَلِّیْ عَلَیْ وَ قَدْ وَفَّیْتُکَ اَحْوَجَ مَا تَكُوْنُ اِلَیْہَا، یعنی میں تیرا نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا اور میں نے تیری وہ تمام حاجات پوری کر دیں جن کا تو محتاج تھا۔“

(موسوعة ابن ابی الدنيا فی حسن الظن باللہ، ۱/۱، ۹۱، حدیث: ۷۹)

رَبِّ سَلِّمْ! کے کہنے والے پر

جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں

پڑھ لئے دل سے جس نے چار سلام (ذوقِ نعت، ص ۱۱۹)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ برکت، ترقیِ معرفت اور حضورِ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربت پانے کیلئے کثرتِ درود و سلام سے بڑھ کر کوئی

ذریعہ نہیں ہے۔ یقیناً سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام بھیجنے

کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جنہیں احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں ہے۔

صلوٰۃ و سلام کے موضوع پر بے شمار کُتب تصنیف کی جا چکی ہیں۔ اس کے

فضائل و ثمرات علمائے کرام بیان فرماتے رہتے ہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی

ہے، بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں، مگر حضورِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود

و سلام کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھئے! درود پاک ایسا عمل ہے کہ خود رَبُّ الْعَزَّزَت

عَزَّوَجَلَّ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی تَرْجَمَہٗ کُنْزِ الْاِیْمَان: بیشک اللہ اور اس کے

النَّبِیِّؐ یَاٰیُہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سَلٰمًا ۝۵۶ (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام

(۲۲، الاحزاب: ۵۶) بھیجو۔



اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد محبوب ربّ ذوالجلال، شہنشاہ خوشِ نصال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ انورِ خوشی سے نور کی کرنیں لٹانے لگا اور فرمایا: ”مجھے مبارکباد پیش کرو کیونکہ مجھے وہ آیت مبارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے ”دُنْیَا وَمَا فِیْہَا“ (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زیادہ محبوب ہے۔“  
(روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۴/۲۲۳)

## پوشیدہ علم

ایک مرتبہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کیا رائے ہے اس فرمانِ باری عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں ”اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّؐ“  
نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِنَّ ہَذَا لَمِنَ الْمَكْتُومِ، لَوْلَا اَنْتُمْ سَالْتُمُونِیْ عَنْہٗ مَا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ یعنی بے شک یہ پوشیدہ علم سے متعلق بات ہے اگر تم لوگ مجھ سے اس بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتا۔“ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَکُلُّ بَیِّ مَلٰئِکَیْنِ لَا اُذْکُرُ عَنْدَ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ فِیْصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے دو فرشتے مقرر فرمادیئے ہیں، جس مسلمان کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے، قَالَ ذَا نَاکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ: غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَقَالَ اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ جَوَابًا لِذٰلِکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ: اٰمِیْن، تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ”اللہ

عَزَّوَجَلَّ تیری مَغْفِرَت فرمائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے ان کے جواب میں آمین کہتے ہیں۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی القرآن و فضائلہ، ۱/۷۱،

الجزء الثانی، حدیث: ۳۰۲۴)

حضرت سیدنا علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”تفسیر درمنثور“ میں ابن نجار اور ابن مرددویہ کے حوالے سے بیان کر رہے روایت میں مزید اضافہ نقل فرماتے ہیں: ”وَلَا أَذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا أَوْ جَسَ مُسْلِمَانِ كَيْ سَا نَمْنِيْ مِرَازِيْ كَرِيْهًا جَاءَ أَوْ رُوِيَ مَجْهُدٌ رُّودٌ نَهَجِيْ قَالَ ذَلِكَ الْمَلَكَانِ: لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَقَالَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ لِدَيْنِكَ الْمَلَكَيْنِ: أَمِينَ تُوِيْهِ دُونِ فَرِشْتَةِ كَهْتِيْ هِي: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تیری مَغْفِرَت نہ فرمائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے ان کے جواب میں ”آمین“ فرماتے ہیں۔“

(درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیہ ۵۶، ۶/۶۵۲)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: ”مذکورہ آیت کریمہ (یعنی آیت دُرود) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صریح نعت ہے۔ اس میں ایمان والوں کو پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم میں کافی احکامات صادر فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج، وغیرہ وغیرہ مگر کسی جگہ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں،

ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو، صرف دُرود شریف کیلئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے، کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خُدا عَزَّوَجَلَّ کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔ یَقِیْنًا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَلَد و بالا ہے۔“

اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف اور صرف آقائے دو جہان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنا ہے۔ جس طرح ہلالِ عید پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خُود خالق کی بھی نظر ہے۔  
(شانِ حبیب الرحمن، ص ۱۸۳ ملخصاً)

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ حُجُن، حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے نعتیہ دیوان ”ذوقِ نعت“ میں کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

جنگے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جمال

اے حسین! تیری ادا اُس کو پسند آئی ہے (ذوقِ نعت، ص ۷۵)

ایسا تجھے خالق نے طَرَح دار بنایا

یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا (ذوقِ نعت، ص ۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں

کے دُرود بھیجنے کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگرچہ ایک ہی لفظ کی نسبت اللہ تعالیٰ، فرشتوں

اور مومنین کی طرف کی گئی ہے لیکن منسوبِ الیہ کے اعتبار سے اس کا معنی مختلف

ہے۔ چنانچہ امام بغوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا دُرود

ہے رَحْمَتِ نازل فرمانا، جبکہ فرشتوں کا اور ہمارا دُرود دُعائے رَحْمَتِ کرنا ہے۔“

(شرح السنة للامام بغوی، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي، ۲/ ۲۸۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مذکورہ آیت مبارکہ میں یہ خبر دی ہے کہ ہم ہر آن اور ہر

گھڑی اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمتوں کی بارش

برساتے ہیں۔ یہاں ایک **سوال** یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ خود ہی

رحمتیں نازل فرما رہا ہے تو ہمیں دُرود شریف پڑھنے یعنی رحمت کے لیے دُعا

مانگنے کا کیوں حکم دیا جا رہا ہے، کیونکہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ

ہو، تو جب پہلے ہی سے رحمتیں اُتر رہی ہیں، پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

اس کا **جواب** یہ ہے کہ کوئی سُوالی کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر

والے کے مال و اولاد کے حق میں دُعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے، سخی کے بچے زندہ

رہیں، مال سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دُعائیں مالک

مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا مہذب سُوالی ہے، بھیک مانگنا چاہتا ہے مگر

ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے، خوش ہو کر کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا: اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک پیارا حبیب ہے، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، اُس کے اہل بیت (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَان) کی اور اُس کے اصحاب کی خیر مانگتے ہوئے، اُن کو دُعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی اُن پر بارش ہو رہی ہے اُس کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ (شان حبیب الرحمن، ص ۱۸۴ ملخصاً)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان چھینٹوں میں سے ایک چھینٹا یہ ہے کہ روایت میں آتا ہے:** ”مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً، یعنی جس نے نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ التَّسْلِیْمِ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔“ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۱۴، حدیث: ۶۷۶۶)

**دُرود شریف پڑھنا دُرُودِ اَصْل اپنے پُر و زُدگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔**

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سُنَّت، مُجَدِّدِ دِیْن و مِلَّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنے مشہور زمانہ نعتیہ دیوان ”حدائق بخشش شریف“ میں بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا (حدائق بخشش، ص ۳۶۳)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ مزید

ارشاد فرماتے ہیں: ”اس آیت مقدّسہ میں مسلمانوں کو خبردار فرمادیا گیا کہ اے

دُرود و سلام پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گمان بھی نہ کرنا کہ ہمارے محبوب صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں اور ہمارے

محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے دُرود و سلام کے محتاج ہیں۔ تم

دُرود پڑھو یا نہ پڑھو، ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش

اور تمہارا دُرود و سلام پڑھنا ثواب ہوا۔ پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم پر رحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جب کہ ”جب“ اور ”کب“ بھی نہ بنا

تھا۔ ”جہاں“ ”وہاں“ ”کہاں“ سے بھی پہلے ان پر رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ تم

سے دُرود و سلام پڑھو نا یعنی پیارے محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے

دُعائے رحمت منگو نا تمہارے اپنے ہی فائدے کے لیے ہے تم دُرود و سلام پڑھو

گے تو اس میں تمہیں کثیر اجر و ثواب ملے گا۔“ (شان حبیب الرحمن، ص ۱۸۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یُثَّھِ یُثَّھِ اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیہ

ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی گناہ سے جان چھڑانی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس گناہ کے بارے میں قرآن و حدیث میں جو مَدَمَّت وارد ہوئی نیز اسکے کرنے پر جو عذابات بیان ہوئے، ان کا مطالعہ کریں۔ اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ غیر محسوس طریقے پر اس گناہ کا علاج شروع ہو جائے گا۔ نیز کسی نیک عمل کی عادت بنانی ہو تو اسکے فضائل اور ثواب پر توجُّہ کریں، اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ دل اس نیک عمل کی طرف مائل ہوگا۔“ آئیے! دُرود و سلام کی عادت بنانے کی نیت سے اسکے کچھ فضائل سنتے ہیں۔

## انعامات کی برسات

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ”جذبُ الْقُلُوب“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”جب بندہ مومن ایک بار دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، (دس گناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی، ۳۲۲/۲، حدیث: ۲۵۷۴) و ربیس عَزَّوَات میں شمولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الحاء، ۳۴۰/۱، حدیث: ۲۳۸۴) دُرود پاک سبب قبولیت دُعا ہے، (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲۲/۲، حدیث: ۳۵۵۴) اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مصطفیٰ



صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم واجب ہو جاتی ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمه بکر، ۲۷۹/۲، حدیث: ۳۲۸۵) مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا بابِ جَنّت پر قُرب نصیب ہوگا، دُرودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، (درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة ۵۶، ۸، ۶۵۴، ملخصاً) دُرودِ پاک گناہوں کا کفارہ ہے، (جلاء الافہام، ص ۲۳۴) صدقہ کا قائم مقام بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔“ (جذب القلوب، ص ۲۲۹)

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیٰ مزید فرماتے ہیں: ”دُرود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دُور ہوتا ہے، ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے، فرشتے اُس کا ذکر کرتے ہیں، اعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے، برکتیں حاصل ہوتی ہیں، اولاد دُور اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔“

(جذب القلوب، ص ۲۲۹)

دُرود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی

ہے، سکرّاتِ موت میں آسانی ہوتی ہے، دُنیا کی تباہ کاریوں سے خلاصی

(نجات) ملتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں، ملائکہ دُرود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، دُرود شریف پڑھنے والا جب پُلِ صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا۔ عظیم تر سعادت یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھنے والے کا نام حضور سراپا نور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بڑھتی ہے، محاسنِ نبویہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دل میں گھر کر جاتے ہیں اور کثرتِ دُرود شریف سے صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصورِ ذہن میں قائم ہو جاتا ہے اور خوش نصیبوں کو درجہ قُربتِ مُصْطَفٰوِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہو جاتا ہے اور خواب میں سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدارِ فیضِ آثار نصیب ہوتا ہے۔ روزِ قیامت مدنی تاجدارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصَافَحَہ کی سعادت نصیب ہوگی، فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں، فرشتے اُس کے دُرود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کرتے ہیں۔ اور فرشتگانِ سَیَّاحِین (زمین پر سیر کرنے والے فرشتے) اُس کے دُرود شریف کو مدنی سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ

پیش کرتے ہیں۔

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سَعَادَتِ عَظْمٰی

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوٰی ”جذبُ القلوب“ میں مزید فرماتے ہیں: ”دُرود و سلام پیش کرنے والے کے لیے سعادت و رَسَاعَات یہ ہے کہ اُسے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَفِیسِ جوابِ سلام سے مُشْتَرَف فرماتے ہیں۔ ایک اَدْنٰی عُلَام کے لیے اس سے بالاتر سعادت اور کون سی ہو سکتی ہے کہ رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود جوابِ سلام کی صُورَت میں دُعائے خیر و سلامتی فرمائیں۔ اگر تمام عُمر میں صرف ایک بار بھی یہ شَرَف حاصل ہو جائے تو ہزار ہا شَرافت و کرامت اور خیر و سلامتی کا مُوجب ہے۔“

(جذبُ القلوب، ص ۲۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ سُنن و مُستحبات کی پابندی کا بھی ذہن دیا جاتا ہے، نیز ذکر و دُرود کی کثرت کا بھی عادی بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حمدِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور نعتِ پاکِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ کی بہاریں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے حمد و نعت کی برکات حاصل کرنے والوں پر بعض اوقات ایسی کرم نوازی ہوتی ہے کہ سننے والے آس آس کر اٹھتے ہیں۔ چنانچہ

## مُصْطَفٰے جَانِ رَحْمَتِ کا دیدار

مَرْكُؤُ الْاَوَّلِیَا (لاہور) کے مُقِیمِ اسلامی بھائی کے بیان کَالْبِ لُبَابِ کچھ اسطرح ہے کہ خوش قسمتی سے ایک بار مجھے عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ سفر کے دوران ایک روز شرکائے قافلہ نے محفلِ نعت کا اِثْعَاد کیا جس میں عاشقانِ رسول نے نعتِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں ڈوب کر پُر سوز انداز میں نعتِ رسول پڑھیں جنہیں سُن کر میرا دل چوٹ کھا گیا اور اسی سوز و گداز کے عالم میں میری آنکھ لگ گئی۔ طاہری آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے سرکارِ مدینہ، قراقریب و سینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما ہیں اور میں ہلک ہلک کے رو رہا ہوں۔ اتنے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مجھ اَدْنٰی اُمّتی پر حرم آ گیا اور آپ نے اپنے دامنِ رحمت کو وسیع فرمایا اور مجھ عِصْیَا شِعَار کو آغوشِ رحمت میں جگہ عطا فرمائی۔ مجھے یوں لگا جیسے مجھے جہاں بھر کا خزانہ مل گیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

یہ سب بہاریں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی وجہ سے ملیں ورنہ کہاں حُضُورِ انور  
صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور کہاں مجھ ساعا صی۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نبی کریم، رَعُوْفٌ رَحِیْمٌ صَلَّی  
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما، زندگی بھر آپ کی سنتوں پر چلنے  
اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے جھوم جھوم کر  
دُرود و سلام کے نذرانے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## فرمانِ مُصطَفٰے

حضرت سیدنا حُدَیْفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارہ گاہ رسالت میں  
زبان کی تیزی کی شکایت کی تو فرمایا: تم استغفار کو لازم کیوں نہیں کر  
لیتے؟ بے شک میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں۔

(مسند احمد، ۹۵/۹۰، حدیث: ۲۳۴۰۰)

## بیان نمبر 2

## شفاعت واجب ہوگئی

حضرت سیدنا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرُّ و رِصْلَی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرود شریف پڑھا: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

(معجم کبیر، رویفیع بن ثابت الانصاری، ۲۶/۵، حدیث: ۴۴۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دُرود کو یاد کر لیجئے اور اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کثرت کیساتھ پڑھتے رہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی برکت سے روزِ قیامت ہم گناہ گاروں کو رَحْمۃُ لِلْعٰلَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اس کے علاوہ دُرود پاک کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُرود پاک کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں جیسا کہ

## قبولیت دعا کا پروانہ

حضرت سیدنا نَافِضًا لَہْ بِنِ عَبْدِ رَضِیَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ سید

الْمُبْلِغِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کلمات سے دُعا مانگی:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، یعنی اے اللہ عزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔“

رسول اللہ صَلَّى اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عَجِلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّيُ اے نمازی تو نے جلدی کی۔ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعْدَتٌ فَاحْمِدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ، پھر اس کے بعد دُعا مانگ۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام پر درود پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّى اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”أَيُّهَا الْمُصَلِّيُ ادْعُ تُحِبُّ، اے نمازی! تو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔“ (ترمذی، کتاب الدعوات،

باب ماجاء فی جامع الدعوات..... الخ، ۵/ ۲۹۰، حدیث: ۳۲۸۷)

بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبولیت کا طالب ہے تو اس پر لازم و ضروری ہے کہ دُعا کے اَوَّل و آخر نبی کریم، رُؤُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَیْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوةِ وَالتَّسْلِيمِ پر درود پاک پڑھا کرے جیسا کہ

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات



پر مشتمل کتاب ”فضائل دعا“ صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، رئیسُ الْمُتَكَلِّمِينَ حضرت علامہ مولانا نقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَنَنِ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”أَوَّلُ وَآخِرُ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ وَآخِرُ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ پُرْدُودٍ بَحِجَّ كَهْدُ رُودِ اللَّهِ تَعَالَى كِي بَارِگَہ میں مَقْبُول ہے اور پُرْدُودِ گَارِ کریم اس سے برتر کہ أَوَّلُ وَآخِرُ كُوَقْبُولِ فرمائے اور وسط (درمیان) کو رد کر دے۔“

## زَمِينَ وَأَسْمَانِ كِے دَرْمِيَانِ مُعَلَّقِ دُعا

حضرت سَيِّدُ نَاعِمَرِ بْنِ خَطَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَعْنِي دُعَا زَمِينَ وَأَسْمَانِ كِے دَرْمِيَانِ رُو كِي جَاتِي ہے جب تَكُ تُؤَ اپنے نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پُرْدُودِ نہ بَحِجَّ بَلَنْدِ نِيں ہو پَاتِي۔“ (ترمذی، کتاب الوتر، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ..... الخ، ۲۸/۲، حدیث: ۲۸۶۱) سَكِ حَاشِيے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسُنَّتِ مُجَبَّدِ دِینِ وِملَّتِ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ ارشاد فرماتے ہیں: بَلْکَ نَبِہْتِی وَابُو الشَّيْخِ سَيِّدُ نَاعِلِی كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے رَاوِی، حُضُورِ سَيِّدِ الْأُمَرَاءِ سَلَمِیْنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”الدُّعَاءُ مَحْجُوبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ لِيَعْنِي دُعَا اللَّهِ تَعَالَى سے حَاجَابِ میں ہے جب تَكُ مُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اور ان كِے

اہل بیت پر دُرود نہ بھیجا جائے۔“ (کنز العمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدعاء،

۳۵/۱، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲) اے عزیز! دُعا طائر ہے اور دُرود شہپر، طائر

بے پر کیا اڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں

کر سکتا اسے شہپر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور دُرود پاک اسکے شہپر کی

مانند ہے لہذا ایسا پرندہ جس کا شہپر ہی نہ ہو وہ کیا اڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرود

پاک سے خالی ہو کیونکر مقبول ہو سکتی ہے! (فضائل دُعا، ص ۶۹)

لہذا ہمیں بھی اپنی دُعا کی ابتدا انتہا میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر دُرود پاک پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اسکی بَرَکت سے ہماری دُعا میں بارگاہِ الہی میں مقبول ہوں گی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**طِیْطھے طِیْطھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے تاجدارِ رسالت،**

**شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہٴ انور پر حاضری دے**

**کر دُرود و سلام کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ**

**دَرْبَارِ نَبِیِّ مِیْنِ فَرِیْشْتُوں کِی حَاضِرِی**

حضرت سیدنا ابنِ وَهَب رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ حضرت

سَيِّدُنَا كَعْبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدَتُنَا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَيِّدُنَا کَعْب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”ہر دن ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں جو رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ چڑھ جاتے ہیں اور ان کی مثل (دوسرے فرشتے) اُترتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں“

”حَتَّىٰ اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَرْفُوْنَہٗ، حَتَّىٰ کَہْ جَبْ زَمِيْنٍ کَہْلَیْ کِی تَوْحُّوْر سِتْر ہزار فرشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔“

(مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ و بدء الخلق، باب الکرامات، ۲۰۱/۲، حدیث: ۵۹۵۵)

اس روایت کے تحت مُفسِّرِ شہیر حَکِیْمُ الْاُمَمَتِ حضرت مُفتِی احمد یار

خَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَانِ ارشاد فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ ہمیشہ سارے ہی فرشتے حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضری دَر باری اجازت ہوتی ہے۔ یہ حضرات حُضُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکَت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔

جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا۔

ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔  
 يَزِفُونُ بنا ہے زَفْتُ سے، زَفْتُ کے معنی ہیں: محبوب کو محبوب تک پہنچانا، اسی سے  
 ہے زَفَاف (یعنی رخصتی) کہ اس میں دُولہا کو دُولہن کے گھر تک پہنچایا جاتا ہے، یعنی  
 قیامت کے دن اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے تَحْضُرِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو  
 دُولہا کی طرح اپنے تھر مٹ میں لے کر رَبِّ تَعَالٰی تک پہنچائیں گے۔“

(مراۃ، ۲۸۲/۸ تا ۲۸۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجید دین و ملت مولانا شاہ امام احمد  
 رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”حدائقِ بخشش شریف“ میں اسی بات کی طرف  
 اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

سَتَر ہزار صبح ہیں سَتَر ہزار شام  
 یوں بندگی زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے  
 جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے  
 رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قَدَر کی ہے  
 تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب  
 بے حَلَم کب مجال پرندے کو پر کی ہے  
 اے وائے بے کسی تمنا کہ اب اُمید  
 دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے

اور بارگاہِ مرحمتِ عام تر کی ہے

مَعْصُوموں کو تو عُمر میں صرف ایک بار، بار

عاصی پڑے رہیں تو صلا عُمر بھر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دن ہو یا رات ہمیں اپنے محسن و نغمسار آقا صَلَّی**

**اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔**

اس میں ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ یوں بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ بَطْنِ سَیِّدِہ آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے دُنیا ئے آب و گل میں جلوہ افروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ یَعْنِ

پُر وَرْدِ گار! میری اُمت میرے حوالے فرما۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷۱۲/۳۰)

امام زرقانی قُدِسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی ثَقُلَ فرماتے ہیں: ”اُس وقت آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنْگلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی

گریزِ وزاری کرنے والا اٹھاتا ہے۔“

(زرقانی علی المواہب، ذکر تزویج عبداللہ آمَنہ، ۲۱۱/۱)

حدیث شریف میں ہے: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

”يَا أَيُّهَا هَانِئِ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي فِي مَنَامِي أَنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَهَبَ لِي أُمَّتِي كُلَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اے اُمّ ہانی! جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے مجھے سوتے میں خبر دی کہ میرا رب قیامت کے دن میری ساری اُمت (کا معاملہ) میرے سپرد کر دے گا۔“

(تفسیر مقاتل، ۳۴۹/۲)

”رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي“ کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا ”الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ“ (قبالہ بخشش، ص ۹۴)

اسی طرح رَحْمَتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفرِ معراج پر روانگی کے وقت اُمت کے عاصیوں کو یاد فرما کر آبدیدہ ہو گئے، دیدارِ جمال خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور خصوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگار اِن اُمت کو یاد فرمایا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالى وكلم الله موسى تكليمًا، ۵۸۱/۴، حدیث: ۷۵۱۷ مفہومًا) عُمر بھر (وقفاً و قفاً) گنہگار اِن اُمت کے لیے غمگین رہے۔ (مسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامته و بُكائه شفقة عليهم، ص ۱۳۰، حدیث: ۳۴۶ مفہومًا) جب قبر شریف میں اُتار الپ جاں بخش کو جُشِش تھی، بعض صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ اُمتی (میری اُمت) فرماتے تھے۔

قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ سے ”نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي“ (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) سُنو گے اور اس عَجُو اِرا اُمت کے لب پر ”يَا رَبِّ اُمَّتِي“

اُمّتی“ (اے رَبِّ! میری اُمّت کو بخش دے) کا شور ہوگا۔

(مسلم، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها، ص ۲۶، حدیث: ۳۲۶)

لہذا مَحَبَّت اور عقیدت بلکہ مَرَوّت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ عَمَّو اُمّت

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد اور دُرود و سلام سے کبھی غفلت نہ کی جائے۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

ذکر اُس کا اپنی عادت کیجئے (حدائق بخشش، ص ۱۹۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے**

والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے کس قَدْر مَحَبَّت فرماتے ہیں کہ

ہر وقت اپنی گناہ گار اُمّت کی بخشش کے لیے اپنے رَبِّ کے حُضُور التجائیں اور

دُعائیں کرتے ہیں یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شمار

احسانات ہیں۔ مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم اُن کا شکریہ ادا کر سکیں۔ بس اتنا ہی کریں

کہ اُن پر دُرود و سلام کے تحفے بھیجا کریں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے حق میں دُعائے رَحمت کیا کریں۔ جیسے فقرِ اسخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا

دل تم پہ فدا جانِ حسن تم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت، ص ۱۴۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد**

جو خوش نصیب لوگ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرود و سلام بھیجنے کو وظیفہ بنا لیتے ہیں اور لوگوں کو بھی دُرود پاک پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہیں، زندگی بھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمَت و مَحَبَّت کا درس دیتے ہیں اور لوگوں کو عشقِ رُسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَنگ میں رَنگ دیتے ہیں، جب وہ اہل دُرود اور اہل مَحَبَّت اس دُنیا سے عالمِ جاودانی کی طرف سفر کرتے ہیں تو اُن پر کیسا کرم ہوتا ہے، آئیے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

## قبر سے مُشک کی خوشبو!

حضرت سَیِّدُنا اَبُو عَبْدِ اللہِ مُحَمَّد بنِ سُلَیْمَان الجَزُولی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے دُرود شریف کی بہت ہی جامع کتاب بنام ”ذَلَّیْلُ الْخَیْرَات“ لکھی ہے جو بہت ہی مشہور اور اہل مَحَبَّت میں کافی مقبول ہے۔ چنانچہ صاحب ”مَطَالَعُ الْمَسْرَات“ لکھتے ہیں: ”یہی وہ حضرت شیخ جزولی ہیں جن کے مُتَعَلِّق یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ آپ کی قبر انور سے کسٹوری (یعنی مُشک) کی خوشبو مہکتی تھی کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی زندگی میں دُرود پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔“ (مطالع المسرات مترجم، ص ۵۴)

## 77 سال بعد بھی جِسْمِ سَلَامَت

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کے ستر (۷۷) سال کے بعد آپ



کے جسدِ مبارک کو مقام ”سُوس“ سے ”مراکش“ منتقل کرنے کے لیے قبر سے نکالا گیا تو آپ کا گفنِ مبارک بھی بوسیدہ نہ ہوا تھا۔ آپ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح و سالم تھا۔ وصال سے قبل آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے داڑھی مبارک کاٹھ بنوایا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے آج ہی خط بنوا کر لیٹے ہیں۔ بلکہ کسی نے امتحاناً آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے رُخسارِ مبارک کو انگلی رکھ کر دِبا یا، جب انگلی اٹھائی تو اُس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید ہو گئی، جیسے زندوں کا ہوتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ جگہ سُرخ ہو گئی (یعنی جس طرح زندوں کے جسم میں خُون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے) اور یہ ساری بہاریں دُرودِ پاک کی کثرت کی بَرَکت سے ہیں۔  
(مطالع المسرات مترجم، ص ۵۴ ملخصاً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فُضُول و بیکار باتوں کی عادت چھڑا کر اپنی زبان کو زِکْر و دُرود، تِلَاوَت و نعت اور دیگر اچھی باتوں کا عادی بنانے کیلئے ہر دم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے۔ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“

اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا شَقَّانِ  
رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی بڑی برکتیں ہیں، بے شمار افراد جو  
گناہوں بھری زندگی بسر کر رہے تھے مدنی قافلے کی برکت سے تائب ہو کر  
پابندِ صلوٰۃ و سنت بن گئے۔ چنانچہ

## مارشل آرٹ کا ماهر مبلّغ کیسے بنا؟

سردار آباد (فیصل آباد) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ  
اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میں بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا،  
جھوٹ، غیبت، چغلی جیسے گناہ میری نوکِ زبان پر رہتے اور بد نگاہی کرنا میرے  
روز کے معمولات میں شامل تھا۔ میں مارشل آرٹ سیکھا ہوا تھا جس کے بل بوتے  
پر لوگوں سے خواہ مخواہ جھگڑا مول لیتا۔ ہر نئے فیشن کو اپنانا میرا وطیرہ تھا۔ آہ!  
نمازوں سے اس قدر دوری تھی کہ مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کس نماز کی کتنی  
رکعتیں ہوتی ہیں۔ آخر کار عرصیاں کے دن ختم ہوئے، رحمت کا درگھلا اور میری  
قسمت یوں چمکی کہ میری ملاقات اپنے ایک دوست سے ہوئی جو تبلیغِ قرآن  
و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ  
ہو گئے تھے۔ انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر

کرنے کی دعوت دی، دوست کی بات نہ ٹال سکا اور ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مدنی

قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے مجھے مقصدِ حیات معلوم ہوا تو اپنے گناہوں پر ندامت ہونے لگی کہ زندگی کا طویل حصہ میں نے اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی نافرمانی میں گزار دیا! میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ چکا تھا، میری قلبی کیفیت ہی بدل گئی میں جب بھی بیان سُنا میری آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا حتیٰ کہ مدنی قافلے کی واپسی کے وقت بھی مجھ پر رقت طاری تھی۔ چند دنوں بعد مجھے امیرِ اہلسنتِ دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت نصیب ہوئی دیکھتے ہی ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، میں ہاتھوں ہاتھ آپ دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر عطا رِی ہو گیا۔ تمام گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں زندگی گزارنے لگا۔ یہ بیان دیتے وقت میں ڈویرنِ مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور تادمِ حیاتِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 3

## ساری مخلوق کی آواز سننے والا فرشتہ

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعتِ نشان ہے۔ ”اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلٰکًا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے۔“ اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، فَلَا یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَبْلَغْنِیْ بِاسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ هٰذَا فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّی عَلَیْکَ“ پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھا ہے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاة علی

النبی..... الخ، ۲۵۱/۱۰، حدیث: (۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## فرشتے کی قُوّتِ سَمَاعت

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دُرودِ شریف پڑھنے والا کس قدر بَخْتَوَر ہے کہ اُس کا نام بمع ولایتِ بارگاہِ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ منور علیٰ صاحبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حاضر فرشتے کو اس

قَدَرِ زیادہ قُوَّتِ سَمَاعَتِ دی گئی ہے کہ وہ دُنیا کے کونے کونے میں ایک ہی  
وَقْتُت کے اندر دُرود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز  
بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرود پاک پڑھنے  
والوں کے نام بلکہ ان کے والدِ صاحبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادمِ  
دربارِ رسالت کی قُوَّتِ سَمَاعَتِ اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو مکے مدینے کے  
تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات و علمِ غیب  
کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد  
سُن کر بِاِذْنِ اللہِ تَعَالٰی امداد فرمائیں گے!

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں

ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش، ص ۱۳۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی**

**اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے جہی تو آپ اپنے ہر اُمّتی کے**

حالات سے باخبر ہیں اور وقتاً فوقتاً انکی دَادِ رسی بھی فرماتے رہتے ہیں۔ اسکے علاوہ

بھی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

بے شمار مُعْجَزَات سے نوازا ہے اگر ہم عمر بھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے اَوْصاف و کِمالات نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام

پڑھنے کے فضائل بیان کرتے اور سنتے رہیں تو یہ ختم نہ ہوں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجید دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تیرے تو وصف عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خَلق کا آقا کہوں تجھے (حدائق بخشش، ص ۱۷۵)

لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ حُب حُب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات بیان کرتے رہیں اور ان سے حاصل ہونے والی برکات سے مستفیض ہوتے رہیں۔ ان برکتوں کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ طیبہ پر دُرود پاک پڑھنا بھی ہے آئیے! ہم بھی دُرود پاک کے کچھ فضائل سنتے ہیں اور اسے اپنے روز و شب کا وظیفہ بنانے کی نیت بھی کرتے ہیں۔

## آسمان کی مسجد کا امام

حضرت سیدنا خفص بن عبد اللہ رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام المحدثین حضرت سیدنا ابو زرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے

دریافت کیا: اے اَلُوْ دُرُّعہ! کون سی عبادت کے صلے میں آپ کو یہ اعزاز و اکرام ملا ہے۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا: ”میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں ”عَنِ النَّبِيِّ“ کے بعد ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ لکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ نبی رَحْمَتِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مسلمان ایک مرتبہ مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ یہ دُرود شریف کی برکت ہے کہ خداوندِ عالم نے مجھے فرشتوں کا امام بنا دیا ہے۔“ (شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رای الموتی فی منامہ..... الخ، ص: ۲۹۴ ملخصاً)

ایک شاعر نے دُرود و سلام کے حوالے سے کیا خوب کہا ہے:

نظر کا نور، دلوں کیلئے قرار دُرود عقیدتوں کا چمن، رُوح کا نکھار دُرود  
چراغِ یاسِ مسلسل کے گھپ اندھیروں میں غموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرود  
دُرود رُوح کی بالیدگی کا سماں ہے جبینِ شوق کو دیتا ہے اک نکھار دُرود  
دُرود نعمۂ نعتِ نبی کا زینہ ہے سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرود  
گلابِ ذہن کے پردوں پہ کھلنے لگتے ہیں زباں پہ جب بھی مری آتا ہے مشکبار دُرود

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں حضرت سَیِّدِنا اَلُوْ دُرُّعہ

رَحْمۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عَظَمَت و بُوْرگی ظاہر ہوتی ہے وہیں یہ درس بھی ملتا ہے کہ

جس طرح زبان سے دُرود و سلام پڑھنے کا بے شمار اجر و ثواب ہے اسی طرح نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ دُرود و سلام کا لکھنا بھی مُوجبِ برکات ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں چند روایات سنئے اور دُرودِ پاک لکھنے کی عادت بنائیے۔

## فرشتے صُبح و شام دُرود بھیجتے رہیں گے

حضرت سَیدُنا جَعْفَر بن مُحَمَّد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کلام سے مَوْثُوقُ قَامَرُوی ہے: ”جس نے کتاب میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود لکھا، جب تک آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام کتاب میں رہے گا فرشتے اس شخص پر صُبح و شام دُرود بھیجتے رہیں گے۔“ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۱)

## دو انگلیوں کے سبب مَغْفِرَت ہو گئی

حضرت سَیدُنا ابُو الْفَضْلِ الْکَلْبَدِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کو انتقال کے بعد عیسیٰ بن عَبَّاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا، میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے مجھے نجات دلائی ہے۔ حضرت سَیدُنا عیسیٰ بن عَبَّاد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَاد نے تَعَجُّب و حیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ”بات یہ ہے کہ



جب میں کتاب میں نعتِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مُبارک لکھتا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی کے بعد ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ لکھا کرتا تھا۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۸)

حضرت سیدنا اسماعیل بن علی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ خواب میں ایک مُحدث کو دیکھ کر دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بخش دیا گیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا: ”جب میں نعتِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مُبارک لکھتا تھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ گرامی کے بعد ان دو انگلیوں سے ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ لکھا کرتا تھا۔“ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ دُرودِ پاک پڑھنے اور لکھنے والے کا بہت بڑا مقام ہے۔ ادب کا تقاضا یہی ہے کہ جب بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام اقدس لکھا جائے تو اس کے ساتھ ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ ضرور لکھیں اور صرف لکھنے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ زبان سے بھی دُرود شریف پڑھیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## دُرود شریف لکھنا واجب ہے

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ 534 پر ہے: ”جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام اقدس لکھے تو دُرود پاک ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔“

(در المختار و رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: نص العلماء علی استحباب الصلاة... إلخ، ۲/۲۸۱)

## ”ص“ یا صَلَّعُمْ لکھنا سَخَتْ حَرَام ہے

اکثر لوگ آجکل دُرود شریف کے بدلے صَلَّعُمْ، عم، اور لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یونہی ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ کی جگہ ”رَضِیَ“، ”رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ“ کی جگہ ”رَضِیَ“ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔ جن لوگوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن ناموں پر ”رَضِیَ“، ”رَحِمَہُ“ بناتے ہیں یہ بھی مَنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مُراد ہے۔ اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی؟

(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۳۸۷ و بہارِ شریعت ۱/۵۳۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام مُبارک کے ساتھ بھی عَزَّوَجَلَّ یا جَلَّ جَلَّالہ پُورا لکھیں۔

آدھے جیم (ج) پر اکتفا نہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کیسا ناؤک دور ہے۔ فُضُول مَضَامین

میں تو ہزار ہا صفحات سیاہ کر دیئے جاتے ہیں لیکن جب بیٹھے مُصَظَفے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا اسم گرامی آتا ہے۔ لکھنے والے بھائی ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کی مختصر عبارت لکھنے میں سُستی کر جاتے ہیں۔ امام اہلسنّت عاشقِ ماہِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خِدْمَت میں اِسْتِفْتَاء پیش ہوا۔ مُسْتَفْتٰی نے سوال میں ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کی جگہ ”صَلَّم“ لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس پر تنبیہ فرمائی۔ چنانچہ ”فتاویٰ افریقہ“ میں تحریر ہے:

سوال میں ”صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم“ کی جگہ ”صَلَّم“ لکھا ہے اور یہ سخت ناجائز ہے۔ یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابر و فحول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی ”صَلَّم“ لکھتا ہے۔ کوئی ”صلم“، کوئی فقط ”م“، کوئی ”عَلِیْہِ الصلوٰۃ والسلام“ کے بدلے ”عم“ یا ”ع م“ ایک ذرہ سیاہی یا ایک اُنکھ کا غذا یا ایک سینڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دُور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا پکڑتے ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۵۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**”صَلَّم“ کے مُوجد کا ہاتھ کاٹا گیا**

حضرت سیدنا علاّمہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْکافی

فرماتے ہیں: ”پہلا شخص جس نے دُرود شریف کا اختصار ایجاد کیا اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔“ (تدریب الراوی للشیوطی، ص ۲۸۳) اللہ اکبر! (عَزَّوَجَلَّ) کتنا مَحَبَّت بھرا دور تھا کہ ”صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کا مُخَفَّف ایجاد کرنے والے کا ہاتھ ہی کاٹ دیا گیا۔ کیوں نہ ہو کہ جو صرف مال کی چوری کرتا ہے اُس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اُس بد نصیب نے تو مال نہیں بلکہ عَظْمَتِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چوری کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور جس کے دل میں عَظْمَتِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راسخ ہے وہ بخوبی سمجھتا ہے کہ مال کی چوری سے شانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں چوری کرنا زیادہ سنگین جرم ہے۔ اور مذکورہ بالا سزا پھر بھی کم ہے لیکن افسوس کہ آج کل تو یہ چوری عام ہو چکی ہے۔ ہر کتاب، ہر رسالہ، ہر اخبار ”صَلَّعْم“ اور ”“ سے بھرا پڑا ہے۔ اب نوبت لکھنے ہی کی حد تک نہیں رہی بلکہ اب تو لوگوں کی زبان پر بھی ”صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کے بجائے ”صَلَّعْم“ ہی سنائی دینے لگا ہے!

یاد رکھیے! ”صَلَّعْم“ ایک مہمل کلمہ ہے۔ اس کے کوئی معنی نہیں بنتے۔

(فتاویٰ افریقہ، ص ۵۰ ملخصاً) لہذا محمد مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت رکھنے والے اسلامی بھائیو! جلد بازی سے کام نہ لیا کریں۔ پورا ”صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ لکھنے، پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

## صَلَّعُمْ لکھنا مَحْرُوموں کا کام ہے

حضرت سیدنا شیخ احمد بن شہاب الدین بن حجر یثربی مکی علیہ رحمۃ اللہ  
 ”الْفَنَى“ ”فَتَاوَى حَدِيثِيهِ“ میں لکھتے ہیں: ”وَكَذَا اسْمُ رَسُولِهِ بِأَن يُكْتَبَ عَقِبُهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلْفِ كَالسَّلَفِ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَاسْمِ گرامی کے بعد ”صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ لکھا جائے  
 کہ یوں ہی تمام سلف صالحین کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔“ ”وَلَا يُخْتَصَرُ بِكِتَابَتِهَا  
 بِنَحْوِ ”صَلَّعُمْ“ فَإِنَّهُ عَادَةُ الْمَحْرُومِينَ، یعنی دُرود لکھتے وقت اس کو اختصار کر کے  
 ”صَلَّعُمْ“ نہ لکھا جائے کہ یہ محروم لوگوں کا کام ہے۔“ (الفتاویٰ الحدیثیہ، مطلب فی بیان  
 کیفیۃ وضع الکتب، ص ۳۰۶) اور جو خوش نصیب لوگ نام مبارک کے ساتھ دُرود  
 پاک لکھنا پڑھنا اپنی عادت بنا لیتے ہیں وہ اسکی بَرَکات بھی حاصل کرتے ہیں۔

## ”وَسَلَّمَ“ پر چالیس نیکیاں

حضرت سیدنا ابوسلیمان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے متعلق واقعہ بیان  
 فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں مدنی سرکار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 وَسَلَّمَ کا دیدار کیا۔ سرکار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے ابوسلیمان!  
 تو میرا نام لیتا ہے اور اس پر دُرود شریف بھی پڑھتا ہے ”وَسَلَّمَ“ کیوں نہیں  
 کہتا؟ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔“

(القول البديع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۴)

”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ“ (یعنی اُن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُرود ہو) دُرود شریف ہے مگر اس میں سلام شامل نہیں ہے جب کہ ”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ (یعنی اُن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُرود و سلام ہوں) میں دُرود و سلام دونوں شامل ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! صرف لَفْظِ ”وَسَلَّمَ“ ترک کرنے پر حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لا کر اظہارِ ناراضی فرمائیں تو جو غافل اور سُست لوگ پورا ہی ”صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ غائب کر کے صرف ”وَسَلَّمَ“ یا ”صَلَّمَ“ پر گزارا کرتے ہیں اُن سے سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنا ناراض ہوں گے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دُنیا، قَبر اور مَحْشر، ہر جگہ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی سے بچائے۔**

نزع میں، گور میں، میزاں پہ، سَر پِل پہ کہیں  
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ مُعلیٰ تیرا (حدائقِ بخشش، ص ۱۳)  
خوار و بیمار و خطاوار گنہگار ہوں میں  
رافع و نافع و شافع لَقب آقا تیرا  
کس کا مُنہ تکتے، کہاں جائیے، کس سے کہیے!

تیرے ہی قَدَموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا (حدائقِ بخشش، ص ۱۷)  
اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مبارک کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## جَنَّتْ کا اُنوکھا پہل

اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت مولائے کائنات، عَلِيُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں ایک درخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ اس درخت کی شاخیں ترموتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زبرجد کے ہیں۔ لَا یَاکُلُ مِنْہَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس درخت کا پھل صرف وہی کھا سکے گا جو سرکارِ والا تبار، حبیبِ پُر و رُؤڈ گا رِضٰی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھے گا۔

(الحاوی للفتاویٰ للسیوطی، ۳۸/۲)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا

ہم مُفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرود و سلام پڑھنے والا مُسلمان

کس قَدَر خوش نصیب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جَنَّت میں اس کے لئے کس قَدَر

انعام و اکرام تیار کر رکھے ہیں۔ اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات

گرامی پر پڑھا جانے والا دُرود پاک اللہ تعالیٰ کے مَعْصُوم فرشتے بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُ نَاعِدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً  
 سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اَمَّتِی السَّلَامَ، یعنی اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے کچھ فرشتے  
 زمین میں سیرو سیاحت کرتے ہیں جو میری اُمّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔“

(مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الصَّلَاۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَفَضْلُہَا، ۱۸۹/۱، حدیث: ۹۲۴)

مفسر شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْقَوِی اس حدیث  
 پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی ان فرشتوں کی یہی ڈیوٹی ہے کہ وہ آستانہ  
 عالیہ تک اُمّت کا سلام پہنچایا کریں۔ یہاں چند باتیں قابلِ خیال ہیں۔“

(1) ایک یہ کہ فرشتے کے دُرود پہنچانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حُضُور

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفسِ ہر ایک کا دُرود نہ سنتے ہوں، حق یہ ہے  
 کہ سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر دُرود و قریب کے دُرود خواں کا دُرود سنتے  
 بھی ہیں اور دُرود خواں کی عَزَّت افزائی کے لیے فرشتے بھی بارگاہِ عالی  
 میں دُرود پہنچاتے ہیں تا کہ دُرود کی برکت سے ہم گنہگاروں کا نام آستانہ عالیہ  
 میں فرشتے کی زبان سے ادا ہو۔ حضرت سَیِّدُ نَاسِلِیْمَان عَلَی نَبِیْنَاوَعَلَیْہِ الصَّلَوۃُ وَالسَّلَام

نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سنی تو حُضُور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم



گنہگاروں کی فریاد کیوں نہ سنیں گے۔ دیکھو رُبَّ تعالیٰ ہمارے اعمال دیکھتا ہے پھر بھی اسکی بارگاہ میں فرشتے اعمال پیش کرتے ہیں۔

(2) دوسرے یہ کہ یہ فرشتے ایسے تیز رفتار ہیں کہ ادھر اُمتی کے مُنہ سے دُرود نکلا اُدھر انہوں نے سبز کُنبد میں پیش کیا۔ اگر کوئی ایک مجلس میں ہزار بار دُرود شریف پڑھے تو یہ فرشتہ اس مجلس اور مَدینہ طیبہ کے ہزار چکر لگائے گا، یہ نہ ہوگا کہ دن بھر کے دُرود تھیلے میں جمع کر کے ڈاک کی طرح شام کو وہاں پہنچائے۔

(3) تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حُضُورِ اَنُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خَدَّ ام آستانہ بنایا ہے۔ حُضُورِ اَنُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خِذمت گاران، فرشتوں کا سارِ تہہ رکھتے ہیں۔

خیال رہے کہ حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں توجَّہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پر توجَّہ کر لیتا ہے ایسے ہی آسمانِ نبوَّت کے سورج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک وقت میں سب کا دُرود و سلام سُن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ کیوں نہ ہو کہ مظہرِ ذاتِ کُبریا ہیں، رُبَّ تعالیٰ بیک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے۔ (مراۃ، ۱۰۰/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## واعظ پر درود و سلام کے سبب کرم بالائے کرم

حضرت سیدنا منصور بن عمار (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَفَّارِ) کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ جواب دیا کہ میرے پڑوڑ گا ر عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے سوال کیا: ”تو منصور بن عمار ہے؟“ میں نے عرض کی: ہاں یا رَبَّ الْعَالَمِينَ (جَلَّ جلالہ)، پھر فرمایا: ”تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا کی طرف راغب تھا۔“ میں نے عرض کی: ”یا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! واقعی بات تو یہی ہے، لیکن جب بھی میں نے کسی اجتماع میں بیان شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھا پھر اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔“ میری اس عرض کے بعد اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت جوش میں آئی اور ارشاد ہوا: ”ضَعُوا لَهُ كُرْسِيًّا فِي سَمَوَاتِي يُمَجِّدُنِي بَيْنَ مَلَائِكَتِي كَمَا يُمَجِّدُنِي بَيْنَ عِبَادِي، یعنی اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے یہ دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری عظمت بیان کرے۔“

(القول البديع، الباب الخامس في الصلاة عليه في اوقات مخصوصة، ص ۲۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ اسلامی بھائی بہت خوش نصیب ہیں جو

دَرس و بیان کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مدنی ماحول میں یہ معمول ہے کہ جب بھی کوئی مبلغِ سنتوں بھرے دَرس یا بیان کا آغاز کرتا ہے تو اَوَّلًا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھتا ہے جس میں پہلے حمدِ باری تعالیٰ اور پھر دُرود و سلام ہے، اسکے بعد حاضرین کو دُرود و سلام کے چار صیغے پڑھائے جاتے ہیں نیز دُرود و سلام کی فضیلت بتا کر حاضرین سے دُرود پڑھوایا جاتا ہے بلکہ بیان کے دوران بھی وَقْفًا وَقْفًا ”صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب“ کی صدائیں لگا کر دُرودِ پاک پڑھنے کی ترغیب بھی دی جاتی اور پڑھوایا بھی جاتا ہے۔

جو خوش نصیب اسلامی بھائی سنتوں بھرا بیان کرنے یا دَرس دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ بعض اوقات تیزی سے ادائیگی کی بنا پر دُرودِ پاک کے الفاظ چب کر ادا ہوتے ہیں، اس طرح ادائیگی سے دُرودِ پاک کی برکات سے محرومی تو ہوتی ہی ہے، ساتھ ساتھ لوگوں کو شدید بدظن ہوتے بھی دیکھا گیا ہے۔ لہذا سنتوں بھرا بیان کرتے یا دَرس دیتے ہوئے جب بھی دُرودِ پاک پر پہنچنے لگیں تو فوراً ذہن بنالیں کہ اب رَفْعِ آہستہ کر کے دُرست طریقے سے دُرود شریف ادا کرنا ہے۔ اس طرح پہلے ہی

بہنی طور پر تیار رہنے کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت جلد صحیح ادائیگی پر قُدَرَت حاصل ہو جائے گی۔ اس مقصد کیلئے کسی اسلامی بھائی کو خود پر محاسب مقرر کرنا بھی مفید رہے گا۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حضور علیہ السلام کا نام پاک سنیں تو آہستہ آہستہ دُرُست تَلَفُّظ کیساتھ دُرود پاک پڑھیں اس کے علاوہ جب بھی موقع ملے تو اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دُرود پاک پڑھتے رہا کریں کہ اس کی بَرَکت سے روزِ قیامت جبکہ عرشِ الہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، سُرُجِ سَوا میل کے فاصلے سے آگ برسا رہا ہوگا، نفسِ نفسی کا عالم ہوگا تو اس وقت کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے والے خوش نصیب مسلمان کو سایہ عرش نصیب ہوگا۔ چنانچہ

## عرش کا سایہ کس کو ملے گا؟

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”ثَلَاثَةُ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ“ قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: ”يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟“ ارشاد فرمایا: (۱) ”مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوبٍ اُمَّتِي، یعنی وہ شخص جو میرے کسی

اُمّتی کی پریشانی دُور کر دے۔“ (۲) ”وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي، مِیرِی سُنّت کو زندہ کرنے

والا۔“ (۳) ”وَمَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ اور مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔“

(بستان الواعظین لابن الجوزی، ص ۲۶۰، ۲۶۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود و سلام کے فیضان کو عام کرنا تبلیغِ قرآن**

و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا طرّہ امتیاز ہے، اس مدنی

ماحول سے مُنسلک ہر مبلغ اپنے دَرس و بیان کی ابتدا دُرود و سلام سے کرتا ہے،

بعض اوقات مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں پر ربّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے

ایسے ایسے انعامات ہوتے ہیں کہ عقلمیں حیران رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ

## موتیا جاتا رہا

خیدر آباد کے علاقے عثمان آباد (گنوشالہ) کے رہائش پذیر دعوتِ اسلامی

سے وابستہ اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب پیش خدمت ہے: میرے والد

صاحب جو پاکستان آرمی (فوج) میں مُلازم تھے انہیں آنکھ میں موتیا اُتر آیا جس کی

وجہ سے وہ آرمی میڈیکل بورڈ (صحت کی خرابی کیوجہ سے ریٹائر) ہو چکے تھے یقیناً

آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہیں اس کی قدر تو وہی بتا سکتا

ہے جو بینائی سے محروم ہے میں نے ۱۴۲۵ھ بمطابق 2004ء میں اپنے

والد محترم کو بلوچستان میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے صوبائی سطح کے سُنّتوں

بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، انہوں نے دعوت قبول کی

اور اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی اجتماع کے آخری دن اختتامی دُعا ہو رہی تھی دیگر عاشقانِ مُصطفیٰ کی طرح میرے والدِ محترم بھی دُعاؤں کی قبولیت کے لئے محتاجوں کی محتاجی دُور کرنے والے رَبِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دَسْتِ سُوال دراز کئے ہوئے تھے رِقَّتِ اَکْغیز دُعا کی بدولت شرکائے اجتماع کی آپس بُلْند ہو رہی تھیں میرے والدِ گرامی پر بھی رِقَّتِ طاری تھی خُوفِ خُدا کے باعث وہ زار و قطار رو رہے تھے اُنہوں نے دُعا کے اختتام پر چہرے پر ہاتھ پھیرے اور جو نہی آنکھیں ملنا شروع کیں ان پر کرم ہو گیا طویل عرصہ سے موتیا کی بیماری میں مُبتلا والدِ محترم کو حیرت اَکْغیز طور پر شفا نصیب ہو گئی اور موتیا کا مَرَض ختم ہو گیا۔ بیشک یہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع کی بَرکت تھی کہ والدِ محترم کی بینائی بحال ہو گئی۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مددنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے دینِ اسلام کی خُوب خُوب خِدْمَت کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 5

## دُرود پاک نہ پڑھنے کا وبال

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 39 صفحات پر مشتمل رسالے ”بُرے خاتمے کے اسباب“ کے صفحہ 1 پر منقول ہے، ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آتا میں دُرود شریف نہ پڑھتا تھا اس گناہ کی نحوست سے مجھ سے معرفت اور ایمان سلب کر لئے گئے۔

(سبع سنابل، ص ۳۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نحوست کس قدر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وقت ایمان برباد ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہاں یہ ضروری مسئلہ ذہن نشین فرمالیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھنا بے شک باعثِ تشویش ہے تاہم غیر نبی کا خواب شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور فقط خواب کی بنیاد پر کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا جاسکتا نیز مسلمان میت پر خواب میں کوئی علامت کُفر دیکھنے یا خو دمرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے برباد ہونے کی خیر دینے سے بھی اُس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اس کی حُفِیہ تَذْمِیر سے ڈرتے

رہنا چاہیے اور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنے میں غَفْلَت نہیں کرنی چاہیے۔ آج سے پہلے ہو سکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اقدس سن کر یا بول کر دُرود شریف نہ پڑھا ہو۔ چونکہ یہ رعایت مَوْجُو د ہے کہ اگر اس وقت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے لہذا اب پڑھ لے اور آئندہ کوشش کر کے اُسی وقت پڑھ لیا کرے ورنہ بعد میں پڑھ لے۔

## دُرودِ پاک پڑھنے کا شرعی حُکْم

صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَذْرُ الطَّرِیقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”عُمَر میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سنا اور دُرود شریف اُس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔“

(بہارِ شریعت، ۱/۵۳۳)

ہر دم مری زباں پہ دُرود و سلام ہو میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُو ر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و

سلام پڑھنے کے جہاں بے شمار فُضائل و بَرَکات ہیں، وہیں نامِ اقدس سُن



کَرُسْتی وَ غَفْلَت کے باعث دُرود شریف نہ پڑھنا نہ صرف عظیم سعادت سے محرومی کا باعث ہے بلکہ ہلاکت و بربادی اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ چنانچہ

## رَحْمَتِ الٰہی سے دُور

حضرت سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خاتمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَةُ لِلْعَالَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مِنبر کے قریب آ جاؤ۔“ ہم مِنبر شریف کے قریب حاضر ہو گئے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے زینے پر قدم مبارک رکھا تو ارشاد فرمایا: ”آمین۔“ جب دوسرے زینے پر قدم مبارک رکھا تو ارشاد فرمایا: ”آمین۔“ اور جب تیسرے زینے پر قدم مبارک رکھا تو بھی ارشاد فرمایا: ”آمین۔“ پھر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنبر شریف سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: ”جس نے رَمْہان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ (اللہ عزَّ وَجَلَّ کی رحمت سے) دُور ہو۔“ تو میں نے کہا: ”آمین۔“ فَلَمَّا رَفِیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ بُعْدًا لِمَنْ ذُکِرَتْ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ، قُلْتُ آمِین، جب میں نے دوسرے

زینے پر قدم رکھا تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: ”جس کے سامنے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر دُرود نہ پڑھا وہ بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے) دُور ہو۔“ تو میں نے کہا: ”آمین۔“ پھر جب میں نے تیسرے زینے پر قدم رکھا تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: ”جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر انہوں نے اسے جَنَّت میں داخل نہ کیا تو وہ بھی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے) دُور ہو۔“ تو میں نے کہا: ”آمین۔“ (مستدرک،

کتاب البر والصلة، باب لعن اللہ العاق لوالدیه ..... الخ، ۲۱۲/۵، حدیث: ۷۳۳۸)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی (عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی) اس حدیث پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی ایسا مسلمان ذلیل و خوار ہو جائے جو میرا نام سُن کر دُرود نہ پڑھے۔ عربی میں اس بددعا سے مراد اِظہارِ ناراضی ہوتا ہے حقیقتاً بددعا مراد نہیں ہوتی، مطلب یہ ہے کہ جو بلا محنت دس رحمتیں دس درجے دس معافیاں حاصل نہ کرے بڑا بے وقوف ہے۔“ (مراۃ، ۱۰۲/۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## خوفناک کالا سانپ

ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اُس کے لیے قبر کھودی گئی تو قبر میں ایک خوفناک کالا سانپ نظر آیا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری جگہ قبر کھودی۔ وہاں بھی وہی سانپ موجود تھا۔ تیسری جگہ قبر کھودی وہی خوفناک کالا

سانپ وہاں بھی مَوجو د تھا۔ آخر کار سانپ نے زبان سے پُکار کر کہا کہ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچوں گا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ قہر و غضب کیوں ہے؟ سانپ بولا: ”یہ شخص جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی سُنتا تھا تو دُرود پڑھنے میں بُخل کرتا تھا، اب میں اس بُخل کو سزا دیتا رہوں گا۔“ (شفاء القلوب، ص ۳۰۹)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا امام حسین بن علی رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُجُبِ رَبِّ الْعِزَّت، مُحْسِنِ انسانیّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مَنْ ذُکِرْتُ عَنْدَہُ فَخَطِیْءُ الصَّلَاةِ عَلٰی خَطِیْءِ طَرِیْقِ الْجَنَّةِ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرود پڑھنے میں کوتاہی کی تو وہ جَنَّت کا راستہ بھول گیا۔“

(معجم کبیر، ما سند الحسین بن علی ..... الخ، ۱۲۸/۳، حدیث: ۲۸۸۷)

حضرت سیدنا امام حسین رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تُو رکے پیکر، تمام نبیوں کے سُر و رَصَلِی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُکِرْتُ عَنْدَہُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلٰی، یعنی بُخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا پھر اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔“

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب رَغَمِ اَنْفِ رَجُلٍ ..... الخ، ۳۲۰/۵، حدیث: ۳۵۵۴)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”کیونکہ دُرود میں کچھ خرچ تو ہوتا نہیں اور ثواب بہت مل جاتا ہے، اس ثواب سے حُرّومی بڑی ہی بد نصیبی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام سُنے یا پڑھے تو دُرود شریف ضرور پڑھے کہ یہ مُستحب ہے۔“ (مرآۃ، ۱۰۶/۲)

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ، یعنی کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بڑے بخیل کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتائیے۔“ ارشاد فرمایا: ”مَنْ دُكِرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىٰ فَذَلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ، جس کے سامنے میرا ذکر ہو پھر بھی وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے تو وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ، ۲۶۱۳)

کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثر الصلاة علی النبی ﷺ، ۳۳۲/۲، حدیث: ۲۶۱۳

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**اللہ کی لَعْنَت**

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کے پاس

ایک ہڑنی تھی جسے اس نے شکار کیا تھا۔ اللہ عزّوجلّ نے اس ہڑنی کو قوت

گویائی عطا فرمائی، ہڑنی نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وَسَلِّمْ! میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں دُودھ پلاتی ہوں۔ اب وہ بھوکے ہوں گے۔ اس شکاری کو حکم فرمائیے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں اپنے بچوں کو جا کر دُودھ پلاؤں، پھر میں واپس آ جاؤں گی۔“ خُصْرُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟“ ہڑنی نے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر سننے اور آپ پر رُود نہ پڑھے یا اس آدمی کی طرح مجھ پر لعنت ہو جو نماز پڑھے اور دُعا نہ مانگے۔“ خُصْرُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شکاری کو اسے آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”میں اس کا ضامن ہوں۔“ چنانچہ ہڑنی دُودھ پلا کر واپس آ گئی، پھر حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آپ کی اُمت پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے اس ہڑنی کو اپنی اولاد پر شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہڑنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی۔“

(القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ما ینکر، ص ۳۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو شخص نام پاک سن کر درود پاک نہ پڑھے وہ خلیل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا مستحق ہے ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع ملے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پڑھ لیا کریں اور بالخصوص اگر کسی مجلسِ ذکر میں شرکت کی سعادت نصیب ہو تو کچھ نہ کچھ درود کا اہتمام ضرور فرمائیے ورنہ روزِ قیامت حسرت ہمارا مُقَدَّر ہوگی۔ جیسا کہ

### باعتِ حسرتِ مجلس

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اپنے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لیے باعثِ حسرت ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔“  
(مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۵۳۳/۳، حدیث: ۱۰۲۸۱)

### جَنَّت میں داخلے کے باوجود حسرت

حضرت سَیِّدُنا اَبُو سعید خُدَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم ﷺ رَءُوفٌ رَحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عمرتِ نشان ہے۔ ”کسی قوم نے کوئی مجلس قائم کی اور اس میں مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ ان کے

لیے حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے وہ لوگ

جَنَّت میں داخل بھی ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ)

واجلالہ..... الخ، ۲۱۵/۲، حدیث: (۱۵۷۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ان روایات پر غور فرمائیے کہ دُرودِ پاک کے مُعاملہ میں بُخل کرنے والوں کیلئے کیسی کیسی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ خوب غور کریں، سوچیں اور اس عادت سے توبہ کریں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملت، پروانہ شمع رسالت الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نامِ اقدس سُن کر دُرود شریف پڑھنے کے بارے میں حکمِ شریعت بیان کرتے ہوئے اپنی مشہور اور مقبول زمانہ کتاب ”فتاویٰ رضویہ شریف“ جلد 6، صفحہ 221 پر ارشاد فرماتے ہیں:

نامِ پاک خُصُور پر نُو رِ سِیدِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مختلف جلسوں (یعنی مجلسوں) میں جتنے بار لے یا سُنے ہر بار دُرود شریف پڑھنا واجب ہے، اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا اور سخت وعیدوں میں گرفتار، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسہ (یعنی مجلس) میں چند بار نامِ پاک لیا یا سُنا تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی اور ہر بار مُستحب ہے، بہت (سے) علما قولِ اوّل کی طرف گئے ہیں۔

ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار دُرود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہو۔ دیگر علما نے اُمت کی آسانی کی خاطر قول دوم (کو) اختیار کیا، ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار دُرود (شریف پڑھ لینا) اَدائے واجب کے لئے کفایت کرے گا، زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ ہوگا مگر ثوابِ عظیم و فضلِ جَسیم سے بیشک محروم رہا۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں برکتیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی اور ایک مَذہب قوی پر گناہ و مَعْصِیَّت، عاقل کا کام نہیں کہ اُسے ترک کرے۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر مجلس میں اپنا اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنے کی توفیق عطا فرما اور حُصُو رِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ پاک پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔  
اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(ابن عساکر، ۹/۳۴۳)



## بیان نمبر 6

## قربت سرکار کے حقدار

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”أَوَّلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَی صَلَاةٍ، یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔“ (ترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۷۲، حدیث: ۲۸۴)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرود شریف کی کثرت ہے اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّتِ ملتی ہے اور اس سے بزمِ جَنَّتِ کے دُولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔“ (مرآة، ۱۰۰/۲)

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لولِ رَضا

لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں (حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پر دُرود و سلام بھیجنا کسی وقت، کسی جگہ اور کسی حالت و کیفیت کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ ہر حالت میں ہمہ دم بہر جگہ یہ عمل باعثِ سعادت و فضیلت اور ذریعہ صلاح و فلاح ہے لیکن معتبر روایات کے مطابق ان چوبیس اوقات و مقامات پر دُرود و سلام پڑھنا باعثِ فضیلت و مَوْرَثِ خیر و بَرَکت ہے بلکہ اسکی تاکید بھی آئی ہے۔

## بُزرگانِ دین کا دَسْتُور

(1) جب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی زبان پر لائے یا سُنے۔ چنانچہ اصحاب و تابعین و تَمَیِّجِ ائمہِ مُجَرِّدِ شین و علمائے صالحین (رَحْمَتُہُمُ اللہُ اَجْمَعِیْن) کا ہمیشہ یہی دَسْتُور رہا ہے کہ وہ کبھی اسمِ مُبارک بغیر صلوٰۃ و سلام کے ذکر نہیں کرتے۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصہ، ص ۴۵۵، مفہوم) اسی طرح (مُزْرُکُو بھی چاہیے کہ) جب اسمِ مُبارک لکھے تو دُرود و سلام ضرور لکھے، جب تک تحریر میں اسمِ مُبارک باقی رہے گا فرشتے لکھنے والے پر دُرود بھیجتے رہیں گے۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصہ، ص ۴۶۰، مفہوم)

## حُصُولِ شَفَاعَتِ کا آسان وَظِیفہ

(2، 3) ہر صُبح و شام دُرود شریف ضرور پڑھنا چاہیے۔ کہ رُسُول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا اَدْرَكْتُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، یعنی جو روزانہ صبح و شام دس دس بار دُرود شریف پڑھے تو قیامت کے دن اسکو میری شفاعت نصیب ہوگی۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

(4) جب کسی مجلس میں بیٹھیں یا اٹھ کر جانے لگیں تو دُرود شریف ضرور پڑھ لینا چاہیے۔ کہ حضرت علامہ محمد الدین فیروز آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے منقول ہے: ”جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ“ تو اللہ عز و جل تم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا۔ اور جب مجلس سے اٹھو تو کہو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ تو فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۷۸)

## قبولیت دعا کی چابی

(5) دُعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔  
 اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دُعا و رَجْعُ قبولیت تک پہنچے گی۔

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة عليه فی اوقات مخصوصة، ص ۴۱۷)

(6) مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت۔

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة عليه فی اوقات مخصوصة، ص ۳۶۳)

## میری شفاعت لازم ہے

(7) اذان کے بعد دُرود و سلام اور دُعائے وسیلہ پڑھنے کا بھی معمول

بناليجے کہ ایسا کرنا شفاعتِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُصول کا باعث ہے، چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ”اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، جَبْتُمْ مَوْذِنًا كُو (اذان دیتے) سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔“ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیْہِ فَإِنَّہٗ مِنْ صَلَّی عَلَیْ صَلَاةٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا“ پھر مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ”ثُمَّ سَلُّوا اللہَ لَیَ الْوَسِیْلَةَ فَإِنَّہَا مَنْرِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللہِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔“ فَمَنْ سَأَلَ لَیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَةُ، تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس کے لیے میری شفاعت لازم ہے۔“

(مشکاۃ، کتاب الصلاة، باب فضل الاذان واجابة المؤذن، ۱۴۰/۱، حدیث: ۶۵۷)

## ایک مسئلہ اور اس کی وضاحت

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)

اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے

بعد دُرود شریف پڑھنا سنت ہے۔ بعض مؤذن اذان سے پہلے ہی دُرود

شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخذ یہی حدیث ہے۔ شامی نے فرمایا کہ اقامت کے وقت دُرود شریف پڑھنا سنت ہے، خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد بُلند آواز سے دُرود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے بلا وجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔ خیال رہے کہ وسیلہ سبب اور توسُّل کو کہتے ہیں، چونکہ اس جگہ پہنچنا رُب سے قُربِ خُصوصی کا سبب ہے اس لیے وسیلہ فرمایا گیا۔ خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانا کہ ”میں اُمید کرتا ہوں“ تَوَاضِع اور اِعْلَاساری کیلئے ہے ورنہ وہ جگہ خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے نامر دُ ہو چکی ہے۔ ہمارا خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے وسیلہ کی دُعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر امیر کے دروازے پر صد الگاتے وقت اس کی جان و مال کی دُعا میں دیتا ہے تاکہ بھیک ملے۔ ہم بھکاری ہیں خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داتا، انہیں دُعا میں دینا مانگنے کھانے کا دَھنگ ہے۔“

(مرآۃ، ۱/۴۱۱)

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خُدا ان سے فُروں

اور ”نا“ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳)

حدیث پاک کے اس حصے ”جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس کیلئے میری

شَفَاعَت لازم ہے“ کے تحت مُفتی صاحب فرماتے ہیں: ”یعنی میں وعدہ کرتا ہوں

کہ اس کی شَفَاعَت ضرور کروں گا۔ یہاں شَفَاعَت سے خاص شَفَاعَت مُراد ہے

وَرَنَّهُ حُضُورَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَرْمُوسَنَ كَ شَفِيعَ هِيَسَ۔“ (مراۃ، ۴۱۱/۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اذان و اقامت کے جواب کا مفصل طریقہ اور**

دُعائے وسیلہ سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کا مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ ”قَیْهَانِ اَذَانِ“ ملاحظہ فرمائیے بلکہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب ”نماز کے احکام“ حاصل فرمالیجیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اذان کے ساتھ ساتھ وضو، غُسل اور نماز وغیرہ سے متعلق انتہائی اہم احکام سیکھنے کا موقع ملے گا۔

(8) وضو کرتے وقت۔ (9) کسی چیز کو بھول جائے تو دُرود و سلام

پڑھے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ چیز یاد آجائے گی۔ (10) حج میں لَبَّيْک پڑھنے کے بعد۔ (11) صفا و مَر وہ کی سعی کے دوران۔ (12) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کے وقت، بلکہ جب مدینہ منورہ کا سفر کرے تو پورے راستے میں بکثرت دُرود شریف پڑھے۔

(درمختار وردالمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاة..... الخ، ۲/ ۲۸۱)

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْقَوِی نے ترجمہ

مشکوٰۃ میں ذکر کیا ہے کہ جب میں قبرِ انور کی زیارت کے قصد سے سفرِ مدینہ

منورہ کیلئے روانہ ہوا تو حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب مُتَّقِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْقَوِی نے

بوقتِ رُخصت ارشاد فرمایا: ”تم یقین رکھو کہ اس راہ میں فرائض کے بعد کوئی بھی عبادت دُرود شریف کی مثل نہیں ہے۔“ میں نے عرض کی کہ کتنی مقدار میں دُرود شریف پڑھتا رہوں۔ ارشاد فرمایا: ”کوئی عدد مُعین نہیں ہے۔ اس قدر زیادہ پڑھو کہ اسی میں مُستغرق ہو جاؤ اور دُرود شریف کے رنگ میں رنگے ہوئے بن جاؤ۔“ (سرور القلوب، ص ۳۴۱)

## جب کان بجنے لگیں تو دُرود پڑھو

(13) جب کان بجے یعنی کان میں سُنْ سُنْناہٹ یا بھنْ بھناہٹ پیدا ہو تو دُرود شریف پڑھے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تمہارے کان بجنے لگیں تو مجھ پر دُرود شریف پڑھو، اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔“

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۲۲۲)

(14) جُمُعہ کے دن بکثرت دُرود شریف پڑھے۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم،

شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّی عَلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَّرَّةً جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّورُ بَیْنَ الْخَلْقِ کُلِّہُمْ لَوَسِعَہُمْ“ جو شخص جُمُعہ کے دن سو بار دُرود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن ایسا نور لے کر آئے گا جو اگر ساری مخلوقات میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔

(جمع الجوامع، حرف المیم، ۱۹۹/۷، حدیث: ۲۲۳۴۹)

جو گلدادیکھو لئے جاتا ہے توڑا ٹور کا

ٹور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا ٹور کا (حدائق بخشش، ص ۲۳۵)

(15) شپِ جُمعہ (یعنی جمعرات اور جُمعہ کی درمیانی رات) دُرود شریف

پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

(القول البدیع، الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۳۷۷)

(16) کتابوں اور رسالوں کی ابتدا میں بِسْمِ اللہ شریف اور حمد کے

بعد دُرود شریف لکھنا مستحب ہے اور کُتب و رسائل کے آخر میں دُرود شریف لکھنا سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

(القول البدیع، الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۱۳)

(17) ہر نماز میں تَشَهُّد (یعنی التَّحِيَّات) کے بعد دُرود شریف

پڑھنا سنت ہے۔

(18) نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد دُرود شریف پڑھنا سنت

مؤکدہ ہے۔

(19) خطبہ جُمعہ و عیدین میں دُرود شریف پڑھنا امام شافعی علیہ رَحْمَةُ

اللہ الکافی کے نزدیک فرض جبکہ احناف کے نزدیک مستحب ہے۔ بہر حال لازم ہے کہ کوئی خطبہ جُمعہ دُرود شریف سے خالی نہ ہو۔

(القول البدیع، الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۳۸۶)

(20) خطبہ نکاح، درسِ علم اور بیان کی ابتدا میں بھی دُرود شریف



پڑھ لینا مُسْتَحَب اور باعثِ خیر و برکت ہے۔

(21) جب کوئی قرآنِ پاک کا ختم کرے تو دُرود شریف ضرور پڑھ لے

کہ یہ نزولِ رحمت اور دُعا کی مقبولیت کا وقت ہے۔

(22) رات کو نمازِ تہجد کیلئے بیدار ہونے کے وقت۔

(23) آفات و بلیات کو دفع کرنے کیلئے بکثرت دُرود شریف پڑھنا

نہایت مفید ہے۔

(القول البدیع، الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۱۴)

(24) عطر، گلاب یا کسی خوشبو کو سونگھتے وقت دُرود شریف پڑھنا

چاہیے۔ حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے لکھا ہے کہ خوشبو سونگھتے وقت خوشبوئے محمدی کو یاد کر کے دُرود و سلام کا تحفہ پیش کرے تو یہ مُسْتَحْسَن ہے۔

انہیں کی بُو مایہ سمن ہے، انھیں کا جلوه پچمن پچمن ہے

انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انھیں کی رنگت گلاب میں ہے (حدائقِ بخشش، ص ۱۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**کب کب دُرود شریف پڑھنا مَمْنُوع ہے**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زبان سے ذکر و دُرود باعثِ اجر و

ثواب بھی ہے اور بعض صورتوں میں مَمْنُوع بھی، جیسا کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 533 پر ردُّ الْمُحْتَار کے حوالے سے مذکور ہے:

”گا ہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سُبْحَنَ اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیت سے دُرود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے تاکہ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ اسکے علاوہ بھی مزید ایسی جگہیں ہیں جہاں دُرود شریف پڑھنا منع ہے۔ جماع کے وقت، استنجا کرتے وقت، جانور ذبح کرتے وقت۔“ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة،

باب صفة الصلاة، مطلب فی المواضع التي تکره فيها الصلاة..... الخ، ۲/ ۲۸۲)

دُکر و دُرود ہر گھڑی و رو زباں رہے

میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش، ص ۲۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں اخلاص کے ساتھ دُرست

مواقع پر کثرت سے دُرود شریف پڑھ کر تیری رضا پانے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔

(التَّوْبَةُ وَالتَّهْلِيلُ، ۱۰/ ۱۲۷، حدیث: ۳۳۷۰)

## موت سے پہلے جنت میں مقام دیکھے گا

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّتِ نشان ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ اَلْفِ مَرَّةٍ لَّمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ، یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جَنَّتِ میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثرار الصلاة علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّتِ کا

ہم مفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں نہ صرف خُود فر اُٹھ دو اجبات کی پابندی**  
**کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کا عادی بنانا چاہئے**  
**بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی دُرودِ پاک اور تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ**  
**وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اور آپ کے اہل بیت کی محبت کی تعلیم دینی چاہیے جیسا کہ**

## تربیتِ اولاد کے لئے تین اہم باتیں

نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تربیت

نشان ہے: ”اَدْبُوا اَوْلَادَكُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، یعنی اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ“

(1) ”حُبِّ نَبِيِّكُمْ، اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت“ (2) ”وَحُبِّ

اَهْلِ بَيْتِہٖ، اہل بیت (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَان) کی مَحَبَّت“ (3) ”وَقِرَاءَةِ الْقُرْآن، اور تلاوت

قُرْآن، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِیْ ظِلِّ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَآئِہٖ

وَاَصْفِیَآئِہٖ، کیونکہ قرآن پاک پڑھنے والے لوگ اُنْمِیَا وَاَصْفِیَا عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے سایہٴ رحمت میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(جامع صغیر، الجزء الاول، حرف الهمزة، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اپنی**

اولاد کی ایسی مدد فی تَرْبِیت کیا کرتے تھے کہ بچپن ہی سے وہ عِشْقِ رَسولِ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی تصویر اور کثرتِ دُرود و سلام کے عادی

ہوا کرتے تھے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیے:

## دُرود پاک کا عاشق

**حضرت سیدنا علامہ عبد الوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورِ اِنِّی فرماتے ہیں:**

”شیخ نُور الدین شَوْنِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی نے مجھے بتایا کہ میں بچپن میں ”شَوْنِی“

(نامی شہر) میں جانور پرچرایا کرتا تھا، مجھے رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنے سے اس قَدَر مَحَبَّت تھی کہ میں اپنا

کھانا بچوں کو دے کر ان سے کہتا کہ یہ کھا لو پھر میں اور تم سب مل کر کھو رِضِیَ اللہ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھیں گے۔ چنانچہ ہم دن کا اکثر حصہ  
رسول پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھتے  
ہوئے گزار دیتے۔“ (الطبقات الكبرى للشعرانی، الجزء الثانی، ۲/۲۳۳)

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے اُلفت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش، ص ۱۵۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## اَہْل وَعِیَال کی اصلاح کی ذمہ داری

بیان کردہ حکایت ان لوگوں کے جذبہ کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے جو خود تو  
نیک سیرت اور نمازی ہوتے ہیں لیکن اپنی اولاد کی دُرست تربیت نہیں کرتے جسکے  
باعث انکی اولاد بے نمازی اور ماڈرن بن جاتی ہے۔ ایسوں کی توجہ کیلئے عرض ہے  
کہ آپ پر اپنی بھی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کی بھی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ  
پارہ 28 سُورۃ التَّحْرِیم کی آیت نمبر 6 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا

أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارَةُ

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور جتھر ہیں،

عَلَيْهَا مَلَكَةٌ غَلَاظُ شِدَادٍ اس پر سخت کڑے (یعنی طاقتور) فرشتے  
لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ مُقَرَّر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو  
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ① انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(پ، ۲۸، التحريم: ۶)

## اَہْل و عِیَال کو عذاب سے کس طرح بچایا جائے؟

حضرت سید ناصد رُالاً فاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ  
اللہ الہادی خزائن البر فان میں اس حصہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ  
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ) کے  
تحت فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو  
نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے انہیں علم و آداب سکھا کر۔“

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان  
مُعَظَّم ہے: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، یعنی تم سب اپنے متعلقین کے  
سردار و حاکم ہو اور تم سب سے روز قیامت اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

(بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القرى والمدن، ۳۰۹/۱، حدیث: ۸۹۳)

اس حدیث پاک کے تحت شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”رَزَعِیَّت سے مراد وہ ہے جو کسی کی نگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوامِ سلطان اور حاکم کے، اولادِ ماں باپ کے، تلامذہ اُستادہ کے، مُریدینِ پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مالِ زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو اس کی نگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اعضاء و جوارح، افعال و اقوال، اپنے اوقات اپنے اُمور کا راعی ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جواب دہ ہوگا۔“ (نزہۃ القاری ۲/۵۳۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد کی بہتر تربیت کریں اور انہیں ”ٹاٹا پاپا“ سکھانے کے بجائے ابتدا ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھائیں۔ اپنے مدنی مَنے اور مدنی مَنی سے کھیلے ہوئے سکھانے کی نیت سے اُن کے سامنے بار بار اللہ اللہ کرتے رہیں تو وہ بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ اللہ کہیں گے۔**

ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ کس طرح بچوں کی تربیت فرماتے تھے اسکی ایک جھلک اس حکایت میں ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کی مطبوعہ 1539 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ سنت“ جلد اول کے صفحہ 56 پر ہے۔

## ابتدائی عمر میں بچوں کی تربیت کا طریقہ

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ تَسْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

میں تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرت سیدنا محمد بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْغَفَّار کو نماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تُو اُس اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟“ میں نے پوچھا: میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا: ”جب رات سونے لگو تو زَبان کو حرکت دیئے بغیر خُضْ دِل میں تین مرتبہ یہ کَلِمَات کہو: اَللّٰهُ مَعِیَ، اَللّٰهُ نَاطِرٌ اِلَیَّی، اللّٰهُ شَہِیْدِی، یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے۔“

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ تَسْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے چند راتیں یہ کَلِمَات پڑھے اور پھر اُن کو بتایا۔“ انہوں نے فرمایا: ”اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا اور پھر اُن کو مُطَّلَع کیا۔“ فرمایا: ”ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کَلِمَات پڑھو۔“ (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لَذَّت معلوم ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جانِ جان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سکھایا ہے اسے قَبْرِ میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ



تمہیں دنیا و آخرت میں نفع دے گا۔“ سیدنا سہیل بن عبد اللہ شتر ی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْفُؤٰی فرماتے ہیں: ”میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذکر کرتا رہا۔“ پھر ایک دن میرے ماموں جان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ”اے سہیل! اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا تم اپنے آپ کو گناہ سے بچاؤ۔“ پھر ماموں جان علیہ رَحْمَةُ الْحَنّٰن نے مجھے مکتب میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذکر میں خلل نہ آجائے لہذا اُستاذ صاحب سے یہ شرط مقرر کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپس آ جاؤں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں نے مکتب میں چھ یا سات برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عمر تک میں بچہ کی روٹی کھاتا رہا۔ تیرہ سال کی عمر میں مجھے ایک مسئلہ پیش آیا۔ اس کے حل کیلئے گھر والوں سے اجازت لیکر میں بصرہ آیا اور وہاں کے علما سے وہ مسئلہ پوچھا، لیکن ان میں سے کسی نے بھی مجھے شافی جواب نہ دیا۔ پھر میں عَبَّادَان کی طرف چلا گیا۔ وہاں کے مشہور عالم دین حضرت سیدنا ابوصیب حمزہ بن ابی عبد اللہ عبادانی قُدَسَ سِرُّهُ الْوِثَاقِی سے میں نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے مجھے تسلی بخش جواب دیا۔ میں ایک عرصہ تک ان کی صحبت میں رہا،

ان کے کلام سے فیض حاصل کرتا اور ان سے آداب سیکھتا پھر میں شستر کی طرف آگیا۔ میں نے گزربسر کا انتظام یوں کیا کہ میرے لیے ایک دڑہم کے جو شریف خرید لئے جاتے اور انہیں پیس کر روٹی پکالی جاتی۔ میں ہر رات سحری کے وقت ایک اوقیہ (یعنی تقریباً 70 گرام) جو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دڑہم مجھے سال بھر کیلئے کافی ہوتا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ تین دن مسلسل فاقہ کروں گا اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر پچیس دنوں کا مسلسل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سیر و سیاحت کی، واپس شستر آیا تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا شب بیداری اختیار کی۔ حضرت سپید نا امام احمد علیہ رحمۃ الاحد فرماتے ہیں: ”میں نے مرتے دم تک سپید ناسہل بن عبد اللہ شستری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو کبھی نمک استعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس و تہذیب الاخلاق، ۱/۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کے تحت**

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ قائم ہیں جن میں دُرست تلفظ سے قرآنِ پاک کی تعلیم کیساتھ ساتھ بہتر اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے، اس کے علاوہ اولاد کی تربیت کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188

صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیتِ اولاد“ کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اس کی بَرَکت سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کا جذبہ بھی پیدا ہوگا اور اولاد کی دُرست تربیت کرنے کے طریقے بھی سیکھنے کو ملیں گے۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی، اپنے اہل خانہ اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کا عَظِیم جذبہ نصیب فرما۔ نہ صرف خود کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنانے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔

میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں چلیں

انہیں نیک تو بنانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش، ص ۳۸۸)

امین بجاء النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

رَحْمَتِ عَالَمِیَان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنّتِ نِشان ہے، جس نے بدھ، جُمُعات و جُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جَنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصّہ اندر سے دکھائی دیگا اور اندر کا باہر سے۔

(مجمع الزوائد، ۴/۵۲۲، حدیث: ۵۲۰۴)



## 70 مرتبہ رَحْمَتوں کا نُزول

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمانِ عالی شان ہے: ”مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً، جَوْشَنُ نَبِيٍّ پَاک صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پَر ایک بار دُرودِ پاک پڑھے گا“ صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِينَ صَلَاةً، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔“ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۶۱۴/۲، حدیث: ۶۷۶۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُرود و سلام کے بھی کیا کہنے، اس سے نہ صرف دُرود و سلام پڑھنے والا فیضیاب ہوتا ہے بلکہ جس مسلمان کو اس کا ایصالِ ثواب کیا جائے اس کا بھی بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کے مطبوعہ رسالے ”قبر والوں کی 25 حکایات“ کے صفحہ 1 پر ہے:

## 560 قبروں سے عذاب اٹھایا گیا

حضرت سیدنا علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ

القوی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْقَوِی کی خدمت

ببرکت میں حاضر ہو کر ایک عورت نے عرض کی: ”میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسے عمل بتا دیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تار گول (یعنی ڈامر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں پیڑیاں ہیں! یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خواب حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی کو سنایا، سن کر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ”میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اُس کے بقول تو تو عذاب میں تھی، آخر یہ انقلاب کس طرح آیا؟“ مرحومہ بولی: ”قبرستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اس نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجا، اُس کے درود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پانچ سوساٹھ قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔“

(ماخوذ از التذکرۃ فی احوال الموتی وأمور الآخرة، ۷/۱، ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا دُرود شریف کی بڑی برکتیں ہیں۔ لہذا ہمیں بھی اپنے مَرَحُومین کی قبر پر حاضر ہو کر فاتحہ و دُرود پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا چاہیے نیز دُرود شریف پڑھنے والے کو ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اس کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں فقر مٹتا ہے اور غنا کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ

## محتاجی دور کرنے کا نسخہ

صاحب تحفۃ الاخیار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَفَّار نے یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّی عَلَیْ فِی کُلِّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا، یعنی جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار دُرود شریف پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔“ (المستطرف، الباب الرابع والثمانون فیما جاء فی فضل الصلاة علی رسول اللہ، ۵۰۸/۲، روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة ۵۶، ۲۳۱/۷) پھر اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا: ”ایک نیک آدمی تھا، اُس نے یہ حدیث سنی تو غلبہ شوق کے ساتھ پانچ سو بار دُرود شریف کا روزانہ وِزْد شروع کر دیا۔ اس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے اُسے رِزق عطا فرمایا کہ اُسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ اس سے پہلے وہ مُفْلِس اور حاجت مند تھا۔“ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیما ورد من لطائف

المرئی والحکایات..... الخ، اللطيفة الثامنة عشر بعد المائة، ص ۱۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

فرماتے ہیں: ”اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں دُرود پاک کا ورد کرے پھر بھی اُس کا فقر (محتاجی) دُور نہ ہو تو یہ اُس کی نیت کا قُور ہے اور اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔ دُرُ اصل دُرود پاک پڑھنے میں نیت اللہ عزوجل اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قُرب حاصل کرنے کی ہو۔ پھر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُتَّحِجِ ضرور دُور ہوگی اور یاد رکھیے! مُتَّحِجِ صرف مال کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ بسا اوقات مال کی کثرت کے باوجود بھی انسان مُتَّحِجِ کا شکوہ کرتا ہے جو کہ مال کی حرص اور لالچ کی نشانی ہے۔ حریص انسان کو چاہے کتنی ہی دولت مل جائے وہ ہَلْ مِنْ مُزِيدٍ (یعنی مزید مل جائے) کے نعرے لگاتا رہتا ہے۔ چُنا نچہ

## آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: ”لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْغِي نَالِيًا وَلَا

يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ، یعنی اگر انسان کے

پاس مال کے دو جگہ ہوں تو وہ تیسرا تلاش کرے گا اور انسان کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز

نہیں بھر سکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

(بخاری، کتاب الرقاق، باب مَا يَنْتَقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ، ۲۲۸/۴، حدیث: ۶۴۳۶)

مفسر شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعمی علیہ رحمۃ اللہ

القوی اس حدیث پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”یہاں دو اور تین حد بندی

کے لیے نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دو جنگل بھر مال ہو تو تیسرے جنگل کی خواہش

کرے اور اگر تین جنگل مال ہو تو چوتھے کی، اسی طرح سلسلہ قائم رکھے۔ انسان

کی ہوس زیادہ مال سے نہیں بُجھتی، یہ تو فضلِ ذوالجلال سے بُجھتی ہے۔“

”انسان کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی“ کے تحت

فرماتے ہیں: ”مٹی سے مَرا دقبر کی مٹی ہے یعنی انسان کی ہوس قبر تک رہتی ہے،

مر کر ہوس ختم ہوتی ہے۔ یہ حکم عمومی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اور

صابر و شاکر بندے اس حکم سے علیحدہ ہیں جیسے حضراتِ انبیائے کرام علیہم

الصَّلَوةُ وَالسَّلَام اور خالص اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ، مگر ایسے قناعت والے بہت

کم ہیں۔ صوفیاء فرماتے ہیں: ”انسان کی پیدائش مٹی سے ہے اور مٹی کی فطرت

خشکی ہے، اس کی خشکی صرف بارش سے ہی دُور ہوتی ہے۔ بارش ہونے پر اس

میں سبزہ پھل سب کچھ ہوتے ہیں۔ یوں ہی اگر انسان پر توفیق کی بارش نہ ہو تو

انسان محض خشکا ہے، اگر نبوت کے بادل سے توفیق ہدایت کی بارش ہو تو اس میں

ولایت اور تقویٰ وغیرہ کے پھل پھول لگتے ہیں۔“ (مرآۃ، ۱/۸۹)



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی آپ نے کبھی کسی مالدار کو یہ کہتے نہیں سنا ہوگا کہ ”بہت مال کمالیا، اب بس“ بلکہ وہ مزید دولت کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح کوئی عالم ایسا نہیں ملے گا کہ جو یہ کہے ”بہت پڑھ لیا، اب مجھے مزید پڑھنے کی حاجت نہیں“ بلکہ ہر عالم مزید علم کی طلب میں رہتا ہے۔ چنانچہ

## دو حریص

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ دُخْرَ لَيْسَ كَبْهَى سِيرَ نَبِيں هُوسَكْتِ۔“

”مَنْهُوَ مَنْ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ، لَيْعْنِي اِيكٌ كَاخْرِ لَيْسَ كَبْهَى هُصُولِ عِلْمٍ سِيرَ نَبِيں هُوتَا، وَمَنْهُوَ مَنْ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا، اُور دُوسرا مال کا خَر لَيْسَ كَبْهَى هُصُولِ مال سے سِيرَ نَبِيں هُوتَا۔“ (مشكاة، كتاب العلم، الفصل الثالث، ۶۸/۱، حديث: ۲۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود شریف کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَنَاعَت کی دولت نصیب ہوگی اور قَنَاعَت (یعنی جو میل جائے اُس پر راضی رہنا) ہی اصل میں غِنَا (یعنی دولت مندی) ہے۔ دُنیوی مال کا خَر لَيْسَ ہی حقیقت میں مُتَحَاج ہے خواہ کتنا ہی مالدار ہو۔ قَنَاعَت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور دُنیوی مال سے یَقِیْنًا اَفْضَل ہے کیونکہ دُنیوی مال فانی بھی ہے اور وَبَال بھی کہ قیامت میں اس کا حساب دینا پڑے گا۔

آمنہ کے لال مجھ کو دیجئے سوزِ بلال  
مالِ دُنیا سے مجھے ہو جائے نفرت یارِ سُول (وسائلِ بخشش، ص ۱۴۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## دُرود خوان مگھیاں

حضرت سیدنا مولانا جلال الدین رومی علیہ رحمۃ اللہ القوی مثنوی

شریف میں فرماتے ہیں: ”ایک بار تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تُو شہد کیسے بناتی ہے؟“ اُس نے عرض کی: ”یا حبیب اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آجاتی ہیں اور وہاں اُگل دیتی ہیں وہی شہد ہے۔ ارشاد فرمایا: ”پھولوں کے رس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟“ مکھی نے عرض کی:

گُفْتُ چُوں خَوَانِیْم بَرَا حَمْدِ دُرود

مِی شَوَد شِیْرِیْسُ وَ تَلْخِی رَا رُبُود

”یعنی ہمیں قدرت نے سکھا دیا ہے کہ چمن سے چھتے تک راستے بھر آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھتی ہوئی آتی ہیں۔ شہد کی یہ

لذت اور مٹھاس دُرودِ پاک ہی کی برکت سے ہے۔ (شانِ حبیب الرحمن، ص ۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود شریف کی بَرَکت سے پُھولوں کے پھلے

اور تلخ رسِ ملِ کرا یک ہو گئے اور سب کا نام شہد ہو گیا۔ ایسے ہی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غُلَامی کی بَرَکت سے سارے عَرَبی، عجمی انسان ایک ہو گئے اور ان کا نام مُسلمان ہو گیا۔ جس طرح دُرود شریف کی بَرَکت سے پھیکا رس میٹھا ہو گیا۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ہم دُرود شریف پڑھتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی دُرودِ پاک کی بَرَکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ جس طرح دُرود شریف کی بَرَکت سے شہدِ شفا بن گیا اسی طرح ہر دُعا دُرود شریف کی بَرَکت سے مَرَضِ گناہ کی دوا ہے۔

ہوں دُرود و سلام، میرے لب پر مدام

ہر گھڑی دَم بدم، تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش، ص ۱۲۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں عمر بھر فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے اور مُحْسَن آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود و سلام بھیجتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## ایک قیراط اجر

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلٰی صَلَٰةٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطًا وَّالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحَدٍ، یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحَد پہاڑ جتنا ہے۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیہ وعلی آلہ، ۲۴۹/۱، الجزء الاول، حدیث: ۲۱۶۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں جَبَلِ اُحَد کا تذکرہ ہے۔ یہ وہ خوش نصیب پہاڑ ہے جسے کئی مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا ہے اور یہ پہاڑ عاشقِ رسول ہے۔ چنانچہ اللہ کے محبوب، داناتے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَحَبَّتِ نشان ہے: ”اُحَدٌ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ، یعنی اُحَد وہ پہاڑ ہے جو ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور ہم اس سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔“

(بخاری، کتاب الزکاة، باب خرص التمر، ۵۰۰/۱، حدیث: ۱۴۸۲)

مُفسِّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی

اس حدیث پاک کے تحت مشکاة المصابیح کی شرح مراۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اُحد شریف مدینہ پاک سے جانب مَشرق تقریباً تین میل دُور ایک پہاڑ ہے، مدینہ منورہ خصوصاً جَنّت البقیع سے صاف نظر آتا ہے، وہاں شہدائے اُحد خصوصاً سَیِّد الشَّہداء حضرت سَیِّدُنا امیرِ حمزہ (رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمْ اَجْمَعِین) کے مزارات ہیں، زائرین بَیِّن بَیِّن دَر بَیِّن اس پہاڑ کی زیارت کرتے ہیں، میں نے حُجَّاج کو اس پہاڑ سے لپٹ کر روتے اور وہاں کے پتھروں کو چُومنے دیکھا ہے۔ ہر مومن کے دل میں قُد رتی طور پر اس کی مَحَبَّت ہے۔ حق یہ ہے کہ خود یہ پہاڑ ہی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہے۔ لکڑیوں پتھروں میں احساس بھی ہے اور مَحَبَّت و عداوت کا مادہ بھی، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فراق میں اُونٹ بھی روئے اور لکڑیوں نے بھی رگریہ و فریاد کی ہے۔ (لمعات، مرقات، محی السنہ)

لہذا حق یہ ہے کہ خود حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد پہاڑ سے، اس علاقے سے، وہاں کے پتھروں سے مَحَبَّت فرماتے ہیں اور یہ تمام چیزیں بِعَیْنِہِ حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتی ہیں، احادیث سے ثابت ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد پر چڑھے تو اُحد کو وَجَد آگیا اور وہ جھومنے لگا۔“

## حدیث پاک سے حاصل ہونے والے سات مدنی پھول

مزید فرماتے ہیں: ”اس حدیث سے چند ایمان آفریز مسائل ثابت ہوئے:  
ایک یہ کہ تمام حسین صرف انسانوں کے محبوب ہوئے، حُصَوْرَانِ نَوْرِ صَلَّی اللہ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انسان، جن، لکڑی، پتھر اور جانوروں کے بھی محبوب ہیں، یعنی  
خُدائی کے محبوب ہیں کیونکہ خدا کے محبوب ہیں۔

دوسرے یہ کہ دوسرے محبوبوں کو ہزاروں نے دیکھا مگر عاشق ایک دو  
ہوئے، حُصَوْرَانِ نَوْرِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ آج  
ان کا دیکھنے والا کوئی نہیں اور عاشق کروڑوں ہیں۔

حَسَنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں اُکَلَّتِ زَنّاں

سرکٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عَرَب (حدائقِ بخشش، ص ۵۸)

تیسرے یہ کہ حُصَوْرَانِ نَوْرِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پتھر کے دل کا حال  
معلوم ہے کہ کس پتھر کے دل میں ہم سے کتنی مَحَبَّت ہے تو ہمارے دلوں کا ایمان،  
عرفان، مَحَبَّت و عَدَاوَت وغیرہ بھی یقیناً معلوم ہے، یہ ہے علمِ غیبِ رسول۔

چوتھے یہ کہ حُصَوْرَانِ نَوْرِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا عشق و مَحَبَّت

جتانے، ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں، انہیں ہمارے حالات خود ہی معلوم ہیں، اُخْد

نے منہ سے نہ کہا تھا کہ میں آپ سے مَحَبَّت کرتا ہوں یا آپ کا چاہنے والا ہوں۔

پانچویں یہ کہ جس انسان کے دل میں هُو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت نہ ہو وہ پتھر سے بھی سخت ہے، اللہ تَعَالٰی هُو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت نصیب کرے۔

چھٹے یہ کہ هُو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت ان کی محبوبیت کا

ذَرِیْعہ ہے، جو چاہتا ہے کہ هُو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے مَحَبَّت

کریں تو اسے چاہیے کہ هُو رَانُور رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت

کرے، دیکھو یہاں فرمایا کہ ہم بھی اُحد سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔

ساتویں یہ کہ جو (حضرات) هُو رَانُور رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب

ہو گئے اُن کے آستانے مَرَجِعِ خَلْق ہو گئے، دیکھو حضرت سیدنا خواجہ اجمیری،

هُو رَغُوثِ پاک، حضرت داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے

آستانوں کی رونقیں یہ اسی محبوبیت کی جلوہ گری ہے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ کہ اس دُر کا ہوا خلق خُدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اس دُر سے پھر اللہ اُس سے پھر گیا (حدائق بخشش، ص ۵۳)

(مرآة، ۴/۲۱۹ تا ۲۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تعالیٰ جبلِ اُحد شریف کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا لازماً جذبہ نصیب فرمائے اور ہمیں مُخلص عاشقِ رسول بنائے۔

دولتِ عشق سے آقا مری جھولی بھر دو بس یہی ہو مرا سامانِ مدینے والے

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے یہ نکل جائے مری جانِ مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## عذابِ قبر کا ایک سبب

”الْقَوْلُ الْبَدِيع“ میں نقل ہے، حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکرِ شَہِیْدی بَعْدِ اَدٰی عَلَیْہِ

رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ”میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر

پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ وہ

بولا: ”میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، منکرِ نکیر کے سوالات کے جوابات

بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ

ایمان پر نہیں ہوا۔“ اتنے میں آواز آئی: ”هٰذِهِ عُقُوبَةُ اِهْمَالِکَ لِلِّسَانِکَ فِی

الدُّنْیَا یعنی دنیا میں زبان کے غیر ضروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جا رہی ہے۔“

اب عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحبِ جوْخُن و

جمال کے پیکر اور مُعَطَّر مُعَطَّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گئے۔



اور انہوں نے مجھے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد دلادیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُرگ سے عرض کی: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟“ فرمایا: ”اَنَا شَخْصٌ خُلِقْتُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاُمِرْتُ اَنْ اَنْصُرَكَ فِی كُلِّ كَرْبٍ، یعنی میں وہ شخص ہوں جس کو تیرے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے پیدا کیا گیا ہے اور مجھے ہر مُصِیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ص ۲۶۰)

تمہارا نام مُصِیبت میں جب لیا ہوگا

ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا (ذوقِ نعت، ص ۳۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کثرتِ دُرود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قُبر**

میں جب فرشتہ آسکتا ہے تو تمام فرشتوں کے بھی آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گوراندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا امداد مری کرنے آجانا مرے آقا

روشن مری تڑبت کو لٹھ شہا کرنا جب نزع کا وقت آئے دیدار عطا کرنا

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں جہاں کثرتِ دُرود شریف کی ترغیب موجود ہے وہیں اس سے یہ درس بھی ملتا ہے کہ زبانِ جسمِ انسانی کا اہم ترین عضو بھی ہے۔

## زبان مفید بھی ہے مضر بھی

یاد رکھئے! زبان کا صحیح استعمال کرنے کے بے شمار فوائد ہیں اور اگر یہی زبان اللہ الرحمن عزوجل کی نافرمان بن کر چلی تو بہت بڑی آفت کا سامان ہے۔ مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”اِنَّ اَکْثَرَ خَطَاِیَا ابْنِ اٰدَمَ فِی لِسَانِہٖ، انسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔“ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت عما لا یمنیہ، ۲۴۰/۴، حدیث: ۴۹۳۳)

## روزانہ صبح اعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّہَا تُکْفِّرُ اللِّسَانَ فَنَقُولُ اَتَقَّی اللہ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ، فَاِنْ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا، وَاِنْ اَعْوَجَجَتْ اَعْوَجَجْنَا، یعنی جب انسان صبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاء زبان کی خوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: ”ہمارے بارے

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔“

(ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۱۸۳/۴، حدیث: ۲۴۱۵)

مفسر شہیر حکیم الائمۃ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان

اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”نفع نقصان، راحت و آرام، تکالیف و آلام میں (اے زبان!) ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو خراب ہوگی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہوگی ہماری عزت ہوگی۔ خیال رہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے اس کی اچھائی بُرائی دل کی اچھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔“

(مرآۃ، ۶/۳۶۵)

## زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی زبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اوقات

فسادات برپا ہو جاتے ہیں، اسی زبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو غصہ آگیا تو بعض اوقات قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اسی زبان سے کسی مسلمان کو بلا اجازت شرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گنہ گاری اور جہنم کی تھداری ہے۔

## دل کی سختی کا انجام

اللہ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے ہماری زبانوں کو لگام نصیب کرے اور

ہمارے دلوں کی سختی کو دُور فرمائے کہ سخت دلی فحش گوئی کی علامت ہے جیسا کہ اللہ غنی کے پیارے نبی مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ، یعنی فحش گوئی سخت دلی سے ہے اور سخت دلی آگ میں ہے۔“

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الحياء، ۴۰۶/۳، حدیث: ۲۰۱۶)

مفسرِ شہیر حکیمِ اُلمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الحَنَانِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی جو شخص زبّان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک مُنہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حیا نہیں۔ سختی وہ دَرَخت ہے جس کی جڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دُورِخ میں۔ ایسے بے دھڑک انسان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) (اور) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے ادب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراۃ، ۶۴۱/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک کو حفظ کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی سہولت رہے گی۔ وہ حدیثِ پاک یہ ہے: مدینے کے سلطان، سرکارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، یعنی جو اللہ عزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔“ (بخاری، کتاب الادب، باب من کان

یومن باللہ والیوم الآخر..... الخ، ۱۰۵/۴، حدیث: ۶۰۱۸)

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی زبان کو ہر دم ذکر و درود سے تر کر رکھنے اور جسم کے تمام اعضاء کا قفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرما۔

مری زبان پر قفلِ مدینہ لگ جائے فُضول گوئی سے بچتا رہوں سدا یا رَبِّ!  
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے شُغور و فکر کو پاکیزگی عطا یا رَبِّ!

بوقتِ نزعِ سلامت رہے مرا ایماں

مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یا رب!

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

(الترغیب والترہیب، ۱/۱۳۹، حدیث: ۳۸۴)

## بیان نمبر 10

## سرکار اہل محبت کا دُرود خود سنتے ہیں

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اَسْمَعْ صَلَاةَ اَهْلِ مَحَبَّتِي وَ اَعْرِفُهُمْ وَ تَعَرَّضْ عَلٰی صَلَوةٍ غَيْرِهِمْ عَرَضًا، یعنی اہلِ مَحَبَّتِ کا دُرود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں جبکہ دوسروں کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۱۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُوَّتِ سماعت اور علمِ غیب کی شان کے کیا کہنے کہ دُنیا کے کونے کونے میں دُرود شریف پڑھنے والے اہلِ مَحَبَّتِ کے دُرود کو نہ صرف سماعت فرماتے ہیں بلکہ انہیں پہچانتے بھی ہیں۔ مُبارک کانوں کی شانِ عالی نشان کو بیان کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں: ”اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، یعنی میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں جن کو تم میں سے کوئی نہیں دیکھتا اور میں ان آوازوں کو سنتا ہوں جن کو تم میں سے کوئی نہیں سنتا۔“

(الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی سمعہ الشریف، ۱/۱۱۳)

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی قُوّتِ سماعت و بصارت بے مثال اور معجزانہ شان رکھتی تھی۔ کیونکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُور و نزدیک کی آوازوں کو یکساں طور پر سن لیا کرتے ہیں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم بھی تاجدارِ رسالت، شہنشاہ**

نُبُوّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر بکثرت دُروود و سلام پڑھتے رہا کریں اور بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیضیاب ہوتے رہیں جو خوش نصیبِ رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں ان پر نوازشات کی ایسی بارشیں ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے مارے حیرت کے اُگلٹت بدئِ خداں رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور مارے حیرت و مسرت کے سر دھنئے۔

## بَاکَمَالِ مَدَنی مُنّی

حضرت سیدنا شیخ محمد بن سلیمان جزولی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِیُّ فرماتے ہیں:

”میں سفر میں تھا، ایک مقام پر نماز کا وقت ہو گیا، وہاں گُناہ تو تھا مگر رسی اور

دُولِ نَدَارْد (دُول اور رسی موجود نہ تھی) میں اسی فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر

سے ایک مَدَنی مُنّی نے جھانکا اور پوچھا: ”آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟“ میں

نے کہا: ”بیٹی! رسی اور ڈول۔“ اُس نے پوچھا: ”آپ کا نام؟“ فرمایا: محمد بن سلیمان جو ڈولی۔ مدنی مٹی نے حیرت سے کہا: ”اچھا آپ ہی ہیں جن کی شہرت کے دُنگے بچ رہے ہیں مگر حال یہ ہے کہ گنویں سے پانی نہیں نکال سکتے!“ یہ کہہ کر اس نے گنویں میں ٹھوک دیا۔ کمال ہو گیا! آنا فنا پانی اوپر آ گیا اور گنویں سے چھلکنے لگا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وُضُو سے فراغت کے بعد اُس با کمال مدنی مٹی سے فرمایا: ”بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصل کیا؟“ کہنے لگی: ”یہ اُس ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک کی بَرَکَت سے ہوا ہے اگر وہ جنگل میں تشریف لے جائیں تو دَرندے، چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔“ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اس با کمال مدنی مٹی سے مُتَأَثِّر ہو کر میں نے وہیں عہد کیا کہ میں دُرود شریف کے مُتَعَلِّق کتاب لکھوں گا۔“ (سعادة الدارين، الباب الرابع، اللطيفة الخامسة عشرة بعد المائة، ص ۱۵۹ مفہوماً) چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دُرود شریف کے بارے میں کتاب لکھی جو بہت مقبول ہوئی اور اس کتاب کا نام ”دَلَائِلُ الْخَيْرَات“ ہے۔ (حسینی دولہا، ص ۱)

## صَالِحِينَ کا ذکر باعثِ رَحْمَتِ ھے

حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ، یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل

ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، ۳۳۵/۷، رقم: ۱۰۷۵۰) آئیے ہم بھی حُصُولِ بَرَکَت



اور نُزُولِ رَحْمَتِ کے لئے صاحبِ دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ کا کچھ تذکرہ سنتے ہیں۔

صاحبِ دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ فَنَانِي الْمُصْطَفَى، سَنَدُ الْأَصْفِيَا، عَارِفِ كَامِل،  
قُطْبُ الْأَقْطَاب، وَحِيدُ الدَّهْرِ، فَرِيدُ الْعَصْرِ، شَيْخ، امام ابو عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی  
عَلَيْهِ کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمد، والد کا نام عبد الرحمن، جب کہ دادا کا اسمِ گرامی ابو بکر  
بن سلیمان ہے۔ تاریخ میں بہت سے ایسے بزرگ ملتے ہیں جن کی نسبت والد کی  
بجائے جَدِّ اَعْلٰی کی طرف ہوتی ہے، حضرت سَيِّدُنا امام جَوُّوْلٰی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی  
کو بھی بالعموم ان کے والد کے دادا جان حضرت سلیمان کی طرف مَثُوب کر کے محمد  
بن سلیمان کہا جاتا ہے۔

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۸۰ھ بمطابق 1404ء کو ملکِ مراکش  
کے مقام ”سوس“ میں پیدا ہوئے۔ آپ حَسَنی سَيِّد ہیں، اکیس واسطوں سے  
آپ کا سلسلہ نسب حضرت سَيِّدُنا امام حَسَنِ مجتہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔  
نیز آپ مَذْہَباً مالکی (یعنی حضرت سَيِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْخَالِقِ کے  
مَقْلَد) اور مَشْرَباً (یعنی طریقت کے اعتبار سے) شاذلی تھے۔

حضرت سَيِّدُنا امام محمد بن سلیمان جَوُّوْلٰی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی خوش عقیدہ  
بُزُرْگ تھے جن کا تعلق اہلِ سُنَّت و جماعت سے تھا۔ آپ ذاتِ باری تعالیٰ  
کے حوالے سے بڑا ٹھوس عقیدہ رکھتے تھے اور آپ نے جابجا اللہ تعالیٰ کی ذات  
وصفات اور اس کی قُدْرَتِ کاملہ کا بڑے حسین پیرائے میں ذکر کیا ہے۔ دَلَائِلُ

الْخَيْرَاتِ شَرِيفُ بَيْتِهَا دِي طُورِ پُر دُرُود و سلام کا مجموعہ ہے مگر اس کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ دُرود پڑھنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عَظَمَت و شان اور اس کا جلال و کمال راسخ ہو جاتا ہے۔

آپ ہمہ وقت اُو راد و وظائف میں مشغول رہتے، ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے، کتاب و سنت پر سختی سے کار بند اور خُذ وِ الدِہی کی پاسبانی کرنے والے تھے، بالآخر آپ کی نیکی اور بڑی رگی کی دھوم مچ گئی اور خلقِ خدا آپ سے فیضیاب ہونے لگی۔ آپ دن رات میں ڈیڑھ قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے، بِسْمِ اللہ شریف کا وظیفہ پڑھتے نیز شب و روز میں دو مرتبہ دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ ختم کرنا بھی روز کے معمولات میں شامل تھا۔

حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِیْمَانَ جَزُوْلٰی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سلسلہ شاذلیہ میں بیعت کے بعد چودہ سال تک خَلَوَات گزریں رہ کر عبادت و ریاضت اور منازلِ سلوک طے کرنے میں مشغول رہے۔ چودہ سالہ طویل خَلَوَات کے بعد نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور خلقِ خدا کی ہدایت کے لیے آپ نے جَلَوَات اختیار کی، آسفی شہر کو آپ نے اپنی دینی سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور مُریدین کی تربیت و ہدایت کا کام سرانجام دینا شروع کیا۔ بے شمار لوگ آپ کے دَسْتِ حق پَرست پر تائب ہوئے اور آپ کا چرچا دُنیا بھر میں پھیل گیا، آپ سے بیشمار عظیم کرامات اور حیرت انگیز خوارقِ رُومنا ہوئے، آپ کے مناقب اور کمالات

میں غور کرنے سے عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

صاحبِ دلائل الخیرات حضرت سیدنا شیخ محمد بن سلیمان جزولی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا امتیازی وصف عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے عشق کی کیفیت کو دلائل الخیرات شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں: ”وَنَفِيتَ عَنْ قَلْبِي فِي هَذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الشُّكَّ وَالْإِتْيَابَ وَعَلَّيْتُ حُبَّهُ عِنْدِي عَلَى حُبِّ جَمِيعِ الْأَقْرَبَاءِ وَالْأَحْبَاءِ،“ یعنی اے اللہ! تو نے میرے دل کو اس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہر قسم کے شک و شبہ سے دُور رکھا ہے اور آپ کی مَحَبَّت کو میرے نزدیک تمام رشتہ داروں اور پیاروں کی مَحَبَّت پر غالب کر دیا ہے۔“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عشقِ رسول کے نظارے دلائل الخیرات شریف میں جا بجا دیکھے جاسکتے ہیں۔

آپ کی ساری عمر حُضُورِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتے، دُرود شریف کی ترغیب دیتے اور دُرود شریف کی نشر و اشاعت میں گزری۔

## دُرود خواں کا بدن مٹی نہیں کھا سکتی

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 114 پر فرماتے ہیں: ”وہ لوگ کہ (جو) اپنے اوقات دُرود شریف میں مُستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔“

## 77 سال بعد بھی جسم سلامت تھا

حضرت سیدنا شیخ محمد بن سلیمان جُوْذُوْلِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نہ صرف خود رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کی کثرت فرماتے تھے بلکہ آپ کے مرتب کردہ مجموعہٴ درود ”دلائل الخیرات“ کی مدد سے دنیا بھر میں دُرود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ وصال کے ستر (77) سال بعد جب آپ کو قبر سے نکالا گیا تو آپ کا جسم مبارک بالکل تروتازہ تھا، جیسے آج ہی دفن کیا گیا ہو، اتنی طویل مدّت گزر جانے کے باوجود آپ کا جسم مُتَغَیَّر نہ ہوا تھا۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال ایسے تھے، جیسے آج ہی حجام نے آپ کی حجامت بنائی ہو۔ ایک شخص نے آپ کے چہرے کو اُنکلی سے دبایا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور جب اُنکلی اُٹھائی تو خُون پھر اپنی جگہ لوٹ آیا، جیسے زندوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

## مزار پر انوار سے کستوری کی خوشبو

مراکش میں آپ کا مزار مرجِ خَلّٰق ہے۔ مزار پر بڑے رُعب و جلال کا سماں ہے، لوگ زیارت کے لیے جُوق درجُوق حاضری دیتے ہیں اور دلائِلُ الخَیْرَات شریف کا بکثرت وِرد ہوتا ہے۔ شاید یہ دُرود شریف ہی کی برکت ہے کہ آپ کی قبر اطہر سے کستوری کی مہک آتی ہے۔

آپ کی ذات مرجعِ خلائق تھی، مُریدین کے علاوہ بھی ہزاروں افراد آپ کی زیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ آپ کے عام مُریدین کا تو کیا شمار، خواص کی تعداد بھی ہزاروں میں تھی۔ یہاں تک کہ آپ کے فیض یافتہ مُریدین میں سے بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ (12665) تو ایسے کامل تھے کہ مقامِ ولایت پر مُتَمَكِّن ہوئے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قُربِ الہی کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بِیْعَت کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تاریخِ اسلام کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ تقریباً تمام اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہ نے راہِ سُلُوک طے کرنے کیلئے کسی پیر کامل کے ہاتھ پر بیعت کی بلکہ خود ہمارے گیارہویں والے آقا، سردارِ اولیاء خُصْرَسَیِّدِ نَاغُوثِ اعْظَم دُشْت گیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْقَدِیْر نے بھی حضرت سَیِّدِ نَاشِخ ابوسعید مَبارک خُزومی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْقَوِی کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ کسی نہ کسی جامع شرائطِ پیر کامل کے مُرید بن جائیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم ہر

یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمَّ

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱) جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان ”نور العرفان“ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے شریعت میں ”تقلید“ کر کے اور طریقت میں ”بیعت“ کر کے، تاکہ کھٹرا چھوٹ کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطن ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بیعت اور مریدی سب کا ثبوت ہے۔“ (تفسیر نور العرفان، ص ۷۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پر فتن دور میں پیری مریدی کا سلسلہ وسیع تر ضرور ہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا خاص کرم ہے کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام ضرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ (اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

فی زمانہ مرشد کامل کی ایک مثال بانی دعوت اسلامی، شیخ طریقت امیر

اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں! ”میرا مُرید چاہے کتنا ہی گناہ گار ہو (اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ) وہ اس وقت تک نہیں مَرے گا، جب تک توبہ نہ کر لے۔“

(آداب مرشد کامل، ص ۲۲)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نیک بندوں کا دامن عطا فرمائے، اچھوں کے صدقے ہمیں اچھا بنائے اور ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## سوژن گمشده ملتی ہے تبسم سے ترے

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ بھی بجھ گیا۔ اتنے میں رحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ چہرہ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چہرہ انور کتنا روشن ہے۔“ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وَيْلٌ لِّمَنْ لَا يَرَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔“ عرض کی: ”وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا۔“ فرمایا: ”وہ بخیل ہے۔“ پوچھا: ”بخیل کون؟“ ارشاد فرمایا: ”الَّذِي لَا يُصَلِّي عَلَيَّ اِذَا سَمِعَ بِاسْمِي، جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا۔“

(القول البديع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک الصلاة علیہ عند ذکرہ، ص ۳۰۲)

سوژن گمشده ملتی ہے تبسم سے ترے

شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا (ذوقِ نعت، ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ**

وَالِہِ وَسَلَّم کی شانِ نور علی نور کی بھی کیا بات ہے کہ چہرہ اقدس کی روشنی سے سوئی

مل جاتی ہے! مُفسِّرِ شہیرِ حَکیمُ الْأُمّتِ حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ

رَحْمَةُ الْحَنَانِ فرماتے ہیں: ”رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ

وَسَلَّم بشر بھی ہیں اور نور بھی، یعنی نورانی بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور

حقیقت نور ہے۔“ (رسائلِ نبویہ، ص ۳۹، ۴۰)

**قُرْبَانِ جائیے! ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم کی ثورائیت**

کے کہ اس نور کے پیکر کی دُنیاے آب و گل میں جلوہ گری بھی اس شان سے

ہوئی کہ چہار سو روشنی کی کرنیں بکھر گئیں۔ چنانچہ

## ایوانِ شام روشن ہو گئے

**حضرت سیدِ ناعرِ باض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آقا صَلَّی اللہُ**

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَكْتُوبٌ خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ ، وَاِنَّ اَدَمَ لَمُنْجِدٌ

فِی طَیْنَتِہِ، یعنی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتمِ النبیین لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم کے

پُتلے کاخمیر ہو رہا تھا (پھر فرمایا) وَاَسْخِرْکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ ، میں تمہیں اپنے ابتداءے حال

کی خبر دوں، دَعْوَةُ اِبْرٰہِیْمَ ، وَبِشَارَةِ عِیْسٰی ، وَرُؤْیَا اُمِّی الْتِیْ رَاَتْ حَیْنَ وَضَعْتِیْ

یعنی میں دُعائے ابراہیم ہوں، بشارتِ عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں

جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا، ”وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ، یعنی ان سے ایک نورِ سامطع (چمکتا ہوا نور) ظاہر ہوا جس سے ملکِ شام کے ایوان و قصور ان کے لئے روشن ہو گئے۔“

حضرت سیدنا شمس الدین محمد حافظ شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرِ

یعنی اے حسن و جمال والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور تمام انسانوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بے شک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نورانی چہرے کی تابانی سے چاند کو روشن کیا گیا۔

## سرکار کی بشریت کا انکار کرنا کیسا؟

بے شک ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حقیقت نور ہے مگر یہ یاد رکھئے! کہ مطلقاً بشریت کے انکار کی اجازت نہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کفر ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۳۵۸/۱۴) لیکن آپ کی بشریت عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ آپ سید البشر اور افضل البشر ہیں۔

اللہ تَبَارَكَ تَعَالٰی کا فرمان نور بار ہے:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ  
كِتَابٌ مُبِينٌ ﴿۱۵﴾  
ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس  
اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور

(پ ۶، المائدہ: ۱۵) روشن کتاب۔

حضرت سیدنا امام محمد بن جریر طبری علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفی ۳۰ھ)

فرماتے ہیں: ”يَعْنِي بِالنُّورِ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) الَّذِي أَنَارَ اللَّهُ  
بِهِ الْحَقَّ وَأَظْهَرَ بِهِ الْإِسْلَامَ لِعَيْنِ نُوْرٍ سَے مُرَادِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں کہ جن  
کے ذریعے اللہ عزَّوَجَلَّ نے حق کو روشن اور اسلام کو ظاہر فرمادیا۔

(تفسیر الطبری، پ ۶، المائدہ، تحت الآیۃ ۱۵، ۲/۴۰۵)

## سب سے پہلی تخلیق

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ!“ بِأَبَى أَنْتَ وَأُمِّي أَخْبَرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ ،  
یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے  
بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ عزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟“ فرمایا: ”يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ

خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ ، یعنی اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام

مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کو اپنے نُور سے پیدا

فرمایا۔“ (المواہب اللدنیہ، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالیٰ لہ عَلَیْہِ السَّلَام، ۳۶/۱)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا (حدائق بخشش، ص ۲۳۶)

## چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو قاسم نور ہیں جسے چاہیں پُر نور کر

دیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا سید بن ابی ایاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خوش نصیب

صحابی ہیں کہ مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ عالی و قار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے ایک بار ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دُستِ پُر انوار رکھا

تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخل ہوتے تو وہ گھر روشن و مُنَوَّر

ہو جاتا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الصحابة، ۱۲۳/۴، الجزء

الثالث عشر، حدیث: ۳۶۸۱۹، الخصائص الكبرى، باب الآیة فی اثریدہ من الشفاء

والبریق..... الخ، ۱۲۲/۲)

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے (حدائق بخشش، ص ۱۵۸)

ٹھٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ حُصُور جانِ عالم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ بشریت کے ساتھ ساتھ نور سے بھی معمور ہے۔ نور و بشر کی مزید معلومات کیلئے مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان کے ”رسالہ نور“ کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا ارشادِ نور بار ہے: ”زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلٰی فَاِنَّ صَلٰوةَكُمْ عَلٰی نُوْرٍ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔“

(جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی میں حُضُورِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر دُرود و سلام پڑھنے کو صبح و شام کا وظیفہ بناتے ہیں، روز قیامت ان کا پڑھا ہوا دُرودِ پاک ان کیلئے نور ہوگا۔

گنجے کے بذرِ اللہ جی تم پہ کروڑوں دُرود  
طیبہ کے شمسِ الضحیٰ تم پہ کروڑوں دُرود (حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرودِ پاک کی عادت بنانے کے لئے تبلیغ

قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وائستگی اور دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت نیز مَدَنی انعامات پر عمل کرنا انتہائی مُفید ہے۔ مَدَنی انعامات درحقیقت اس پُر فتن دور میں با آسانی نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ایک بہترین اور جامع مجموعہ ہے جو شیخ طریقت، امیر اہلسُنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بصورتِ سؤالات اپنے مُریدین، مُحَبِّین اور مُتَعَلِّقین کو عطا فرمایا ہے ان مَدَنی انعامات میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں عِلْم و عمل کی ترغیب دی، وہیں جا بجا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سِتُّو دَہِ صِفَات پر دُرودِ پاک پڑھنے کا ذہن بھی دیا ہے جیسا کہ مَدَنی انعام نمبر 5 میں فرماتے ہیں: ”کیا آج آپ نے اپنے شجرِ رے کے کچھ نہ کچھ اُڑا د اور کم از کم ۳۳ بار دُرود شریف پڑھ لئے؟“

مَدَنی انعام نمبر 49 میں فرماتے ہیں: ”کیا آج آپ نے ضروری گُفْتُو بھی گم سے گم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فُضُول باتِ مُنہ سے نکل جانے کی صورت میں فَو رَا نَا دِم ہو کر دُرود شریف پڑھ لیا؟“

اسی طرح مَدَنی انعام نمبر 51 میں فرماتے ہیں: ”کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع میں آغاز ہی سے شریک ہو کر (جتنا بیٹھ سکیں اتنی دیر) دوزانو بیٹھ کر اکثر نگاہیں نیچی کئے ہر بیان ذکر و دُعا اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام میں شرکت اور مسجد میں (مع حلقہ تجلّ و نماز فجر، اشراق، چاشت) ساری رات اعتکاف فرمایا؟“

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب مَدَنی

بہاریں ہیں کہ اس سے وابستگی کے ذریعے نہ صرف معاشرے کے بگڑے ہوؤں کی بگڑی بن جاتی ہے بلکہ وہ عشقِ رسول سے سرشار ہو کر صوم و صلوة کے پابند اور دُرودِ پاک کے عادی بن جایا کرتے ہیں ایسی ہی ایک مَدَنی بہار سنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔ چنانچہ

### بریک ڈانس کیسے سدھرا؟

لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان، پنجاب) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: میں ۲۰۰۹ھ بمطابق 1989ء میں خانپور (ضلع رحیم یار خان) میں رہائش پذیر تھا۔ ان دنوں میں ایک کرائے کلب میں کرائے سیکھتا تھا۔ کرائے ریننگ کے مطابق میری گرین بیلٹ تھی (کرائے کے کھیل میں یہ ایک درجہ ہے) میں اپنی ہی دنیا میں مَسْتُ تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ میرے نت نئے شوق و ارادے بڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے باقاعدہ ایک ماہرِ اُستاد سے بریک ڈانس سیکھنا شروع کر دیا اپنے فن میں میں نے اتنی مہارت حاصل کر لی کہ میرا اُستاد جو مجھے ڈانس سکھاتا تھا 1992ء میں پاک پتن چلا گیا۔ میں نے اُستاد کی غیر موجودگی میں ڈانس کلب بہترین انداز میں سنبھالا۔ ڈانس سیکھنے والے لڑکوں کی تعداد بھی بڑھ گئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ مجھے شہرت ملی تو میں لیاقت

پورشفت ہو گیا۔ یہاں بھی اپنے فن کا خوب مظاہرہ کیا اور جلد ہی شاگردوں میں اضافہ ہونے لگا۔ اسی دوران میں اسٹیج ڈرامے کروانے والی ایک مقامی آرٹ کونسل کا رکن بھی بن گیا۔ مجھے ڈراموں میں گانوں اور ڈانس کے لئے مدعو کیا جاتا۔ اس طرح میں لوگوں سے خوب داد تحسین حاصل کرتا۔ یوں میرے شب و روز مزید گناہوں کی نذر ہونے لگے۔ ان گناہوں میں گھرے ہونے کے باوجود کبھی کبھار نماز پڑھنے مسجد چلا جایا کرتا تھا۔ یہی نماز پڑھنا ہی میری اصلاح کا سبب بنا۔ میری خوش نصیبی کہ میں جس مسجد میں نماز پڑھتا تھا وہاں کے امام صاحب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ میں جب بھی مسجد جاتا وہ انتہائی لمنساری سے ملاقات فرماتے اور قہر و آخرت کی تیاری کا ذہن بناتے۔ ایک روز جب میں امام صاحب سے ملنے گیا تو میری نظر اچانک ایک ضخیم کتاب پر پڑی جس پر جلی حروف میں ”فیضانِ سنت“ لکھا ہوا تھا۔ میں نے اسے اٹھایا اور مطالعہ کرنا شروع کر دیا، کتاب میں لکھے ایمان افروز واقعات اور بالخصوص دُرود و سلام کے فضائل پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ کتاب کا حرفِ حُر عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ دل بھر ہی نہیں رہا تھا۔ اب تو میری عادت بن گئی کہ روزانہ شام کے وقت امام صاحب کے پاس آتا اور دیر تک مطالعہ کرتا رہتا۔ اس طرح میری دُرودِ پاک کی بھی عادت بن گئی۔ ایک



مرتبہ سردیوں کی شام میں ہوٹل پر فلم دیکھنے جا رہا تھا کہ اچانک میری ملاقات امام صاحب سے ہو گئی، انہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں چونکہ شرکت نہیں کرنا چاہتا تھا لہذا بہانہ بنایا کہ سردی بہت ہے، میں گھر سے چادر لے آؤں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ امام صاحب نے اپنی چادر اتاری اور مجھے اوڑھادی۔ میں نے چادر لینے سے انکار کیا مگر ان کے پُر خلوص اصرار کے سامنے ہتھیار ڈالنا ہی پڑے۔ میں حیران رہ گیا کہ اتنی سردی میں کوئی اس طرح بھی ایثار کر سکتا ہے۔ بالآخر میں سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو ہی گیا۔ سُنتوں بھرے اجتماع کا رُوح پُر و مَنظَر دیکھ کر میری تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں مجھے احساس ہوا کہ افسوس! میں توفانی دنیا کی مَحَبَّت میں گم تھا۔ حقیقی زندگی تو یہ ہے جہاں زندگی کا ہر رنگ اپنے اندر ہزاروں رحمتیں و برکتیں سیٹے ہوئے ہے۔ اجتماع میں ”عشقِ مصطفیٰ“ کے موضوع پر ہونے والے سُنتوں بھرے بیان نے میری آنکھوں سے غفلت کے پردے دور کر دیے۔ میں بے اختیار رو پڑا۔ ذکرُ اللہ کے دوران مجھے ایسا سکون ملا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا طمینان نہ ملا تھا اور آخر میں ہونے والی رِقَّت انگیز دُعا نے جیسے زنگ آلود دل کا میل اُتار دیا۔ میں نے رور و کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل کی دُنیا میں مدنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر

اسلامی بھائی اس طرح مل رہے تھے کہ جیسے مجھے برسوں سے جانتے ہوں۔ میں نے اسی وقت امام صاحب سے کہا ”اب آپ آئیں یا نہ آئیں میں ہر جمعرات اجتماع میں ضرور آیا کروں گا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ﷻ میں ہمیشہ ہمیشہ کی راحتیں اور برکتیں حاصل کرنے کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ 5، 6، 7 اپریل 1995ء میں مینارِ پاکستان (لاہور) میں ہونے والے صوبائی اجتماع میں شریک ہو کر امیر اہلسنت سے مرید ہو کر قادری عطاری بن گیا۔ کل تک گرین ہیلٹ میری کمرپتھی اور آج گرین عمامہ میرے سر پر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ﷻ تا دمِ تحریر صوبائی مشاورت میں مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر بکثرت دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دُرود پاک کی برکت سے ہماری تمام مشکلات حل فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## جُمُعہ کے دن دُرود پاک کی کثرت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اَکْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّہُ مَشْهُودٌ تَشْہَدُہُ الْمَلَائِکَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَّنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہُ حَتَّى یَفْرَغَ مِنْہَا، یعنی مجھے کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔“ حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: ”(یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں (میری طاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔)“ ”إِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِیَاءِ، یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین کیلئے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“ فَنَبِیُّ اللہِ حَتَّى یُرْزَقَ، پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔“

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته..... الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کوشش کر کے بِالْخُصُوصِ بُحْمَةُ الْمُبَارَك کے**

دن دُرود شریف کی کثرت کرنی چاہیے کہ احادیثِ مبارکہ میں اس روز کثرتِ دُرود کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے جیسا کہ آپ نے ابھی سماعت فرمایا۔ اور زمینِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کے مبارک جسموں کو کیوں نہیں کھاتی، اس کی ایمان افروز توجیہ بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ”لَا نَبْهًا تَتَشَرَّفُ بِوَقْعِ أَقْدَامِهِمْ عَلَیْهَا وَتَفْتَحِرُ بِضَمِّهِمْ إِلَيْهَا فَكَيْفَ تَأْكُلُ مِنْهُمْ، اسلئے کہ زمینِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام کے مبارک قدموں کے بوسے سے مُشَرَّف ہوتی ہے اور اسے یہ سعادت ملتی ہے کہ انبیائے کرام کے مبارک اجسام زمین سے مَس ہوتے ہیں تو یہ ان کے جسموں کو کیسے کھا سکتی ہے۔“ (فیض القدير، حرف الهمزة، ۶۷۸/۲، تحت الحديث: ۲۴۸۰)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدمِ سیدِ عالم

اس خاک پہ قُرباں دلِ شیدا ہے ہمارا (حدائقِ بخشش، ص ۳۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ**

انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام اپنے اپنے مزاراتِ طیبات میں زندہ ہیں۔ بعض اوقات اس معاملے میں مر دُود شیطان طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالتا ہے، آئیے اس حوالے سے کچھ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

## انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

صدر الشریعہ، بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی تحریر فرماتے ہیں: ”انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح حیاتِ حقیقی زندہ ہیں، جیسے دُنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیق وعدۃ الہیہ کے لیے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہو گئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا، اُس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے، کہ وہاں یہ جائز نہیں۔“ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۵۸)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہدا و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو مُنْصَبِ مَحَبَّتِ پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی مَعْصِیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات دُرود شریف میں مُستغرق رکھتے ہیں، ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے، گرماہ، بد دین، خبیث، مُرتکب تو ہیں ہے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ اول، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد انبیائے کرام علیہم**

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا زندہ ہونا مُتَعَدَّدِ أَحَادِیثِ مُبَارکہ سے ثابت ہے۔ نیز یہ حضرات اپنے مزارات میں نماز بھی پڑھتے ہیں۔ چنانچہ رَحْمَتِ عَالَمِ نَوْرِ جِسْمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اَلَا نَبِیَّاءُ اَحْیَاءُ فِی قُبُورِہُمْ یُصَلُّوْنَ یَعْنِی اَنْبِیَاءُ کَرَامِ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔“

(مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۲۱۶/۳، حدیث: ۳۴۱۲)

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: ”مَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی لَیْلَۃً اُسْرِیْ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ، یعنی معراج کی رات میرا گرو رُسرُخ ٹیلے کے پاس سے ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔“

(مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ، ص ۱۲۹۳، حدیث: ۲۳۷۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری موت اور حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری میں بہت فرق ہے جیسا کہ غزالی زماں رازی دَوَراں حضرت علامہ مولانا احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موت ہماری موت سے کئی اعتبارات سے مختلف ہے۔**

(1) سَیِّدِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار حاصل تھا کہ دُنیا میں رہیں یا رفیقِ اعلیٰ کے پاس تشریف لے جائیں (بخاری شریف) لیکن ہمیں دُنیا میں رہنے یا آخرت کی طرف جانے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا بلکہ ہم موت کے وقت سفرِ آخرت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

(2) غُسل کے وقت ہمارے کپڑے اُتارے جاتے ہیں لیکن رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انہیں مُبارک کپڑوں میں غُسل دیا گیا جن میں وصالِ ظاہری فرمایا تھا۔

(3) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نمازِ جنازہ ہماری طرح نہیں پڑھی گئی بلکہ ملائکہ کرام، اہل بیتِ عظام اور حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ نے جماعت کے بغیر الگ الگ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نماز پڑھی اور اس نماز میں معروف دُعائیں بھی نہیں پڑھی گئیں بلکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف کے کلمات عرض کئے گئے اور دُرود شریف پڑھا گیا۔

(4) ہماری موت کے بعد جلدی دُفن کرنے کا تاکیدِ حکم ہے لیکن سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وصالِ ظاہری کے بعد سخت گرمی کے زمانے میں پورے دو دن کے بعد قبرِ انور میں دُفن کئے گئے۔

(5) ہماری موت کے بعد ہمیں عام مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا جبکہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تدفین اسی مقام پر کی گئی جہاں وصالِ ظاہری فرمایا تھا۔

(6) ہماری موت کے بعد ہماری میراث تقسیم ہوتی ہے جبکہ حُضُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے مُسْتثنیٰ ہیں۔

(7) ہماری موت کے بعد ہماری بیویاں عِدَّت گزار کر کسی اور سے نکاح کر سکتی ہیں جبکہ حُضُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اِذْوَاجِ کِلَیْے ایسا کرنا جائز نہیں۔  
(مقالاتِ کاظمی، ج ۲، ص ۹۵ ملخصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ صرف حیات ہیں بلکہ خوش نصیبوں کو اپنی زیارت اور دُستِ بوسی کی سعادت بھی عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ

## دُستِ بوسی کا شَرَف

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکافی تَخْرِیر فرماتے ہیں: ”حضرت سید احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقوی جو مشہور بُرُگ اور اکابرِ صوفیہ میں سے ہیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ جب وہ 555ھ میں حج سے فارغ ہو کر سرکارِ اعظم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کیلئے مَدِیْنَةُ طِیبَہ



حاضر ہوئے اور قبر انور کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے:

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِي كُنْتُ أُرْسِلُهَا تَقْبِلُ الْأَرْضَ عَنِّي وَهِيَ نَائِبَتِي

میں دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو خدمتِ مبارکہ میں بھیجا کرتا تھا جو میری نائب بن کر آستانہِ مبارکہ کو پہنچا کر تھی۔

وَهَذِهِ دَوْلَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَأَمْدُذْ يَمِينِكَ كَيْ تَحْطِيَ بِهَا شَفَاتِي

اب جسم کی حاضری کا وقت آیا لہذا اپنا دستِ اقدس لائیے تاکہ میرے ہونٹ ان کا بوسہ لے سکیں۔

فَخَرَجَتْ الْيَدُ الشَّرِيفَةُ مِنَ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ فَقَبَّلَهَا اس عرض پر سرکارِ اقدس

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ انور کو قبرِ مُنَوَّر سے باہر نکالا اور حضرت سید احمد کبیر رفاعی نے اسے بوسہ دیا۔

(الحاوی للفتاویٰ، کتاب البعث، تنویر الحلق فی امکان رؤیة النبی ..... الخ، ۳۱۴/۲)

اس وقت مسجدِ نبوی میں کئی ہزار افراد موجود تھے جنہوں نے دستِ اقدس

کی زیارت کی۔ (خطباتِ محرم، ص ۶۵)

تُو زِنْدَہ ہے وَاللّٰہ تُو زِنْدَہ ہے وَاللّٰہ

مری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے (حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ**

عنها کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ بعد وصال نہ صرف پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
والہ وسلم بلکہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نہ صرف حیات  
ہیں بلکہ زائرین کو ملاحظہ بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ

**اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ** حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد

فرماتی ہیں: ”كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابِيُ  
يعني جب میں اس حجر مبارکہ میں داخل ہوتی جہاں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ  
وسلم اور میرے والد (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مدفون ہیں۔“ فَاصْغُرُ  
ثَوْبِيْ وَاَقُولُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَابِيْ، یعنی تو میں پردے کا کپڑا اتار دیتی تھی اور کہتی تھی:  
یہاں تو صرف میرے سرتاج اور والد ہیں (جن سے پردہ ضروری نہیں ہوتا) ”فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ  
مَعَهُمْ فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلٰى ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرُ، لیکن جب  
وہاں ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدفون ہو گئے تو میں حضرت عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کے باعث مکمل حجاب میں داخل ہوتی تھی۔

(مسند احمد، مسند السيدة عائشة رضی اللہ عنہا، ۱۲/۱۰، حدیث: ۲۵۷۱۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ روایت اس بات پر دلیل ہے کہ حضرت سیدتنا**

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت سیدنا  
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصالِ ظاہری کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر

سے انہیں دیکھتے ہیں اسی لئے آپ حجرہ مبارکہ میں داخل ہونے سے پہلے پردہ فرمالیا کرتی تھیں۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اس حدیث پاک سے بہت سے مسائل معلوم ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ میت کا بعد وفات احترام (کرنا) چاہئے، فقہاء فرماتے ہیں کہ میت کا ایسا ہی احترام کرے جیسا کہ اس کی زندگی میں کرتا تھا دوسرے یہ کہ بزرگوں کی قبور کا بھی احترام اور ان سے بھی شرم و حیا چاہئے تیسرے یہ کہ میت قبر کے اندر سے باہر والوں کو دیکھتا اور انہیں جانتا پہچانتا ہے دیکھو حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ان کی وفات کے بعد شرم و حیا فرما رہی ہیں اگر آپ باہر کی کوئی چیز نہ دیکھتے تو اس حیا فرمانے کے کیا معنی۔“ (مرآۃ، ۲/۵۲۷)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعد وصال حیات اور مزار میں جسم مبارک کے سلامت ہونے پر بخاری شریف کی یہ روایت بھی دلیل ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر وہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر گئی اور لوگوں نے (87ھ میں) اسکی تعمیر شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت)

ایک قدم ظاہر ہوا۔ اس پر لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ شاید یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم شریف ہے اور وہاں کوئی جاننے والا نہ ملا تو حضرت سَیِّدُ نَاعِرُ وہ بن زُبَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”وَاللّٰہِ مَا ہِیَ قَدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا ہِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرُ، یعنی خدا کی قسم! یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم شریف نہیں بلکہ یہ حضرت سَیِّدُ نَاعِرُ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قدم مبارک ہے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

وابی بکر و عمر، ۱/ ۴۶۹، حدیث: ۱۳۹۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وصال کے تقریباً 64 برس کے بعد بھی حضرت سَیِّدُ نَاعِرُ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جسم مبارک سلامت تھا اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَنْبِیَآءُ کَرَامِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوٰتُ وَالسَّلَامُ کی بَرَزخی زندگی ہماری بَرَزخی زندگیوں کی طرح نہیں بس فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ہم جیسے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُ نَاشِخِ حَسَن شُرَنْبِلَالِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی تَحْرِیر فرماتے ہیں: ”یعنی یہ بات ارباب تحقیق کے نزدیک ثابت ہے کہ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَتّٰی یُرْزَقُ مِمَّتَعٍ بِجَمِیْعِ الْمَلَادِ وَالْعِبَادَاتِ غَیْرَ اَنَّهُ حَجَبَ عَنْ اَبْصَارِ الْقَاصِرِیْنَ عَنْ شَرِیْفِ

الْمَقَامَاتِ، یعنی حضورِ رِضْوِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں، آپ پر روزی پیش کی جاتی ہے، ساری لذت والی چیزوں کا مزہ اور عبادتوں کا سُروِ پاتے ہیں لیکن جو لوگ بُلَکْنَدَر جوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں ان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

(نور الايضاح مع مراقی الفلاح، ص ۳۸۰)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَئِیْسُ الْمُحَدِّثِیْنَ حضرت ملا علی قاری علیہ رَحْمَةُ اللہ الْبَارِی فرماتے ہیں: ”فَلَا فَرْقَ لَهُمْ فِی الْحَالِیْنَ وَلِذَا قِیلَ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ لَا یَمُوتُوْنَ وَلٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْاِلٰی دَارٍ، یعنی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبلِ وصال اور بعدِ وصال کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ محبوبانِ خدا مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔“

(مرقاۃ، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ۳/ ۴۵۹، تحت الحديث: ۱۳۶۶)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”لَا نَهَ حَتّٰی یُرْزَقَ وَیُسْتَمَدُّ مِنْهُ الْمَدَدُ الْمَطْلُوقُ، یعنی بیشک حضورِ رِضْوِی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں، آپ کو روزی پیش کی جاتی ہے اور آپ سے ہر قسم کی مدد و طلب کی جاتی ہے۔“ (مرقاۃ، کتاب المناسک، باب حرم

المدینة حرسها اللہ تعالیٰ، ۵/ ۶۳۲، تحت الحديث: ۲۷۵۶)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مَنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے (حقائق بخشش، ص ۲۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسلامی عقیدے کو اپنے ایک کلام میں انتہائی پیارے انداز میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

انیا کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کہ فقط آتی ہے  
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیاتِ مثلِ سابق وہی جسمانی ہے  
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا جسم پر نور بھی روحانی ہے  
اوروں کی روح ہوتی ہی لطیف اُن کے اجسام کی کب ثانی ہے  
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی روح ہے پاک ہے نورانی ہے  
اُس کی ازواج کو جائز ہے نکاح اُس کا ترکہ بڑے جوفانی ہے  
یہ ہیں حسیّ اَبَدی ان کو رضا صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے  
(حدائقِ بخشش، ص ۳۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَنّت کا پروانہ

حضرت سید محمد گردی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”میری

والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد (یعنی حضرت سید محمد گردی کے نانا جان)

جن کا نام محمد تھا انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میرا انتقال ہو جائے اور مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا جس میں لکھا ہوگا ”هَذِهِ بَرَاءَةُ مُحَمَّدٍ الْعَالِمِ بِعِلْمِهِ مِنَ النَّارِ“ یعنی محمد جو عالم ہے اس کو اس کے علم کے سبب جہنم سے چھکارا مل گیا ہے۔“ اُس رقعے کو میرے کفن میں رکھ دینا۔“ چنانچہ غسل کے بعد رقعہ گرا، جب لوگوں نے رقعہ پڑھ لیا تو میں نے اسے ان کے سینے پر رکھ دیا۔ اُس رقعے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جس طرح اسے صفحہ کے اوپر سے پڑھا جاتا تھا اسی طرح صفحہ کے پیچھے سے بھی پڑھا جاتا تھا۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ نانا جان کا عمل کیا تھا؟ امی جان نے فرمایا: ”كَانَ أَكْثَرَ عَمَلِهِ دَوَامُ الذِّكْرِ مَعَ كَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ، یعنی اُن کا یہ عمل تھا کہ وہ ہمیشہ ذکر اللہ کرنے کے ساتھ ساتھ درود پاک کی کثرت بھی کیا کرتے تھے۔“

(سعادة الدارين، الباب الرابع، اللطيفة السادسة التسعون، ص ۱۵۲)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حیاتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں اسلامی عقیدہ اختیار کرنے اور ذکر و درود کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## رِزْق میں گُشا دگی کا راز

**سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ** میں ہے جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ایک شخص دَر بَار رسالت میں حاضر ہوا فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَقْرَ وَضِيقَ الْعَيْشِ وَالْمَعَاشِ اور فَقَرُ وفاقہ اور تَنگنی مَعَاش کی شکایت کی تو مَجُوبِ رَبِّ ذُو الْجَلَالِ، شہنشاہِ خوشِ نِصَالِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”إِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ إِنْ كَانَ فِيهِ أَحَدٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَحَدٌ، یعنی جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ لیا کرو چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام کہا کرو اور ایک مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھ لیا کرو۔“ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر رِزْق کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رِزْق سے حصہ پہنچا۔ (سعادة الدارين، الباب

الثانی فیما ورد فی فضل الصلاة والتسليم..... الخ، حرف الجیم، ص ۸۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرودِ پاک کی بَرَکت سے جہاں اُخروی فضائل و بَرَکات کا حُصول ہوتا ہے وہیں بارہا دُنیوی طور پر بھی ایسی ایسی پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں جن کا حل بظاہر دُشوار محسوس ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انتہائی فقر وفاقہ میں مُبتلا شخص کو بزبانِ صادق**



وَامِنْ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ یہ تجویز ملی کہ گھر میں داخل ہوتے وقت میری ذات پر گہائے دُرود و سلام نچھاور کرنے سے تمہارے مَصائب و آلام دُور ہو جائیں گے۔ اور پھر ایسا ہی ہوا کہ نہ صرف اس کے بلکہ اس کے سبب اس کے پڑوسیوں اور قرابت داروں کے دُکھوں کا مداوا بھی ہو گیا۔ اسی ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور خوشی سے سر دھنئے۔ چنانچہ

## چہرہ سفید اور وِرم دُور ہو گیا

حضرت سَیِّدُ نَافِیَانِ ثَوْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”میں حج کر رہا تھا (اسی دوران) ایک نوجوان آیا، جو ہر قدم پر ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ“ کا ورد کر رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جان بوجھ کر ہر جگہ دُرود پاک پڑھ رہے ہو؟“ اس نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ پھر اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں سُفِیَانِ ثَوْرِی ہوں۔ اس نے پوچھا: وہی سُفِیَانِ ثَوْرِی جو عراق میں رہتے ہیں؟ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ نوجوان نے کہا: کیا آپ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ اس نے پھر پوچھا: آپ نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: اس دلیل سے ”وہی تو ہے جو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور ماں کے رحم میں بچے کی صورت بناتا

ہے۔“نو جوان نے کہا: آپ نے کما اللہ عزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل نہیں کی۔ اس پر میں نے اس سے پوچھا: تم نے معرفت کیسے حاصل کی؟ وہ نو جوان بولا: میں نے غمی و پریشانی کے ختم ہونے اور ارادوں کے ٹوٹنے کے ذریعے اللہ عزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کی ہے اس لیے کہ جب میں پریشانی کے عالم میں ہوتا ہوں تو وہ میری پریشانی کو دور فرما دیتا ہے اور جب میں کوئی ارادہ کرتا ہوں تو وہ میرے ارادے کو توڑ دیتا ہے جس سے میں نے جان لیا کہ بیشک میرا رب عزَّوَجَلَّ ہے جو میرے کاموں کی تدبیر فرماتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک کیوں پڑھ رہے ہو؟ وہ بولا: ”بات دراصل یہ ہے کہ میں حج کر رہا تھا، میری والدہ بھی میرے ساتھ تھیں، اُنہوں نے مجھ سے کہا: مجھے بیٹ اللہ شریف میں لے چلو، میں انہیں بیٹ اللہ شریف لے گیا، اچانک وہ گر پڑیں جس کی وجہ سے ان کا پیٹ سوج گیا اور چہرے پر سیاہی چھا گئی۔ میں ان کے پاس غمزدہ بیٹھ گیا، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی فریاد کی: ”اے میرے پروردگار عزَّوَجَلَّ! تو اپنے گھر میں داخل ہونے والے کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا؟“ اچانک کوہ تہامہ کی طرف سے ایک بادل اُٹھا، اس میں سے سفید کپڑوں میں

ملبوس ایک شخصیت نمودار ہوئی، وہ بیٹ اللہ شریف میں داخل ہوئے، اُنہوں

نے اپنا مبارک ہاتھ میری والدہ کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا تو چہرہ سفید اور ورم دُور ہو گیا، پھر وہ جانے لگے تو میں اُن کے دامن سے لپٹ گیا اور پوچھا: آپ کون ہیں جنہوں نے میری پریشانی کو دُور کر دیا؟ اُنہوں نے فرمایا: ”میں تیرا نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔“ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم دَم بدم یوں دُرود پاک پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔“

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۴۶۶)

خزاں کا سخت پہرہ بے غموں کا گھپ اندھیرا ہے ذرا سا مسکرا دو گے تو دل میں روشنی ہوگی  
اگر وہ چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے آئے غموں کی شام بھی صبح بہاراں بن گئی ہوگی  
تڑپ کر غم کے مارو تم پکارو یا رسول اللہ تمہاری ہر مُصِیبت دیکھنا دَم میں ٹلی ہوگی  
(وسائل بخشش، ص ۲۷۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود پاک انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس کی اہمیت و عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ خُود خالق اَرْض و سَمَاء مالک دو جہاں عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس عمل کا حکم ارشاد فرمانے سے پہلے ترغیب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ کام میں اور میرے (معصوم) فرشتے بھی کرتے ہیں تم

بھی کرو۔ چنانچہ پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 56 میں ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِيمًا ۝ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) درود اور خوب سلام بھیجو۔

تو کس قدر خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو اپنے اوقات دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ ایسے عظیم کام میں صرف کرتے ہیں جو کام اللہ عزوجل اور اس کے بے شمار معصوم فرشتے بھی کر رہے ہیں۔ مگر یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہئے کہ کام تو سب ایک ہی کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے بندوں کے دُرود بھیجنے کا مطلب علیحدہ علیحدہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دُرود بھیجنے کا مطلب اپنے محبوب کی ثناء و عظمت بیان کرنا ہے اور فرشتوں اور بندوں کے دُرود بھیجنے کا مطلب ثناء و عظمت طلب کرنا ہے۔ چنانچہ

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی لفظ ”صلاة“ کے معانی بیان کرتے ہوئے ابو العالیہ کے حوالے سے سب سے رائج قول ذکر کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی پر دُرود بھیجنے کا معنی ان کی ثناء و عظمت بیان کرنا ہے اور

فرشتوں وغیرہ کے دُرود بھیجنے کا معنی مزید ثناء و عِظَمَت کا مُطالَبہ کرنا ہے۔“

(فتح الباری، کتاب الدعوات، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۱۳۱/۱۲، تحت الحدیث: ۶۳۵۸)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آیت کریمہ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

کے بے شمار فرشتے بھی ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرود پاک پڑھنے میں مشغول ہیں۔ ملائکہ (یعنی فرشتے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نوری

مخلوق ہیں ان کی تعداد سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کوئی شمار نہیں کر سکتا، (یہ ملائکہ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مختلف کاموں پر مامور ہیں۔)

سَعَادَةُ الدَّارِیْن میں ہے: ”کچھ ملائکہ مُقَرَّبین ہیں، کچھ حاملینِ عرش

ہیں، کچھ ساتوں آسمانوں میں رہنے والے ہیں، کچھ جَنَّت کے پہرے دار، کچھ

دوزخ کے دَروغے اور کئی بنی آدم کے اعمال کو محفوظ کرنے والے ہیں جیسے ارشاد

ہے ”يَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں“، کئی سمندروں،

پہاڑوں، بادلوں، بارشوں، رُحموں، نُطْفُوں، اور صُورَتیں بنانے کے کام کے

مُوَکَّل ہیں، کچھ جسموں میں رُوح پھونکنے، نباتات کو پیدا کرنے ہواؤں کو

چلانے، افلاک و نجوم کو چلانے پر مامور ہیں، کچھ رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمارے دُرود کو پہنچانے، نمازِ جُمُعہ کے لئے آنے والوں کو لکھنے،

نمازیوں کی قراءت پر آمین کہنے پر مضرُوف ہیں، کچھ صرف رَبَّنَا وَلَکَ

الْحَمْد کہنے والے ہیں، کچھ نماز کے مُنتَظِرِیْن کے لئے دُعا کرنے والے ہیں

اور کچھ اس عورت پر لعنت کرنے کے لئے ہیں جو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر غیر کے پاس جاتی ہے، اس کے علاوہ بھی کئی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے جن کے مُتعلّق احادیث وارد ہیں۔

(سعادة الدارين، الباب الاول فى تفسير آية انّ الله وملائكته يصلّون..... الخ، ص ۶۹)

**سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ!** اس ساری گفتگو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ فرشتوں کو اس کام پر مامور کر رکھا ہے کہ جب ہم آقائے نامدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھیں تو وہ ہمارا دُرود دوسرے کا رِصلَی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچائیں بلکہ ایک روایت میں تو یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بعض فرشتوں کی محض یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ ہمارے مُنہ سے نکلا ہوا دُرود محفوظ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ

**حضرت سیدنا عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ** نے نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان فرشتوں کی تعداد پوچھی جو انسان پر مُتَعین ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہر آدمی پر رات کو دس فرشتے اور دن کو دس فرشتے مُتَعین ہوتے ہیں۔ ایک دائیں جانب، ایک بائیں جانب، دو آگے پیچھے، دو اس کے ہونٹوں پر جو صرف محمد صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھا جانے والا دُرود محفوظ کرتے ہیں، دو پیشانی پر اور ایک اس کی پیشانی کے بالوں کو پکڑے ہوئے ہے اگر وہ

تواضع کرتا ہے تو وہ اُسے بَلَد کرتا ہے اور اگر تَكْبَر کرتا ہے تو وہ اُسے جُھکا دیتا

ہے، دسواں سانپ سے اس کی حفاظت کرتا ہے کہ کہیں اس کے مُنہ میں داخل نہ ہو جائے یعنی جب وہ سویا ہوا ہو۔“

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ 360 فرشتے ہیں، زمین و آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جو ان فرشتوں سے معمور نہ ہو جن کی صفت ہے۔ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ① ترجمہ کنز الایمان: (جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔) (پ ۲۸، التحريم: ۶) (سعادة الدارين، ایضاً، ص ۶۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے معلوم ہوا کہ بیشمار فرشتے ہمہ وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں دُرود و سلام پیش کرتے رہتے ہیں اور غور طلب بات تو یہ ہے کہ ان مذکورہ روایات میں بلکہ آیت کریمہ میں بھی کسی وقت، حالت اور دُرود پاک کے الفاظ کی تَخْصِیص و تَعِیْن کے بغیر مُطلقاً دُرود پاک پڑھنے کا ذکر ہے لہذا اگر شیطان یہ وشوسہ دلائے کہ فلاں وقت میں دُرود پاک نہیں پڑھنا چاہئے یا فلاں حالت میں پڑھنا منع ہے یا فلاں فلاں دُرود پاک نہیں پڑھنا چاہئے تو یہ شیطانی وشو سے قرآن و حدیث کے مُطلق مفہوم کے خلاف ہیں ایسے کسی بھی وشو سے کو ذہن میں جگہ دے کر دُرود پاک جیسے عظیم فعل سے محروم ہونے کے بجائے**

عشق و مَحَبَّت کا دامن تھامتے ہوئے اپنے قیمتی اوقات فُضُولیات میں برباد

کرنے کے بجائے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت حُضور کی ذاتِ بابرکات کے ذکرِ خیر سے اپنی زبانیں تر رکھیں کیونکہ یہ دُنیا و آخرت کی سعادت کے ساتھ ساتھ مَحَبَّت کی علامت بھی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرِهِ، (یعنی انسان جس سے مَحَبَّت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے)

ذِکْر و دُرود ہر گھڑی وِزِ دِ زبان رہے

میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش، ص ۲۹۰)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں چاہئے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھیں اور تقاضائے مَحَبَّت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھیں، کوئی بعید نہیں کہ دُرودِ پاک کی بَرَکت سے روزِ قیامت سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہو جائے۔ جیسا کہ

## قُرْبِ خَاص

حضرت سَیِّدُنا اَبُو عَبْدِ اللہ محمد بن سلیمان جَزَوٰی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی اپنے مایہ ناز و مشہور زمانہ مَجْمُوعۂ دُرود و سلام ”ذَلَالُ الخَیْرَات“ میں ایک حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ شہنشاہِ خُوش حِصَال، پیکرِ حُسن و جَمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے: ”اِنَّ اَوَّلٰی النَّاسِ بِیْ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلٰی صَلَوةٍ، یعنی قیامت کے دِن لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قُرب



وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھے ہونگے۔“

(دلائل الخیرات، ص ۸)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! اس حدیث پاک میں کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے والوں کے لئے کیسی عظیم الشان بشارت ہے کہ انہیں قیامت کے دن سید المرسلین، جنابِ رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہوگا۔

قیامت کے دن کے بارے میں سُورۃُ الْمَعَارِج کی آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے: ”كَانَ مَقْدَارُهَا خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ“، ترجمہ کنز الایمان: جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے) اس دن سورج سو اُمیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا تا بنے کی دہکتی ہوئی زمین ہوگی قرآن پاک میں سورۃ عَبَسَ کی آیت 34 تا 36 میں ارشاد ہوتا ہے: ”يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۖ وَأُمُّهُ وَأَبِيهِ ۖ وَصَاحِبَتُهُ وَبَنِيهِ ۖ“ ترجمہ کنز الایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جوڑو (بیوی) اور بیٹوں سے)، ایسے کڑے حالات میں کہ جب کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا، تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرف سے بھی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی (کسی اور کے پاس جاؤ) کا جواب ملے گا، ایسے کڑے وقت میں ایک ہی ایسی ہستی ہوگی جو ہم گناہ گاروں کی یاس کو آس میں بدل دے گی، ہماری ٹوٹی اُمیدوں کا سہارا ہوگی، جس کے لبوں پر اَنَّا لَهَا (شَفَاعَتُ کے لئے میں ہوں) کی صدائیں ہونگیں، جی ہاں! وہ

مُبَارک ہستی کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ وَالِاصْفَات ہی تو ہے۔ تو کیوں نہ ہو کہ ایسی عظیم ہستی پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر کے ہم بھی دُنیا و آخرت کی دیگر سعادتوں کے ساتھ ساتھ روزِ قیامت ان کی قربت کے کھڈار ہو جائیں۔

عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے قسم خُدا کی یہی حال آپ کا ہوگا  
کہیں گے اور نبی اِذْہَبُوْا اِلٰی غَیْرِی میرے خُصُور کے لب پر اَنَا لَہَا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں قیامت کی ہولناکیوں اور دُشوار گزرا گھاٹیوں سے نجات  
عطا فرمائے اور قیامت کے دن شفیعِ روزِ شُمار، حبیبِ پُر و زَدگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص اور جُنتِ اَلْفِرْدَوْس میں ان کا پَر و س عطا فرمائے۔  
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مُصطفیٰ

کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے  
بغیر جُدائی کر دے (یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے)۔

(ابوداؤد، ۴۸/۴، حدیث: ۴۸۴۵)

## 100 حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ

رحمتِ عالمیان، سرورِ ایشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلٰی فِیْ یَوْمٍ مَّائَۃً مَّرَّةً، یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر 100 مرتبہ دُرود بھیجے گا“ فَضَّی اللہُ لَہٗ مَّائَۃً حَاجَۃً، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی 100 حاجات پوری فرمائے گا، سَبْعِیْنَ مِنْہَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْہَا لِالدُّنْیَا یعنی ان میں سے ستر آخرت کی اور تیس دُنیا کی حاجات ہوں گی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیہ وعلی آلہ، ۱، ۲۵۵/۱، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم غور کریں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ فی زمانہ ہم میں سے تقریباً ہر شخص ہی ہمہ وقت نجانے کتنی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوتا ہے مگر قربان جائیے، محبوبِ ربِّ العلمین، خاتمِ المرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ جن کا فرمانِ دلنشین آپ نے سماعت فرمایا کہ ”جو شخص دن بھر میں سو بار میری ذات پر دُرودِ پاک پڑھ لیا کرے گا تو اس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجتیں پوری فرما دے گا۔“ تو کیوں نہ ہو کہ ہم بھی اپنی حاجات کی تکمیل کیلئے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھ لیا کریں۔

مگر یاد رہے کہ جب بھی حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود

شریف پڑھا جائے، مَحَبَّت و شوق کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ دُرَّةُ النَّاصِحِیْنَ

میں ہے ”ثَلَاثَةُ اَشْیَاءٍ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بُعُوْضَةٍ، یعنی تین چیزیں اللہ عزوجل کے

نزدیک چھہر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتیں، اَحَدُهَا الصَّلٰوَةُ بِغَیْرِ خُضُوْعٍ وَ

خُشُوْعٍ، ان میں سے ایک یہ کہ نماز خشوع و خضوع کے بغیر پڑھی جائے، وَالثَّانِیَ الذِّکْرُ

بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ، دوسری یہ کہ ذکر، غفلت

کے ساتھ کیا جائے، کیونکہ اللہ عزوجل دل غافل کی دعا قبول نہیں فرماتا، وَالثَّالِثُ الصَّلٰوَةُ

عَلٰی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنْ غَیْرِ حُرْمَةٍ وَنِیَّةٍ اور تیسری یہ کہ سرکار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بلا تعظیم و بلا نیت دُرود پاک پڑھنا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حق تو یہ ہے کہ مَحَبَّتِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی**

**عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محض دُرود پاک کے لئے ہی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کے لئے**

**بھی شرط ہے اس کے بغیر تو ہمارا ایمان بھی رائیگاں ہے۔ چنانچہ**

**مَطَالِعُ الْمَسَرَّاتِ شَرَحُ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ میں ہے: ”اَصْلُ اِيْمَانٍ**

**کے لئے اَصْلِ مَحَبَّتِ شرط ہے اور کمالِ ایمان کے لئے (نَبِیِّ مُعَظَّم، رَسُوْلِ**

**مُحْتَرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ) کمالِ مَحَبَّتِ شرط ہے۔“**

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مترجم، ص ۱۴۸)

## دین حق کی شرطِ اوّل

عَلَّامَ قُطْلَانِیْ قُدَّسَ سِرُّهُ النُّورَانِیْ نے اپنی کتاب مَسَالِکِ الْحُنَفَاء کے شروع میں حدیثِ انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذکر کی کہ رَاحَتِ قَلْبِ نَاشَادِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْعِبَادِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد عبرت بنیاد ہے: ”لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَاٰلِدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کا محبوب تر نہ ہو جاؤں، اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر۔“ اس حدیثِ پاک کے تحت عَلَّامَ قُطْلَانِیْ قُدَّسَ سِرُّهُ النُّورَانِیْ نے فرمایا: ”اگر ہمارے جسم کے ایک ایک بال کے نیچے حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہو تو یہ بھی اس حق کے جُز کا جُز ہوگا جو ہم پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور تمہیں معلوم ہے جو جس سے مَحَبَّت کرے اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔“ جیسا کہ مُسْنَدِ فِرْدَوْس میں حضرت سَیِّدُنَا عَاشِقِہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی حدیث ہے: ”پس اہلِ مَحَبَّت کے دل ذکرِ محبوب کی بناء پر لذّات سے بیگانہ ہوتے ہیں اور ان کے خیالات خواہشاتِ نفس کی ترغیب دینے والے اُمُور سے خالی ہوتے ہیں اور بلاشبہ اَوَّلٰی وَاَعْلٰی، بیش قیمت، اَفْضَل، اَکْمَل، رخشندہ تر، خوب تر جس کا تم ذکر کرتے ہو، وہ یہی محبوبِ کریم اور رسولِ عَظِیْم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ ہی تو ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فَضْلِ عَمِیْم سے آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تکریم و تعظیم میں اضافہ فرمائے کہ یہی دو صفات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دائمی مَحَبَّت اور اس میں ترقی کا سبب ہیں اس لئے کہ یہی وہ بُنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔“

وجہ یہ ہے کہ انسان جتنا کثرت سے محبوب کا ذکر کرتا اور اس کی خوبیوں کا تَصَوُّر کرتا اور کشش پیدا کرنے والی باتوں کو تَصَوُّر میں لاتا ہے، اس کی مَحَبَّت بڑھ جاتی ہے اور اس کا شوق زیادہ ہو جاتا ہے اور تمام دل پر اسی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور دیدارِ یار سے بڑھ کر پشیم مُحِب کو ٹھنڈا کرنے والی کوئی چیز نہیں اور ذکرِ یار و تَصَوُّرِ مَحَاسِنِ وِلْدَار سے بڑھ کر کسی شے میں اس کے دل کا سُرو نہیں۔ جب یہ دولت اس کے دل میں مضبوطی سے جم جاتی ہے تو زبان اس کی حمد و ثناء میں مَصْرُوف ہو جاتی ہے۔ پس صبح و شام حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنا اس کی عادت ہو جاتی ہے اور وہ ایسی تجارت سے بہرہ مند ہو جاتا ہے جو کبھی خسارے سے آشنا نہیں ہوتی اور وہ مشکوٰۃِ نُبُوٰت سے عَظِیْم الشَّان انوار حاصل کر لیتا ہے۔

(سعادة الدارين، الباب الثالث فیماورد عن الانبياء والعلماء فی فضل الصلاة علیہ، ص ۱۱۱)

## سفید پرندہ

دُرَّةُ النَّاصِحِينَ میں ہے، امیر المؤمنین حضرت سیدِ نافع اَوْقِ اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مالدار شخص تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا،

مگر اُسے دُرود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اُٹھتے بیٹھتے دُرود شریف پڑھتا رہتا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا اور منہ ہو کر اس قدر بھیا نک ہو گیا کہ جو دیکھتا خود فرزدہ ہو جاتا۔ اس کسمپرسی کے عالم میں اس نے فریاد کی: ”يَا حَبِيبَ اللّٰهِ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور آپ صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھتا ہوں۔“ ابھی اس نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ اچانک آسمان سے ایک سفید پرندہ اُترا اور اُس نے اپنا پر اُس شخص کے چہرے پر پھیر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ چمک اُٹھا پھر فضا مُشکبار ہو گئی اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا اور اس کی رُوح قَفْسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر گئی۔ جب اس کو قبر میں اُتارا جا رہا تھا غیب سے یہ آواز آئی: ”ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور ہمارے محبوب صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر پڑھے ہوئے دُرود شریف نے اسے قبر سے اُٹھا کر جَنّت میں پہنچا دیا ہے۔“ رات کسی نے خواب میں یہ منظر دیکھا کہ مرحوم فضا میں چل رہا ہے اور اس کی زبان پر یہ آیت کریمہ جاری ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّؐ، یَاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) ترجمہ

کنز الایمان: ”بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے

والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خُوب سلام بھیجو۔“

(درة الناصحين، المجلس السابع والاربعون فی فضيلة القران، ص ۱۸۱)

دُرود و سلام پڑھنے والے اسلامی بھائیو! آپ کو مبارک ہو، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوٰی ”جَذْبُ الْقُلُوب“ میں فرماتے ہیں: ”جب تم ایک بار دُرود شریف پڑھتے ہو تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دس بار رَحمت بھیجتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس دَرَجات بلند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی، ۳۲۲/۲، حدیث: ۲۵۷۴) اور بیس عَزَّوَات میں شُمُولیت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الحاء، ۳۳۰/۱، حدیث: ۲۳۸۴) دُرود پاک سبب قبولیت دُعا ہے، (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲۲/۲، حدیث: ۳۵۵۴) اس کے پڑھنے سے شفاعتِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واجب ہو جاتی ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ بکر، ۲۷۹/۲، حدیث: ۳۲۸۵) مُصْطَفٰی جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بابِ جَنّت پر قُرب نصیب ہوگا، دُرود پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، (درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۵۶، ۱۶، ۶۵۴ ملخصاً) دُرود پاک گناہوں کا کُفّارہ ہے۔ (جلاء الافہام، ص ۲۳۴)

صَدَقَہ کا قائم مقام بلکہ صدقہ سے بھی اَفْضَل ہے۔“ (جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)



حضرت سیدنا علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: ”دُرود شریف سے مُصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے، خوف دُور ہوتا ہے، ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہی، دُشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے، فرشتے اُس کا ذکر کرتے ہیں، اعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان اور اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، اولاد دُر اور اولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔“

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

دُرود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، سکرَاتِ موت میں آسانی ہوتی ہے، دُنیا کی تباہ کاریوں سے خلاصی (یعنی نجات) ملتی ہے، تنگدستی دُور ہوتی ہے، بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں، ملائکہ دُرود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں، دُرود شریف پڑھنے والا جب پُلِ صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا اور عَظَمِ تَر سعادَت یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھنے والے کا نام تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ دِشَان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت بڑھتی

ہے، محاسنِ نبویہ دل میں گھر کر جاتی ہیں اور کثرتِ دُرود شریف سے صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تَصَوُّرِ ذہن میں قائم ہو جاتا ہے اور خوش نصیبوں کو درجہٴ قُربتِ مُصطفوی حاصل ہو جاتا ہے اور خواب میں سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدارِ فیضِ آثارِ نصیب ہوتا ہے۔ روزِ قیامت مَدَنی تاجدارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی، فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور مَحَبَّت رکھتے ہیں، فرشتے اُس کے دُرود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں اور اُس کے لیے دُعائے مَغْفرت کرتے ہیں اور فرشتگانِ سیاحین (زمین پر سیر کرنے والے فرشتے) اُس کے دُرود شریف کو مَدَنی سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پڑھنے والے اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنے کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کثیرہ سُن کر یقیناً ہم بھی اس بات کے مُتمَنّی ہو گئے کہ ان فُیوض و بَرَکات سے ہمیں بھی حصہ ملے، تو آئیے اپنی اس نیک خواہش میں کامیابی پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے ہمکے ہمکے مُشکبار**

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور نیت کر لیں کہ ہم بھی دُنیا و عَشقی کی کامرانیوں کے حُصول کے لئے سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خُوب خُوب دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت بنا لیں گے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں خُصُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ طَیِّبہ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں دُرود و سلام کی بَرَکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### نیکی کی دعوت کی فضیلت

امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنا ابوبکرِ صَدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی سے مُنَع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت مولاؓ لائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شَیْرِ خَدَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ تبلیغِ بہترین چہاد ہے۔

(تفسیرِ کبیر، ۳/۳۱۶)

## بیان نمبر 15

## دُرود پاک کی رسائی

امام الانصار و المهاجرین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِين، جناب  
 رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ لَئِشْنِیْنَ ہے: ”دُرود  
 پڑھنے والے کے دُرود کی انتہا عرش سے نیچے نہیں ہوتی اور جب وہ دُرود  
 میرے پاس سے گزرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے۔ اے فرشتو! اس دُرود  
 بھیجنے والے پر اسی طرح دُرود بھیجو جیسے اس نے میرے نبی محمد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجا۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة  
 علیہ وعلی آلہ، ۲۵۴/۱، حدیث: ۲۲۲۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود پاک کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! اعلیٰ  
 اَقْلِیْشِیْ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”کون سا عمل اَرْفَع ہے اور کون سا  
 وسیلہ ایسا ہے جس کی شفاعت زیادہ قبول ہوتی ہے اور کون سا عمل زیادہ نَفْع  
 بخش ہے اس ذاتِ اقدس پر دُرود پڑھنے سے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے  
 تمام فرشتے دُرود بھیجتے ہیں جس کو دنیا و آخرت میں عَظِیْم قُرْب کے لیے مَحْصُوص  
 کیا گیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجنا سب سے عَظِیْم نُور

ہے، یہ ایسی تجارت ہے جسے کبھی خسارہ نہیں، یہ صُبح و شام اولیائے کرام کا وظیفہ ہے۔ اے مخاطب! تو اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمیشہ دُرود پڑھتا رہ، یہ تیری گُمرانی کو پاک کر دے گا، تیرا عمل اس کی وجہ سے سُتھرا ہو جائے گا، اُمید کی شاخ بار آور ہوگی، تیرے دل کا نور جگمگانے لگے گا، تو اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرے گا اور قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہو جائے گا۔“

(القول البديع، سبعة فصول خاتمة باب الثانی، الفصل الاول، ص ۲۸۳)

**سُبْحَانَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! عَلَّامُ الْغُیُوبِ** اُقْلِیْشِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی کے کلام سے پتا چلا کہ سرکارِ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ بابرکات پر دُرود پاک پڑھنا نہ صرف نفع بخش تجارت ہے بلکہ عَقائد و اعمال کی پاکیزگی کا سبب بھی ہے نیز یہ اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا وظیفہ بھی ہے۔ تو کس قدر خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق و کرم سے اس اعلیٰ و ارفع عمل کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

## خوبصورت آنکھوں والی حوریں

حضرت سَیِّدُنا عَقْبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ دِیْشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحْمَتِ نشان ہے: ”مَسَاجِد میں اُو تاد (اولیاء) ہوتے ہیں جن کے ہم مجلس ملائکہ

ہوتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں، اگر وہ

مَرِیض ہوتے ہیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں دیکھتے ہیں تو خوش آمدید کہتے ہیں، اگر وہ کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے انکی مدد کرتے ہیں، جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک کی جگہ کو گھیر لیتے ہیں، ان کے ہاتھوں میں چاندی کے وَرَق اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں، وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے جانے والے دُرود کو لکھتے ہیں اور یہ آواز دیتے ہیں کہ زیادہ ذکر کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے اور تمہارے اجر میں اضافہ فرمائے۔ جب وہ ذکر شروع کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے، نوبت آنکھوں والی حُوریں ان کی طرف جھانکتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر خصوصی رحمت کی توجہ فرماتا رہتا ہے، جب تک کہ وہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہو جاتے۔“ (مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۳۹۹، حدیث: ۹۴۲۳، بستان

الواعظین ص ۲۵۹، القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة ..... الخ، ص ۲۵۲)  
ایک اور روایت میں ہے: ”جب تک کہ وہ اہل ذکر حضرات جدا نہیں ہو جاتے اور جب وہ بکھر جاتے ہیں تو زائرین فرشتے ذکر کی محفلوں کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔“ (القول البدیع، ایضاً، ص ۲۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سرکارِ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس پر دُرودِ پاک پڑھنا بھی ذکرِ الہی

عَزَّوَجَلَّ ہی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا وہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

”الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عِبَادَةٌ: ”نبی کریم صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھنا عبادت ہے۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة ..... الخ، ص ۲۷۲)

اور تفسیرِ کبیر میں حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی

آیت کریمہ ”فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ“، (ترجمہ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا

چرچا کروں گا۔) (پ ۲، البقرة: ۱۵۲) کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”کہ تمام عبادات

ذکر کے تحت داخل ہیں۔“ (تفسیر کبیر، پ ۲، البقرة، تحت الایة: ۱۵۲، ۱۲۴/۲)

لہذا نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھنا عبادت ہے اور

تمام عبادات ذکر کے تحت داخل ہیں تو حاصلِ کلام یہ ہوا کہ دُرود پڑھنا ذکر کے

تحت داخل ہے۔ بلکہ بعض بزرگانِ دین کے نزدیک تو دُرودِ پاک ذکرِ الہی کی

اعلیٰ ترین قسم ہے جیسا کہ

علامہ بیہانی قَدِیْس سرُّہ السُّورانی فرماتے ہیں: ”دُرود شریف سے ذکر کی

تجدید ہوتی ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر

دُرود شریف پڑھنا ذکرِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی افضل ترین قسموں میں سے ہے۔

(اتحاد السادة المتقين، ۲۷۶/۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے قُربان جائیے کہ**

اس نے اپنے بعض مَعْصُوم فرشتوں کو مَحْض یہ ذمہ داری سونپ رکھی ہے کہ ذکرِ دُرود کی محفلوں کو تلاش کریں اور ان پر رحمت کی برکھا برسائیں لہذا ہمیں چاہیے کہ جب کبھی کسی محفل میں بیٹھنے کا اتفاق ہو تو وہ محفل دینی ہو یا دنیوی اس میں کچھ نہ کچھ ذکرِ دُرود کی عادت بنائیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعْصُوم فرشتے اس پر ہمارے گواہ ہو جائیں اور ہم پر رحمتِ خداوندی کی بارش برسائیں اس ضمن میں ایک روایت سنئے اور خوشی سے جھوم اٹھئے۔ چنانچہ

## رَحْمَتِ خداوندی کا جوش

صاحبِ دُرِّ منشور زیرِ آیت ”فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ“ (پ ۲،

البقرة: ۱۵۲) ایک حدیث پاک نقل کرتے ہیں، سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و

مُخَارِصَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ لِلّٰہِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

يَطْلُبُوْنَ حَلَقَ الذِّكْرِ“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے رُوئے زمین کی سیر کرتے ہیں اور وہ

ذکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔“ فَاِذَا اتَّوَا عَلَیْہَا حَفُّوْا بِہُمْ، جب کبھی کسی

حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔“ پھر اپنے میں سے ایک گروہ کو قاصد



بنا کر آسمان کی طرف اللہ عزَّوَجَلَّ کے دربارِ عالی میں بھیجتے ہیں، وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں: ”رَبَّنَا آتَيْنَا عَلَىٰ عِبَادِكَ يُعْظَمُونَ الْإِنِّكَ وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّونَ عَلَىٰ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، یعنی یا اللہ العالمین! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبي کریم حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک بھیجتے ہیں۔“ ”وَيَسْأَلُونَكَ لِأَخْرَجْتَهُمْ وَدُنْيَاهُمْ، اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لئے دُعا کرتے ہیں۔“ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، (ایک روایت میں ہے کہ اس پر ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ”فَلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، اے ہمارے رب کریم! ان میں فلاں فلاں شخص شرکائے محفل میں سے نہیں تھا وہ تو محض کسی کام کی غرض سے آیا ہوا تھا (اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟) اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت مزید جوش میں آتا ہے، فرماتا ہے: ”غَشَّوْهُمْ رَحْمَتِي فَهُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ، یعنی ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کی صحبت کی بڑکت سے ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والا بھی بد نصیب و مَرَم نہیں رہتا۔“

(درمنثور، پ ۲، البقرة، تحت الآية ۱۵۲، ۱/۳۶۷)

سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَىٰ غَضَبِي تُوْنِے جب سے سنا دیا یا رَب!

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب!

(ذوقِ نعت، ص ۶۰)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﷻ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرِ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و مَحَبَّت کے جام تو پلائے ہی جاتے ہیں ساتھ ہی ساتھ سنتوں بھرے اجتماعات میں کثرت سے ذکرِ اللہ کرنے، سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنْتیں سیکھنے سکھانے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بَآرِکَات پر دُرودِ پاک پڑھنے پڑھانے کی عملی طور پر ترغیب دلانے کا اِتِّزَام بھی کیا جاتا ہے بلکہ آغازِ بیان میں ہی تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بَآرِکَات پر دُرودِ پاک کے چار صیغے اِن الفاظ کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی الْکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ  
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی الْکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ  
دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بدولت اگر ہم دُرودِ پاک کی کثرت کے عادی بن گئے تو اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ اس کی بَرَکات سے ہمارے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھوم جائیے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا شیخ احمد بن ثابت مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:

”ایک رات خواب میں میں نے کسی مُنادی کی ندا سنی کہ ”جو شخص رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ آجائے“ اس کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑے آ رہے ہیں لہذا میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں میں بائیں طرف کو بڑھاتا کہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بکثرت آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے لہذا میں دائیں مُڑا تو دروازہ مل گیا اور میں داخل ہو گیا، جب میں قریب ہوا تو میرے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے بے ساختہ یہ پڑھنا شروع کر دیا۔ ”الْصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور عرض گزار ہوا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں۔“ مجھے سرکارِ رَزَق (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) فرماتے رہے کہ ”ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اہتمام سے باز آ جا اور تو باز نہیں آتا۔“ میں نے دل میں سوچا کہ یہ میری شامتِ اعمال ہی کا نتیجہ ہے، ساتھ ہی ساتھ میری آنکھیں

اَشْكِبَارِ ہو گئیں میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!“  
 کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟“ فرمایا: ”ہاں تو جنتی ہے۔“ پھر حُضُور صَلَّی اللہُ  
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی تو وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ  
 میں نے سید دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ  
 کی زیارت سے اپنی آنکھوں کی پیاس بُجھائی۔

(سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات..... الخ، ص ۱۲۸)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ  
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی تادم زیندگانی اور دعوتِ اسلامی سے وابستہ  
 عاشقانِ رسول کی صحبتِ جاودانی کے ساتھ ساتھ کثرتِ دُرود خوانی کی توفیق  
 مرحمت فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### لباس پہنے کی دعا

جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ہَذَا وَرَزَقَنِیْہِ  
 مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ تَوَاسَّکَ اَللّٰہُ یَجْعَلْ لِّہٖ غَنًا مُّعَافَ ہُوَ جَانِیْنِ  
 گے۔

(شعب الایمان، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵)

## بیان نمبر 16

## بد نصیب کون...؟

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عمرت نشان ہے: ”مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ لِعَيْنِ“ جس نے ماہِ رَمَضَانَ کو پایا اور اسکے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ “وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ احَدَهُمَا فَلَمْ يَبْرَهُ فَقَدْ شَقِيَ لِعَيْنِ“ جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ “وَمَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلٰی فَقَدْ شَقِيَ“ اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمین ادرک شہر رمضان..... الخ، ۳/۳۲۰، حدیث: ۴۷۷۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس حدیثِ پاک میں تین قسم کے اشخاص کی بد بختی و شقاوت کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ان تین چیزوں کی اہمیت و افضلیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ (1) ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں عبادت کی کثرت۔ (2) والدین کی تابعداری اور ان کی خدمت۔ (3) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کی کثرت۔

## ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَک میں عِبَادَت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان میں سے پہلی چیز ”رَمَضانُ الْمُبَارَک“ ہے۔ خُداے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضان جیسی عَظِیمُ الشَّانِ نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضان کے فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رَحمت بھری ہے۔ اس مہینے میں اُخْر و ثَوَاب بہت ہی بڑھ جاتا ہے اس ماہِ مُبارک کا ہر دن اور ہر رات اپنے اندر بے شمار بَرَکاتیں سمیٹے ہوئے ہے۔ چنانچہ

اللّٰہ تعالیٰ کی عنایتوں، رَحمتوں اور نَخِششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک موقع پر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللّٰہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللّٰہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ اور ہر روز دس لاکھ (گنہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مَجْمُوعَہ کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب

الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، ۴/۲۱۹، الجزء الثامن، حدیث: ۲۳۷۰۲)

نیز شَپِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جمعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر

جُمُعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گنہگاروں کو

جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے کھڈا رقرار دیئے جا چکے ہوتے ہیں۔

(کنز العمال، کتاب الصوم، ۲۲۳/۴، الجزء الثامن، حدیث: ۲۳۷۱۶)

عصیاں سے کبھی ہم نے گناہ نہ کیا      پر تُو نے دل آڑوہ ہمارا نہ کیا  
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تجویز      لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

**حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اؤفی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے**  
کہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے  
ارشاد فرمایا: ”روزہ دار کا سونا عبادت اور اسکی خاموشی تَسْبِیْح کرنا اور اسکی دُعا  
قبول اور اسکا عمل مقبول ہوتا ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ۴۱۵/۳، حدیث: ۳۹۳۸)

**امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا**  
کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمّتِ مُحَمَّدِیہ  
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو ان کو رَمَضَانَ اور سُورۃ  
قُلْ هُوَ اللہُ شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔“ (نزہۃ المجالس ۲۱۶/۱)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمّتِ محمدیہ سے کس قدر پیار**  
ہے کہ اس نے بخشش و مغفرت کے لئے انہیں رَمَضَانَ الْمُبَارَک عطا فرمایا  
اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس ماہِ مبارک کو پائے اور اس میں نماز و روزہ کا  
اہتمام کر کے اپنی بخشش و مغفرت نہ کروا سکے تو واقعی وہ بہت بڑا بد بخت اور بد

نصیب ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ ہمیں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے کرم سے ہمیں خوش خوشیوں میں داخل فرمائے۔ آمین

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا

دی ان کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش، ص ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## والدین کی تابعداری اور ان کی خدمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک کے ضمن میں اہمیت و افضلیت کی حامل دوسری چیز ”والدین کی تابعداری اور ان کی خدمت“ کرنا ہے اور اس کی عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں جہاں اپنی عبادت کا حکم ارشاد فرمایا وہیں والدین کے ساتھ بھلائی اور احسان کا حکم بھی ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت 23 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلٰہًا اِلاَّہُ تَرْجِعُہٗ کُنُوْا لَیْمٰن: اور تمہارے رب نے

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ

عِنْدَکَ الذِّکْرَ اَحَدُہُمَا اَوْ کِلٰهُمَا

فَلَا تَقُلْ لَّہُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْہُمَا

سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ

حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں

باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے



وَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا كَرِيمًا ۝۳۳

جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳) جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے، ان سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بلائیں تو فوراً لَبَّیک (یعنی حاضر ہوں) کہئے، تمیز کے ساتھ ”آپ جناب“ سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہرگز اپنی آواز بلند نہ ہونے دیجئے۔ خوب ہمدردی اور پیار و محبت سے ماں باپ کا ویدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بظرفِ رحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! جنابِ رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرفِ رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے رُجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے۔! فرمایا: ”نَعَمْ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَطْيَبُ“ یعنی ”ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ

پاک ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱/۱۸۶، حدیث: ۷۸۵۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ احسان و بھلائی

اور ان کی تعظیم و توقیر بہت ضروری ہے تو جن خوش نصیب اسلامی بھائیوں کے

والدین زندہ ہیں انہیں چاہیے کہ ان کا ادب و احترام کریں اور ان کی خدمت کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھیں اور ہو سکے تو روزانہ کم از کم ایک بار ان کی قدم بوسی بھی کریں۔ ہادی راہِ نجات، سرور کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: ”الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ یعنی جنتِ ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مسند الشہاب، ۱۰۲/۱، حدیث: ۱۱۹) یعنی ان سے بھلائی کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 445 پر ہے: ”والدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے، حدیث میں ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں پُوما، تو ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ (یعنی دروازے) کو بوسہ دیا۔“

(درمختار ورد المحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس، ۶۰۶/۹)  
سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عمرتِ نشان ہے: ”ماں باپ تیری دوزخ اور جنت ہیں۔“ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۳، حدیث: ۳۶۶۲) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”سب گناہوں کی سزا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔“

اور تو اور مرنے کے بعد بھی ایسے شخص کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ چنانچہ

مَنْقُول ہے: ”جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔“ (الزواج عن اقتراف الکبائر، کتاب النفقات علی الزوجات والاقارب ..... الخ، عقوق الوالدین او احدهما ..... الخ، ۲/ ۱۳۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ماں باپ کی اَہَمِّیَّت سمجھنے کی توفیق بخشے اور ان کا ادب نصیب فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دُرود و سلام کی کثرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک کے ضمن میں اَہَمِّیَّت و اَفْضَلِیَّت کی حامل تیسری چیز ”دُرود پاک کی کثرت“ ہے کہ اس میں دُنیا و آخرت کی سعادت ہی سعادت ہے جبکہ دُرود پاک پڑھنے میں سُستی باعثِ حُرْمِی و ہلاکت ہے جیسا کہ آپ نے حدیث پاک سَمَاعَت فرمائی کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ ذُکِرَتْ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْ فَقَدْ شَقِی، جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔“ لہذا ہمیں بھی دُرود پاک کی کثرت کرنی چاہئے اس کی بَرَکَت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری شَقَاوَت دُور ہوگی اور ہمیں سَعَادَتوں کی مِعْرَاج نصیب ہوگی۔

## دُرود و سلام کی عادت بنانے کا نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود پاک کی کثرت کا عادی بننے کے لئے ہمیں چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں لہذا اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے اور جھوم اُٹھئے۔

بروز اتوار ۲۶ ربیع النور شریف ۱۴۲۲ھ بمطابق 11 جولائی 1999ء بوقت دوپہر پنجاب کے مشہور شہر لالہ موسیٰ کی ایک مصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے ایک ذمہ دار، مبلغ دعوتِ اسلامی محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری (محکمہ سارکن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بری طرح کچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اوپر اور نیچے کا حصہ الگ الگ ہو گیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ خواص اتنے بحال تھے کہ بلند آواز سے الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھے جارہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر گجرات کے عزیز بھٹی اسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بقسم بیان ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ محمد منیر حسین عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی زبان پر پورے راستے اسی طرح بلند آواز سے دُرود و سلام اور کَلِمَہ طیبہ کا ورد جاری تھا۔ یہ مدنی منظر دیکھ کر ڈاکٹر زبھی حیران و ششدر رہے کہ یہ زندہ کس طرح

ہیں اور خواہ اس اتنے بحال کہ بلند آواز سے دُرود و سلام اور کَلِمَہ طَیبَہ پڑھے  
 جارہے ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باخوصلہ اور باکمال مَرَد  
 پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد مُنیر حسین  
 عطّاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے بارگاہِ محبوبِ باری صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 میں بصدیقِ قراری اس طرح استغاثہ کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آج بھی جائیے  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری مدد فرمائیے  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے مُعَافِ فرمادیجئے  
 اس کے بعد آوازِ بلند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مُسلمان حادثہ میں  
 فوت ہو وہ شہید ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
 اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی  
 ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور سرکارِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر  
 کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 17

## دُعاؤں کا محافظ

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدِ ناعلیٰ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیم سے روایت ہے نَبِیِّ مَکَرَّم، نُورِ مُجْتَمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعْظَم ہے: ”تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ تَعَالٰی کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة ..... الخ، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی دُعاؤں کی حفاظت، رَبِّ تَعَالٰی کی رضا و خوشنودی اور اپنے اعمال کی پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے نَبِیِّ رَحْمَت، شَفِیعِ اُمّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بَارِکَت پر دُرود و سلام کی کثرت کی عادت بنالینی چاہیے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے روزِ محشر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعَت اور آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ لہذا جب بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر خود کریں یا سنیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پر بَصَدِ عَقِیدَتِ وَمَحَبَّتِ دُرود

شریف ضرور بالضرور پڑھ لیا کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری ذرا سی عُفْلَتِ کُل

بروزِ قیامت ہماری حسرت اور خُصو رِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے محرومی کا باعث بن جائے۔

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں  
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں  
(سامانِ بخشش، ص ۱۲۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ایک اُمّتی کے لئے بہت بڑی محرومی کی**  
بات ہے کہ جن آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی غلامی میں اپنی زندگی بسر  
کی ان کی نہ تو دُنیا میں زیارت کر سکا اور نہ ہی آخرت میں آپ کی شفاعت  
و زیارت سے بہرہ مند ہو پایا، ہاں! اگر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ سرکارِ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ طیبہ پر دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت ہوگی تو  
إِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نظرِ کرم فرما ہی دیں گے  
بلکہ احادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ روزِ محشر، خلق کے رہبر، شافعِ محشر صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے عاشقوں کو کثرتِ دُرودِ پاک کی بدولت پہچانیں  
گے۔ چنانچہ

نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

”لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَى أَقْوَامٍ مَا أَعْرِفُهُمْ إِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ، حَوْضٍ كَوْثَرٍ“

کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرود کے سبب پہچان لوں گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة ..... الخ، ص ۲۶۴)

## حوضِ کوثر کی شان

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! حوضِ کوثر کی بھی کیا شان ہے! چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 176 صفحات پر مشتمل کتاب، ”پہشت کی گنجیاں“ صفحہ 15 تا 16 پر ہے: جنت میں شیریں (یعنی میٹھے) پانی، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں بہتی ہیں۔ (ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة انهار الجنة، ۴/۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۰) جب جنتی پانی کی نہر میں سے پیئیں گے تو انہیں ایسی حیات ملے گی کہ کبھی موت نہ آئے گی اور جب دودھ کی نہر میں سے نوش کریں گے تو ان کے بدن میں ایسی فربہ پیدا ہوگی کہ پھر کبھی لاغر (یعنی کمزور) نہ ہوں گے اور جب شہد کی نہر میں سے پی لیں گے تو انہیں ایسی صحت و تندرستی مل جائے گی کہ پھر کبھی وہ بیمار نہ ہوں گے اور جب شراب کی نہر میں سے پیئیں گے تو انہیں ایسا نشاط اور خوشی کا سُردِ حاصل ہوگا کہ پھر کبھی وہ غمگین نہ ہوں گے۔ یہ چاروں نہریں ایک حوض میں گر رہی ہیں جس کا نام حوضِ کوثر ہے یہی حوض، حُضْوِہِ اَکْرَمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ حوضِ کوثر ہے جو ابھی جنت کے اندر ہے لیکن قیامت کے دن میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ جہاں



حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس حوض سے اپنی اُمّت کو سیراب

فرمائیں گے۔ (روح البیان، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ۲۵، ۸۲/۱، ۸۳)

یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
یا الہی جب زبائیں باہر آئیں پیاس سے صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

مَطَالِعُ الْمَسَرَّاتِ میں ہے حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ

میں عرض کی گئی: ”اَرَاَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ

یَاتِیْ بِعَدَّکَ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ان لوگوں کے متعلّق خبر دیجئے جو آپ پر دُرود شریف

بھیجتے ہیں اور آپ سے غائب ہیں، (یعنی آپ کی حیاتِ مبارکہ میں) اور ان لوگوں کے متعلّق

بھی خیر دیجئے جو آپ کے بعد ہوں گے (یعنی آپ کے وصال کے بعد) اس پر آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَسْمَعْ صَلَاةَ اَہْلِ مَحَبَّتِیْ وَاعْرِفُہُمْ“ میں

اہلِ مَحَبَّتِ کا دُرود بلا واسطہ سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔“ ”وَتُعَرِّضُ صَلَاةَ

غَیْرِہُمْ عَرْضًا اور اہلِ مَحَبَّتِ کے علاوہ دُرود بھیجنے والوں کا دُرود شریف فرشتوں کے

واسطے سے پیش کیا جاتا ہے۔ (مطالع المسرات (مترجم)، ص ۱۶۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظر**

عنایت پر قربان جائیے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے عاشقوں پر

کس قدر مہربان ہیں کہ نہ صرف ان کی جانب توجہ رکھتے ہیں بلکہ اہل مَحَبَّت کا دُرود و سلام بھی بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں۔

## وَسْوَسه اور اُس کا جواب

**وَسْوَسه:**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے شیطان کسی کے ذہن میں یہ وَسْوَسه ڈالے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو اس دُنیا سے پردہ فرما چکے ہیں لہذا اب کسی اُمّتی کا دُرود سُنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

**جواب وَسْوَسه:**

جَلَاءُ الْاَفْہَام میں ایک روایت بیان کی گئی ہے جس میں اس شیطانی وَسْوَسه کی کاٹ ٹوٹ کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى الْاَبْلَغْنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ“، یعنی میرا کوئی بھی غلام مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔“ عرض کی گئی: ”وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟“، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کی وفات کے بعد (بھی اسی طرح ہوگا؟) ارشاد فرمایا: ”وَبَعْدَ وَفَاتِي“، ہاں ہاں! میری وفات کے بعد بھی (دُرودِ پاک پڑھنے

والوں کی آواز مجھ تک پہنچے گی خواہ دُنیا کے کسی بھی خطہ سے وہ مجھ پر دُرود پاک پڑھیں۔“)

”إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ“ بے شک اللہ عزوجل نے

زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔“ (جلاء الافہام، ص ۵۶)

دُور و نزدیک سے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش، ص ۳۰۰)

سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! آج بھی ہمارے غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اپنی اُمّت کے حال سے باخبر ہیں بلکہ بارہا اپنے چاہنے والوں کی خیر خواہی

فرماتے ہیں اور ان کے خواب میں آکر دکھ دے رکھتا ہے اور بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ میں ہے: ”ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں حمام میں گر

گیا، میرے ہاتھ پر سخت چوٹ آئی جس کی وجہ سے ہاتھ میں کافی سوجن آگئی،

میں بڑی تکلیف محسوس کر رہا تھا، رات جب سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں

جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ عالم تاب نظر آیا، لب

ہائے مبارکہ کو جھیش ہوئی رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور میٹھے بول کچھ یوں

ترتیب پائے: ”بیٹا! تمہارے دُرود نے مجھے متوجہ کیا۔“ صبح اٹھا تو مُصْطَفٰی جانِ

رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکت سے درود تو کافور ہو ہی چکا تھا ساتھ

ہی ساتھ وِزَم (یعنی سوجن) کا نام و نشان بھی مٹ چکا تھا۔“ (سعادة الدارين، الباب

الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات فی فضل الصلاہ ..... الخ، ص ۱۴۰)

خزاں کا سخت پہرا ہے غموں کا گھپ اندھیرا ہے ذرا سا مسکرا دو گے تو دل میں روشنی ہوگی  
 اگر وہ چاند سے چہرے کو چمکاتے ہوئے آئے غموں کی شام بھی صبح بہاراں بن گئی ہوگی  
 تڑپ کر غم کے مارو تم پکارو یا رسول اللہ تمہاری ہر مصیبت دیکھنا دَم میں ٹکی ہوگی  
 (وسائل بخشش، ص ۲۷۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو محض دُنیا کی معمولی سی تکلیف تھی دُرودِ**  
 پاک کی بدولت تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اُخروی پریشانیاں بھی حل ہو جائیں  
 گی جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ  
 اَنْجَلَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَ مَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلٰی صَلَاةٍ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا“  
 اے لوگوں! بے شک تم میں سے قیامت کے دن اس کی دہشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں  
 سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا  
 ہوگا۔ (جمع الجوامع، حرف الیاء، ۹/ ۱۲۹، حدیث: ۲۷۶۸۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی کے ایام چند گھنٹوں سے اور یہ چند**  
 گھنٹے چند لمحوں سے عبارت ہیں، زندگی کا ہر سانس اُنمول ہیرا ہے، کاش! ایک  
 ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور  
 کل بروز قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر آشکِ ندامت نہ بہانے پڑ  
 جائیں! صد کروڑ کاش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ

کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مُقَدَّر! زندگی کی ہر ہر ساعت مُفید کاموں ہی میں صرف ہو۔ بروز قیامت اوقات کو فُضول باتوں، خوش گپوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کُفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لمحاتِ زندگی کی قدر کرتے ہوئے انہیں فُضول باتوں اور فُضول کاموں میں صرف کرنے کے بجائے ذکر و دُرود اور دیگر نیک کاموں میں گزاریں!

**حضرت سیدنا امام بیہقی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوٰی شَعْبُ الْاِيْمَان** میں نقل کرتے ہیں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

”روزانہ صُبح جب سورج طُلوُع ہوتا ہے تو اُس وقت ”دن“ یہ اعلان کرتا ہے اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کر لو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔“

(شعب الایمان، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، ۳۷۸/۳، حدیث: ۳۸۴۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فُضُولیات** میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے سے جان چھڑانے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مُشکبارِ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اس کی برکت سے نہ صرف وقت کی قدر کا احساس دل میں اُجاگر ہوگا بلکہ فُضُول گوئی سے دامن تہی کرتے ہوئے ذکر و دُرود سے زبان تر رکھنے کا ذہن بھی بنے گا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔

چنانچہ اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے اور جھوم اُٹھیے۔

## گناہوں کی عادت چھوٹ گئی

ڈرگ روڈ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (عمر 25 برس) کی تحریر کچھ اس طرح ہے: ”میں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں آخری عشرہ رمضان المبارک کے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ مجھے اعتکاف کی بہت سی برکتیں حاصل ہوئیں۔ منجملہ راہ چلتے ہوئے بازاری لڑکوں کی طرح فلمی گیت گانے کی جو عادت تھی وہ نکل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی جگہ نعت شریف پڑھنے کی عادت بن گئی۔ نیز زبان کا قفلِ مدینہ لگانے (یعنی بُری تو بُری غیر ضروری باتوں سے بھی بچنے) کا ذہن بنا اور اب حال یہ ہے کہ جوں ہی منہ سے فضول بات سرزد ہوتی ہے بطورِ کفارہ جھٹ زبان پر دُرود و سلام جاری ہو جاتا ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں تا دمِ حیات دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

۱ مِّنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 18

## دس گنا ثواب

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، جنابِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مُعَاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس دَرَجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غُلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“ (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ، کتاب

الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ، التَّوْبَةُ فِي أَكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ، ۳۲۲/۲، حدیث: ۲۵۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ،

شبِ اسرئیل کے دُلوہا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارکہ پر دُرود و سلام پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ ہمیں بھی اپنا ذہن بنانا چاہئے کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، دُوق و شُوق کے ساتھ، ادب و احترام کے ساتھ دُرود و سلام کی کثرت کریں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا باعثِ نُوْولِ رَحْمَتِ ہے۔ حضرت سَیِّدِ نَافِیَانِ بْنِ عِیْنِہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزَلُ الرَّحْمَةُ جِہَاں اللہُ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۳۳۵/۷، حدیث: ۱۰۷۵۰)

جب نیک بندوں کا ذکر سببِ نُزولِ رحمت ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذکر کا کیا عالم ہوگا اور پھر شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کے تو کیا ہی کہنے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیب

لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کے وقت یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

رحمتوں کا نزول ہوگا اور اس کی رحمتوں کی چھما چھم برسات ہوگی کیونکہ آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَوْسِیْدُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ہیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مُجَدِّدِ دین وملت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج

الحافظ القاری شاہِ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مشہور و معروف

نعتیہ کلام ”حَدَاقِیْ بِخَشِش“ میں کیا خوب فرماتے ہیں:

خَلَقَ سَے اَوَّلِیَّاءَ، اَوَّلِیَّاءَ سَے رُسُل اور رسولوں سے اَعْلٰی ہمارا نبی

مَلِکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے پیارے آقا، مَلِکِی مَدَنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حد و رَجَمِ مَحَبَّت ہے اور کیوں نہ ہو کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّتِ کمالِ ایمان کے لئے شرط ہے اس لئے ہم آپ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذکرِ خیر کرتے ہیں، دُرودِ پاک پڑھتے ہیں

کیونکہ انسان کو جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اس کا ذکرِ کثرت سے کرتا ہے۔ چنانچہ



ہادی راہِ نجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ، یعنی انسان کو جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔“ (زرقانی علی المواہب) اور پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کی کثرت کرنا تو اہلِ سُنَّت کی علامت بھی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فرماتے ہیں: ”عَلَامَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ كَثَرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لِيَعْنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود کی کثرت کرنا اہلِ سُنَّت کی علامت اور ان کا شعار ہے۔“

(القول البديع، الباب الاول فى الامر بالصلاة على رسول الله..... الخ، ص ۱۳۱)

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش، ص ۶۰۰)

## ذکرِ رسولِ ذکرِ خدا ہے

یاد رکھئے! آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام پر دُرود پڑھنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا ہے کیونکہ دُرود شریف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر مُشتمل ہے جیسا کہ خفیوں کے عَظِیم پیشوا حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ”لِأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ مُشْتَمِلَةً عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَتَعْظِيمِ الرَّسُولِ، یعنی آپ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام پر دُرود پڑھنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور نبی کریم، رَؤُوفٍ رَحِيم عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَام کی تَعْظِیم پر مُشتمل ہے۔“

(مرقاۃ، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي وفضلها، ۴/۱، تحت الحديث: ۹۲۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے پیارے حبیب پر اتنا کرم ہے کہ اپنے پیارے محبوب کے ذکر کو خود اپنا ذکر قرار دیتا ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ، اے محبوب! جب بھی میرا ذکر ہوگا میرے ساتھ ساتھ تیرا بھی ذکر ہوگا۔ ابنِ عطا اس حدیث کا مطلب ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: ”جَعَلْتُ تَمَامَ الْإِيمَانِ بِذِكْرِكَ مَعِيَ، یعنی میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔“ ابنِ عطا مزید فرماتے ہیں: ”جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِي، میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے۔“ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرْنِي، تو جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔“

(الشفاعتعريف حقوق المصطفى، ص ۲۰)

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ مَنُورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور کہا، اِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ تَذَرِنِي كَيْفَ رَفَعْتُ ذِكْرَكَ؟“ آپ کا رب فرماتا ہے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا ہے؟ قُلْتُ اللہ اَعْلَمُ“ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے۔ ”قَالَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ، فرمایا: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔“

(درمنثور، پ ۳۰، الانشراح، تحت الآیة: ۵۴/۸، ۴)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اُونچا تیرا (حدائقِ بخشش، ص ۲۸)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

لَا أَذْکُرُ فِی مَکَانَ إِلَّا ذُکِرْتُ مَعِیَ یَا مُحَمَّدُ، اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: اے محمد! (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔  
فَمَنْ ذَکَرَنِیْ وَلَمْ یَذْکُرْکَ، جس نے میرا ذکر کیا اور تمہارا ذکر نہ کیا، لَیْسَ لَہٗ فِی الْجَنَّةِ نَصِیْبٌ "تو جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(در منثور، ۳۰، الکواثر، تحت الآیۃ: ۸، ۳: ۶۴۷/۸)

ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو بخیر ہو!

واللّٰہ! ذکر حق نہیں کُجی سقر کی ہے (حدائق بخشش، ص ۲۰۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات سے سرکارِ عالی وقار، مدینے کے**

تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے لہذا جب بھی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر خیر کیا جائے تو آپ پر دُرود و سلام پڑھا جائے اور آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی اسمِ گرامی سُن کر عشق و مستی میں جھوم کر اپنے اُنگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگا لینا چاہئے، ہو سکتا ہے کہ ہماری یہی ادالہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ادب و احترام اور تعظیم و توقیر اور ان کی محبت

کے سبب ہماری مغفرت فرمادے۔ اس ضمن میں ایک روایت سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔ چنانچہ

## حُضُور کی تَعْظِیمِ بَخْشِش کا سبب بن گئی

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنی زندگی کے دو سو سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزارے اسی نافرمانی کے عالم میں اس کی موت واقع ہو گئی بنی اسرائیل نے اس کے مُردہ جسم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھا کر اس کی تَجْہِیز وَ تَکْفِیْن کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتَعَلِّق پوچھا تو انہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”یَا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل تو اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زندگی کے دو سو سال تیری نافرمانی میں گزارے ہیں؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

طرف وحی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بدکردار تھا ”إِلَّا أَنَّهُ كَانَ كَلِمَانَشَرَ التَّوْرَةِ، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تو رات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا“ ”وَنَظَرَ إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ“ اور محمد (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے اسم گرامی کی طرف دیکھتا“ ”قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ، تو اس کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا دیتا اور ان پر درود پڑھتا“ ”فَشَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ“ پس میں نے اس کے اس عمل کی قدر کی اس کے گناہوں کو معاف فرمادیا“ ”وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِينَ خَوْرَاءَ“ اور میں نے اس کا نکاح ستر خوروں کے ساتھ کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء، وہب بن منبہ، ۴/۵، حدیث: ۴۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحَنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس روایت نے تو اہل ایمان کے دل و دماغ کو معطر و معطر کر دیا کہ بنی اسرائیل کا ایسا شخص جس نے اپنی زندگی کے دو سو سال اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں گزارے، فسق و فجور کرتا رہا، گناہوں کا بازار گرم رکھا لیکن اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی وہ تو رات شریف کھولتا تو اس میں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی اسم گرامی دیکھتا تو فَرِحَ مَحَبَّت سے اس کو چوم لیتا اور اپنی آنکھوں سے لگاتا اور درود شریف پڑھتا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس کے دو سو سال کے گناہوں کو معاف فرمادیا اور اپنے جلیل القدر پیغمبر

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور کرم بالائے کرم یہ کہ ستر خوروں کے ساتھ اس کا نکاح بھی کر دیا۔ یہ تو بنی اسرائیل کے ایک شخص پر اللہ عزوجل کا کرم تھا تو بھلا اس مسلمان کا کیا عالم ہوگا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اُمّتی ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کا ادب و احترام کر کے اس کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگا کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجے گا، اللہ عزوجل کی رحمت سے قوی اُمید ہے کہ وہ اس سے راضی ہو کر اس کو بھی اپنے رحم و کرم سے نوازے گا۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک ”محمد“ کو چومنا جائز اور اللہ عزوجل کی رضا کا باعث ہے اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک سن کر اپنے آنکھوں کو چومنا بھی جائز اور باعث برکت اور سنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ چنانچہ

**سُنَّتِ صَدِیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ**

حضرت سیدنا علامہ شیخ اسماعیل حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مایہ ناز تفسیر رُوح البیان میں نقل فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ محبوب رب کائنات، شہنشاہ موجدات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں

تشریف لائے اور ایک سُنُون کے پاس جلوہ افروز ہوئے حضرت سَیِّدِ ناصِدِ مِیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے، (اتنے میں) حضرت سَیِّدِ نَابِلِا رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اذان دینے لگے، جب اُنہوں نے ”اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ“ کہا تو اس وقت سَیِّدِ ناصِدِ مِیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دونوں اَنگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر ”قُرْءَةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں“ کہا، پھر جب حضرت سَیِّدِ نَابِلِا رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اذان سے فارغ ہوئے تو سرکارِ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے اَبُو بکر جو شخص تمہاری طرح کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے، ارادی غیر ارادی تمام گناہوں کو بخش دے گا۔“

(روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیة: ۵۶، ۴/۲۲۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نَحْمِ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما، آپ کا نامِ پاک سُن کر فَرِطِ مَحَبَّت سے اَنگوٹھے چُو منے کی سعادَت نصیب فرما اور ہماری بے حساب بَخْشِش و مَغْفِرَت فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## پُل صراط پر آسانی

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا، یعنی گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا“ ”وَرَاَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّةً وَ یَحْبُو مَرَّةً، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمّتی پُل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل ریگ کر چل رہا ہے اور کبھی تو نیچے لٹک جاتا ہے، ”فَجَاءَتْهُ صَلَاتُهُ عَلَی، پس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود پاک آیا“ ”فَاَخَذَتْهُ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاَزَ، اور اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا حتیٰ کہ وہ صحیح و سلامت گزر گیا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۱۳۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت نے تو ہم گناہ گاروں کے غم ہی غلط**

کر دیئے کہ اگر ہم تُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُر و رَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی ذاتِ ستودہ صفات پر درودِ پاک کی پتیاں نچھاور کریں تو دیگر فضائل کے

ساتھ ساتھ اسکے عمدہ نتائج کا یوں ظہور ہوگا کہ اسکی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



پُلِ صراطِ با آسانی عبور ہوگا۔

یاد رکھئے! کہ جہنم کی آگ تاریک ہوگی اور پُلِ صراطِ اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوگا فقط وہی کامیاب ہوگا جس پر ربُّ الاکرم عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل و کرم ہوگا، یَقِیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فَضْل و کرم کے حُصُول کا ایک بہترین ذریعہ حُضُورِ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دُرودِ پاک کی کثرت بھی ہے کہ اگر ہم حُضُورِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھیں تو اس کی بَرَکت سے پُلِ صراط کی تاریک راہ روشن و مُتَوَر ہو جائے گی اور ہم اس دُشوار گزارِ مرحلے سے نجات پا جائیں گے۔ جیسا کہ

### پُلِ صراط کا نُور

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نُور بار ہے: ”الصَّلَاةُ عَلَى نُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ ظُلْمَةِ الصِّرَاطِ، یعنی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروز قیامت پُلِ صراط کی تاریکی میں نُور ہوگا۔“ ”وَمَنْ ارَادَ أَنْ يُكْتَثَلَ لَهُ بِالْمَكِّيَالِ الْاَوْفَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اور جسے یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن اسے اُجڑ کا پیانا نہ بھر بھر کے دیا جائے“ ”فَلْيَكْثُرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى“ تو اسے چاہئے کہ مجھ پر بکثرت دُرود بھیجے۔

(القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاة علی رسول اللہ..... الخ، ص ۱۱۸)

دُعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت“ جلد اول صفحہ 253 پر ہے: صراط، حق ہے، یہ ایک پُل ہے کہ پُشتِ جہنم پر ٹُھب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاء و مرسلین، پھر یہ اُمت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسبِ اختلافِ اعمال (اپنے مختلف اعمال کے حساب سے) پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوند کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے اور پُلِ صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ عزَّوَجَلَّ ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔

یہ تمام اہلِ محشر تو پُل پر سے گزرنے میں مشغول، مگر وہ بے گناہ، گناہگاروں کا شفیق پُل کے کنارے کھڑا ہوا بکمالِ گریہ و زاری اپنی اُمتِ عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دُعا کر رہا ہے: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اِیُّہِیْ اِن

گناہگاروں کو بچالے بچالے۔ اور ایک اسی جگہ کیا! حُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس دن تمام مَواطِن (مقامات) میں دَورہ فرماتے رہیں گے، کبھی میزبان پر تشریف لے جائیں گے، وہاں جس کے حُسنات میں کمی دیکھیں گے، اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوضِ کوثر پر جلوہ فرماہیں، پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پُل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا۔

جیسا کہ حضرت سَیدُنا اَنَسُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں روزِ محشر اپنی شفاعت کرنے کی درخواست کی تو خلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داوِور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اَنَا فَاعِلٌ“ وہ تو میں کروں گا ہی۔ میں نے عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پھر میں آپ کو تلاش کہاں کروں.....؟“ فرمایا: ”اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبْنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ، پہلے پہل تم مجھے پُلِ صراط پر تلاش کرنا، میں عرض گزار ہوا کہ اگر صراط پر آپ کو نہ پاؤں تو.....؟“ فرمایا: ”فَاُطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیزَانِ، پھر میزبان پر مجھے دیکھ لینا۔“ میں نے عرض کی: اگر میزبان پر بھی آپ سے ملاقات نہ ہو پائے تو.....؟ فرمایا: ”فَاُطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَاِنِّیْ لَا اَخْطِیْ ہٰذِہِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ تو پھر ایسا کرنا کہ

حوضِ کوثر پر دیکھ لینا (بس) میں ان تین جگہوں میں سے کسی جگہ تمہیں ضرور مل جاؤں گا۔“

(ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء فی شان الصراط، ۱۹۵/۴، حدیث: ۲۴۴۱)

اُسْتَاذِ رَمَنْ شَهْنَشَاهُ سَخْنُ مَوْلَانَا حَسَنَ رِضَا خَانَ عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ اپنے نعتیہ

دیوان ”ذوقِ نعت“ میں اس مضمون کی منظر کشی کچھ یوں فرماتے ہیں:

زبان سُوکھی دکھا کر کوئی لبِ کوثر جنابِ پاک کے قدموں پہ گر گیا ہوگا

کوئی قریب تر از و کوئی لبِ کوثر کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہوگا

ہزار جانِ فدا نرم نرم پاؤں سے پکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۳۶)

غرض ہر جگہ انہیں کی دُوبائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہے

اور ان کے سوا کس کو پکارے.....؟! کہ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے، دوسروں کو کیا

پوچھے، صرف ایک یہی ہیں، جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں اور تمام عالم کا بار ان کے ذمے:

کوئی کہے گا دُوبائی ہے یا رسول اللہ! تو کوئی تھام کے دامن چل گیا ہوگا

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جَحِیم وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے قسم خدا کی یہی حال آپ کا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جَنَّت میں ٹھکانا

حضرت سَیدُنا انس بن مالک رَضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رَحمت، شَفیع اُمّت صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلَیْ فِی یَوْمِ اَلْفِ مَرَّةٍ، جو شخص ایک دن میں ہزار مرتبہ مجھ پر دُرود شریف پڑھ لیا کرے،“ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّةِ، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جَنَّت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء،

الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جَنَّت ایک مکان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف شفاف کہ اندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے، جَنَّت میں چار دریا ہیں، ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکان میں جاری ہیں۔ جنتیوں کو جَنَّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً اُن کے سامنے موجود ہوگا اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کا گوشت کھانے کو چاہی ہو تو اسی وقت بھٹنا ہوا اس کے پاس آجائے گا۔ (بہار شریعت، ص ۱۵۲ تا ۱۵۶ ملتقطاً)

دُرود پاک پڑھنے والا کس قدر بختور ہے کہ مرنے سے پہلے ہی جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور جس خوش نصیب کو دنیا ہی میں اس کا جنتی محل دکھا دیا جائے تو اللہ عزوجل کی رحمت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت سے اُمید واثق ہے کہ نہ صرف وہ داخل جنت ہوگا بلکہ اسکی ابدی نعمتوں سے محظوظ بھی ہوگا اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل۔ اسی ضمن میں ایک اسلامی بھائی کی مدنی بہار سنئے اور خوشی سے سر دھنئے۔ چنانچہ

اندرونِ سندھ کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بھائی نعمان عطاری (عمر تقریباً 18 سال) 2002ء میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ سرپرستِ مستقل طور پر سبزو سبز عمامہ شریف سجالیا۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کی کوشش کے ساتھ ساتھ سُنن و مُستحبات پر عمل کی کوشش کیا کرتے۔ نماز فجر کیلئے مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے ”صدائے مدینہ“ لگانا ان کا معمول تھا۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرتے۔ ان کا خاص عمل جو ہم محسوس کرتے تھے وہ کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنا تھا۔ 2004ء میں وہ شدید بیمار ہو گئے یہاں تک کہ چار پائی سے جا لگے۔ اس حالت میں بھی چار پائی کے قریب ہی مصلیٰ بچھا کر نماز ادا کیا کرتے۔ جب حالت زیادہ بگڑی تو انہیں ہسپتال میں داخل کروادیا گیا۔ ایک بار

مجھ سے فرمانے لگے کہ آج میں بیٹھ کر آنکھیں بند کئے دُرودِ پاک پڑھ رہا تھا اور آگے پیچھے جھوم رہا تھا تو میری خوش نصیبی اپنی معراج کو پہنچ گئی، میں نے دیکھا کہ سامنے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلبِ وسیدہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَظَّرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرمایں۔ لبِ ہائے مُبارکہ کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول تھڑنے لگے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے ”جب دُرود شریف پڑھو تو آگے پیچھے نہیں دائیں بائیں جھومو۔“ اپنے بھائی کی بختِ آوری کا بیان سُن کر میں بھی جھوم اُٹھا۔ اب تو وہ کئی کئی گھنٹے آنکھیں بند کئے مسلسل دُرودِ پاک، الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اور کَلِمَۃ طَیِّبَہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ کا وِرْد کرتے رہتے۔ والد صاحب جب کبھی جوانِ اولاد کی بیماری کے باعث زیادہ رنجیدہ ہوتے اور ڈاکٹر پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے تو ڈاکٹر صاحب والد صاحب کو تسلی دیتے ہوئے کہتے: ”موت تو برحق ہے مگر ہم آپ کے بیٹے کے علاج پر خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور رشتہ کر رہے ہیں کہ آپ کتنے خوش نصیب باپ ہیں، جن کی اولاد ایسی نیک ہے کہ برابر دُرودِ کرود میں مصروف رہتی ہے۔“

10 رَمَضان المبارک ۱۴۲۴ھ بروز جمعہ رات کم و بیش 2 بجے بھائی

کی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر آکسیجن لگا دی گئی۔ پھر بھی عالم غنودگی میں کچھ

پڑھے جارہے تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے ہونٹوں سے  
 کان لگائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْہِ اَس وقت اُن کی زبان پر کَلِمَہ طَیْبَہ لَا اِلٰہَ اِلَّا  
 اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے بھائی نے دَم توڑ دیا۔  
 چند دنوں بعد اہل خانہ میں سے کسی نے خواب دیکھا کہ بھائی نعمان عطاری  
 بَحْتُ الْفِرْدَوْس میں سَبْزِ عمامہ شریف سجائے تشریف فرما ہیں اور چہرہ خوشی سے  
 دَمک رہا ہے۔ پوچھا: ”تمہیں یہ مقام کیسے ملا؟“ فرمایا: سَبْزِ عمامہ شریف  
 اپنانے کی بَرکَت سے، جب مجھے قبر میں سب چھوڑ کر چل دیئے اور جب  
 سرکارِ مدینہ، راحۃِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری  
 ہوئی تو میں نے ادباً ہاتھ باندھ لئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 مُسکرا دیئے اور کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”جو ہماری سُنّت سے راضی ہیں وہ ہمارے  
 ہیں اور جنہیں ہماری سُنّت سے پیار نہیں ان سے ہمارا بھی کوئی واسطہ نہیں۔“

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مددنی  
 ماحول پر استقامتِ جاودانی اور توفیقِ کثرتِ دُرود خوانی عطا فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم





## سب سے افضل دن

خاتَمُ النَّبِيِّینَ، صَاحِبِ قُرْآنِ مُبِینِ، مَحْبُوبِ رَبِّ الْعَالَمِینَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ لَئِشِین ہے: ”اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ یعنی بے شک تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے۔“ ”فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ، اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی اور اسی دن انکی رُوح قبض کی گئی۔“ ”وَفِیْہِ النَّفْحَةُ وَفِیْہِ الصَّعْقَةُ، اور اسی دن صُور پھونکا جائے گا۔“ ”فَاَکْثَرُ وَاَعْلٰی مِنَ الصَّلَاةِ فِیْہِ، لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرو۔“ ”فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَّعْرُوضَةٌ عَلَیَّ، کیونکہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فضل یوم

الجمعة و ليلة الجمعة، ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۱۰۴۷)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرِ الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر دُرودِ پاک پڑھنے کے فوائدِ کثیرہ کے پیشِ نظریوں تو کسی دن کی تخصیص کے بغیر ہر دن ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرودِ پاک پڑھنا چاہئے مگر جمعۃ المبارک کی مبارک گھڑیوں میں، اور دنوں کی نسبت، بطورِ خاص دُرودِ پاک کی کثرت کا اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ

بکثرت احادیثِ مبارکہ میں اس دن دُرود خوانی کی کثرت کی تاکید فرمائی گئی ہے۔  
 احادیثِ کریمہ میں روزِ جمعہ کے بے شمار فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں،  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے پیارے  
 حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں جُمُعۃ المبارک کی  
 نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مگر افسوس! ہم ناقدِ رے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں  
 کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب  
 دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روزِ جہنم کی آگ نہیں سلگائی جاتی، جُمُعہ کی  
 رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامت دُہن کی طرح اٹھایا  
 جائیگا، جُمُعہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا اور  
 عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان  
 علیہ رحمۃ المنان کے فرمان کے مطابق، ”جُمُعہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر حج  
 کے برابر ہے، جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے۔“ (مرآۃ، ۳۲۳/۲،  
 ۳۲۵، ملخصاً) (چونکہ اس کا شرف بہت زیادہ ہے لہذا) جُمُعہ کے روز گناہ کا  
 عذاب (بھی) ستر گنا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۶)

## قبولیتِ دعا کی ساعت

سرکارِ مکرمہ، سردارِ مَدینۃِ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عنایت نشان ہے، جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دیگا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی يوم الجمعة، ص ۴۲۲، حدیث: ۸۵۲)

ایک موقع پر حُصَو ر پر نور، شافعِ یوم النُّشور صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس گھڑی کی نشاندہی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔“ (ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الساعة اللتی ترجی ..... الخ، ۳۰/۲، حدیث: ۴۸۹)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَنَانِ فرماتے ہیں: ”ہر رات میں روزانہ قبولیتِ دُعا کی ساعت آتی ہے مگر دنوں میں صرف جُمُعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالب یہ کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔“ ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: ”اس ساعت کے متعلق علماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔“

**حکایت:** حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا اس وقت خود

حُجْرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادمہ فَضَّہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو باہر کھڑا کرتیں، جب

آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیدہ اپنے ہاتھ دُعا

کیلئے اُٹھائیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دُعا مانگے جیسے یہ

قرآنی دُعا: ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ (۲۱)

(پ ۲، البقرہ: ۲۰۱) (ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دُنیا میں بھلائی

دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)۔“

(مرآة، ۳۱۹/۲ تا ۳۲۵، ملخصاً)

دُعا کی نیت سے دُرود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرود بھی عظیم الشان دُعا

ہے بلکہ اگر ہم اخلاص کے ساتھ دُرود پاک پڑھ کر صدقِ دل سے اللہ عزَّوجلَّ

کی بارگاہ میں کسی حاجت کا سوال کریں تو اس کی رحمت سے قوی اُمید ہے کہ وہ

ہمارا سوال رد نہیں فرمائے گا اور ہمارے خالی دامن کو ہر مراد سے بھر دے گا۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔ اس ضمن میں ایک حکایت سُنئے اور جھوم اُٹھئے۔ چنانچہ

## جو مانگنا ہے مانگو

حضرت سیدنا احمد بن ثابت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيهِ فرماتے ہیں:

دُرود و سلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک

رات (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ جنّات کی ایک جماعت کے روبرو کھڑا ہوں،

میں نے ان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کسی بُرگ کا نام لیا کہ

ان کے ہاں سے۔ وہ بُرگ ہمارے اہل قرابت میں سے تھے، میں نے پوچھا:

تمہارا ارادہ کہاں کا ہے؟ کہنے لگے: إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مکہ معظمہ اور روضہ نبوی

عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کا ارادہ ہے۔ میں نے کہا: مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ بولے اگر ارادہ ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے گا۔ میں اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ مجھے لے کر ہوا میں بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اُڑنے لگے، ایک ساعت کے بعد ہم مکہ میں تھے۔ وہ بولے: یہ رِبَابِیْتُ الْحَرَامِ۔ اُنہوں نے طواف کیا اور میں نے بھی ان کے ہمراہ طواف کیا، پھر اُنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لے کر مجھے ساتھ لیا اور اگلے ہی لمحے ہم لوگ مسجدِ نبوی عَلَی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ میں تھے، ہم لوگ بیٹھے ہی تھے کہ ایک خُوبصورت شخص ہاتھ میں ایک بڑا برتن جس میں ثرید (شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی) اور شہد لے کر آیا اور کہا شروع کیجئے۔ میں نے اسے کہا: میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کھانا کھاؤ، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لائیں گے اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم ان کی زیارت سے بھی مُشَرَّف ہو گے۔ میں نے دل میں کہا، کیسی تَعَجُّب کی بات ہے ابھی میں نے اپنا گھر چھوڑا اور تھوڑی ہی دیر میں مِلَّہُ مُعَظَّمہ اور رَوْضۂ رَسُول کی حاضری سے مُشَرَّف ہو گیا، مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ جن ساتھیوں نے مجھے اُٹھایا تھا وہ کون لوگ تھے اور ان کا نسب کیا تھا؟ میں نے ان سے کہا: میں تم سے خدائے بُورگ و برتر اور اس کے نبي کریم صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اللہ کے نبی حضرت سَيِّدُ نَادَاؤَد عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تمہارا ٹھکانا کہاں ہے اور تمہارا نُسب کیا ہے؟ اُنہوں نے گردنیں جھکا لیں اور بولے: ہم ہمیشہ مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہ کے رہنے والے جن ہیں۔ میں نے کہا میں حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ بولے، کھانا کھا لو اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ دیدار بھی ہو جائے گا۔ میں نے کھانا کھایا، پھر ہم نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گردن مُبَارک سب سے بلند ہے اور اپنی گردن مُبَارک اور شانہ اقدس کے لحاظ سے سب پر فائق ہیں، جب حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ”احمد! کیا ساری نیکیاں دفعۃً سَمِیٹنا چاہتے ہو؟ اپنے نَفْس پر نرمی کرو، تم پر یہی لازم ہے۔“ اور یہ بھی ارشاد فرمایا: ”مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو تمہارے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ضامن ہو جائیں؟“ فرمایا: ”مجھ پر دُرود پڑھنا لازم کر لو جو مانگو گے ملے گا۔“ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المراثی

والحکایات..... الخ، اللطیفۃ السادسة عشرة، ص ۱۳۱)

مَآگ مَن مَآثی مَنہ مَآگِی مُرَادِی لے گا

نہ یہاں ”مَنہ“ ہے نہ مگلتے سے یہ کہنا ”کیا ہے“ (حدائق بخشش، ص ۱۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## روزِ محشر کی پیاس سے محفوظ

حضرت سیدنا کعب الاحبار رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا  
موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جو وحی کی گئی تھی اس میں اللہ تعالیٰ  
نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یا موسیٰ  
لَوْ لَا مَنْ يَحْمَدُنِي، اے موسیٰ! (علیہ السلام) اگر میری حمد کرنے والے نہ ہوتے،“ ”مَا  
اَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً، تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی پانی کا نہ اتارتا،“ ”وَلَا اَنْبَتُ مِنَ  
الْاَرْضِ وَرَقَةً، اور نہ ہی زمین پر کوئی پتا اگاتا،“ ”يَا مُوسَى لَوْ لَا مَنْ يَعْبُدُنِي“ اے موسیٰ!  
(علیہ السلام) اگر میرے عبادت گزار نہ ہوتے، ”مَا مَهَلْتُ مَنْ يُعْصِنِي طَرْفَةَ عَيْنٍ،  
تو میں نافرمانوں کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دیتا۔“ ”يَا مُوسَى لَوْ لَا مَنْ يَشْهَدُ اَنْ لَا  
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، اے موسیٰ! (علیہ السلام) اگر لا الہ الا اللہ کی شہادت دینے والے نہ  
ہوتے لَسَيَلْتُ جَهَنَّمَ عَلَى الدُّنْيَا، تو جہنم کو دنیا پر بہا دیتا،“ پھر ارشاد فرمایا: ”يَا مُوسَى  
اَتُحِبُّ اَنْ لَا يَنَالَكَ مِنْ عَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ اے موسیٰ! (علیہ السلام) کیا تم یہ  
پسند کرتے ہو کہ قیامت کے دن تمہیں پیاس محسوس نہ ہو؟ عرض کی: اے میرے پروردگار!  
ہاں میں یہ پسند کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”فَاكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ، تو ایسا کرو  
کہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرو۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۶۳)

## گرمی محشر کا عالم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کاروانِ حیات اگر رواں دواں ہے تو صرف اور صرف اللہ عزَّ وَّجَل کی حمد و ثناء بجالانے والوں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کے طفیل، اگر یہ مقبولانِ بارگاہ نہ ہوتے تو نجانے ہم گناہگاروں کا کیا بنتا۔ نیز اس روایت سے یہ بھی پتا چلا کہ روزِ محشر کی پیاس سے نجات کا بہترین ذریعہ پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنا ہے۔ یاد رکھئے کہ محشر کی پیاس کوئی معمولی پیاس نہ ہوگی کیونکہ اُس دن اس قدر شدت کی گرمی ہوگی کہ اہل محشر سر تاپا پسینے میں نہاتے ہوئے اور پیاس کی شدت سے بے حال ہو رہے ہوں گے، حدیث شریف میں ہے غیب دان آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”يُعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتِ كَذَلِكَ لَوْ كُنَّ يَسْمَعُونَ“ قیامت کے دن لوگ پسینے سے شرابور ہوں گے، ”حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا“ حتیٰ کہ اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالیٰ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ..... الخ، ۲۵۵/۴، حدیث: ۶۵۳۲)

یا الہی! گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
یا الہی! جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۲)



صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذَرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی قیامت کے دن کی پیاس کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کاٹا ہوا جائیں گی، بعضوں کی زبانیں مُنہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے (بہار شریعت، ۱/۱۳۴) اگر ایسی کڑی دھوپ اور شدید پیاس سے نجات ہادی راہِ نجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہو جائے تو یقین جانئے کہ یہ انتہائی سستا سودا ہے۔

سُوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو ہم سیاہ کاروں پہ یا رب تپشِ محشر میں سایہ انگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو (حدائق بخشش، ص ۱۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں حُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق رفیقِ مرحمت فرما اور اس کی برکت سے ہماری دُنیوی اور اُخروی پریشانیاں دُور فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## ایک عظیم نور

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، بیکر حسن و جمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بے مثال ہے: ”مَنْ صَلَّى عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَرَّةً، جَوْشَنُ رُوزِ جُمُعَةٍ مَجِّهِ پَر سَوَارِ دُرُودِ پَاک پڑھے“، ”جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ“، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نور ہوگا“، ”لَوْ قُسِمَ ذَلِكَ النُّورُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسَّعَهُمْ“، اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔“ (حلیۃ الأولیاء، ابراہیم بن ادہم، ۴۹/۸، حدیث: ۱۱۳۴۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے قرآن مجید میں ہمیں اپنا ذکر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ذکر کو اپنی ایسی عبادت بنایا جو ہر وقت کی جاسکتی ہے اس کے لئے کوئی خاص مقام اور خاص وقت مقرر نہیں فرمایا ہم جس وقت چاہیں، جہاں چاہیں، اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا ذکر کر سکتے ہیں ایسے ہی اپنے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُود پڑھنے کو بھی ایسی منفرد عبادت بنا دیا جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں، صُبح و شام، دن رات،

چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، دُعا سے پہلے اور دُعا کے بعد، الغرض جب چاہیں جس جگہ چاہیں جن الفاظ کے ساتھ چاہیں دُرود پاک پڑھ سکتے ہیں۔ لہذا جس وقت بھی ہم دُرود شریف پڑھیں گے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتوں سے مُستفیض ہوں گے اور یہ دُرود شریف ہمارے تمام رنج و الم کو دور کرنے اور گناہوں کی معافی کے لئے کافی ہوگا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: ”اَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا، میں اپنا سارا وقت آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھتا رہوں گا۔“ تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا تُكْفِي هَمَّكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبُكَ، تب یہ دُرود شریف تیرے رنج و الم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

(ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب۔ ۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۲۶۵)

اس سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف ہر وقت پڑھ سکتے ہیں اَلْبَتَّ بعض اوقات ایسے ہیں جن میں بطور خاص دُرود شریف پڑھنا احادیثِ مبارکہ میں مذکور ہے اور علمائے کرام نے بھی کچھ مواقع بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک مقام تَشہُّد ہے، تَشہُّد کے بعد اور دُعا سے قبل دُرود شریف پڑھنے کی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب دی ہے جیسا کہ

حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بحرور

کے بادشاہ، دوعالم کے شہنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نماز میں صرف دُعا مانگتے ہوئے سنا، نہ تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت و کبریائی بیان کی اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھا۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اسے اور دوسروں کو اس بات کی تعلیم فرمائی کہ جب تم نماز پڑھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا سے شروع کیا کرو پھر مجھ پر دُرود شریف پڑھا کرو پھر جو چاہو دُعا مانگو۔

(ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۱۱۰/۲، حدیث: ۱۳۸۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس روایت سے معلوم ہوا کہ تشہد کے بعد اور دُعا سے قبل دُرود شریف پڑھنے کی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب دی ہے لہٰذا ہمیں بھی اس موقع پر دُرود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کو ہرگز ہرگز ترک نہیں کرنا چاہیے۔

امیرُ الْمُؤْمِنین حضرت سیدُ نَافَا رُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، دُعَا زَمَانٍ وَآسَمَانِ کے درمیان روک دی جاتی ہے،“ ”لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، وہ بُلَکُث نہیں ہوتی جب تک کہ تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک نہ پڑھو۔“

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲۸/۲، حدیث: ۲۸۶)

دُرَّةُ النَّاصِحِينَ میں ہے ایک بزرگ نماز پڑھ رہے تھے جب تَشَهُّد میں بیٹھے

تو رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھنا

بھول گئے رات جب آنکھ لگی تو خواب میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

زیارت سے مُشَرَّف ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”اے میرے اُمّتی! تو نے مجھ پر دُرودِ پاک کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللہُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہوا

کہ دُرودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا، یہ سن کر سردارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری

نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا

جائے۔“ سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الہی میں سارے جہان والوں

کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر دُرودِ پاک نہ ہو تو ساری

کی ساری نیکیاں اس کے مُنہ پر مادی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔

(درة الناصحين، المجلس الرابع فی فضيلة شهر رمضان، ص ۱۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت و حکایت سے دُرود شریف**

کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ دُرود شریف جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کے

نُزول کا سبب ہے وہیں عبادتوں، نیکیوں اور دُعائوں کی قبولیت کا سبب بھی ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح دُرود شریف پڑھنے کا ایک مقام دُعا

کا اوّل و آخر بھی ہے کہ جب بھی دُعا مانگیں تو اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے،  
اوّل و آخر دُرود شریف پڑھتے ہوئے دُعا مانگیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی  
برکت سے ہماری دُعا ئیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوں گی کیونکہ دو  
دُرودوں کے درمیان دُعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ مگر یاد رکھئے! ہماری دُعا درجہ  
قبولیت کو اسی صورت میں پہنچے گی کہ جب ہم دُعا کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں  
گے، آج ہم دُعا ئیں تو مانگتے ہیں لیکن وہ قبول نہیں ہوتیں اس کی کیا وجہ ہے  
حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط      ترجیہ کنزالایمان: مجھ سے دُعا کرو

(پ ۲۴، المؤمن: ۶۰) میں قبول کروں گا۔

## تین قسم کے لوگوں کی دُعا قبول نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ دُعا کے آداب

کا خیال نہیں رکھتے، بے توجہی کے ساتھ دُعا مانگتے ہیں اور پھر دُعا کی قبولیت  
میں بہت جلدی مچاتے بلکہ معاذ اللہ باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو اتنے عرصے سے

دُعا ئیں مانگ رہے ہیں، بڑے لوگوں سے بھی دُعا ئیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر

فقیر نہیں چھوڑا، یہ وظائف پڑھتے ہیں، وہ اُوراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مزار پر بھی گئے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں۔ حالانکہ بسا اوقات قبولیتِ دُعاء کی تاخیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں لہذا دعا میں جلدی نہیں مچانی چاہئے کہ یہ دُعا کے آداب کے خلاف ہے۔ جیسا کہ رئیسُ الْمُتَكَلِّمِین حضرت علامہ مولانا فاضل علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ میں فرماتے ہیں: ”(دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ) دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خُداے تعالیٰ تین آدمیوں کی دُعا قبول نہیں کرتا ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطْعِ رَحْمِ ہو تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے کہ میں نے دُعا مانگی اب تک قبول نہ ہوئی ایسا شخص گھبرا کر دعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔“ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب بیان أَنَّهُ یَسْتَجَابُ

لِلدَّاعِی مَا لَمْ یَعْجَلْ..... إلخ، ص ۱۲۶۳، حدیث: ۲۷۳۵)

## قَبُولِیتِ دُعَامِیں تاخیر ہوتو!

اس کے حاشیے میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجیدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن دُعا کی قبولیت میں جلدی مچانے والوں کو اپنے مخصوص انداز میں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَإِذَا حَمَقَ! اپنے سر سے پاؤں تک نظرِ غور کر! ایک ایک رُوس میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار درہزار

دُر ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اُس کے معصوم بندے (یعنی فرشتے) تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں، تو گناہ کر رہا ہے اور (پھر بھی) سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانے کا ہضم، فصلات (یعنی جسم کے اندر کی گندگیوں) کا دفع، حُون کی روانی، اعضاء میں طاقت، آنکھوں میں روشنی۔ بے حساب کرم بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں، کس منہ سے شکایت کرتا ہے؟ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کا ہے میں ہے! تو کیا جانے کیسی سخت بلا آنے والی تھی کہ اس (بظاہر نہ قبول ہونے والی) دُعا نے دفع کی، تو کیا جانے کہ اس دُعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے، اُس کا وعدہ سچا ہے اور قبول کی یہ تینوں صورتیں ہیں جن میں ہر پہلی، پچھلی سے اعلیٰ ہے۔ ہاں، بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی۔ (اور اللہ کی پناہ وہ پاک ہے اور عظمٰت والا)

اے ذلیل خاک! اے آبِ ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف پر غور کر کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک، مُتَعَالٰی (یعنی بلند) نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے، اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتا ہے۔ لاکھوں مُرادیں اس فَضْلِ عظیم پر نثار۔ او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ۔ اس آستانِ رفیع کی خاک پر لوٹ جا۔ اور لپٹا رہ اور ٹکلی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں!



بلکہ پُکارنے، اُس سے مُناجات کرنے کی لَدَّت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مُراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے ہرگز محروم نہ پھرے گا کہ مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيمِ انْفَتَحَ (جس نے کریم کے دروازے پر دستک دی تو وہ اس پر کھل گیا)۔  
(فضائل دعا، ص ۱۰۲)

## سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین، صاحبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربِّ العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ کہ سوار اپنے پیالے کو پانی سے بھرتا ہے پھر اسے رکھتا ہے اور سامان اٹھاتا ہے، پھر جب اسے پانی کی حاجت ہوتی ہے تو اسے پیتا ہے، وضو کرتا ہے ورنہ اسے پھینک دیتا ہے لیکن مجھے تم اپنی دُعا کے اوّل و آخر اور درمیان میں یاد رکھو۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ، باب فیما یستفتح به الدعاء من حسن الثناء..... الخ، ۲۳۹/۱۰، حدیث: ۱۷۲۵۶)

حضرت سیدنا ابنِ عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا کے ارکان، پُر، سامان اور اوقات ہیں، پس اگر دُعا ارکان کے موافق ہوئی تو قوی ہوگی اور اگر پُروں کے موافق ہوئی تو آسمان کی طرف اُڑ جائے گی اور اگر وقتوں کے موافق ہوئی تو کامیاب ہو جائے گی اور اگر اسباب کے موافق ہوئی تو کمال تک پہنچ جائے گی، دُعا کے ارکان حُضوِ قلب، رِقّت، سُکون، قرار، شُوع،

اللہ کے ساتھ دلی لگاؤ اور اسباب و علل سے قطع تعلق ہے اور اس کے پر  
صدق و سچائی اور اس کے اوقات صبح اور اس کے اسباب نبی پر دُرود پڑھنا ہے۔  
(شفاف شریف مترجم، ص ۷۱)

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: ”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ حَاجَتَهُ، يَخْضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَمْرِ حَاجَتِهِ، فَيُكَبِّرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ، تَوَاسِعَ مَا يَكُنْ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِكَثْرَتِ سَعْدٍ وَدُيَاكِمْ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَاجَتَهُ يَهْرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَمْرِ حَاجَتِهِ تَلْبَسُ كَرَمًا، وَيُخَيِّمُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ وَأَمْرِ دُعَاؤِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُؤُوسِ دُيَاكِمْ ثُمَّ يَخْتَمِرُ كَرَمًا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْبَلُ الصَّلَاتَيْنِ، كَيْونَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُونَ دُيَاكِمْ كَوَقُولِ فَرَمَاتَا، وَهُوَ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَدْعَ مَا بَيْنَهُمَا أَوْ رُوِيَاكِمْ كَرَمًا هِيَ اسْ بَاتِ مِنْ كَرَمًا أَوَّلِ وَآخِرِ) دُونَ دُيَاكِمْ (كَوَقُولِ كَرَمًا أَوْ رُوِيَاكِمْ) كَرَمًا دُونَ دُيَاكِمْ (دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ، ص ۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں نعتِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے ہماری تمام جائز حاجات کو پورا فرما۔

أَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



## بیان نمبر 22

## صدقے کی استطاعت نہ ہو تو!

محبوبِ خدائے تَوَّاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 کافر مانِ عالیشان ہے: ”اَیْمَارُ جُلِّ کَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاطْعَمَ نَفْسَہُ  
 اَوْ کَسَاہَا، جو شخص حلال مال کمائے پھر خود کھائے یا پہنے“ فَمَنْ دُوْنَهُ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ  
 فَاِنَّہَا لَہٗ زَكَاۃٌ، یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے کسی کو کھلائے یا پہنائے (یعنی صدقہ  
 کرے) تو یہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے، وَاَیْمَا رَجُلٍ لَّمْ یُکُنْ لَّہٗ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقْلُ فِی  
 دُعَاِیْہِ، اور جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی  
 دُعائیں یہ دُرود پاک پڑھ لیا کرے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ  
 وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بے شک یہ دُرود  
 اس کے لئے زکوٰۃ ہوگا۔

(شعب الایمان، باب التوکل باللہ عز و جل و التسلیم، ۸۶/۲، حدیث: ۱۲۳۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں تین چیزوں کا ذکر**

ہے۔ (۱) کسبِ حلال (۲) صدقہ (۳) دُرودِ پاک

**﴿۱﴾ کَسْبِ حَلَال**

محنت و مشقت کر کے اپنے ہاتھ سے جو رزق کمایا جائے اسے کسبِ حلال

کہا جاتا ہے۔ حلال روزی میں بڑی برکت ہوتی ہے اور حدیث پاک کی رو سے پتا چلتا ہے کہ اس سے بہتر کوئی کمائی نہیں۔ چنانچہ

## سب سے بہتر اور پاکیزہ کھانا

حضرت سیدنا مقدام بن معاذ مکیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربِّ العباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: ”مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ سَبَّحَ بِهَذَا كَهَانَ هُوَ جَوَانِسَانِ اِپَنے ہاتھ سے کما کر کھائے، وَأَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی داود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی دستکاری (ہاتھ کی کمائی) سے کھاتے تھے۔“

(بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل ..... الخ، ۱/۲، حدیث: ۲۰۷۲)

اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، تمہارے کھانوں میں پاکیزہ کھانا وہ ہے جو تمہاری محنت کی کمائی کا ہو۔ (ترمذی،

کتاب الاحکام، باب ماجاء ان الوالد یاخذ من مال ولده، ۷/۳، حدیث: ۱۳۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جائز ذرائع آمدنی اختیار کرتے ہوئے اپنے

اہل و عیال کے لئے بقدرِ ضرورت مال کمانے میں کوئی قباحت نہیں مگر یہ خیال

رکھنا بے حد ضروری ہے کہ ہماری لاپرواہی کی وجہ سے ہماری حلال روزی میں حرام کی آمیزش ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے ورنہ بڑی حسرت ہوگی۔ یاد رکھئے! بندہ اپنے حصے کی روزی کھا کر، زندگی گزار کر لوگوں کے کاندھوں پر جنازے کے پنجرے میں سوار ہو کر جب جانبِ قبرستان سدھارتا ہے تو دنیا میں اپنے اہل و عیال کی مصیبت میں اندھا ہو کر ان کی خاطر جائز و ناجائز کی پروا کئے بغیر کمائے ہوئے مال پر ملال کرتے ہوئے لوگوں کو جو نصیحت کرتا ہے اسے بیان کرتے ہوئے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب مُردے کو تخت پر رکھ کر اٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح پھر پھر اکر تخت پر بیٹھ کرِندا کرتی ہے کہ اے میرے اہل و عیال! دُنیا تمہارے ساتھ اس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیرِ حلال مال بچے کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اس کا نفع اُن کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گزری ہے اس سے ڈرو۔“ (یعنی عبرت حاصل کرو۔)

(التذکرۃ قرطبی، ص ۷۶)

## لُقمۃ حَرام کا وِبال

مَنْقُول ہے کہ جب انسان کے پیٹ میں حرام کا لُقمہ پڑتا ہے تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر اُس وقت تک لَعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لُقمہ

اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿2﴾ صدقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں صدقہ کا تذکرہ بھی ہے جیسا کہ

خَلْق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داوِ رِضَی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے حلال مال کمایا اور مخلوقِ خُدا میں سے کسی کو کھلایا یا پہنایا تو وہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے۔“

قرآنِ پاک اور احادیثِ کریمہ میں جا بجا صدقے کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس کے فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِم ۖ تَرْجِيَةً كُنُزَ الْإِيمَانِ: اور کھانا کھلاتے ہیں

مُسْکِیْنًا وَیَتِیْمًا وَآسِیْرًا ① اس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور

(پ ۲۹، الدھر: ۸) اَسیر کو۔

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ

اللہ اَدٰی خَوَائِنِ الْعِرْفَان میں اس آیتِ کریمہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے

ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کی کنیز فُضَّہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحت دی، نذر کی وفا کا وقت آیا، سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرت علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیانہ ہے) بخولائے، حضرت خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک ایک صاع تینوں دن پکا یا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اَسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان حضرات کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اس نے انہیں جنت کا قحطدار قرار دیتے ہوئے ان کی بابت ارشاد فرمایا:

وَجَزَلْنَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور ان کے صبر پر انہیں وَحَرِيرًا ۝ (پ ۲۹، الدھر: ۱۲) جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدقہ و خیرات ڈھیروں برکات کے ساتھ

ساتھ آفات و بلیات سے نجات حاصل کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔

## صَدَقَے سے امراض دُور کرو

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوشِ نِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمتِ نشان ہے:

”تَصَدَّقُوا وَ دَاوُوا مَرَضَاکُمْ بِالصَّدَقَةِ، صَدَقَہ دوا اور صَدَقَے کے ذریعے اپنے مریضوں کا مُد ادا کیا کرو فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تَدْفَعُ عَنِ الْأَعْرَاضِ وَالْأَمْرَاضِ، بے شک صَدَقَہ حادثوں اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے وَہِیَ زِیَادَةُ فِیْ أَعْمَالِکُمْ وَحَسَنَاتِکُمْ اور یہ تمہارے اعمال اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی

الزکاة، فصل فیمین اتاہ اللہ مالاً من غیر مسالۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۳۵۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿3﴾ دُرودِ پاک

حدیث شریف میں تیسری چیز جس کی ہمیں تعلیم دی گئی وہ حَبِیْبِ مُکَرَّم، محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُحْتَرَمِ پُر دُرودِ پاک پڑھنا ہے کہ اگر کوئی شخص اس قَدْرِ مُفْلِس و نادار ہے کہ اس کے پاس اپنی حاجت سے زائد مال نہیں جسے وہ راہِ خُداوندی غَزْوِ جَلِّ میں صَدَقَہ کرے تو اسے چاہئے کہ غم نہ کرے بلکہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبُوْت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرِ کت پُر دُرودِ پاک پڑھ لیا کرے کہ اس کا یہ دُرودِ پاک



پڑھنا ہی اس کی طرف سے زکوٰۃ (صدقہ کے قائم مقام) ہوگا جیسا کہ بیان کردہ حدیث پاک میں صدقہ کرنے والے اور دُرود شریف پڑھنے والے، دونوں کے حق میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک ہی بات ارشاد فرمائی: ”فَإِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ، یہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے۔“

یوں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دُرود پاک پڑھنا باعثِ سعادت ہونے کے علاوہ ایک عظیم عبادت بھی ہے، بزرگوں نے دُرود شریف پڑھنے کی حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم، رحیم اور شفیق ہے اور حبیبِ خدا، تاجدارِ انبیاء، سرورِ ہر دوسرِ اَصْلٰی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں اس لئے مُحْسِنِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان کے شکر یہ کے طور پر ہم پر دُرود پاک پڑھنا مُقَرَّر کیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ سخاوی فرماتے ہیں: ”نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھنے کا مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی پیروی کر کے اس کا قرب حاصل کرنا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق کو ادا کرنا ہے۔“ بعض بزرگوں نے مزید فرمایا: ”ہمارا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پر دُرود بھیجنا ہماری طرف سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درجات کی بلندی کی سفارش

نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم جیسے ناقص بندے، آپ جیسی کامل و اکمل ذاتِ بابرکت کے لئے شفاعت نہیں کر سکتے۔ لیکن حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے پناہ احسانات ہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے لئے دوزخ سے نجات، جَنّت میں دخول، آسان ترین اسباب کے ذریعے کامیابی کے حُصول، ہر طرف سے سعادت کے وُصول اور بلند مرتبوں اور عظیم فضیلتوں تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں اس لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس کا بدلہ چکانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہم چونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے احسان کا بدلہ چکانے سے عاجز تھے تو اس نے دُرود شریف پڑھنے کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ تاکہ ہمارے پڑھے ہوئے دُرود آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے احسان کا بدلہ بن جائیں۔“

(رحمتوں کی برسات، ص ۳۷ تا ۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود پاک پڑھنے میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے چنانچہ ابو محمد فرماتے ہیں: ”نبی رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنے کا نفع حقیقت میں تیری طرف لوٹتا ہے گویا تو اپنے لئے ہی دُعا کر رہا ہے۔“ جیسا کہ

## دُرود پاک اپنے پڑھنے والے کیلئے استغفار کرتا ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيَ عَلَى صَلَاةِ الْأَعْرَاجِ بِهَا مَلَكٌ، جب کوئی بندہ مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ اس دُرود کو لے کر اوپر جاتا ہے حتّٰی یَجِیَّ بِهَا وَجْهَ الرَّحْمَنِ اور اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے، تو اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے: ”إِذْهَبُوا بِهَا إِلَى قَبْرِ عَبْدِی، اس دُرود پاک کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ“ ”تَسْتَغْفِرُ لِقَائِهَا وَتُقَرَّبُ بِهَا عَيْنُهُ“ یہ دُرود اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا اور اُس کی آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة علیه وعلى آله ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۲۲۰۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجلّ! ہمیں رزقِ حلال کمانے اور اس کے ذریعے اپنی راہ میں صدقہ و خیرات کرنے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

رَحْمَ کَیَا کر تم پر رَحْمَ کَیَا جَاے گا اور مُعَاف کرنا اختیار کرو اللہ عزّوجلّ تمہیں مُعَاف

(مسند احمد، ۶۸۲/۲، حدیث: ۷۰۶۲)

فرمادے گا۔

## رضائے الہی والا کام

اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:  
میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ فرحت  
نشان ہے: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ رَاضِياً فَلْيَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ، جسے یہ بات  
پسند ہو کہ وہ اللہ عزَّوجلَّ سے اس حال میں ملے کہ اللہ عزَّوجلَّ اس سے راضی ہو اسے  
چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھے۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۶۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر ہم روزِ  
قیامت اللہ عزَّوجلَّ کی بارگاہ میں سُرخرو ہونا چاہتے ہیں تو مَحَبَّت و شوق  
کیساتھ سرکارِ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
ذاتِ طیبہ پر دُرود پاک پڑھنے کو اپنے روز و شب کا وظیفہ بنالیں کیونکہ دُرودِ  
پاک نہ صرف اللہ عزَّوجلَّ کی رضا و خوشنودی اور حصولِ رحمت کا بہترین ذریعہ  
ہے بلکہ اللہ عزَّوجلَّ کے قہر و غضب سے امان کا ضامن بھی ہے۔ چنانچہ

**غَضَبُ الہی سے امان**

مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض

کی: یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فرماتا ہے:

”مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ اسْتَوْجَبَ الْإِمَانُ مِنْ سَخَطِي، جو شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اس کے لئے میرے غضب سے امان واجب ہوگئی۔“ (سعادة الدارين، الباب الثانی فیماورد فی فضل الصلاة ..... الخ، حرف القاف، ص ۹۰)

## مُخْلِص کا عملِ قلیل بھی کافی ہے

مگر یاد رہے کہ ہمارا ہر عملِ اخلاص پر مبنی ہونا چاہیے کہ بے شکِ اخلاص کے ساتھ کیا جانے والا بظاہر چھوٹا عمل بھی بہت بڑا درجہ رکھتا ہے۔ چنانچہ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ”أَخْلَصْ دِينَكَ يَكْفِيكَ الْقَلِيلُ مِنَ الْعَمَلِ، تم اپنے دین میں مُخْلِص ہو جاؤ تمہارا تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔“

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ، ۳۴۲/۵، حدیث: ۶۸۵۹)

## گھڑی بھر کا اخلاص باعثِ نجات

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سَيِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں: ”ایک ساعت کا اخلاص ہمیشہ کی نجات کا باعث ہے مگر اخلاص بہت کم پایا جاتا ہے۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب النية والاخلاص

والصدق، الباب الثانی فی الاخلاص وفضيلته ..... الخ، ۱۰۶/۵)

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: ”کس کا عمل خالص ہوتا ہے؟“ فرمایا: ”اُسی شخص کا عمل اخلاص پر مبنی مانا جائیگا جو صرف اللہ عزوجل کی رضا کیلئے عمل کرے اور اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس عمل کے سبب اس کی تعریف کریں۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ والاخلاص والصدق، الباب

الثانی فی الاخلاص وفضیلته..... الخ، ۵/۱۱۰)

ترے خوف سے تیرے دُور سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں گا مپتایا الہی!

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الہی! (وسائل بخشش ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لَمَحْه بھر میں مَغْفِرَت

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مَغْفِرَت نشان ہے: ”جس نے یہ دُرود شریف پڑھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے پہلے اس کی مَغْفِرَت کر دی جاتی ہے۔“

(سعادة الدارين، الباب الثامن فی کیفیات الصلاة..... الخ، الصلاة)

السادسة، ص ۲۴۴)

## رَحْمَتِ حَقِّ ”بہانہ“ می جوید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمت کرنے پر آتا ہے تو یوں بھی سبب بناتا ہے کہ کسی ایک عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمادیتا ہے اور پھر اسی کے باعث اُس پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ اس ضمن میں ایک اور حدیث مبارک پیش کی جاتی ہے جس میں مُتَعَدِّد ایسے لوگوں کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی نیکی کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی گرفت سے بچ گئے اور رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی آغوش میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار خُصُّو را کرم، نُورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کیلئے مَلِکُ المَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے لیکن اُس کا ماں باپ کی اطاعت کرنا سامنے آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص پر عذابِ قَبْر چھا گیا لیکن اُس کے وُضُو (کی نیکی) نے اُسے بچالیا۔ ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ (کرنے کی نیکی نے) اُسے بچالیا۔ ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے (اُس کی) نماز نے بچالیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر

لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کے روزے آگئے اور (اُس نیکی نے) اُس کو سیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ جہاں انبیائے کرام علیہم السلام حلقے بنائے ہوئے تشریف فرما تھے، وہاں ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اُس کا غُسلِ جَنَابَت آیا اور (اُس نیکی نے) اُس کو میرے پاس بٹھا دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے اُندھیرا ہی اُندھیرا ہے اور وہ اس اُندھیرے میں حیران و پریشان ہے تو اُس کے حُجّ و عمرہ آگئے اور (ان نیکیوں نے) اُس کو اُندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اُس کو مُنہ نہیں لگاتا تو صلہ رُحْمی (یعنی رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنے کی نیکی) نے مؤمنین سے کہا کہ تم اِس سے بات چیت کرو۔ تو مسلمانوں نے اُس سے بات کرنا شروع کی۔ ایک شخص کے جُسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اُس کا صَدَقہ آگیا اور اُس کے آگے ڈھال بن گیا اور اُسکے سر پر سایہ فُلن ہو گیا۔ ایک شخص کو زَبَانِیہ (یعنی عذاب کے مخصوص فرشتوں) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اُس کا اَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ آیا (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے کی نیکی آئی) اور اُس نے اُسے بچا لیا اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے



لیکن اُس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان حجاب (یعنی پردہ) ہے مگر اُس کا حُسنِ اخلاق آیا اس (نیکی) نے اُس کو بچا لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملا دیا۔ ایک شخص کو اُس کا اعمال نامہ اُلٹے ہاتھ میں دیا جانے لگا تو اُس کا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور (اس عظیم نیکی کی بَرَکت سے) اُس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ایک شخص کی نیکیوں کا ڈزن ہلکا رہا مگر اُس کی سخاوت آ گئی اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔ ایک شخص جہنم کے کنارے پرکھڑا تھا مگر اُس کا خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ آ گیا اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص جہنم میں گر گیا لیکن اُس کے خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں بہائے ہوئے آنسو آ گئے اور (ان آنسوؤں کی بَرَکت سے) وہ بچ گیا۔

ایک شخص پُلن صراط پر کھڑا تھا اور پُٹنی کی طرح لرز رہا تھا لیکن اُس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ حُسنِ ظُنن (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان کہ وہ رحمت ہی کرے گا) آیا اور (اس نیکی نے) اُسے بچا لیا اور وہ پُلن صراط سے گزر گیا۔ ایک شخص پُلن صراط پر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا کہ اُس کا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا آ گیا اور (اس نیکی نے) اُس کو کھڑا کر کے پُلن صراط پار کروا دیا۔ میری اُمت کا ایک شخص جنت کے دروازوں کے پاس پہنچا تو وہ سب اس پر بند تھے کہ اس کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینا آیا اور اُس کے لئے جنتی دروازے کھل گئے اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۶۵)

## چُغَل خوری اور تہمت کا وبال

اسی طرح بسا اوقات ہماری نظر میں بظاہر چھوٹا سا گناہ جسے ہم معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں وہی ہماری بربادی آخرت کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسا کہ بیان کردہ روایت کے آخر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ”میں نے کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا کہ جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا، اے جبریل! یہ کون ہیں؟“ تو انہوں نے بتایا: ”الْمَشَاءُ وَنَ بَيْنَ النَّاسِ بِالنَّمِيمَةِ، یہ لوگوں کی چُغَل خوری کرنے والے ہیں۔“ اور کچھ لوگوں کو زبانوں سے لٹکے ہوئے دیکھا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اُن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: ”هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كَتَبْنَا، یہ لوگوں پر بلا و جہالِ اِزام گناہ لگایا کرتے تھے۔“ (شرح الصدور، باب ما ينجي من عذاب القبر، ص ۱۸۳)

گرتو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ہائے! میں ناچھتم میں جلوں گا یا رب!  
عفو کرو اور سدا کے لئے راضی ہو جا اگر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب!  
(وسائل بخشش، ص ۹۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا، اطاعتِ والدین، وُضُو،

نماز، روزہ، زُکْرُ اللہ عزَّ وَّجَلَّ، حج و عمرہ، صَلَہِ رَحِمٰی، اَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهٰی

عَنِ الْمُنْكَرِ، صَدَقَهُ، حُسْنِ اخْلَاقٍ، سَخَاوَتِ، خَوْفِ خَدَاغَزَوْجَلٍّ مِیں رونا، حُضُورِ  
 صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا نیز اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ  
 حُسْنِ ظَنِّ وغیرہ وغیرہ نیکیوں کے سَبَبِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے مُعَذِّبِین (یعنی جو لوگ  
 عذاب میں مبتلا تھے اُن) پر کرم فرما دیا اور اُنہیں عتاب و عذاب سے رہائی مل گئی۔  
 بہر حال یہ اُس کے فَضْل و کرم کے مُعاملات ہیں۔ وہ مالِک و مُختار عَزَّوَجَلَّ ہے۔  
 جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب کرے، یہ سب اُس کا عَدْل ہی عَدْل  
 ہے۔ جہاں وہ کسی ایک نیکی سے خوش ہو کر اپنی رَحْمَت سے بخش دیتا ہے وہیں کسی  
 ایک گناہ پر جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کا قہر و غضب جوش پر آ جاتا ہے  
 اور پھر اُس کی گرفت نہایت ہی سخت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ طویل  
 حدیث کے آخر میں پُچھل خوروں اور دوسروں پر گناہ کی تہمت باندھنے والوں کا  
 انجام بھی ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مُلاحظہ  
 فرما کر ہمیں بتا کر مُتَنَبِّہ (یعنی خبردار) کیا لہذا عقل مند وہی ہے کہ بظاہر کوئی  
 چھوٹی سی بھی نیکی ہو اُسے ترک نہ کرے کہ ہو سکتا ہے یہی نیکی نجات کا ذریعہ بن  
 جائے اور بظاہر گناہ کتنا ہی معمولی نظر آتا ہو ہر گز ہر گز نہ کرے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

اے ہمارے پیارے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے حالِ زار پر رحم فرما، ہمیں

جھوٹ، غیبت، چُغلی، ہُبتان طرازی جیسے گناہوں سے محفوظ فرما کر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے کرم سے ہماری بے حساب بخشش و مغفرت فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## دُرودِ تَنْجِیْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَٰةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ  
جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاَتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ  
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا  
بِهَا اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَایَاتِ  
مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَٰةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ  
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

## جدا ہونے سے پہلے پہلے بخشش

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَغْفِرَتِ نشان ہے: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابِّیْنِ فِی اللہ یَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَہٗ، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے آپس میں مَحَبَّت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں ”فَیَتَصَافَحَانِ وَیَصْلَیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اور وہ مُصَافَحہ کرتے ہیں اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں“ ”إِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتَّى تَغْفِرَ ذُنُوبَهُمَا مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ، تو اُن دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (شعب الایمان، فصل فی

المصافحة والمعانقة و غیرہما..... الخ، ۱/ ۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد**

ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنا لینی چاہیے کہ ہم جب بھی کسی سے ملاقات کریں تو سلام کی سُنَّتیں اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے مُصَافَحہ کیا کریں اور اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک بھی پڑھ لیا کریں کہ سلام کرنے سے آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے

اور دُرُودِ پاک پڑھنے سے ہمارے دل میں خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت پیدا ہوتی ہے اور یہ ہمارے گناہوں کی نَخَشِش کا ذَرِیعہ بھی ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حدیثِ مبارک میں سلام و مُصَافَحَہ کا ذکر ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنَّت بھی ہے لہذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنالینی چاہیے کہ ہم جب بھی کسی سے مُلاقات کریں تو سلام کی سُنَّتوں اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے سلام و مُصَافَحَہ کیا کریں اور خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھی پڑھ لیا کریں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں قرآنِ پاک میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا ۖ تَرْجِمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: ”اور جب تمہیں کوئی بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّهَا“ کسی لَفْظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لَفْظ

(پ ۵، النساء: ۸۶) جواب میں کہو یا وہی کہہ دو۔“

## جوابِ سلام کا افضل طریقہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجِدِّ دین و مِلّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر ارشاد فرماتے ہیں: ”کم از کم السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَةُ اللہِ ملا نا اور سب سے

بہتر و بَرَکاتہ، شامل کرنا اور اس پر زیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلِیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہے۔ اور اگر اس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہا تو یہ وَعَلِیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کہے اور اگر اس نے وَبَرَکَاتُہ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زیادت نہیں۔“

## جواب سلام کے وقت خلافِ سُنّتِ الفاظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج کل ہمارے معاشرے سے یہ سُنّت ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ بد قسمتی سے ہم ملاقات کے وقت السَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے ابتدا کرنے کے بجائے ”آدابِ عرض“ کیا حال ہے؟ ”مزاج شریف“، ”صبح بخیر“، ”شام بخیر“ وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب کلمات سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں اسی طرح رخصت ہوتے وقت بھی ”خدا حافظ“، ”گڈ بائی“، ”ٹاٹا“ وغیرہ کہہ دیتے ہیں جو کہ خلافِ سُنّت ہے، ہاں رخصت ہوتے ہوئے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب بھی باہم ایک دوسرے سے ملاقات کریں، اپنے گھر میں داخل ہوں یا کسی عزیز و اقارب کے گھر جائیں تو سلام کیا کریں کہ قرآنِ پاک بھی ہمیں یہی درس دیتا

ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ  
 أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ  
 مُبَارَكَةً طَيِّبَةً  
 کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔

(پ ۱۸، النور: ۶۱)

## گھر میں داخل ہونے کے آداب

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ  
 الہادی نے مخزن العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت چند مسائل بیان کیے  
 ہیں جنہیں توجہ سے سن کر عمل کی نیت بھی کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا  
 ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”جب آدمی اپنے گھر میں  
 داخل ہو تو اپنے اہل (گھر والوں) کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں  
 بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔“ اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں  
 ہے تو کہے ”السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ  
 عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
 بَرَكَاتُهُ“ حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے فرمایا کہ مکان سے  
 یہاں مسجدیں مراد ہیں۔“ امام نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے ”السَّلَامُ



عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“ حضرت ملا علی قاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِی نے شرح شفا میں لکھا:  
 ”خالی مکان میں سید عالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر سلام عرض کرنے کی  
 وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں رُوحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔“  
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## سَلام کو عام کرو سلامتی پاؤ گے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ میں بھی سلام کی بڑی اہمیت**  
 بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے  
 روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرَّوَر، دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوْا، سلام کو عام کرو سلامتی پا لو گے۔“  
 (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب افشاء السلام... الخ، ۳۵۷/۱، حدیث: ۴۹۱)

## مَحَبَّت پیدا کرنے والا عمل

ایک اور حدیث پاک میں اللہ کے محبوب، داناے غیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”کہ تم میں چھپی اُمتوں کی بیماریاں بُغض اور حسد پھیل  
 جائیں گی،“ ”وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ، لَيْسَ حَالِقَةُ الشَّعْرِ لَكِنْ حَالِقَةُ الدِّیْنِ،  
 اور بُغْض ایک اُسترہ ہے جو بالوں کو نہیں بلکہ دین کو کاٹ دیتا ہے،“ اس ذاتِ پاک کی قسم  
 جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! ”لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا، تم  
 اس وقت تک جَنّت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ“ ”وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی

تَحَابُّوْا“ اور (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے مَحَبَّت نہ کرو، پھر فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو مَحَبَّت پیدا کرے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔“ (مسند احمد، مسند الزبیر بن العوام، ۳۴۸/۱، حدیث: ۱۴۱۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے  
مُصَافَحے کا شرف**

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:  
”مَنْ صَلَّی عَلَیْ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّةً، جُودَنْ بَہْرِیْنِ مِجْہِ پَرِیچَاسِ مَرْتَبَہٗ دُرُودِ پڑھے گا۔“ ”صَافَحَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَہٗ، قِیَامَت کے دن میں اس سے مُصَافَحہ کروں گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر ہم دن بھر میں صرف پچاس مرتبہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ لیا کریں تو حکمِ حدیثِ کل بروزِ قِیَامَت ہم گناہ گاروں کو بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلَوۃُ وَالسَّلَام سے مُصَافَحہ کرنے کا شرف ضرور حاصل ہوگا اور جس خوش نصیب کے جسم سے آپ عَلَیْہِ الصَّلَوۃُ وَالسَّلَام کے دَسْتِ مبارک مَس ہو جائیں اس کی خوش بختی کے کیا کہنے، اسے تو جہنم کی آگ بھی نہیں جلانے کی اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اس ضمن میں ایک روایت سنئے اور جھوم اُٹھیے۔ چنانچہ

## آگ نے کچھ اثر نہ کیا

مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں کہ حُصُور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے آٹے کی کچھ روٹیاں بنا کر تنور میں لگائیں تو ان روٹیوں پر آگ نے کچھ اثر نہ کیا حتیٰ کہ ان کی رطوبت بھی خشک نہ ہوئی اور جس طرح لگائی تھیں اسی طرح رہیں۔ (کوشر الخیرات، ص ۲۷۷)

## آگ سے دھلنے والا رومال

اسی طرح حضرت سیدنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد الصّمد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہ ہم ایک روز حضرت سیدنا اُنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دولت خانے پر حاضر ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حکم پا کر کنیز نے دسترخوان بچھایا۔ فرمایا: ”رومال بھی لاؤ۔“ وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضرورت تھی۔ حکم دیا: اس کو تنور میں ڈال دو! اُس نے بھڑکتے تنور میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دُودھ۔ ہم نے حیران ہو کر عرض کی: اس میں کیا راز ہے؟ حضرت سیدنا اُنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”یہ وہ رومال ہے جس سے حُصُور سرِ پانور، فیض گنجور، شاہِ غُیُور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا رُخ پر نور صاف فرمایا کرتے تھے۔“

جب دھونے کی ضرورت پڑتی ہے ہم اس کو اسی طرح آگ میں ڈال دیتے ہیں۔“

(الخصائص الكبرى، باب الآیة فی النار، ۲/ ۱۳۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارفِ کامل حضرت سیدنا مولانا روم علیہ**

رَحْمَةُ الْقَیُّوْم ”مثنوی شریف“ میں اس واقعہ مبارک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

اے دلِ ترسندہ آزار و عذاب باچنناں دستِ ولے کُنِ اقْتِرَاب

چوں جہادے را چنناں تشریف داد جانِ عاشق را چھا خواہد کَشَاد

(یعنی اے وہ دل جس کو عذابِ نار کا ڈر ہے، ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدّس ہاتھوں

سے نردیکی کیوں نہیں حاصل کر لیتا جنہوں نے بے جان چیز تک کو ایسی فضیلت و بزرگی عطا

فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے، تو ان کے جو عاشق زار ہیں ان پر عذابِ نار کیوں نہ حرام ہو!)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرودِ پاک پڑھنا عظیم ترین سعادت اور**

افضل ترین اعمال میں سے ہے یہ عمل اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں اس قدر محبوب

ہے کہ جو اس کا عامل بن جاتا ہے تو اس پر اللہ عزّوجلّ کی رحمتوں کی بارش

چھما چھم برسنائ شروع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا عبد الوہاب شعرانی قدس سرّہ النورانی ”طبقات“ میں

سیدی ابوالموہب شاذلی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلٰی کا قول بیان فرماتے ہیں: ”میں

نے ایک رات سید العالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: ”یار سُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک مرتبہ دُرود بھیجے۔ کیا یہ بشارت اس کے لئے ہے جو حُصُو رِ قلب سے دُرود شریف پڑھے؟“ فرمایا: ”نہیں! یہ فضیلت تو ہر اس شخص کے لئے ہے جو مجھ پر دُرود بھیجے اگرچہ غَفْلَت سے ہی کیوں نہ پڑھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بھی ایسے فرشتے عطا فرماتا ہے جو اس کے لئے دُعا وِ اسْتِغْفَار کرتے ہیں۔ ہاں جو صدقِ دل کیساتھ پوری توجُّہ سے دُرود پڑھے تو اس کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“  
(سعادة الدارين، ص ۶۶)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سلام و مصافحہ کے آداب کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملاقات کرنے، سلام کو عام کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت اپنے محبوب کے دامن میں جگہ عطا فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 25

## گھروں کو قبرستان مت بناؤ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رَحْمَةُ  
لِّلْعَالَمِیْنَ، شَفِیعُ الْمُنْدَنِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے:  
”لَا تَجْعَلُوا بُیُوتَکُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِی عِیْدًا، اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ  
اور نہ ہی میری قبر کو عید بناؤ“، ”وَصَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِی حَيْثُ کُنْتُمْ“ اور مجھ  
پر درود پاک پڑھا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے جہاں تم بھی ہو۔“

(ابو داؤد، کتاب المناسک، باب زیارة القبور، ۳۱۵/۲، حدیث: ۲۰۳۲)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَانِ  
”مراۃ المناجیح“ میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”اپنے گھروں کو  
قبرستان کی طرح اللہ عزوجل کے ذکر سے خالی مت رکھو بلکہ فرائض مسجدوں  
میں ادا کرو اور نوافل گھر میں۔ اور جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے  
ہیں ایسے میری مزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود  
کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے ادبی سے نہ آیا کرو  
بلکہ با آداب رہا کرو۔“

مزید فرماتے ہیں: ”کہ ارواحِ قدسیہ بدن سے نکل کر ملائکہ کی طرح  
ہو جاتی ہیں کہ وہ سارے عالم کو کفّتِ دشت کی طرح دیکھتی ہیں اور ان کے لیے کوئی

شے حجاب نہیں رہتی۔ لہذا اس حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ تم جہاں بھی ہو تمہارے دُرود کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے جب آج بجلی کی طاقت سے واریس اور ریڈیو کے ذریعے لاکھوں میل کی آوازن لی جاتی ہے تو اگر طاقتِ نبوت سے دُرود کی آواز سن لی جائے تو کیا بعید ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے صد ہا میل سے پیراہن یوسف علیہ السلام (یعنی ان کی قمیص) کی خوشبو پائی۔ سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی آوازیں حالانکہ آج تک کوئی طاقت چیونٹی کی آواز نہ سنا سکی تو ہمارے حضور بھی دُرود خوانوں کی آواز ضرور سنتے ہیں۔“ (مرآۃ، ۱۰/۲، ملخصاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب لوگ نبیِ معظم، رسولِ محترم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام پڑھنا اپنی عادت بنا لیتے ہیں، زندگی بھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و محبتِ دل میں بٹھاتے ہیں جب وہ اہلِ دُرود اور اہلِ محبت اس دُنیا سے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف سفر کرتے ہیں تو ان پر کیسا کرم ہوتا ہے، آئیے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔**

**موت کی تلخی سے محفوظ**

ایک صاحب کسی بیمار کے پاس تشریف لے گئے (ان پر نزع کا عالم طاری تھا)

ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی محسوس کر رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہو رہا اس لئے کہ میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محظوظ رہتا ہے۔  
(فضائل دُرود شریف، ص ۵۷)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مُحَقِّق عَلَی الْإِطْلَاق ، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِیْنَ ،**  
حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اپنی مایہ ناز کتاب جذب القلوب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”دُرود شریف پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، سکرَاتِ موت میں آسانی ہوتی ہے۔“  
(جذب القلوب، ص ۲۲۹) چنانچہ اس ضمن میں ایک حکایت سنئے اور جھوم اُٹھئے۔

## نصیحتوں کے پھول

حضرت سیدنا شیخ احمد بن ثابت مغربی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:  
”ایک دن میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے قبلہ رخ دُرود پاک کے موضوع پر مضمون کو ترتیب دے رہا تھا۔ قلم میرے ہاتھ میں تھا اور تختی میری گود میں کہ طبیعت بوجھل ہونے لگی، دَریں اُٹنا مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک سُنسان جگہ پر ہوں جہاں کوئی عمارت نہیں کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر، میں اندر گیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا، وہاں میں نے ایک حسین و جمیل نوجوان کو دیکھا نیک بختی کے آثار اس کے



چہرے ہی سے عیاں تھے۔“

میں نے کہا: ”تجھے تمام نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تیرا نام و نسب کیا ہے؟“ یہ سن کر اس نے کہا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! کے بندے میرا نام رومان ہے اور میں رحمن کے ملائکہ میں سے ہوں۔“ اس پر میں نے سوال کیا: ”تو پھر آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟“ فرمایا: ”یہ سب، آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔“ تو اس فرشتے نے کہا: ”نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔“

میں نے عرض کی: ”خُصُّوْ! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟“ فرمایا: ”ان میں حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام، حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام، حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام اور حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام ہیں۔“ میں نے تمام نبیوں کا واسطہ دے کر حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی خواہش ظاہر کی جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مَحَبَّت کرنے والے ہیں۔ اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ جبرائیل ہوں۔“ میری آنکھ نے پہلے کبھی ایسا حسین و جمیل نہ دیکھا تھا۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور ان سے دُعائے خیر کی درخواست کی۔ آپ نے دُعا فرمائی، تب میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی

نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو تو انہوں نے فُضُول و بے کار کام سے بچے رہنے اور امانت کو ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔“

پھر میں نے حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام کی زیارت کی خواہش ظاہر کی تو ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں اللہ عزوجل کا بندہ میکائیل ہوں۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دُعا اور نصیحت کی درخواست کی، انہوں نے دُعا دی اور فرمایا: ”تم پر عدل و انصاف اور ایفاء عہد (وعدے کی پاسداری) لازم ہے۔“

پھر میں نے سوال کیا کہ میں حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، تو ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا: میں اللہ عزوجل کا بندہ اسرافیل ہوں۔ ان جیسا پر نور چہرہ بھی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے ان سے بھی دُعاے خیر طلب کی، انہوں نے بھی دُعا فرمائی۔ پھر دل میں خیال آیا کہ نجانے یہ واقعی فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں؟ اور یہ حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام ہو بھی کیسے سکتے ہیں؟ جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتویں زمین کے نیچے ہیں، یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمان تک بلند ہو گیا اور پاؤں زمین کے نیچے چلے گئے۔ تو ان کی مَحَبَّت میرے دل میں مزید بیٹھ گئی پھر میں نے عرض کی: تمام نبیوں کا

واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اس پہلی صورت میں آجائیں، میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”دُنیا کو چھوڑ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہوگی اور جو تیرے پاس ہے اسے خیر باد کہہ دے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت پالے گا۔“ پھر میں نے عرض کی: میں حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک صاحب اُٹھے، وہ بھی نہایت حسین تھے، فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ عزرائیل ہوں۔ حسب سابق میں نے ان سے بھی دُعائے خیر کی درخواست کی، آپ علیہ السلام نے دُعا فرمائی۔ آخر میں میں نے حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام سے عرض کی: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔“ فرمایا: ”رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا کرو۔“ میں نے نصیحت طلب کی تو فرمایا: ”لَدُّ تُوں کو توڑنے والی، باپوں اور ماؤں کو قتل کرنے والی، بیٹوں اور بیٹیوں کو (ماں، باپ) سے جدا کرنے والی اور خالق السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ کے ماسوا کی رُوحوں کو کھینچ لینے والی موت کو یاد رکھا کرو!“ اس پر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد

من لطائف المراثی والحکایات، اللطيفة السادسة، ص ۱۲۴، ملخصاً)

بے وفا دُنیا پہ مت کر اعتبار تو اچانک موت کا ہو گا شکار  
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ  
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا  
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حکایت میں ہمارے لئے نصیحت کے  
بے شمار مدنی پھول ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جانگزی کے  
کڑے اور کٹھن وقت میں دُرودِ پاک کی کثرت ہماری مشکلوں کو آسان کر دے  
گی اور اس کی برکت سے ہمیں موت کی سختیوں سے نجات حاصل ہو جائیگی۔  
روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب انسان کی رُوح اس کے جسم سے جُدا ہو رہی  
ہوتی ہے تو وہ بڑی آزمائش کا وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ

## موت کانٹے دار شاخ کی مانند ہے

**امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ**  
**حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا:** ”اے کعب رَضِیَ اللہ  
تَعَالٰی عَنْہُ! ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ۔“ **حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رَضِیَ**  
**اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:** ”موت اُس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور

اُسے کسی شخص کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں

پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانے دار بنی)

کچھ (گوشت کے ریشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔“

(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۶۸)

## تکالیفِ موت کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویشناک معاملہ ہے۔ بندہ جب

بخار یا دوسرے وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دشوار

ہو جاتا ہے۔ پھر نزع کی تکالیف تو بہت ہی زیادہ ہوتی ہیں۔ ”شرح الصدور“

میں ہے، ”اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان وزمین میں رہنے والوں پر

پکادیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔“

(شرح الصدور، باب من دنا اجله وکيفية الموت وشدته، ص ۳۲)

## سوئے خاتمہ سے امن چاہتے ہو تو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش..... تشویش..... نہایت ہی سخت

تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں اللہ عزوجل کی

خفیہ تدبیر کیا ہے، نہ معلوم ہمارا خاتمہ کیسا ہوگا! حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا

امام محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی کا فرمانِ عالی ہے: ”بُرے خاتمے سے امن

چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی اللہ ربُّ الْعَزَّت عزوجل کی اطاعت میں بسر کرو

اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضروری ہے کہ تم پر عارفین جیسا خوف غالب رہے حتیٰ کہ

اس کے سبب تمہارا رونا دھونا طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ غمگین رہو۔“ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے کی تیاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں لگے رہو، دل سے دُنیا کی مَحَبَّت نکال دو، گناہوں سے اپنے اعضاء بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذہن اُس طرف مائل ہو سکتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان معنی سوء الخاتمة، ۲۱۹/۴، مُلخصاً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکَت سے ہمیں موت کی سختیوں سے نجات، ایمان پر خاتمہ اور وقتِ نزع اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین جلوے دکھا۔

نزع کے وقت مجھے جلوہ محبوب دکھا

تیرا کیا جائے گا میں شاد مروت گایا رُب! (وسائلِ بخشش، ص ۹۰)

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## فرمانِ مصطفیٰ

ہر مرض کی دوا ہوتی ہے اور گناہوں کی دوا استغفار کرنا ہے۔

(کنز العمال، ۲۴۲/۱، حدیث: ۲۰۸۶)

## بیان نمبر 26

## خدا چاہتا ہے رضائے محمد

حضرت سیدنا ابوطحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ خوشی کے آثار آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرہ والضحیٰ سے عیاں تھے، فرمایا: ”جبرئیل میرے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، آپ کا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”أَمَّا يُرِضِيكَ يَا مُحَمَّدَانُ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا“ اے محمد (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا جو بھی اُمتی آپ پر ایک بار دُرودِ پاک بھیجے تو میں اس پر دس بار رَحمت بھیجوں۔“ وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا“ اور اگر وہ آپ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔“

(مشكاة، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي وفضلها، ۱۸۹/۱، حدیث: ۹۲۸)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خوش بخت ہے وہ شخص جو حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں دُرودِ پاک پڑھ کر خود کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دس رَحمتوں کا سزاوار بنا لیتا ہے حالانکہ اوّلین و آخرین کی انتہائی تمنا تو یہ ہوتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رَحمت ہی ان کو حاصل ہو جائے تو زہے نصیب، بلکہ اگر عقلمند سے

پوچھا جائے کہ ساری مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں ہوں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رحمت تجھ پر نازل ہو جائے تو یقیناً وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک خاص رحمت کو پسند کرے گا۔ اور پھر یہ فضیلت تو ایک بار دُرودِ پاک پڑھنے والے کو حاصل ہوگی کہ اس پر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی سلامتی اور دس رحمتوں کا نُزول ہوگا تو اس بندہ مومن کے کیا کہنے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہوگا۔

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَسَنِ ”مرآۃ المناجیح“ میں اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”رَبِّ کے سلام بھیجنے سے مراد یا تو بذریعہ ملائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصِیبتوں سے سلامت رکھنا۔ هُوَ عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ خوشخبری اس لیے دی گئی کہ آپ کو اپنی اُمّت کی راحت سے بہت خوشی ہوتی ہی جیسے کہ اپنی اُمّت کی تکلیف سے غم ہوتا ہے۔ مذکورہ حدیث اس آیت کی مؤید ہے۔“

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ  
فَتَرْضَىٰ ۝

تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی

(پ ۳۰، الضحیٰ: ۵) ہو جاؤ گے۔

(مرآۃ، ۱۰۲/۲۰)

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ



الہادیٰ خزانۃ العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ

کا اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں۔ کمالِ نفس اور علومِ اَوَّلِین و آخِرین اور ظہورِ امر اور اِعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور تاقیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی اُمت کا بہترین اُمم ہونا اور آپ کی وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزّت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو شفاعتِ عالمہ و خاصہ اور مقامِ محمود و غیرہ جلیلِ نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے نَحْنُ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں وسّۃِ مبارک اُٹھا کر اُمت کے حق میں رور و کر دُعا فرمائی اور عرض کی اَللّٰھُمَّ اُمِّتِیْ اُمِّتِیْ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت میں جا کر در یافت کرو رو نے کا کیا سبب ہے باوجود یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے، جبریل علیہ السلام نے حسبِ حکم حاضر ہو کر در یافت کیا تو سیدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمت کا اظہار فرمایا، جبریل امین نے بارگاہِ الہی میں عرض کی کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجود یہ کہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو

وَسَلَّمَ) سے کہو کہ میں آپ کو آپ کی اُمّت کے بارے میں عنقریب راضی کروں گا اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دوں گا، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے، میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں۔“

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا

دی ان کی رحمت نے صدایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (حدائقِ بخشش، ص ۱۱۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، جو وقت مل گیا سونل گیا،

آئندہ وقت ملنے کی اُمید رکھنا دھوکا ہے۔ کیا معلوم آئندہ لمحے ہم موت سے ہم

آغوش ہو چکے ہوں۔ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرماتے ہیں: ”اِغْنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!“

شَبَابُكَ قَبْلَ هِرْمِكَ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

وَصِحَّتُكَ قَبْلَ سَقَمِكَ صِحَّت کو بیماری سے پہلے۔

وَعِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ مال داری کو تنگدستی سے پہلے۔

وَفَرَاغُكَ قَبْلَ شُغْلِكَ فرصت کو مشغولیت سے پہلے۔

وَحَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ اور زندگی کو موت سے پہلے۔

(مستدرک، کتاب الرقاق، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی**

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ”اُغْمول ہیرے“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”واقعی صحت کی قدر بیمار ہی کر سکتا ہے اور وقت کی قدر وہ لوگ جانتے ہیں جو بے حد مصروف ہوتے ہیں ورنہ جو لوگ ”فُرصتی“ ہوتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ وقت کی کیا اَہَمِیَّت ہے!“

لہذا وَقْتُ کی قدر کرتے ہوئے فُضُول باتوں، فُضُول کاموں اور فُضُول دوستوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور اپنے آپ کو ایسے کاموں میں مشغول کر لیجئے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی پوشیدہ ہو۔

یاد رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ جب اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے راضی ہوں اور حضور عَلَیْہِ السَّلَام کو راضی کرنے کا ایک ذریعہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھی ہے اور یہ وہ بہترین عمل ہے کہ جو شخص اس کا عادی ہو اس سے نہ صرف سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں بلکہ اسے اپنے دیدار سے بھی مُشْرِف فرماتے ہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس

کے معصوم فرشتے اس کا ذکر آسمانوں میں کرتے ہیں۔ چنانچہ

صاحب ”تَنْبِيْهُ الْأَنَامِ“ حضرت عَبْدُ الْجَلِيلِ مَغْرَبِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ

القوی نے دُرودِ پاک کے فضائل پر جو کتاب لکھی ہے۔ اُس کے مقدمہ میں

فرماتے ہیں: ”میں نے اس کے بے شمار بَرَکات دیکھے اور بارہا سرکارِ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔“ اسی ضمن میں فرماتے ہیں کہ ایک

بارِ خواب میں دیکھا کہ ماہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے غریب خانہ پر تشریف لائے ہیں، چہرہ انور کی تابانی

سے پورا گھر جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین مرتبہ عرض کی، ”الْصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے جوار

میں ہوں اور آپ کی شفاعت کا اُمیدوار ہوں نیز میں نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ جو

کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے: ”تَوْحُّوْ رَسُوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

اُنْ خُذْ اَمِّیْن سے ہے جو ان کی مدح سرائی کرنے والے ہیں۔“ میں نے اُس

سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر اُس نے کہا: ”ہاں اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!

تیرا ذکر آسمانوں میں ہو رہا تھا۔“ اور میں نے دیکھا کہ سرکارِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری گفتگو سن کر مسکرا رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور

میں نہایت ہشاش بشاش تھا۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیما ورد من لطائف

المراثی والحکایات..... الخ، اللطيفة الثانية والتسعون، ص ۱۵۱)

تُم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت

ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم یہ فدا ہو (ذوقِ نعت، ص ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جِنَا گُڑ، اِنَا میٹھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ جب بھی دُرود پاک پڑھا جائے تو

انتہائی شوقِ مَحَبَّت میں ڈوب کر بصرِ عقیدت و اخلاص پڑھا جائے کہ جس قدر

مَحَبَّت و اخلاص زیادہ ہوگا اجر و ثواب بھی اسی قدر زیادہ ہوگا اور یقیناً اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کا دار و مدارِ اخلاص و تقویٰ پر ہے جیسا کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ يَبَالَ اللَّهُ لِحُومِهَا تَرْجِئُهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اللہ کو ہرگز نہ ان کے

وَلَا دِمَائِهَا وَلَكِنْ يَبَالَهُ گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خُون، ہاں تمہاری

التَّقْوَى مِنْكُمْ پر ہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(پ ۱۷، الحج: ۳۷)

حضرت سیدنا عبد العزیز دُبَّان عَلَیْہِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِبَاد نے ”الْأَبْرِيْر“ کے

باب سوّم میں ایک سلسلہ کلام کے بعد فرمایا: ”اسی لئے تم دیکھو گے کہ دو شخصِ نَبِیِّ

مُعَظَّم، رَسُوْلِ مُحْتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُر دُرود شریف پڑھتے

ہیں، ایک کو تو تھوڑا سا اجر ملتا ہے جبکہ دوسرے کو اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے جس کا نہ تو

بیان کیا جاسکتا ہے اور نہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ پہلے شخص کی زبان سے **حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پر دُرودِ غَفَلَت کے ساتھ نکل رہا ہے اس کا دل اور بہت سی باتوں سے بھرا پڑا ہے گویا اس کی زبان سے دُرود شریف مُخَصّ ایک عادت کی بنا پر نکل رہا ہے اسی لئے اسے کم اُجر ملا۔ اور دوسرے کی زبان سے دُرود شریف مَحَبَّت و تَعَظُّیم کے ساتھ نکلا ہے، مَحَبَّت اس لئے کہ وہ اپنے دل میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلال و عَظَمَت کا تصوّر کرتا ہے اور یہ تصوّر بھی کرتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کے وجود میں آنے کا سبب ہیں اور ہر نور آپ ہی کے نور سے ہے اور یہ کہ آپ کائنات کے لئے رحمت اور ہدایت ہیں اور یہ کہ اگلوں پچھلوں سب کے لئے رحمت اور مخلوق کی ہدایت، آپ ہی کی طرف سے اور آپ ہی کے صدقے سے ہے۔ پس وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عزّت و عَظَمَت کے پیش نظر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف پڑھتا ہے نہ کہ کسی اور وجہ سے جس کا تعلق آدمی کے اپنے ذاتی مفاد سے ہو۔“

(الابریز، الباب الثالث فی ذکر الظلام الذی یدخل علی ذوات العباد..... الخ، ۴۶۱/۴)

پس جب آدمی کی زبان سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف نکلتا ہے تو اس کا اُجر حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام کے مرتبے اور اللہ عزّوجلّ کے فضل و کرم کے مطابق ہی ملتا ہے کیونکہ اس دُرود شریف پڑھنے کا سبب اور اس پر آمادہ کرنے والی چیز آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہی قدر و منزلت ہے لہذا دُرود

شریف پر جو اجر و ثواب ملتا ہے اس کا دار و مدار بھی اسی مَحَبَّت کے جذبے کے مطابق ہوگا، پہلے شخص کے دُرود پڑھنے میں جذبہ اس کا ذاتی مفاد ہے۔ لہذا اس کا ثواب بھی اس کے مطابق ملے گا، یہی حال اس عمل کا ہے، جو بندہ اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے بجا لاتا ہے۔ جب اس نیک عمل پر ابھارنے والا جذبہ رَبِّ کی عَظَمَت و جلال اور رِفعت و کبر یائی ہو تو اس کا اجر بھی رَبِّ کی عَظَمَت کے مطابق ہوگا اور جب اس عمل پر ابھارنے والی صرف بندے کی اپنی غرض ہو اور اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹنے والا مفاد ہو تو اجر و ثواب بھی اسی کے مطابق ہوگا۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ دُرود پاک اور کسی بھی عملِ صالح سے مقصود دُنیاوی اغراض کا حصول یا مسائل کا حل نہ ہو بلکہ رضائے رَبِّ الانام عَزَّوَجَلَّ اور خوشنودی شہنشاہِ خیر الانام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی ہمارا مطلوب و مقصود ہو۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور حضور عَلَیْہِ السَّلَام پر بکثرت دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## غیبت سے حفاظت کا نسخہ

حضرت علامہ مجید الدین فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی سے منقول ہے:

جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہہ لیا کرو، بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ، (اس کی برکت سے) اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اٹھو تو اس وقت بھی بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ لیا کرو تو فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۷۸)

## لَمَحَہُ فِکْرِیہ

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز

تالیف ”غیبت کی تباہ کاریاں“ میں فرماتے ہیں: ”ماں باپ، بھائی بہن، میاں

بیوی، ساس بہو، سسر داماد، نند بھانج بھانجی بلکہ اہل خانہ و خاندان نیز اُستاد و شاگرد،

سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، مالدار و نادار، حاکم و محکوم، دُنیا دار

و دیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَضُ تمام دینی اور دُنویٰ شعبوں سے تعلق رکھنے



والے مسلمانوں کی بھاری اکثریت اس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔ بہت سارے پرہیزگار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلف غیبت سنتے، سناتے، مُسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں، چونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے اس لئے عموماً کسی کی اس طرف توجّہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیزگار نہیں بلکہ فاسق و گنہگار اور عذابِ نار کا ہتھار ہوتا ہے۔

## غیبت کا انجام

قرآن وحدیث اور اقوالِ بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین میں غیبت کی مُتعددِ دُتباہ کاریاں بیان کی گئی ہیں جنہیں سن کر شاید خائفین کے بدن میں جُھر جھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر چند ایک وعیدیں ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

- ❖ غیبتِ ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ❖ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔
- ❖ غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔ ❖ غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادف ہے۔ ❖ غیبت کرنے والا جہنّم کا بندر ہوگا۔ ❖ نیز غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اُٹھے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کی عادت سے سچی توبہ کیجئے، زبان کی

حفاظت کا ذہن بنائیے، توبہ پر استقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذکر و رُود کی عادت بنا لیجئے۔

**حضرت سیدِ نافرُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:** ”عَلَيْكُمْ

بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالٰی فَإِنَّهُ شِفَاءٌ، تم پر ذکرِ اللہ عَزَّوَجَلَّ لازم ہے“ کہ بیشک اس میں شفا ہے،

”وَأَيَّاكُمْ وَذِكْرَ النَّاسِ فَإِنَّهُ دَاءٌ، اور لوگوں کے تذکروں (مُتْلَا غِیْبَت) سے بچو کہ یہ بیماری

ہے۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشرة الغيبة، ۱۷۷/۳)

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کا یہ عالم تھا کہ وہ ذکر و رُود سے

کسی بھی صورت میں غافل نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ

## قیامت کی ذلت و نحوست کا ایک سبب

امام شعرانی قُدَسَ سِرُّہُ الثُّورَانِی نے سَلَفِ صالحین کے اخلاق پر ایک

کتاب لکھی ہے جس کا نام ”تَنْبِيْهُ الْمَغْتَرِبِیْنَ“ ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:

”سَلَفِ صالحین کی عادات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر اور

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رُود بھیجنے سے کسی مجلس میں غافل

نہیں ہوتے۔ حُضُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان پر عمل کرتے

ہوئے: ”لَا یَجْلِسُ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیْہِ

مُحَمَّدٍ، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے اور نہ ہی اس کے

نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجے، اِلَّا کَانَ عَلَیْہِم تَرۡةٌ یُّوۡمَ الْقِیَامَۃِ، تو قیامت کے دن اس قوم پر ذلّت و نحوست مُسلط ہوگی۔“ (سعادة الدارين،

الباب الثالث فیماورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلاة علیہ، ص ۱۰۹)

سیدِی اَبُو العَبَّاسِ تِجَانِی قُدَسَ سِرُّہُ الرِّبَّانِی نے ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِنَا عَلَیْہِ مِفْتَاحًا“ (یعنی یا اللہ الْعَالَمِیْنَ! ہمارا خُصُور عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرود پاک پڑھنا چابی بنادے۔) کی شرح میں فرمایا: ”دُرود پر ہننے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتا ہے کہ اس کا پڑھا ہوا دُرود پاک غُیوب و معارف اور اَنوار و اسرار کے بند دروازوں کے لئے چابی بن جائے۔ جب اس میدان (معرفت و اسرار) کی چابی خود خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذواتِ مقدسہ ہے تو اس کے حُصول کے لئے بہتر یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں دُرود و سلام کے نذرانے بھیجے جائیں۔ جو اس فَرِیضہ سے الگ رہا اور اس راہ پر چلنے والے تمام مسلمانوں سے کٹ گیا تو کٹ ہی گیا اور دُھتکارا گیا اور اس کی قِسمت میں قُرب حُد اُوندی نہیں۔“ (سعادة الدارين، ص ۱۰۹، ایضاً)

عَلَامَہ شَعر اِنِی قُدَسَ سِرُّہُ الرِّبَّانِی فرماتے ہیں: ”دُرود پاک وہ عَظِیم الشَّانِ عہد ہے جو رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُتَعَلِّق ہم سے کیا گیا ہے کہ ہم رَسُوْلِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رات دن کثرت سے دُرود

سلام بھیجیں اور ہم اپنے بھائیوں کے سامنے اس کا اجر و ثواب بیان کریں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مَحَبَّت کے اظہار کے پیشِ نظر ان کو اسکی کامل ترغیب دیں۔“

(سعادة الدارين، ص ۱۰۹ ایضاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی**

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ (اسلامی بھائیوں کے لئے) ”72 مدنی انعامات“ بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے اس میں ایک مدنی انعام یہ بھی ہے: ”کیا آج آپ نے اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اوراد اور کم از کم ۳۳ بار دُرود شریف پڑھ لئے؟“ یہی وجہ ہے کہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا طرہ امتیاز ہے کہ اس سے وابستہ اسلامی بھائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف خود دُرود پاک کی کثرت کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے ہیں لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ دُرود شریف کو اپنے روز و شب کے معمولات میں شامل کر لیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

حضرت سیدنا شیخ ابوالعباس تيجانی قُدَسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک طالب علم کے پاس خط بھیجا اور اس میں بِسْمِ اللہ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد لکھا کہ میں جس چیز کی تجھے نصیحت و وصیت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ صفائے قلب کے ساتھ ظاہر

و باطن، ہر حال میں رَبَّ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی مخالفت سے بچتے رہنا اور دل سے اس کی طرف متوجہ رہنا اور ہر حال میں اسکے حکم پر راضی رہنا، بہر صورت اس کی تقدیر پر صبر کرتے رہنا، ان تمام اُمور میں بقدر استطاعت حُضُورِ قلب کے ساتھ بکثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا اور اس سے مدد چاہنا۔ جن اُمور کی میں نے تجھے وصیت کی ہے ان میں وہ تیری مدد کرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بڑھ کر مُفید ذکر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حُضُورِ قلب کے ساتھ دُرود بھیجنا ہے۔ بلاشبہ یہ دُنویٰ اور اُخروی تمام مقاصد کے حُصُول کا ضامن اور تمام مُشکلات کا حل ہے اور جو شخص اس پر عمل کرے گا وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بڑھ کر برگزیدہ ہوگا۔ (سعادة الدارين، ص ۱۰۹، ایضاً)

### لُطْفِ الہی کا ذریعہ

حضرت سید احمد دحلان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنی کتاب تقریب الاصول میں ابن عطا کا یہ قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جو شخص کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لُطْف اس سے کبھی جدا نہیں ہوگا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کبھی غیر کا محتاج نہیں رکھتا۔“

### ذکر کی افضل ترین قسم

علامہ بیہانی قُدِسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: ”دُرود شریف سے ذکر کی

تَجْدید ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرود شریف پڑھنا  
ذِکْرُ خداوندی عَزَّوَجَلَّ کی افضل ترین قسموں میں سے ہے۔“

(سعادة الدارين، المسئلة الرابعة فی سبب مضاعفة اجر الصلاة عليه، ص ۵۱)

## دُرود کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے

إحیاء العلوم کی شرح میں ہے حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے  
جانے والے دُرود پاک کے ثواب میں (بے پناہ) اضافہ کر دیا جاتا ہے کیونکہ  
دُرود شریف محض ایک نیکی نہیں بلکہ کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے وہ اس طرح کہ  
(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔ (۲) پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔ (۳) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی  
تَعَظُّیم کی تجدید ہوتی ہے۔ (۴) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے عَزَّتْ وَعَظَّمَتْ  
طلب کی جاتی ہے۔ (۵) پھر روز قیامت پر ایمان کی تجدید اور کئی طرح کی  
بُورگیوں کی طلب ہوتی ہے۔ (۶) پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے اور  
نیکیوں کے ذکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔ (۷) پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی  
آل کے ذکر کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ آل کی نسبت بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کی  
طرف ہے۔ (۸) اس سے اِظہارِ مَحَبَّت کی تجدید ہوتی ہے کیونکہ خود حُضُورِ عَلَیْہِ

السَّلَام نے اپنی اُمت سے اپنے اہلِ قرابت کی مَحَبَّت کے سوا کسی چیز کا سوال

نہیں کیا۔ (۹) پھر اس میں دورانِ عاجزی دُعا کرنا اور کڑ گڑانا ہے اور دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (۱۰) پھر اس میں اعتراف ہے کہ تمام اختیار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے اور یہ کہ نبی کریم عَلَیْہِ السَّلَام اپنی تمام شان و شوکت اور مرتبے کے باوجود رَحْمَتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کے محتاج ہیں۔ پس یہ دس نیکیاں ان کے سوا ہیں جس کا شریعت نے ذکر کیا ہے کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے۔

(سعادة الدارين، ص ۱۵۱ ایضاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** تاجدارِ رسالت، منجِ جو دِستِ خاوت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف کی کثرت اپنے اوپر لازم کر لیجئے کہ دُرود پاک بیماریوں سے شفا دیتا ہے اور مصائب و آلام کو دور کر دیتا ہے اور بسا اوقات درود پاک کے وسیلے سے بگڑی بھی بن جاتی ہے۔ چنانچہ

## ﴿ اُنوکھا منبر ﴾

**حضرت سیدنا احمد بن ثابت** علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ”نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے سے متعلق جو مشاہدات مجھے کرائے گئے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنگل میں ایک منبر ہے جس پر میں چڑھ بیٹھا، جب میں اس کی سیڑھیوں پر چڑھ گیا تو میں نے زمین کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ زمین سے دُور ہوا میں ایک

منبر ہے، میں کئی دَر جے اُوپر چڑھ گیا، جب مڑ کر دیکھا تو صرف وہ درجہ نظر آیا جس پر میرے پاؤں تھے باقی کچھ نظر نہ آیا، میں نے دُرود و سلام کا واسطہ دے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے سلامتی کی راہ چلا۔ اتنے میں پُل صراط کی مانند ایک سیاہ دھاگہ دکھائی دیا، میں نے دل میں سوچا کہ ہونہ ہو یہ پُل صراط ہے جس نے مجھے آگھیرا ہے، میرے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کے سوا کوئی عمل ایسا نہیں تھا جو اس کٹھن اور دُشوار گزار منزل کو عبور کرنے میں کام آئے۔

اتنے میں ہاتھ غیبی سے یہ آواز سنائی دی کہ اگر تم اس منزل کو عبور کر لو تو اُس پار رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے صحابہ کرام عَلَیْہِم الرِّضْوَان کی ملاقات سے مشرّف ہو گے، یہ بات سن کر میں پھولے نہ سمایا اور میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں دُرود و سلام کا وسیلہ پیش کیا تو دَفْعۃً مجھے ایک نورانی بادل نے اُٹھا کر رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں لا ڈالا، کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار عَلَیْہِ السَّلَام تشریف فرما ہیں اور آپ کے دائیں جانب حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، بائیں جانب حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ کے عقب میں حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ موجود ہیں اور حضرت مولا ءے کائنات، عَلِیُّ المُرْتَضٰی شیر خدا اکرم اللہ



تعالیٰ وَجْهَ الْکَرِیم بھی آپ کے رُوبرو کھڑے ہیں، میں نے عرض کی حُضُور! آپ میرے ضامن ہو جائیں، تو فرمایا: میں تمہارا ضامن ہوں اور تمہارا خاتمہ بالآخر ہوگا۔ پھر میں نے دُعا کی درخواست کی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنا لازم کر لو اور فُضُولیات سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

(سعادة الدارين، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المراثی ..... الخ، اللطيفة السابعة، ص ۱۲۵)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دُرود و سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمان مصطفیٰ

چار چیزیں اللہ عزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندہ ہی کو عطا فرماتا ہے :

(۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتداء ہے (۲) توکل (۳) تواضع

(۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔

(اتحاف السادة المتقين، کتاب ذم الکبر، ۱۰/۲۵۶)

## بیان نمبر 28

## حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

ایک دفعہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا۔ انہوں نے ازراہ مذاق کہا، وہ علی کھڑا ہے وہ امیر آدمی ہے اس کے پاس جاؤ وہ تمہیں بہت کچھ دے گا۔ حالانکہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اس وقت خود تہی دست تھے۔ سائل آپ کے پاس آیا اور آتے ہی سوال کیا۔ آپ اپنی مومنانہ فراست سے بھانپ گئے کہ یہ یہودیوں کی شرارت ہے۔ چنانچہ آپ نے دس بار درود پڑھ کر سائل کے ہاتھ پر دم کر دیا اور فرمایا، اس مٹھی کو یہودیوں کے پاس جا کر کھولنا۔ جب وہ یہودیوں کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا دیا ہے؟ اس پر اس سائل نے ان کے سامنے ہتھیلی کھولی تو اس میں دس اشرفیاں موجود دیکھ کر یہود دم بخود رہ گئے اور کئی ایک یہودی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ (راحة القلوب، ص ۷۲، مفہوماً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## شعبان میرا مہینہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جب کبھی ہمیں موقع ملے حضورِ علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات پر درودِ پاک کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہئے اور پھر ماہِ شعبان المعظم میں تو خاص طور پر کثرت کے

ساتھ دُرود و سلام پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ یہ وہ خوش نصیب مہینہ ہے جس کی نسبت ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبان میرا مہینہ ہے جیسا کہ نبی اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: ”شَعْبَانُ شَهْرِيَّ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ، یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رَمَہَانُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کا مہینہ ہے۔

(جامع صغیر، حرف الشین، ص: ۳۰۱، حدیث: ۳۸۸۹)

## شعبان میں دُرودِ پاک کی کثرت

یاد رکھئے! یہ دونوں مہینے انتہائی بَرَکت والے ہیں۔ ان میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکیوں کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں، بَرَکات کا نُزول ہوتا ہے، خطائیں ترک کر دی جاتی ہیں اور گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے، لہذا ہمیں بھی ان دونوں مُبارک مہینوں کا احترام کرتے ہوئے ان میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے اور اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنا چاہیے، یوں بھی یہ مہینہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرود شریف پڑھنے کا مہینہ ہے۔ چنانچہ غنیۃ الطَّالِبین میں ہے کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں خیرُ الْبَرِیَّہ سَيِّدُ الْوَرِیِّ جنابِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نَبِیُّ خُتَّار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ بِرُؤُودِ بَيْحَنِي كَامِهِيْنَهٗ -

(غنية الطالبين، مجلس فی فضل شهر شعبان، ۱/۳۴۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## شعبان کی آمد پر اسلاف کا معمول

صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کا معمول تھا کہ اس مبارک مہینے کی آمد ہوتے ہی اپنا زیادہ تر وقت نیک اعمال میں صرف کرتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اُس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”ماہِ شَعْبَانُ الْمُعْظَمُ کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ تلاوتِ قرآنِ پاک میں مشغول ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مسکین لوگ ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، کُھام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر حُد (یعنی سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حُد قائم کرتے بقیہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وُصُول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کا چاند نظر آنے سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رَمَضَانَ شَرِیف کا چاند نظر آتے ہی غُسل کر کے (بعض حضرات پورے ماہ کے لئے) اِعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔“

(غنية الطالبين، مجلس فی فضل شهر شعبان، ۱/۳۴۱)

**سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! پہلے کے مسلمانوں کو عبادت کا کس قدر ذوق تھا! مگر**

افسوس! آج کل کے مسلمانوں کو زیادہ تر حُصُولِ مال ہی کا شوق ہے۔ پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مسلمان مُتَبَرِّکِ اَیَّام میں رَبُّ الْاِناَمِ عَزَّوَجَلَّ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور آج کل کے مُسلمان اِنْ مُبارکِ اَیَّام کی قدر تک نہیں کرتے اور اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس مہینے میں شبِ براءت ایسی مُبارک رات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں بے شمار لوگوں کی نَحْشِش فرما کر انہیں جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

## نِصْفِ شَعْبَان کی فَضِیْلَت

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدِ ثَنَا عائِشہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرِّ وَ رَضَلِیَّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نَحْشِش نشان ہے: ”میرے پاس حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس رات میں مُشْرِک، بُخْض رکھنے والے اور قُطْعِ رَحْمٰی کرنے والے اور تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔“ (التَّوْغِیْبُ وَالتَّهْرِیْبُ، کِتَابُ

الصَّوْمِ، باب التَّوْغِیْبِ فِی صَوْمِ شَعْبَانَ، ۴۳/۲، حدیث: ۱۱)

## آتش بازی کا موجد کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی شِبِّ بَرَاءَتِ جَهَنَّمَ کی آگ سے بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات ہے۔ مگر آج کل کے مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بجائے پیسے خرچ کر کے خود اپنے لئے آگ یعنی آتش بازی کا سامان خریدتے ہیں اور اس طرح خوب خوب آتش بازی چلا کر اس مقدّس رات کا تقدّس پامال کرتے ہیں۔

مفسّر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللّٰہ فرماتے ہیں: ”آتش بازی مُرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللّٰہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اُنا بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللّٰہ علیہ السلام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی ص ۶۳)

ہائے افسوس! آتش بازی کی ناپاک رسم اب مسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے، مسلمانوں کا کروڑ ہا کروڑ روپیہ ہر سال آتش بازی کی نذر ہو جاتا ہے اور آئے دن یہ خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ آتش بازی سے اتنے گھر جل گئے اور اتنے آدمی تھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے، پھر یہ کام اللّٰہ عزّوجلّ کی نافرمانی بھی ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرّٰحمن فرماتے ہیں: ”آتش بازی

بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔“ (اسلامی زندگی، ص ۱۳)

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمّت پہ تری آ کے عَجَب و قُت پڑا ہے  
 فَرِیاد ہے اے کشتی اُمّت کے نگہیاں بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے  
 آہ! دین سے دُوری کے سبب آج مسلمانوں کی اکثریت اس مُتبرک و  
 مُقَدّس رات کو بھی عام راتوں کی طرح غُفْلَت کی نذر کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہئے  
 کہ اس مُبارک رات کا احترام کریں اور ساری رات آتش بازی میں گزارنے  
 کے بجائے اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور زیادہ سے زیادہ سرکارِ صَلَّی  
 اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک کے گجرے نچھا و کرتے  
 رہیں اور ہو سکے تو کوئی ایسا دُرودِ پاک پڑھتے رہیں کہ جس کو کم تعداد میں  
 پڑھنے سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہو جیسا کہ علمائے کرام  
 فرماتے ہیں کہ جو شخص دس ہزاری دُرود شریف ایک بار پڑھ لے تو گویا اُس نے  
 دس ہزار بار دُرود شریف پڑھے۔ آئیے حُصولِ بَرَکت کے لئے آپ بھی دس  
 ہزاری دُرود شریف سُن لیجئے!

## دس ہزاری دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ  
 الْعَصْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلَغَ رُوحَهُ  
 وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهِ مِنَ النَّحِيَّةِ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا

ترجمہ: اے اللہ عز و جل! ہمارے سردار محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود بھیج جب تک کہ دن گردش میں رہیں اور باری باری آئیں صُبح و شام اور باری باری آئیں رات دن، اور جب تک کہ دو ستارے بلند ہیں اور ہماری طرف سے آپ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اور اہلبیت (رَضَوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی ارواح کو سلام پہنچا اور برکت دے اور ان پر بیعت سلام بھیج۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَانَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا رب عز و جل ہم پر کتنا مہربان ہے کہ ہمارے ایک بار دُرود شریف پڑھنے پر ہمیں دس ہزار دُرود پاک کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ آئیے اس ضمن میں ایک حکایت بھی سنتے چلیے جس میں جناب صادق و امین علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کی زبان مبارک سے دُرود ہزاری کے بارے میں علمائے کرام کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ جس نے دس ہزاری دُرود شریف ایک بار پڑھا تو گویا اس نے دس ہزار بار دُرود شریف پڑھا۔ چنانچہ

## ہر رات ساٹھ ہزار دُرود پاک

حضرت سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں مدتِ مدید سے حبیبِ ربِّ مجید صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی عید سعید کا آرزو مند تھا قسمت سے گزشتہ رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت ملی۔



حُضُورِ مُفِیضُ النُّور، شاہِ عَمُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسرور پا کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں، اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں اور ڈرتا ہوں کہ اگر اسی حالت میں مر گیا تو بارِ قرض (یعنی قرض کا بوجھ) میری گردن پر ہوگا۔ رَحْمَتِ عَالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”محمود سُبُکْتَگین کے پاس جاؤ وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔“ میں نے عرض کی: وہ کیسے اعتماد کریں گے؟ اگر اُن کیلئے کوئی نشانی عنایت فرمادی جائے تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جا کر اس سے کہو: اے محمود! تم رات کے اوّل حصّے میں تیس ہزار بار دُرود پڑھتے ہو اور پھر بیدار ہو کر رات کے آخری حصّے میں مزید تیس ہزار بار پڑھتے ہو۔ اس نشانی کے بتانے سے وہ تمہارا قرض اُتار دے گا۔“

سلطان محمود عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَدُود نے جب شاہِ خیرُ الْاَنَام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَحْمَتوں بھرا پیغام سنا تو رونے لگے اور تصدیق کرتے ہوئے اُس کا قرض اُتار دیا اور ایک ہزار درہم مزید پیش کئے۔ دُزراء وغیرہ مُتَعَجِّب ہو کر عرض گزار ہوئے۔ عالیجاہ! اس شخص نے ایک ناممکن سی بات بتائی ہے اور آپ نے بھی اس کی تصدیق فرمادی؟ حالانکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ نے کبھی اتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھا ہی نہیں اور نہ ہی کوئی آدمی رات

بھر میں ساٹھ ہزار بار دُرود شریف پڑھ سکتا ہے۔ سلطان محمود غزنوی رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَدُود نے فرمایا: ”تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ جس شخص نے دس ہزاری دُرود شریف ایک بار پڑھ لیا تو گویا اُس نے دس ہزار بار دُرود شریف پڑھے۔ میں تین بار اوّل شب میں اور تین بار آخر شب میں یہ دُرود شریف پڑھ لیتا ہوں۔ میرا گمان تھا کہ اس طرح گویا میں ہر رات ساٹھ ہزار بار دُرود شریف پڑھتا ہوں۔ جب اس خوش نصیب عاشق رسول نے سلطان دو جہاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رَحمتوں بھرا پیام پہنچایا تو مجھے اس دس ہزاری دُرود شریف کی تصدیق ہو گئی اور میرا گریہ کرنا (یعنی رونا) اس خوشی سے تھا کہ علمائے کرام کا فرمان صحیح ثابت ہوا کیونکہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے اِس پر گواہی دی ہے۔“ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۷، ۲۳۴)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس ماہِ مبارک کا احترام کرنے، اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## روزی میں برکت

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کر دیتا اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔“ (بستان الواعظین و ریاض السامعین لابن جوزی، ص ۴۰۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ!** دیکھا آپ نے کہ دُرود پاک پڑھنے کی کس قدر برکات ہیں کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق دُرود شریف روزی میں برکت کا سبب، حاجتوں کو پورا کرنے والا، مُصِیبتوں اور پریشانیوں کا دافع ہے۔ آج اگر ہم اپنے گرد و پیش پر طائرانہ نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ ہمارے معاشرے کا تقریباً ہر فرد ہی کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے، کوئی قرضدار ہے تو کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار، کوئی تنگدست ہے تو کوئی بے روزگار، کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ ان میں سرفہرست، تنگ دستی اور رزق میں بے برکتی کا مسئلہ ہے، شاید ہی کوئی گھرا نا اس پریشانی سے محفوظ نظر

آئے۔ تنگ دستی کا سبب عظیم خود ہماری بے عملی ہے جس کو سورہ شوریٰ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ تَرْجِيهِ كُنُوزَ الْإِيمَانِ: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی  
فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں  
عَنْ كَثِيرٍ ۝۳۰ نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعَاف کر دیتا ہے۔

(پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کر توت شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے  
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کہ آج ہم اپنے مسائل  
کے حل کے لئے مشکل ترین دُنیوی ذرائع استعمال کرنے کو تیار ہیں مگر اللہ  
عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ  
روزی میں بَرَکت کے آسان ذرائع کی طرف ہماری توجّہ نہیں۔ آج کل  
بیروزگاری و تنگدستی کے گھمبیر مسائل نے لوگوں کو بے حال کر دیا ہے۔ شاید ہی  
کوئی گھر ایسا ہو جو تنگدستی کا شکار نہ ہو۔ ان مسائل کے باعث ہر شخص پریشان  
ہے ہر فرد یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تنگدستی کے اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے  
اور روزی میں بَرَکت ہو جائے۔ یاد رکھئے! اگر ہم اپنے مسائل اللہ عَزَّوَجَلَّ اور

اسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق حل کرنے کی سعی پیہم (مسلل کوشش) کریں تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وَاٰخِرَت کی بے شمار بھلائیاں حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہونگے۔ چنانچہ

## تَنگدستی سے نجات کا ذریعہ

زبردست مُحَدِّث حضرت سیدِ ناہد بہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَاجِدِ کو خلیفہ بغداد مامون الرشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طعام سے فراغت کے بعد کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّث موصوف چُن چُن کرتاؤں فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا ابھی تک آپ کا پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت سیدِ ناخدا بن سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ ”جو شخص دسترخوان پر گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔“ (اتحاف السادة المتقين، الباب الاول، ۵/۵۹) لہذا میں اسی حدیث مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرت سیدِ ناہد بہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَاجِدِ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حدیث پاک پر عمل کی

ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہوگئی۔ (یعنی بیٹھے بٹھائے مجھے ایک ہزار دینار حاصل ہونا حدیث

مذکور پر عمل ہی کی بَرَکت سے ہے) (ثمرات الاوراق، ۸/۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت ہوگی۔ کیونکہ رِزق میں بَرَکت کے طالب کیلئے ضروری ہے کہ وہ پہلے بے بَرَکتی کے اسباب سے آگاہی حاصل کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کرے، تاکہ رِزق میں بَرَکت کے ذرائع حاصل ہونے میں کوئی رُکاوٹ پیش نہ آئے۔ آپ کی معلومات کے لئے تنگدستی کے چند اسباب بیان کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ

## تَنگدستی کے اسباب

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ رِزق میں بے بَرَکتی کے اسباب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”آج کل رِزق کی بے قدری اور بے حرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَبِ پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والا مزدور تک اس بے احتیاطی کا شکار نظر آتا ہے، شادی

میں قسم قسم کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شور با، چاول اور ان کے اُجڑا ہوا کرمعاذ اللہ نالی کی نذر کر دیئے جاتے ہیں، ان سے ہم سب واقف ہیں، کاش رِزق میں تنگی کے اس عظیم سبب پر ہماری نظر ہوتی۔“

مزید فرماتے ہیں: ”بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا، ننگے سر کھانا، چار پائی پر بغیر دسترخوان بچھائے کھانا چینی یا مٹی کے ٹوٹے ہوئے برتن استعمال میں رکھنا خواہ اس میں پانی پینا، یہ سب روزی میں تنگی کے اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔“

(تنگدستی کے اسباب اور ان کا حل) (سنی بہشتی زیور، ص ۵۹۵ تا ۶۰۱، ملخصاً)

حضرت سیدنا امام بُرہان الدین زَرَنُو جی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تنگدستی کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند یہ بھی ہیں: چہرہ لباس سے خُشک کر لینا، گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا، نماز میں سُستی کرنا، گناہ کرنا، خُصُوصاً جھوٹ بولنا، ماں باپ کیلئے دُعائے خیر نہ کرنا، عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور پا جامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا، نیک اعمال میں ٹال مٹول کرنا۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلیم، ص ۷۳ تا ۷۶)

رزق میں بَرَکت کے طالب کو چاہیے کہ بے بَرَکتی کے ذکر کردہ اسباب کا خیال

رکھتے ہوئے ان سے نجات کی ہر ممکن صورت میں کوشش کرے یہ بھی معلوم ہوا کہ

کثرتِ گناہ کے سبب رِزق سے بَرکت ختم ہو جاتی ہے، لہذا گناہوں سے ہر صورت بچنے کی کوشش کرے کہ گناہ، کثیر آفات و بَلّیات کے نُزول کا سبب بھی ہوتے ہیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا مسلمان سخت گرمی میں روزگاری کی تلاش میں مارا مارا تو پھرتا ہے، مگر بد قسمتی سے رِزق میں بَرکت کے اس آسان اور یقینی حل کو اپنانے کیلئے تیار نہیں۔ کاش! ہر مسلمان احکامِ اسلام پر صحیح معنوں میں کار بند ہو جائے تو بے روزگاری کا معاملہ، جو آج بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے اس پر بآسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔

## نمازِ چاشت کی برکت

تنگدستی سے نجات کے چند مدنی حل بیان کئے جاتے ہیں آپ بھی ہمہ تن گوش ہو کر سنئے اور عمل کی نیت بھی فرمالیجئے۔ چنانچہ مشائخِ کرام فرماتے ہیں: دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مُفلسی اور چاشت کی نماز (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کبھی مُفلس نہ ہوگا)۔

حضرت شقیق بلخی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے پانچ

چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں۔ (اس میں سے



ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں برکت طلب کی تو وہ ہم کو نمازِ چاشت پڑھنے میں میسر ہوئی۔ (یعنی رزق میں برکت پائی)

(نزہۃ المجالس، باب فضل الصلوات لایلا ونہاراً و متعلقاتہا، ۱/ ۱۶۶)

سورۃ واقعہ کا ہمیشہ بالخصوص بعدِ مغرب پابندی سے پڑھنا۔ نمازِ تہجد

پڑھتے رہنا، توبہ کرتے رہنا اور فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ستر بار

استغفار کرنا، گھر میں آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنا اور بکثرت درود

شریف پڑھنا رزق میں برکت کے اسباب میں سے ہے۔

(سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۹، ملخصاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

صاحب تحفۃ الاخبار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے ایک حدیثِ پاک نقل کی

ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: ”جو مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود شریف پڑھے وہ

کبھی محتاج نہ ہوگا۔“ (المستطرف، الباب الرابع والثمانون، فیما جاء فی فضل الصلاة

علی الرسول ۵۰۸/۲) (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶: ۴/ ۲۳۱) پھر

اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد یہ واقعہ بیان فرمایا: ”ایک نیک آدمی تھا

اُس نے یہ حدیث سنی تو غلبہ شوق کے ساتھ پانچ سو بار درود شریف کا روزانہ

وَرَدِ شَرُوعِ کر دیا۔ اِس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو عَنی کر دیا اور ایسی جگہ سے اُسے رِزق عطا فرمایا کہ اُسے پتا بھی نہ چل سکا، حالانکہ اِس سے پہلے وہ مُفلس اور حاجت مند تھا۔

امیرِ اہلسنّت دامتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی شخص مذکورہ تعداد میں دُرودِ پاک کا ورد کرے اور مذکورہ تنگدستی کے اسباب سے بچتے ہوئے اس سے نجات کے حل بھی اپنائے، مگر پھر بھی اس کا فقر (یعنی تنگدستی محتاجی) دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فُتور (یعنی فساد) ہے کہ اس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے کام نہیں بن سکا۔“

دُرُ اِضْل دُرودِ پاک پڑھنے یا مذکورہ اسباب سے بچنے اور نجات کے حل اپنانے میں نِیَّتِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب حاصل کرنے کی ہو تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ محتاجی ضرور دُور ہوگی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محتاجی صرف مال کی کمی کا نام نہیں ہے بلکہ بسا اوقات مال کی کثرت کے باوجود بھی انسان محتاجی کا شکوہ کرتا ہے اور یہ مذموم فعل ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مذکورہ اعمالِ صالحہ کی بَرَکت سے قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور قناعت (یعنی جو مل جائے اس پر راضی رہنا) ہی اِضْل میں غِنَا (یعنی دولت مندی) ہے اور دُنیاوی مال کا حریص (یعنی لالچی) ہی حقیقت میں محتاج ہے۔

کوئی خواہ کتنا ہی مالدار ہو، قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں اور دُنیاوی

مال سے یقیناً افضل ہے، کیونکہ دنیاوی مال فانی بھی ہے اور وبال بھی، کہ قیامت میں حساب دینا پڑے گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں مالِ دُنیا کی مَحَبَّت سے نجات عطا فرما کر قناعت کی لازوال نعمت نصیب فرما اور تنگدستی کے اسباب سے بچنے اور رزق کی قدر کرنے اور سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِحَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

رَحْمَتِ عَالَمِیَان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّتِ نشان ہے، جس نے بدھ، جُمُعرات و جُمُعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جَنَّتِ میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے۔ (مجمع الزوائد، ۴/۵۲۲، حدیث: ۵۲۰۴)

## بیان نمبر 30

## غلام آزاد کرنے سے افضل عمل

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”الصَّلَاةُ عَلَى

النَّبِيِّ اَمْحَقٌ لِلْخَطَايَا مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر

دُرود پاک پڑھنا ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ خطاؤں کو مٹاتا ہے۔“ ”وَالسَّلَامُ

عَلَى النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر

سلام پڑھنا گرونیں (غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔“

(درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۶۵۴/۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُرود پاک پانی کے

ذریعے آگ بجھانے سے بھی بڑھ کر خطاؤں کو مٹانے میں مؤثر ہے یعنی جس

طرح ٹھنڈا پانی آگ کی شدت و تمازت کو بہت جلد ختم کرتا ہے اسی طرح

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا بھی ہماری

خطاؤں کو مٹاتا ہے بلکہ خطائیں مٹانے میں یہ تو پانی سے آگ کو بجھانے سے بھی

زیادہ سریع الاثر ہے۔ لہذا ہمیں بھی آپ علیہ السلام پر کثرت سے دُرود

شریف پڑھتے رہنا چاہئے تاکہ اللہ عزوجل دُرود پاک کی برکت سے ہمارے

گناہوں کو معاف فرمادے۔

بارِ عِصیاں کی ترقی سے ہوا ہوں جاں بَلَب

مجھ کو اچھا کیجئے حالت مری اچھی نہیں (ذوقِ نعت، ص ۱۲۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود شریف کی کثرت کے بکثرت فضائل**

ہم سنتے ہی رہتے ہیں، ان فضائل و برکات کو سن کر ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر کثرتِ دُرود کی تعریف کیا ہے؟ کیا چوبیس گھنٹے دُرود و سلام ہی پڑھتے رہیں جبھی ہم کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے والے کہلائیں گے؟ اس عقدے (گتھی) کو حل کرنے کے لیے مُستند کتابوں سے کثرتِ دُرود کی تعریف میں چند بزرگانِ دین کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی بزرگ کے بتائے ہوئے عدد کو معمول بنالیں تو آپ کا شمار بھی کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے والوں میں ہو جائے گا۔ اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ تمام برکات و ثمرات حاصل ہونگے جن کا احادیثِ مبارکہ میں تذکرہ ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کسی کو کروڑوں سال کی عمر مل جائے اور وہ ہر لمحہ دُرود و سلام ہی پڑھتا رہے تو پھر بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ

**کثرت سے دُرود پڑھنے کی تعریف**

اَبُو الْحَسَنِ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَوِيُّ نے ابو عبد اللہ بن حامد علیہ رَحْمَةُ اللہ

الْمَاجِد کو موت کے بعد کئی مرتبہ خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ

کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بخش دیا اور رحم فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت دارمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے پوچھا کہ کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے ذریعے جَنَّت میں داخل ہونا نصیب ہو جائے۔ تو انہوں نے فرمایا: ایک ہزار رَكَات نفل ادا کرو اور ان میں سے ہر رَكَت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللہُ أَحَدٌ (پوری سورت) پڑھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا: یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکے گا تو حضرت ابو عبد اللہ بن حامد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَاجِد نے کہا کہ پھر محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر رات ہزار مرتبہ دُرود و سلام پڑھ لیا کرو۔ حضرت دارمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہر رات ایک ہزار مرتبہ دُرود و پاک پڑھنا میرا معمول بن گیا۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی

والحکایات ..... الخ، اللطيفة السابعة والعشرون، ص ۱۳۶)

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے

ہیں: ”روزانہ کم از کم سو۰۰ بار دُرود و پاک ضرور پڑھنا چاہیے۔“ (جذب القلوب،

ص ۲۳۱) مزید فرماتے ہیں: ”بعض دُرود شریف کے ایسے صیغے بھی ہیں کہ جن

کے پڑھنے سے ہزار ۱۰۰۰ کا عدد بآسانی اور جلد پورا ہو جاتا ہے مثلاً ”صَلَّی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّم“ لہذا اُسی کو وظیفہ بنالینا چاہئے اور ویسے بھی جو کثرت سے دُرود

پاک پڑھنے کا عادی ہوتا ہے اُس پر وہ آسان ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ جو عاشق

صادق ہوتا ہے اُسے دُرود و سلام پڑھنے سے وہ لذت و شیرینی حاصل ہوتی ہے جو اُس کی رُوح کو تقویت پہنچاتی ہے۔ (جذبُ القلوب، ص ۲۳۲)

عَلَّامہ مہمانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِیْ کثرت کی تعریف میں ایک بزرگ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”کم از کم روزانہ ساڑھے تین سو بار دن میں اور ہر شب میں ساڑھے تین سو بار دُرود پاک پڑھا جائے۔“ (افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۳۰) مزید فرماتے ہیں: کہ حضرت امام شعرانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِیْ نے اپنی کتاب ”انوار القدسیہ“ میں فرمایا ہے: ”ہم سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عہد لیا کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر رات بکثرت دُرود و سلام پڑھا کریں گے اور اپنے بھائیوں کے آگے اس کا اجر و ثواب بیان کیا کریں گے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے اظہارِ مَحَبَّت کے لیے انہیں پوری ترغیب دیں گے اور یہ کہ ہم ہر دن اور رات اور صبح اور شام ایک ہزار سے لے کر دس ہزار تک دُرود و سلام کا ورد کیا کریں گے۔“

(لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیۃ للشعرانی، ص ۲۱۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** روزانہ سو بار، تین سو بار، یا صبح و شام دودو سو بار بلکہ روزانہ ایک ہزار بار دُرود و سلام پڑھنا بھی زیادہ مشکل کام نہیں۔ لیکن یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین روزانہ دس دس ہزار بار بلکہ چالیس چالیس ہزار بار دُرود و شریف کس طرح پڑھتے ہوں گے؟ اور

انہیں دوسری عبادات، گھریلو اور معاشی معاملات، پھر سنتوں کی تبلیغ اور طعام و آرام وغیرہ کے لیے کس طرح وقت ملتا ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بُرُکَّانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَلْمُیْن ہمارے طرح دنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار نہیں تھے اور نہ ہی ہماری طرح ہر روزہ گوئی (فضول باتیں) ان کا شیوہ تھا۔ ہم لوگوں نے شیطان کے فریب میں آ کر اس چند روزہ زندگی ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے اور ہر وقت، ہر لمحہ اس فانی دنیا کی آرائشوں اور آسائشوں میں گم ہیں۔

افسوس! قبر کی طویل زندگی اور آخرت کی کڑی اور گھٹن ترین منزل کی طرف ہماری بالکل توجہ نہیں۔ بُرُکَّانِ دین اور اولیائے کاملین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اس بات کا مکمل احساس رہتا ہے کہ یہاں کی زندگی چند روزہ ہے، یہ آنا فانا ختم ہو جائے گی۔ جو کچھ ہے وہ مرنے کے بعد والی ابدی زندگی ہے۔

نیز اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام اور بُرُکَّانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَلْمُیْن کو یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ دنیا کی مختصر سی زندگی پر ہی بعد والی طویل زندگی کا انحصار ہے۔ اگر دنیا کی زندگی عیش پرستی اور نافرمانی میں نہ گزاری تو مرنے کے بعد رَحْمَتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے ابدی و سرمدی نعمتوں کی اُمید واثق (یعنی قوی اُمید) ہے۔ چنانچہ یہ اللّٰہ والے اپنی زندگی اسلام کے زریں اصولوں اور پیارے محبوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں اور آپ کی ذاتِ طیبہ پر دُرودِ پاک پڑھنے میں گزار دیتے ہیں۔



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب ایک عاشق صادق سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتا ہے اور صدقِ دل سے جانِ دو عالم صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنے کو اپنی عادت بنا لیتا ہے تو پھر وہ غمخوار آقا

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُکھی دلوں کے درد کا مُداوا بن کر کبھی تو عینِ بیداری

کے عالم میں اور کبھی خواب میں تشریف لا کر شربتِ دیدار پلاتے ہیں اور حاجت

مندوں کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔ چنانچہ

## امام بوصیری پر سرکارِ کرم

امام بوصیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا

جس کی وجہ سے میرا نصف جسم بالکل بے حس و حرکت ہو گیا۔ بہت علاج کروایا

مگر خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ انتہائی یاس و ہراس کی حالت میں میں نے سوچا کہ نبی

کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے

تَوْسُط سے بارگاہِ رَبِّ الْعَزَّوَجَلَّ میں اپنی صحتیابی کے لئے دُعا کروں، اللہ جَلَّ شَانُہ

کے فضل و کرم سے میں اپنے اس ارادے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ میں نے

قصیدہ (یُذْہ شریف) لکھنا شروع کیا، قصیدے کا اختتام ہوتے ہی میں نیند کی

آغوش میں چلا گیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں روشن ہو گئیں،

میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خواب میں نبی

کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا دستِ مبارک میرے جسم پر پھیرا اور اپنی مبارک چادر میرے جسم پر ڈال دی۔ اس کی برکت سے میں فوراً صحتیاب ہو گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حرکت کرنے کے قابل پایا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا      طابَ نَظْرُكَ كَرَمَ بَدَنِكَ  
يَا حَبِيبَ اللَّهِ اِسْمَعْ قَالَنَا      اتَّجَا يَا سَيِّدَ الْاَبْرَارِ  
اِنْنِي فِي بَحْرٍ هَمَّ مُغْرَقٌ      نَاوُذُ اَنْوَالٍ وُّوَلِّ دَرْمَجْدٍ هَارٍ  
خُذْ يَدِي سَهْلٌ لَنَا اَشْكَالَنَا      نَاخُذُ آوُ تَوْبَةً بِرَّهَا  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبُ!      صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## وَسُوْسَہ اور اس کا جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی شفا دینے والا ہے مگر اس حکایت کو

سُن کر وَسُوْسَہ سے آتے ہیں کہ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ بھی کوئی شفا دے سکتا ہے؟

اس وَسُوْسَہ کا علاج یہ ہے کہ بے شک ذاتی طور پر صرْف اور صرْف

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی شفا دینے والا ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس کے بندے بھی

شفا دے سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی طاقت

کے بغیر فلاں دوسرے کو شفا دے سکتا ہے تو یقیناً وہ کافر ہے۔ کیوں کہ شفا ہو یا

دوا ایک ذرہ بھی کوئی کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بغیر نہیں دے سکتا۔ ہر مسلمان کا

نبی عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء علیہم السلام و رَحِمَهُمُ اللہ تَعَالٰی جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ کُھس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دیتے ہیں، معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ تو ایسا شخص حکم قرآنی کو جھٹلا رہا ہے۔ پارہ ۳ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۴۹ اور اُس کا ترجمہ پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَسَوْسَہ کی جرکٹ جائے گی اور شیطان ناکام و نامراد ہوگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نَبِینَا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام کے مُبارک قول کی حکایت کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَأُبریءُ الْاَکْمَہِ وَالْاَبْرَصَ      ترجیہ کنزالایمان: اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد

وَأُحِی الْمَوْتِی بِاِذْنِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ      اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں

(پ ۳، آل عمران: ۴۹) مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

دیکھا آپ نے؟ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نَبِینَا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام صاف فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَخْشٰی ہوئی قُدْرَت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں۔ حتیٰ کہ مُردوں کو بھی زَندہ کر دیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے اختیارات

عطا کئے گئے ہیں اور فیضانِ انبیا سے اولیا کو بھی عطا کئے جاتے ہیں لہذا وہ بھی شفا

دے سکتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔ جب حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ، سردارِ انبیاء، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شانِ عظمتِ نشان کیسی ہوگی! یہ یاد رکھئے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جمیع مخلوقات اور جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے کمالات کے جامع ہیں، بلکہ جس کو جو ملا آپ علیہ السلام ہی کے صدقے ملا۔

تو معلوم ہوا کہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مریضوں کو شفا اندھوں کو آنکھیں اور مردوں کو زندگی دے سکتے ہیں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سب بدرجہ اولیٰ عطا فرما سکتے ہیں۔ (فیضانِ سنت، ص ۵۱ تا ۵۳)

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پہ نہیں کچھ موقوف

جس نے جو پایا ہے، پایا ہے بدولت اُن کی (ذوقِ نعت، ص ۱۵۳)

اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سچی مَحَبَّتِ عطا فرمائے اور آپ علیہ السلام کی ذات پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاٰمِنْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 31

## بھلائی کے طلبگار

خَاتِمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا

فرمانِ دلنشین ہے: ”مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَاسْتَغْفَرَ

رَبَّهُ، يَعْنِي جَسَ نَے قرآن پاک کی تلاوت کی اور رب تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر نبی کریم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت

طلب کی، فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهُ، تَوْقِیْنًا اِس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔“

(درمنثور، پ ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی بھلائی اور مغفرت کے طلبگار اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا کے خواہش مند

ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہمہ وقت شوق و مَحَبَّت کے ساتھ بکمال خشوع و خضوع

دل کو سرکار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ کر کے آپ کی ذاتِ

گرامی پر دُرود و سلام کے گجرے نچھاور کرتے رہیں تو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اسکی

برکت سے سرکارِ دعوالم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت ہمارے دلوں

میں جا گزریں ہوگی اور جسے سرکار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت

نصیب ہوگئی یقیناً وہ دنیا و آخرت میں سُرخ رو ہو گیا۔

صحابہ کرام عَلَیْہُمُ الرِّضْوَانُ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَالِہِ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اس قدر مُنہمک و مُستغرق رہا کرتے تھے کہ انہیں  
دُنیا و مافیہا سے کوئی رَغبت نہ ہوتی، وہ حضرات اکثر اوقات جَلوہِ محبوب کی  
تابانیوں سے مَحْظُوظ ہوتے اور ہر لمحہ آپ کی صُحبت بابرکت میں رہنا پسند کرتے،  
آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم سے جُدا کی انہیں ہرگز گوارہ نہ تھی حتیٰ کہ  
ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم کی ذاتِ  
مُقدَّسہ کو اپنے اہل خانہ پر ترجیح دیتے۔ چنانچہ

### زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عِشْقِ رسول

حضرت سیدِ شہناخ دیبجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُصُور عَلَیْہِ السَّلَام سے  
نکاح کے بعد اپنے غلام حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سرکارِ عَلَیْہِ  
السَّلَام کی خِدْمَت میں بطورِ تحفہ پیش کر دیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صُغُر سنی  
(بچپن) ہی سے بارگاہِ رسالت میں رہا کرتے اور آپ کی صُحبت بابرکت میں رہ کر  
آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم کے دیدار پر بہار سے فیضیاب ہوا کرتے،  
حُصُور عَلَیْہِ السَّلَام کی بے پناہ شفقتوں کی وجہ سے آپ کی مَحَبَّت میں ایسے گرفتار  
ہوئے کہ ماں، باپ اور دیگر اہل خانہ کی یاد نہ آتی۔ ایک بار ان کے والد اور چچا  
فدیہ کی رقم لے کر ان کو غلامی سے چھڑانے کی خاطر مکہ مکرمہ پہنچے، تحقیق کی، پتا

چلایا اور حُصَو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچ کر عرض کی: اے ہاشم کی اولاد اور قوم کے سردار! آپ حرم کے رہنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے پڑوسی ہیں، قیدیوں کو رہا کراتے اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم اپنے بیٹے کی طلب میں آپ کے پاس پہنچے ہیں ہم پر احسان فرماتے ہوئے فدیہ قبول کریں اور اس کو رہا کر دیں بلکہ جو فدیہ ہو اس سے زیادہ لے لیں، حُصَو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بس اتنی سی بات ہے؟ عرض کی! جی ہاں! آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اس کو بلاؤ اور اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر فدیہ ہی کے وہ تمہاری نذر ہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں ایسے شخص پر جبر نہیں کر سکتا جو خود نہ جانا چاہے۔ اُنھوں نے عرض کی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استحقاق سے بھی زیادہ احسان فرمایا یہ بات خوشی سے منظور ہے۔ جب حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بلائے گئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ان کو پہچانتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں! پہچانتا ہوں یہ میرے باپ اور یہ میرے چچا ہیں۔ حُصَو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میرا حال بھی تمہیں معلوم ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے کہ میرے پاس رہنا چاہو تو میرے پاس رہو، انکے ساتھ جانا چاہو تو اجازت ہے۔ حضرت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: حُصَو! میں آپ کے مقابلے میں بھلا کس کو

پسند کر سکتا ہوں آپ میرے لئے باپ کی جگہ بھی ہیں اور چچا کی جگہ بھی۔

ان کے والد اور چچا نے کہا کہ زید غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتے ہو؟ باپ چچا اور سب گھروالوں کے مقابلہ میں غلام رہنے کو پسند کرتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (هُوَ رَغِبَ إِلَيْهِ السَّلَامُ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: ”ہاں میں نے ان میں ایسی بات دیکھی ہے جس کی وجہ سے میں ان کے مقابلے میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کر سکتا۔“ هُوَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ وَالّٰہِ وَسَلَّم نے جب یہ جواب سنا تو فرطِ مَحَبَّت سے ان کو گود میں اٹھا لیا اور فرمایا: ”میں نے اس کو اپنا بیٹا بنا لیا۔“ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اور چچا بھی یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بخوشی ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔

(الاصابة فی تمييز الصحابة، زید بن حارثہ، ۲/۴۹۵ ملخصاً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے بچپن کی حالت میں بے چین دلوں کے چین، رَحْمَتِ دَارِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی خاطر اپنے گھر والوں اور عزیز و اقارب کے پاس جانا پسند نہیں کیا، تو کیا ہم مَحَبَّتِ رسول کا دم بھرنے والے اپنا تھوڑا سا وقت نکال کر اہتمام کے ساتھ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر درود پاک بھی نہیں پڑھ سکتے حالانکہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ تَوْحُودِ رُکِی مَحَبَّت میں اپنے دن رات



دُرود پاک پڑھنے میں صرف فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

## دَم بَدَم صَلَّى عَلَى

حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زیادہ دُرود شریف پڑھا کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتا دیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرود خوانی کے لیے مُقَرَّر کر دوں؟“ تو نوحی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَا شِئْتَ لِعِنِّي تَمَّ جَسْ قَدْرَ چاہو مُقَرَّر کرلو۔ حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا کہ دن رات کا چوتھائی حصہ دُرود خوانی کے لیے مُقَرَّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ یعنی تم جس قدر چاہو مُقَرَّر کرلو، ہاں اگر تم چوتھائی سے زیادہ حصہ مُقَرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں دن رات کا نصف حصہ دُرود خوانی کے لیے مُقَرَّر کرلوں؟ تو حُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ“ تم جس قدر چاہو مُقَرَّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زیادہ وقت مُقَرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ تو حضرت ابی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا میں دن رات کا دو تہائی مُقَرَّر کرلوں؟ تو

حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ تَمْ جِئْنَا بِكَ وَقْتُ مُقَرَّرٍ لَكَ لَوْ اَرَاكَ تَمَّ اس سے زیادہ وَقْتُ مُقَرَّرٍ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔“ تو حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”اَجْعَلْ لَّكَ صَلَاتِي كُلَّهَا، مِیْنِ دِنِ رَاَتِ کَاکُلِّ حَصَّہٗ دُرُودِ خَوَانِی ہِی مِیْنِ سَرَفِ کُرُوں گا۔“ تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا تُكْفِیْ هَمُّكَ وَيُعْفِرُ لَكَ ذَنْبُكَ اِگر تَمَّ ایسا کرو گے تو دُرُودِ شَرِیفِ تمہاری تمام فِکروں اور غَموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کُفَّارہ ہو جائے گا۔“

(ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۲۳، ۲۰/۷، حدیث: ۲۴۶۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت مولانا تقی علی خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اپنی کتاب ”انوارِ جمالِ مصطفیٰ“ میں فرماتے ہیں کہ بُرگ ترین ثمرات اور گرامی ترین فوائدِ صلوة یہ ہیں کہ جب آدمی دُرودِ پاک کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے سردارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر کثرت کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّتِ اس کے تمام دل کو گھیر لیتی ہے اور اس شجرِ مَحَبَّت سے حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام کی طَاعَت و اتباع کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے۔ (انوارِ جمالِ مصطفیٰ، ص ۲۴۰ مفہوماً و ملخصاً)

## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم جب بھی نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکت پر دُرودِ پاک پڑھیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس سے مقصود صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہونہ کہ کوئی اور غرض اور اگر بالفرض ہماری کوئی مشکل ہے بھی تو دُرودِ پاک اس نیت سے نہ پڑھا جائے کہ میری یہ غرض پوری ہو، یا مجھے یہ فائدہ حاصل ہو، یا میری یہ مشکل حل ہو جائے بلکہ آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کے وسیلے سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گر گڑا کر عاجزی و انکساری کے ساتھ اپنے مقاصد و مطالب کے لئے بھی دُعا کرنی چاہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے قبولیت کی اُمید ہے۔

جیسا کہ شیخ ابواسحاق شاطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی شرح الکفیہ میں فرماتے ہیں کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جانے والا دُرودِ پاک یقیناً مقبول ہے اور اس کے ساتھ جب کوئی دُعا مانگی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے وہ بھی قبول کی جائے گی۔ (مطالع المسرات، ص ۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حالتِ بیداری میں جوابِ سلام

حضرت سیدنا محمود الکردی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِیُّ اپنی کتاب ”الْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ“ میں فرماتے ہیں: ایک رات جب میں سویا تو میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا! کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خواب میں شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ “آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شَفَقَت فرماتے ہوئے مجھے سینے سے لگالیا اور ارشاد فرمایا: ”اَکْثَرُ وَاَعْلٰی مِنَ الصَّلَاةِ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو!“ نیز مجھے اپنی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و خوشنودی کی خوشخبری سنائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس قَدْر مَحَبَّت دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، مجھے اپنی قسمت پر رشک آ رہا تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے میرا ایسا والہانہ استقبال فرمایا اور مجھے اتنی عزّت سے نوازا میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھوں سے بھی فرطِ شَفَقَت اور جوشِ مَحَبَّت سے آنسو رواں تھے، اتنے میں میری آنکھ کھل گئی میرے رُخسار پر اب تک آنسو بہہ رہے تھے اس کے بعد میں مُوَاہِمہ شریف کی طرف گیا تو میں نے روضہ مبارکہ کے اندر سے ایسی ایسی بشارتیں سنیں جو بیان سے باہر ہیں۔ ابھی میں مُوَاہِمہ شریف کے پاس ہی کھڑا تھا کہ عین بیداری کے عالم میں میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی زبانِ مبارک سے اپنے سلام کا جواب سنا تو مجھے اس بات کا کامل یقین ہو گیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے روضہ انور میں نہ صرف حیات ہیں بلکہ مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المراثی ..... الخ، اللطيفة الحادی والتسعون، ص ۱۵۱ ملخصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ دُرود و سلام پڑھنے والے سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور اس کی زبان سے ادا ہونے والے دُرود و سلام کے کلمات کو نہ صرف بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں بلکہ خوش ہو کر اُسے اپنے دیدار سے بھی مُشْرِف فرماتے ہیں۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی مَحَبَّت ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں! ہم پہ فدا ہو (ذوقِ نعت، ص ۱۴۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں سرکارِ علیہ السلام کی بارگاہ میں مَحَبَّت و شوق کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اس کے فوائد و برکات سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 32

## مبارک پرچہ

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، مَحْبُوبِ رَبِّ الارضِ وَ السَّمَوَاتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟“ تھوڑے ہی لمحے اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: ”میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرودِ پاک ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔“

(موسوعہ ابن ابی دنیا فی حسن الظن باللہ، ۱/۹۱، حدیث: ۹۷)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی

یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں (سامان بخشش، ص ۱۲۶)

**پیٹھے پیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے دُرودِ پاک کی بَرَکت کا**

بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں دُنیا میں اس کے فوائد و ثمرات حاصل ہوتے

ہیں وہیں اُخروی فُضائل و بَرَکات کا حُصول بھی ہوتا ہے۔ دُرودِ پاک پڑھنا

ایسا عمل ہے کہ جسے خود خالقِ ارض و سَمَوَات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَعْصُوم فرشتے بھی

کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا  
تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور  
اسکے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے  
والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر دُرود  
اور خوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

## اللہ عزوجل اور فرشتوں کا عمل

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اپنی  
ماہ ناز کتاب ”شان حبیب الرحمن من آیات القرآن“ میں فرماتے ہیں:  
”مذکورہ بالا آیت کریمہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صریح نعت  
ہے۔ اس میں ایمان والوں کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر  
دُرود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے  
قرآن کریم میں کافی احکامات صادر فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج، وغیرہ وغیرہ۔ مگر  
کسی جگہ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی  
کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔ صرف دُرود شریف کے لیے ہی ایسا  
فرمایا گیا ہے۔ اس کی وجہ بالکل ظاہر ہے۔ کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خدا  
عزوجل کا بھی ہو اور بندے کا بھی۔ یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ کے کام ہم نہیں کر

سکتے اور ہمارے کاموں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بلند و بالا ہے۔ اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اُس کا حُکم دیا گیا ہو تو وہ صِرْف اور صِرْف آقائے دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنا ہے۔ جس طرح ہلالِ عید پر سب کی نظریں جَمْع ہو جاتی ہیں اسی طرح مَدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خود خالق عَزَّوَجَلَّ کی بھی نظر ہے۔

جس کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں حُسن و جمال

اے حسین! تیری ادا اُس کو پسند آئی ہے (ذوقِ نعت، ص ۱۷۵)

ایسا تجھے خالق نے طَرَحدار بنایا

یوسف کو ترا طالبِ دیدار بنایا (ذوقِ نعت، ص ۳۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ کے نازل ہونے کے**

بعد محبوبِ ربِّ ذُو الجلال، سلطانِ شیریں مقال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

چہرہ نور بارخوشی سے جھوم اٹھا اور فرمایا: ”مجھے مبارک باد دو کیونکہ مجھے وہ آیتِ

مُبَارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے ”ذُنُیَا وَمَا فِیْہَا“ (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس)

سے زیادہ محبوب ہے۔“ (روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷۴/۲۲۳)

## دُرود بھیجنے کی حکمت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیتِ مبارکہ میں یہ خبر دی**

ہے کہ ہم ہر آن اور ہر گھڑی اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر



رحمتوں کی بارش برساتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ عزَّوَجَلَّ خود ہی رحمتیں نازل فرما رہا ہے تو ہمیں دُرود شریف پڑھنے یعنی رحمت کے لیے دُعا مانگنے کا کیوں حکم دیا جا رہا ہے کیونکہ مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو، تو جب پہلے ہی سے رحمتیں اُتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی سُوالی کسی دروازہ پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کے مال و اولاد کے حق میں دُعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ سخی کے بچے زندہ رہیں، مال سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دُعائیں مالکِ مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا مُہذب سُوالی ہے۔ بھیک مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ خوش ہو کر کچھ نہ کچھ جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا: اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اولاد سے پاک ہیں مگر ہمارا ایک پیارا حبیب ہے محمد مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اُس حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس کے اہل بیت (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَان) کی اور اُس کے اصحاب (عَلِیْہِمُ الرِّضْوَان) کی خیر مانگتے ہوئے، اُن کو دُعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی اُن پر بارش ہو رہی ہے اُس کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ دُرود شریف پڑھنا دُرُا ضل اپنے پروردگار عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔ اس آیتِ مُقَدَّسہ میں مسلمانوں کو مُتَنَبَّہ (خبردار)

فرما دیا گیا کہ اے دُرود و سلام پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گمان بھی نہ کرنا کہ ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں اور ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے دُرود و سلام کے محتاج ہیں۔ تم دُرود پڑھو یا نہ پڑھو، ان پر ہماری رحمتیں برابر برسی ہی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا دُرود و سلام پڑھنا تو آبِ ہوا، پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جب کہ ”جب“ اور ”کب“ بھی نہ بنا تھا۔ ”جہاں“ ”وہاں“ ”کہاں“ سے بھی پہلے ان پر رحمتیں ہی رحمتیں ہیں۔ تم سے دُرود و سلام پڑھوانا یعنی پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے دُعائے رحمت منگوانا تمہارے اپنے ہی فائدے کے لیے ہے۔ تم دُرود و سلام پڑھو گے تو اس میں تمہیں کثیر اجر و ثواب ملے گا۔ (شان حبیب الرحمن، ص ۱۸۴، ۱۸۵ ملخصاً)

وہی رَبّ ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا (حدائقِ بخشش، ص ۳۶۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**جُوْنِہٖ بُھُوْلَا ہُمْ غَرِیْبُوْنَ کُوْرَضَا**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ بَرَکَت اور ترقی معرفت اور حُضُور صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُرْبَت کے لیے دُرود و سلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں

ہے۔ یقیناً سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ دُرود شریف کے فضائل میں بے شمار کُتب تصنیف کی جا چکی ہیں، اس کے فضائل و ثمرات اکثر مُبلِّغین بیان کرتے رہتے ہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے، بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر فضائلِ دُرود و سلام بَرِّ خَیْرُ الْاَنَام کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ دن ہو یا رات ہمیں اپنے مُحسن و عَمَلُکُسا رِاقَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کے پُھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے۔ اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ بطنِ سیدہ اَمِنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دُنیا ئے آب و گل میں جلوہ افروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: ”رَبِّ هَبْ لِي اُمَّتِي یعنی پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمت میرے حوالے فرما۔“

امام زرقانی قُدِسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نَقْل فرماتے ہیں: ”اُس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنْکلیوں کو اس طرح اٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گڑیہ وزاری کرنے والا اٹھاتا ہے۔“ (زرقانی علی المواہب، ذکر تزویج عبد اللہ آمنہ، ۲۱۱/۱)

رَبِّ هَبْ لِي اُمَّتِي کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلٰوۃُ وَاَلسَّلَام (قبائِلِ بخشش، ص ۹۴)

رَحْمَتِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَفَرِ معراج پر روانگی کے وقت

اُمّت کے عاصیوں کو یاد فرما کر آئندہ ہو گئے۔ دیدارِ جمالِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ اور  
خُصوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگارِ ان اُمّت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر گنہگارِ ان  
اُمّت کے لیے غمگین رہے۔

**مدارجُ النبوة** میں ہے: حضرت سیدنا قُثم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ شخص  
تھے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قَبْرِ اَنور میں اُتارنے کے بعد سب  
سے آخر میں باہر آئے تھے۔ چنانچہ اُن کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں  
جس نے خُصُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُوءِ مُنَوَّر، قَبْرِ اَطہر میں  
دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْرِ اَنور  
میں اپنے لہجائے مبارکہ کو جُنُش فرما رہے تھے۔ (یعنی مبارک ہونٹ بل رہے تھے)  
میں نے اپنے کانوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّم کے ذہن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہہ رہے تھے: ”رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ“ (یعنی اے میرے  
پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)۔ (مدارج النبوة، ۲/۲۴۴)

**فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:** ”جب میری وفات ہو جائے  
گی تو اپنی قَبْرِ میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا، یا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی اے پروردگار! میری  
اُمّت میری اُمّت، یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔“

(کنز العمال، کتاب القیامة، ۷/۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸)

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا

ذکر اُس کا اپنی عادت کیجئے (حدائق بخشش، ص ۱۹۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ**

وَالِہِ وَسَلَّم ہم سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں تو ہماری عقیدت بلکہ مَرَوّت کا بھی یہی تقاضا ہونا چاہئے کہ غمخوار اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالِہِ وَسَلَّم کی یاد اور دُرود و سلام سے کبھی غفلت نہ برتی جائے۔

**حضرت سیدنا حافظ رشید عطار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَفَّارِ اشعار کی صورت میں فرماتے ہیں:**

أَلَا أَيُّهَا الرَّاجِي الْمَثُوبَةَ وَالْأَجْرَ وَتَكْفِيرَ ذَنْبٍ سَالِفٍ أَنْقَضَ الظُّهْرَ

عَلَيْكَ بِإِكْفَارِ الصَّلَاةِ مُوَاطِبًا عَلَى أَحْمَدِ الْهَادِي شَفِيعِ الْوَرَى طُرًا

”یعنی اے اُنجر و ثواب اور اُس گُزشتہ گناہ کی تلافی کی اُمید رکھنے والے جس نے

(تیری) کمر توڑ دی ہے، سن لے! تجھ پر لازم ہے کہ اُس ذاتِ گرامی پر ہمیشہ کثرت سے

دُرود بھیج جن کا نام احمد ہے، انسانیت کے ہادی اور تمام مخلوق کے شفیع ہیں۔“

(القول البديع، خاتمة الباب الثاني، الفصل الاول، ص ۲۸۴)

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے نور اُقید و بند

خُش رکھ لیں گے طاعت رسول اللہ کی (حدائق بخشش، ص ۱۵۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی  
 اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں ڈوب کر آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت  
 سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمان حسن بصری

حضرت سیدنا حسن (بصری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی) فرماتے ہیں کہ ”جو  
 اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی  
 خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بھی  
 اور اُس کی کتاب (یعنی قرآن کریم) کا بھی۔“ (حدیث پاک میں ہے)  
 اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالم بادشاہ مُسلَّط ہوں  
 گے اور اُن کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (رُوحُ الْمُتَعَانِی، ۳/۳۲۶)

## بیان نمبر 33

## ہونٹوں پر مُتَعَيِّن فرشتے

امیر المؤمنین ذوالنورین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیوں کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت والا نشان میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتائیے کہ بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟“ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! ایک فرشتہ تیری دائیں (سیدھی) طرف ہے جو تیری نیکیوں پر مامور ہے اور یہ بائیں (اُلٹی) طرف والے فرشتہ کا امین ہے۔ جب تم ایک نیکی کرتے ہو تو اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، جب تم کوئی گناہ کرتے ہو تو بائیں (اُلٹی) طرف والا فرشتہ دائیں (سیدھی) جانب والے فرشتے سے پوچھتا ہے: ”(کیا) میں (اس کا یہ گناہ) لکھ لوں؟“ تو وہ کہتا ہے: ”نہیں، شاید یہ (اپنے گناہ پر) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرے اور توبہ کرے۔“ تو جب بائیں طرف والا فرشتہ تین مرتبہ گناہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے تو (دائیں طرف والا) کہتا ہے: ہاں (اب لکھ لو) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ یہ کیسا بُرا ساتھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُتَعَلِّق کتنا کم سوچتا ہے اور ہم سے کس قدر کم حیا کرتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَاقِيٌّ بِعَتِيدٌ ①  
ترجمہ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اُس کے پاس ایک محافظ

(پ ۲۶، ق: ۱۸) تیار نہ بیٹھا ہو۔

اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ط  
ترجمہ کنزالایمان: آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اُس کے آگے پیچھے کہ  
(پ ۱۳، الرعد: ۱۱) بحکم خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اور ایک فرشتے نے تمہاری پیشانی کو تھاما ہوا ہے۔ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع (یعنی انکساری) کرتے ہو تو وہ تمہیں بلند کرتا ہے اور جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تکبر کا اظہار کرتے ہو تو وہ تمہیں بتا ہی میں ڈال دیتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر (مُتَعَيْن) ہیں، وہ تمہارے لئے صرف محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پڑھے جانے والے دُرود کو محفوظ کرتے ہیں اور ایک فرشتہ تمہارے منہ پر مقرر ہے وہ تمہارے منہ میں سانپ داخل ہونے نہیں دیتا۔ اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر مقرر ہیں۔ یکل دس فرشتے ہیں جو ہر انسان پر مقرر ہیں۔

رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر اترتے ہیں، کیونکہ رات کے فرشتے دن



کے فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں۔ یہ میں فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں۔

(تفسیر الطبری، پ ۱۳، الرعد، تحت الآیة: ۴۱/۱، ۳۵۰، حدیث: ۲۰۲۱۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرر کردہ معصوم فرشتے**

ہماری اچھی بُری ہر بات لکھتے ہیں لیکن مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بالکل پروا نہیں ہوتی۔ عام دنوں میں تو گناہوں کا سلسلہ جاری ہی رہتا ہے مگر جب رَمَہانُ المبارک کا مُقَدَّس مہینہ تشریف لاتا ہے تو ہم بد قسمتی سے اس کا احترام نہیں کرتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی والے کام کرنے کے بجائے روزے کی حالت میں بھی اپنے قیمتی لمحات کو فُضُولیات میں برباد کر دیتے ہیں یقیناً یہ ذِلّت و رُسوائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ چنانچہ

## حُقوقِ رَمَہان سے مُتعلّق نصیحتیں

حضرت سَیدِ شَنَا اُمّ ہانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دو جہاں

کے سلطان، شہنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عمرت

نشان ہے: ”میری اُمّت ذَلیل و رُسوانہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَہان کا حق ادا

کرتی رہے گی۔“ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

رَمَہان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذَلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا، اِس ماہ

میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا: جس نے اِس ماہ میں زنا کیا، یا شراب پی

تو اگلے رَمَضان تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہِ رَمَضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے۔

(معجم صغیر، من اسمہ عبد الملک، ص ۲۳۸، حدیث: ۱۴۸۸)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! اور ماہِ رَمَضان کی ناقدری سے بچنے کا**  
 خصوصیت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اس ماہِ مبارک میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں جس طرح نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح دیگر مہینوں کے مقابلے میں گناہوں کی ہلاکت خیزیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ ماہِ رَمَضان میں شراب پینے والا اور زنا کرنے والا تو ایسا بدنصیب ہے کہ آئندہ رَمَضان سے پہلے پہلے مر گیا تو اب اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ یاد رہے! آنکھوں کا زنا بد نگاہی، ہاتھوں کا زنا اجنبیہ کو (یا شہوت کے ساتھ امرِ دُکو) چھونا ہے۔ لہذا خبردار! خبردار! خبردار! ماہِ رَمَضان میں بالخصوص اپنے آپ کو بد نگاہی اور امرِ دینی سے بچائیے۔ حُشی الامکان آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگا لیجئے یعنی نگاہیں نیچی رکھنے کی بھرپور سعی کیجئے۔ آہ! صد ہزار آہ! بسا اوقات نمازی اور

روزہ دار بھی ماہِ رَمَضان کی بے حُرمتی کر کے قہرِ قہار اور غُضبِ جبار کا شکار ہو کر عذابِ نار میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

## دل پر ایک سیاہ نقطہ

یاد رکھئے! حدیثِ مبارک میں آتا ہے، جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گناہ کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ بنتا ہے یہاں تک کہ اُس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجہً بھلائی کی (کوئی) بات اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

(درمنثور، پ ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ: ۴، ۸/۴۴۶)

اب ظاہر ہے کہ جس کا دل ہی زنگ آلوں اور سیاہ ہو چکا ہو اُس پر بھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اثر کرے گی؟ ماہِ رَمَضان ہو یا غیرِ رَمَضان ایسے انسان کا گناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اوقات اُس کا جی اسی سیاہی کے سبب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سنتوں بھرے مدنی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نفس اُسے لمبی اُمیدیں دلاتا، غُفلت اُسے گھیر لیتی اور یوں وہ بدنصیب سنتوں بھرے مدنی ماحول سے دُور ہو جاتا ہے۔ ماہِ رَمَضان کی مبارک ساعتیں بلکہ بسا اوقات پوری پوری

راتیں ایسا شخص، کھیل گُود، گانے باجے، تاش و خطرِ نج، گپ شپ وغیرہ میں  
برباد کرتا ہے۔

## لَمَحَةُ فِكْرِيَه

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدا اپنے حالِ زار پر ترس کھائیے اور  
غور فرمائیے! کہ روزہ دار ماہِ رَمَضانُ المبارک میں دن کے وقت کھانا پینا  
چھوڑ دیتا ہے حالانکہ یہ کھانا پینا اس سے پہلے دن میں بھی بالکل جائز تھا۔ پھر  
خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حلال تھیں وہ بھی  
جب اس مبارک مہینے کے مُقَدَّس دِنوں میں مُنَع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں  
رَمَضانُ المبارک سے پہلے بھی حرام تھیں، مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی،  
گالم گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹھی سے  
گھٹانا، والدین کو ستانا، بلا اجازتِ شرعی لوگوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمَضانُ  
المبارک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ روزہ دار جب رَمَضانُ  
المبارک میں حلال و طیب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، حرام کام کیوں نہ چھوڑے؟  
اب فرمائیے! جو شخص پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور جہنم  
میں لے جانے والے کام بدستور جاری رکھے۔ وہ کس قسم کا روزہ دار ہے؟ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ چنانچہ

## بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ حاجت نہیں

نبیوں کے سلطان، سرورِ ایشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ حاجت نہیں۔“ (بخاری، کتاب

الصوم، باب من لم یدع قول الزور..... الخ، ۶۲۸/۱، حدیث: ۱۹۰۳)

ایک اور مقام پر فرمایا: صرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ لغو اور بے ہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (مستدرک، کتاب

الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا..... الخ، ۶۷/۲، حدیث: ۱۶۱۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان ہو یا غیر رمضان ہمیں گناہوں سے باز رہتے ہوئے دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ صُبح و شام اپنے پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرود و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہیے کہ بعض اوقات دُرودِ پاک پڑھنے والے عاشقانِ رسول پر ایسا کرم ہوتا ہے کہ انہیں نارِ دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے اسی ضمن میں ایک حکایت سنئے اور جھوم جائیے۔ چنانچہ**

## آگ سے نجات کا پروانہ

حضرت سیدِ ناخلّا دینِ کثیر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نزع کی حالت میں ان

کے تکیہ کے نیچے ایک کاغذ کا ٹکڑا پایا گیا جس پر یہ لکھا تھا: ”هَذِهِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ لِخَلَادِ بْنِ كَثِيرٍ يَعْنِي يَهْلًا دِينَ كَثِيرٍ كَلِمَةً لِّهٖ عَلَيَّكَ عَلَيْهِ كَامِلٌ پوچھا ان کے گھر والوں سے حضرت سیدنا خَلَّادِ بْنِ كَثِيرٍ دین کثیر کے لیے آگ سے نجات کا پروانہ ہے۔“ لوگوں نے تو انہوں نے بتایا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف اللہم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھا کرتے تھے۔

(القول البديع، الباب الخامس في الصلاة عليه في اوقات مخصوصة ..... الخ، ص ۳۸۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت بنانے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ سنتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مَدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی 10 دن کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ رسائل اور ویڈیو سی ڈیز خچے میں بانٹتے رہئے نہ جانے کب کس کا دل چوٹ کھا جائے اور وہ راہِ راست پر آجائے اور آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان آفر و مَدَنی بہار سنئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے۔ چٹانچہ

## شرابی، مؤذن بن گیا

مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مرضِ عیشیاں میں انتہائی درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اسی سے معاذ اللہ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین و اہل محلہ کو خوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جواری و بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع ہوتے رہے۔ آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے انتہائی شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی تو مجھ سے انکار نہ ہوسکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ رسائل بھی پڑھنے کو ملے۔ جس کی یہ بڑکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری انفرادی کوشش سے

اب تک 30 اسلامی بھائی مَدَنی قافلوں کے مسافر بن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مؤذن ہوں اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی خوب خوب دُھو میں مچا رہا ہوں۔

دل کی کالک دُھلے، دَر و عِضیاں ٹلے

آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش، ص ۶۱۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں رَمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے صوم و صلوة کی پابندی کیسا تھ ساتھ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، اپنے وقت کو فُضُولِیات میں برباد کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ ذِکرو دُرود میں مشغول رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### غیبت کی تعریف

کسی (زَندہ یا مُردہ) شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا، پسند نہ کرتا ہو) اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۷۵)



## بیان نمبر 34

## دلوں کی طہارت

حضرت سیدنا محمد بن قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ طہارت نشان ہے: ”لِکُلِّ شَیْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ، ہر چیز کے لیے طہارت اور غُسل ہے وَطَهَارَةُ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصَّدَةِ الصَّلَاةُ عَلَیْ، اور مومنوں کے دلوں کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر دُرود پڑھنا ہے۔“

(القول البديع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جس شخص کو اللہ تَعَالٰی نے عقل و فہم کی دولت سے نوازا رکھا ہے وہ یقیناً اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّتِ اصْلِ ایمان ہے، اگر کسی کا سینہ مَحَبَّتِ رسول سے خالی ہے تو اسے ایمان کی دولت نصیب نہیں کیونکہ حُبِ رسول ہی ایمان کی کسوٹی ہے۔ لہذا جب بھی هُوَ رَغْلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ طیبہ پر دُرود پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو دل میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوّر باندھ کر عشق و مَحَبَّت میں ڈوب کر پڑھنا چاہئے اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی اس کی

بَرَکات ضرور حاصل ہوں گی۔ چنانچہ

## ذکر سرکار کے آداب

بُورگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْمُبِینُ فرماتے ہیں: ”جب بھی ذکرِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا جائے تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوّر باندھ کر کیا جائے۔“ مدارِجُ النُّبُوٰت کے تَحْمِلَہ میں حضرت سیدنا شیخ عبدالحق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَقُّ فرماتے ہیں: ”ذکرِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرتے وقت اپنے آپ کو بارگاہِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر خیال کر۔ گویا کہ تو ان کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ان کے سامنے حاضر ہے اور آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بُرُگی، تعظیم، رُعب اور حیا کی وجہ سے آدب کے ساتھ دیدار کر رہا ہے پس یقیناً سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تجھے دیکھتے ہیں اور تیرے کلام کو سنتے ہیں۔ کیونکہ محبوبِ کَبَرِ یَا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوْصَافِ الْہِیَۃِ کے مظہر ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات میں سے ایک یہ بھی صِفَت ہے ”اَنَا جَلِیْسٌ مِّنْ ذَکَرَنِیْ“ یعنی میں اُس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔“ لہٰذا مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اس صِفَتِ عَظْمٰی کا مظہر بنایا گیا ہے۔“

(مدارج النبوة، ۲/۶۲۱)

چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے یاد کرنے والوں کے ہم نشین ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ”اے بھائی! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ

محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مبارکہ اور سیرتِ طیبہ کو مٹھو ظرکھا کر اگرچہ بتکلف ہی اس صورتِ پاک اور سیرتِ والِاصفات کو پیشِ نظر رکھنا پڑے۔ بہت ہی قلیل عرصے میں تیری رُوح اس تھوڑی بدولت ذاتِ پاکِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مانوس ہو جائے گی۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ کریم تیرے سامنے موجود ہوگی اور تو اُن کا مشاہدہ کرے گا اور اُن سے کلام بھی کرے گا اور شرفِ خطاب سے بھی لطفِ اندوز ہوگا۔“ (مدارج النبوة، ۶۲۳/۲)

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جنات کی خواہش

جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو (ذوقِ نعت، ص ۱۴۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُرودِ پاک پڑھنے والے عشاق سے بے انتہا محبت فرماتے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان پر بارشِ کرم بھی برساتے رہتے ہیں، کبھی تو بنفسِ نفیس خود ان کے خواب میں تشریف لا کر اپنے ویدار پر بہار سے فیضیاب فرماتے ہیں، تو کبھی اپنے چاہنے والوں کو کسی کے ذریعے یہ پیغام ارشاد فرماتے ہیں کہ تم مجھ پر اتنی اتنی مقدار میں روزانہ دُرودِ پاک پڑھتے ہو جس کو میں خود سنتا ہوں، لہذا

میرے اس پریشان حال اُمّتی کی حاجت کو پورا کرو۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک دلچسپ حکایت سنئے اور جھوم جائیے۔ چنانچہ

## سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دستگیری فرمائی

حضرت سیدنا ابو بکر بن مجاہد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَیْکَہِ دُنِ اَپنَے طَلَبَہ کو پڑھا رہے تھے کہ ایک شیخ پُرانے عمامے، پُرانی قمیص اور پُرانی چادر میں ملبوس تشریف لائے۔ حضرت سیدنا شیخ ابو بکر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَیْکَہِ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھایا۔ پھر اُن کا اور اُن کے بچوں کا حال دُرُ یافت کیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ آج رات میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد مانگا ہے میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ میں اُنہیں یہ چیزیں لا کر دوں۔ حضرت سیدنا شیخ ابو بکر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَیْکَہِ فرماتے ہیں: میں (اُن کی یہ بات سن کر) پریشانی کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”غمگین کیوں ہو؟ خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے جا کر میرا سلام کہنا اور یہ نشانی بتانا کہ تم جمعۃ کی رات مجھ پر ہزار مرتبہ دُرود پڑھنے کے بعد سوتے ہو۔ اس جمعۃ کی رات تم نے مجھ پر سات سو مرتبہ دُرود پڑھا تھا کہ خلیفہ

کا قاصد آیا اور تمہیں بلا کر لے گیا۔ پھر واپس آ کر تم نے مجھ پر دُرود پڑھا حتیٰ کہ تم نے ہزار مرتبہ دُرود شریف مکمل کر لیا۔ اُسے کہنا کہ سودینا رُوْمُوْلُوْد کے والد کو دے دو تا کہ یہ اپنی ضرورت پوری کریں۔“ (خواب سے بیدار ہونے کے بعد) حضرت سیدنا ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَّاحِدِ اِنْ کو ساتھ لے کر وزیر کے پاس پہنچ گئے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وزیر کو کہا: اِنْ کو تیری طرف رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے۔ وزیر کھڑا ہوا اور آپ (یعنی ابوبکر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو) اپنی جگہ پر بٹھا کر سارا ماجرا دُرُیافت کیا۔ آپ نے وزیر کو پورا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیر خوش ہوا اور اپنے غلام کو مال کی تھیلی نکالنے کا حکم دیا۔ پھر اس سے سودینا رنکال کر رُوْمُوْلُوْد کے والد کو دے دیئے۔ اس کے بعد سودینا رنکال لے تا کہ حضرت سیدنا شیخ ابوبکر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دے مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ وزیر نے کہا: حضرت اس سچی خبر کی بشارت دینے پر آپ مجھ سے یہ نذرانہ لے لیں، یہ معاملہ میرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ایک راز تھا اور آپ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد ہیں۔ پھر وزیر نے مزید سودینا رنکال لے اور آپ سے کہا: یہ اس بشارت یعنی خوشخبری کے سبب لے لیجیے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میرے ہر جمعہ کی رات دُرود پاک پڑھنے کا علم ہے۔ پھر اس نے سودینا رنکال

نکالے اور کہا: یہ آپ کی اُس تھکاوٹ کے بدلے میں ہیں جو آپ کو ہماری طرف آتے ہوئے برداشت کرنا پڑی۔ پھر وزیر صاحب یگے بعد دیگرے (تو مولود کے والد کے لیے) سو سو دینار نکالتے رہے حتیٰ کہ ہزار دینار نکال لیے مگر اُس نے کہا: ”میں صرف وہ لوں گا جن کا مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔“ (القول البديع، الباب الرابع فی تبلیغہ السلام علیہ وورده وغير ذلك، ص

(۳۲۷)

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہونگے اب تو غنی کے در پر بستر جمادیئے ہیں (حدائق بخشش، ص ۱۰۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی گناہگار امت پر کس قدر شفیق و مہربان ہیں کہ اگر آپ کا کوئی بھی اُمّتی کسی پریشانی میں ہو تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی مدد فرماتے ہیں۔ تو ہمیں بھی اُمّتی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ کریمہ پر دُرودِ پاک پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ سے دُرود شریف پڑھنا چاہئے ورنہ روزِ قیامت حسرت ہمارا مُقَدَّر ہوگی۔ چُنانچہ

حضرت سید نابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ عالمی وقار،

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَفْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعْنَى جَوْ قَوْمٍ كَسَى خَلْسٍ مِثْلِي، نَهَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَذِبَ كَرَّ عِ وَرَنَهَى نَبِيَّ پَاك صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پَر دُرُود شریف پڑھے“ ”اَلَا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ، تَوَدَّ قِيَامَتِ كَ وَاِنْ جَبَّ اُسْ كِي جَوَادِكِهِمْ كَ تَوَانِ پَر حَسْرَتِ طَارِي هُو كِي، اَكْر چَ جَنَّتِ مِثْلِ وَاِخْلُ هُو جَانِيں۔“

(مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، ۴۸۹/۳، حدیث: ۹۹۷۲)

## سب سے بڑا بخیل شخص

ایک روایت کے مطابق حضور علیہ السلام کا نام مبارک سن کر دُرُودِ پاک نہ پڑھنے والا سب سے بڑا کنجوس ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ لَعْنَى جَوْ كَ پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔“ (مسند احمد، مسند حدیث الحسین بن علی، ۴۲۹/۱، حدیث: ۱۷۳۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب لوگ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم پر دُرُود و سلام پڑھنا اپنے روز و شب کا وظیفہ بنا لیتے ہیں، لوگوں کو

اس کی ترغیب دلاتے ہیں، زندگی بھر لوگوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظُمَت و مَحَبَّت کے جام بھر بھر کے پلاتے ہیں اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں، جب وہ اہل دُرود اور اہل مَحَبَّت اس دُنیا سے فانی سے عالمِ جاودانی کی طَرَف سَفَر کرتے ہیں تو بعدِ وصال ایسی عجیب اور ایمان افروز بشارتیں نصیب ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے انکی قسمت پر رشک کرتے ہیں۔ کسی کی تَرْبَتِ اطہرِ خوشبو سے مہک اُٹھتی ہے تو کسی کے جَنَازہ پر اَبَرِ رحمت انوار کی بارشیں برساتے ہیں اور کہیں ملائکہ کرام جَنَازہ میں قطار در قطار نظر آتے ہیں۔ اسی مضمون کی عکاسی کرتی ہوئی ایک حکایت سنئے۔ چنانچہ

## جَنَازہ میں فرشتوں کا نُزول

حضرت سیدنا سہیل تَشْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَلِی کا جب وصال ہوا تو ایک شور برپا ہو گیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے جَنَازہ مُبارکہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ شہر میں ایک یہودی بھی رہتا تھا جس کی عمر ستر برس سے کچھ زیادہ کی تھی۔ اُس نے جب شور سنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نکلا۔ لوگ جَنَازہ مُبارکہ کو اُٹھائے ہوئے جا رہے تھے۔ اُس نے جَنَازہ کا جُلوس دیکھ کر پکارا: ”اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟“ لوگوں نے پوچھا: ”تو کیا دیکھ رہا ہے؟“ اُس نے کہا: ”میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے



اور وہ (فرشتے) بتازہ سے برکتیں حاصل کر رہے ہیں۔“ یہ منظر دیکھ کر وہ یہودی مُسلمان ہو گیا اور بہت اچھا مُسلمان ثابت ہوا۔

(الرسالة القشيرية، باب احوالهم عبد الخروج من الدنيا، ص ۳۴۱)

عرش پر دُھوئیں مچیں وہ مومن صالح ملا

فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا (حدائق بخشش، ص ۵۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجلّ! ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل اور آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اطہر پر زیادہ سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



**نُورِ اِیْمَانِ پَانے کا ایک سَبَب**

حدیث پاک میں ہے، ”جس شخص نے غُصّہ ضبط کر لیا باوجود اس کے کہ وہ غُصّہ نافذ کرنے پر قُدَرَت رکھتا ہے تو اللہ عزّوجلّ اس کے دل کو سکون و ایمان سے بھر دیگا۔“

(جامع صغیر، ص ۵۴۱، حدیث: ۸۹۹۷)

## بیان نمبر 35

## جنت کشادہ ہو جاتی ہے

حضرت سیدنا عبدالعزیز دُبَّانِ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوُہَّابِ فرماتے ہیں: ”اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک تمام اَعمال سے اَفْضَل ہے اور یہ اُن ملائکہ کا ذکر ہے جو اطرافِ جنت میں رہتے ہیں اور جب وہ حُضُور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرود پاک پڑھتے ہیں تو اُس کی بَرَکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔“

(الابریز، باب فی الجنة وترتيبها وعددها، ص ۳۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَسُوْسَہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ذہن میں یہ وسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمیں صرف دُرود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہئے کیونکہ احادیثِ مبارکہ میں بھی اسی کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

جوابِ وَسُوْسَہ: بے شک احادیثِ مبارکہ میں دُرود ابراہیمی کے فضائل بیان ہوئے ہیں اور وہی اَفْضَل ہے البتہ اِس سے دوسرے دُرود پاک پڑھنے کی مُمَانَعَت لازم نہیں آتی بلکہ احادیثِ مبارکہ میں دوسرے دُرودوں کے

مُتَعَلِّق بھی فضائل آئے ہیں۔ چنانچہ

## اُونٹ کی گواہی

حضرت سیدنا زید بن ثابت رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ ایک اعرابی اپنے اُونٹ کی نکیل تھامے پیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا: آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ”صبح صبح کیسے آنا ہوا؟“ اسی اثنا میں اُونٹ بلبلا یا (یعنی آواز نکالی) پھر ایک دوسرا شخص آیا گویا کوئی محافظ ہوا اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس اعرابی نے یہ اُونٹ چڑھایا ہے۔“ اُونٹ دوبارہ غم سے بلبلا یا تو رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی فریاد سننے لگے، جب اُونٹ خاموش ہوا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے محافظ کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرمایا: ”اُونٹ نے تیرے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے۔“ اس پر وہ شخص چلا گیا، پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعرابی سے اِسْتِثْقَا فرمایا: تم نے میرے پاس آنے سے پہلے کیا پڑھا تھا؟“ اُس نے عرض کی: ”میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میں نے یہ پڑھا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلٰوۃٌ

اے اللہ عز و جل! محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بے حدود درود بھیج۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ

اے اللہ عزّوجلّ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بیشمار برکتیں عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ

اے اللہ عزّوجلّ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بے انتہا سلامتی فرما۔

اَللّٰهُمَّ وَاَرْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ

اے اللہ عزّوجلّ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بے حد رحمتیں نازل فرما۔

تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عزّوجلّ نے اس معاملہ کو مجھ پر ظاہر فرمادیا، اُونٹ نے اس (محافظ) کے گناہ (جھوٹ) کو بیان کر دیا اور فرشتوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا۔“ (معجم کبیر، سلیمان

بن زید ثابت عن ابیہ، ۱۴۱/۵، حدیث: ۴۸۸۷ مفہوم آؤ ملخصاً)

وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی، وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی

آؤ دربارِ مصطفیٰ کو چلیں غم خوش میں وہیں پہ ڈھلتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ اس اعرابی نے دُرودِ

ابراہیمی کے علاوہ دُرودِ پاک پڑھا تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی

حفاظت فرمائی، نیز مذکورہ حدیثِ پاک سے اس دُرود شریف کی فضیلت بھی

معلوم ہوئی اور ضمناً یہ بھی پتا چلا کہ دُرودِ ابراہیمی کے علاوہ دیگر دُرود شریف بھی

پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ دُرودِ ابراہیمی پڑھنا افضل ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”سب سے افضل دُرود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مُقَرَّر کیا گیا ہے۔“ آگے چل کر فرماتے ہیں: ”اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے باؤضوبے وضو ہر حال میں دُرود جاری رکھے اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے غرض کرتا رہے تاکہ حُضُورِ قَلْب میں فَرْق نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۸۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## سُود کا وِبال

حضرت سیدنا شیخ ابو حُفْص رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اُستاد کے والد فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حَرَم شریف، بَیْتُ اللہ، عَرَفَہ اور مَنٰی ہر جگہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتے دیکھا تو پوچھا: کہ ہر جگہ کے لیے ایک علیحدہ ورڈ ہے مگر تو ہے کہ صِرْف نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ رہا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لیے خُرَاسان سے نکلا۔ جب ہم گونہ پہنچے تو میرے والد سخت بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں فُوت ہو گئے۔ میں نے اُن کا منہ ڈھانپ دیا،

کچھ دیر بعد دیکھا تو ان کا چہرہ گدھے کی شکل میں تبدیل ہو گیا تھا، جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو بہت پریشان ہوا اور اسی حالت میں مجھے اُنگھ آگئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب میرے والد کے پاس تشریف لائے اُن کا چہرہ دیکھ کر مجھ سے کہنے لگے: ”کیا اسی وجہ سے تم غمگین ہو؟“ پھر فرمایا: ”تجھے مُبارک ہو اللہ عزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کی تکلیف دُور کر دی۔“ اس پر میں نے والد صاحب کا چہرہ دیکھا کہ چاند کی طرح روشن تھا۔ میں نے اُس ہستی سے پوچھا: ”آپ کون ہیں؟“ اُنہوں نے جواب دیا: ”میں تمہارا نبی محمد مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔ یہ سن کر میں نے دامنِ اَقْدَس تھام کر اِضِل حقیقت کے بارے میں پوچھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تیرا والد سُود کھاتا تھا اور اللہ عزَّوَجَلَّ کا حُکْم ہے کہ جو سُود کھائے گا اس کی شکل دنیا میں مرتے وقت یا آخرت میں گدھے کی طرح بنادے گا لیکن تیرے والد کی یہ عادت تھی کہ سونے سے پہلے ہر رات مجھ پر سومرتبہ دُرود بھیجتا تھا۔ جب وہ اس تکلیف میں مُبْتَلَا ہوا تو میری اُمت کے اَعْمال مجھ پر پیش کرنے والا فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے تیرے والد کی حالت کے بارے میں بتایا، میں نے اللہ عزَّوَجَلَّ سے اس کی سَفَارِش کی تو میری سَفَارِش اس کے حق میں مقبول ہوگئی۔“ وہ شخص کہتا ہے: پھر میں بیدار ہو گیا، والد صاحب کا چہرہ دیکھا تو واقعی وہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ میں نے اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ پھر والد صاحب کی تَکْفِیْن و تَذْفِیْن کے بعد کچھ وقت قَبْرِ کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں غَیْب سے آواز آئی: کہ تیرے والد پر یہ عنایت صرف رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنے کی بدولت کی گئی ہے۔ اس کے بعد میں نے قَسَم اٹھائی کہ کسی حالت میں دُرود و سلام ترک نہ کروں گا۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة..... الخ، ص ۴۴۴)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہرگز اس خیال میں نہیں رہنا چاہئے کہ جتنے گناہ کرنے ہیں کر لو، خواہ ساری زندگی سُوْد کی کمائی کھاتے رہو، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَوْرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ہیں آپ پر دُرود پڑھنے کے سبب نجات مل جائے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَاف فرمادے گا۔

یقیناً حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ ہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر کچھ احکام نازل فرمائے ہیں جن کی پاسداری کرنا ہم پر فرض ہے۔ سو قَطْعی حرام اور جَہَنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کی حُرْمَت کا منکر، کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مبتلا ہو، وہ فاسق اور مُرُوْدُ الشَّہَادَةِ ہے۔ (یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی) (بہار شریعت، ج ۲،

حصہ ۱ ص ۷۸) ہمیں کیا معلوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غَضَب کس گناہ کے سبب نازل ہو جائے، ہمیں ہر گناہ سے بچتے رہنا چاہیے۔ سودی کاروبار اور سودی لین دین کی وجہ سے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روٹھ گئے اور عذاب نے آلیا تو کیا کریں گے؟

گر تو ناراض ہو امیری ہلاکت ہوگی

ہائے میں نازِ جہنم میں جلوں کا یارب! (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

## سُود کی خرابیاں

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْاَہْدٰی خَوَائِنُ الْعِرْفَان میں پارہ 3، سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت نمبر 275 کے تحت سُود کی حُرمت اور سُود خوروں کی شامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سُود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں: (۱) سُود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ مُعَاوَضَہ مالیہ میں ایک مقدارِ مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح نا انصافی ہے۔ (۲) سُود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سُود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ (۳)

سُود کے رواج سے باہمی مَوَدَّت کے سُلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سُود کا



عادی ہوا تو وہ کسی کو قرضِ حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ (۴) سُود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سُود خوار اپنے مدیون (مقروض) کی تباہی و بربادی کا خواتم مندر رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سُود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مُسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سُود خوار اور اس کے کارپرداز اور سُودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

یاد رکھیے! سود کا مال دُنیا و آخرت میں مُضِّبِ بَاعِثِ و بَال ہے اور اس کا کھانا ایسا ہی ہے جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا۔ چنانچہ

## سُود کے ستر دروازے

مُکَلِّی مَدَنی سلطان، نجی آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَذْنَاهَا كَالَّذِي يَقَعُ عَلٰی اُمِّہٖ“ یعنی سُود کے ستر دروازے ہیں، ان میں سے کم تر ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے۔“

(شعب الایمان، باب فی قبض الید علی الاموال، ۳/۳۹۴، حدیث: ۵۵۲۰)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجرّ و دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد لکھتے

ہیں: ”تو جو شخص سُود کا ایک پیسہ لینا چاہے اگر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاللّٰہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد مانتا ہے تو ذرا گریبان میں منہ ڈال کر پہلے سوچ لے کہ اس پیسہ کا نہ ملنا قبول ہے یا اپنی ماں سے ستر ستر بار زنا کرنا۔“ مزید فرماتے ہیں:

”سود لینا حرام قطعاً و کبیرہ و عظیمہ ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۱۷/۳۰۷)

اس پُر فتن دور میں بعض افراد سود کے بارے میں بہت کلام کرتے ہیں اور طرح طرح سے سودی معاملات میں راہیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ سود کی اتنی سخت روایات اور وعیدوں کی کیا حکمت ہے؟ کبھی کہتے ہیں: ”اگر سودی کاروبار بند کر دیں گے تو بین الاقوامی منڈی میں مقابلہ کیسے کر سکیں گے؟“ کبھی کہتے ہیں: ”دوسری قوموں سے پیچھے رہ جائیں گے اور کبھی انتہائی کم شرح سود کی آڑ لے کر لوگوں کو اُکساتے ہیں، طرح طرح کی بدترین راہیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔“ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پر وانہ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں کافروں نے اعتراض کیا تھا: ”اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا“ (بیشک بیع بھی تو سود کی مثل ہے۔) تم جو خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام کرتے ہو ان میں کیا فرق ہے؟ بیع میں بھی تو نفع لینا ہوتا ہے! یہ اعتراض نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّتْ نے اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا یہ فرمان نقل کیا: ”وَاحْلَلَّ اللّٰهُ

الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا“ (پ ۳، البقرہ: ۲۷۵) یعنی اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے حلال کی بیع اور حرام کیا

سُود۔“ اور پھر ارشاد فرمایا: ”تم ہوتے ہو کون؟ بندے ہو سرِ بندگی خُم کرو۔ حکم سب کو دیئے جاتے ہیں حکمتیں بتانے کے لئے سب نہیں ہوتے۔ آج دُنیا بھر کے مَمالک میں کسی کی مَجال ہے کہ قانونِ ملکی کی کسی دَفْعہ پر حَرفِ گیری کرے کہ یہ بیجا ہے، یہ (ایسا) کیوں ہے؟ (اسے) یوں نہ چاہئے، یوں ہونا چاہئے تھا۔ جب جھوٹی فانی (اور) مجازی سلطنتوں کے سامنے چُون و چرا کی مَجال نہیں ہوتی تو اس مَلِکِ اُمُلُوک، بادشاہِ حقیقی، اَزلی، اَبَدی کے حُضُور کیوں اور کس لئے، کا دم بھرنا کیسی سَخْتِ نادانی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۳۵۹/۱۷)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ غَزَّوَجَلَّ! ہمیں سُود کی نُحُوسَت سے بچتے ہوئے رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرما اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اطہر پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔  
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

عُصَّہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح ایلوا (یعنی ایک کڑوے و زرخٹ کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(شعب الایمان، ۳۱۱/۶، حدیث: ۸۲۹۴)

## تمام مخلوق کو کفایت کرنے والا نور

**امیر المؤمنین** حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلَیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ، جَوْشَنُ رُوزِ جُمعہ مجھ پر سوار دُرُودِ پاک پڑھے“ ”جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا“ ”لَوْ قُسِمَ ذَٰلِكَ النُّورُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّہُمْ لَوَسَّعَہُمْ، کہ اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔“

(حلیۃ الأولیاء، ۸/۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہیے کہ ہم فُضُولِ کُتُبِکُو میں مشغول رہنے کے بجائے اپنا تمام تر وقت سلطانِ بحر و بر، دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اطہر پر دُرُود و سلام پڑھنے کے لئے مختص کر دیں، ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہ السَّلام کا طریقہ بھی یہی رہا ہے کہ وہ اس عظیم کام کے لیے کچھ نہ کچھ وقت مُقرر فرمایا کرتے تھے، پھر سفر ہو یا حضر چاہے کیسی ہی صُعب و مُصر و فیت ہوتی وہ اپنے معمول کو ہرگز ترک نہ فرماتے جیسا کہ

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ مُفْتًى مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ أَعْظَمَى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ

الغنی کا یہ معمول تھا کہ نمازِ فجر کے بعد ایک پارہ کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک حِزْب (باب) دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ شریف کا پڑھتے۔ اس میں کبھی ناغہ نہ ہوتا اور بعد نمازِ جمعہ بلا ناغہ 100 بار دُرودِ ضویہ (یعنی صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ) پڑھتے۔ حتیٰ کہ سفر میں بھی جمعہ ہوتا تو نمازِ ظہر کے بعد دُرودِ ضویہ نہ چھوڑتے، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر پڑھتے۔ ٹرین کے مسافر اس دیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے مگر انہیں کیا معلوم

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا

دیوانہ بیہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

(تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۳۳)

## کیا کھڑے ہو کر دُرودِ پاک پڑھنا واجب ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ذہن میں یہ دوسوسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ

صرف دُرود و سلام پڑھ لینے سے ہی اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے حکم پر عمل ہو جاتا ہے تو

کیا پھر کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! جس طرح چاہیں دُرود پاک پڑھ سکتے ہیں، بیٹھ کر

پڑھیں یا کھڑے ہو کر یا بیدل چلتے ہوئے یا پھر لیٹ کر مگر لیٹنے میں یہ احتیاط رہے کہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں، البتہ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر دُرود پاک پڑھنے میں تعظیم کا پہلو زیادہ ہے۔

یاد رکھئے! کسی مُعَظَّم دینی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا مَسْنُون و مُتَحَبَّ عمل ہے چنانچہ مُفسِّر شہیر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّٰنِ اپنی کتاب ”جاء الحق“ میں فرماتے ہیں: ”جب کوئی دینی پیشوا آئے تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا سُنّت ہے اسی طرح جب دینی پیشوا سامنے کھڑا ہو تو اُس کے لئے کھڑا رہنا سُنّت اور بیٹھا رہنا بے ادبی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب سَعْدُ ابْنِ معَاذِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجدِ نبوی میں حاضر ہوئے تو حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے اَنصَار کو حکم دیا۔ ”قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔“ یہ قیامِ تعظیمی تھا نہ یہ کہ ان کو مُخَضَّصِ مجبوری کی وجہ سے قیام کرایا گیا۔ نیز گھوڑے سے اُتارنے کے لئے ایک دو صاحب ہی کافی تھے (اگر تعظیماً کھڑا ہونا جائز نہ ہوتا تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے) سب کو کیوں فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ، نیز گھوڑے سے اُتارنے کے لئے تو حاضرینِ مجلسِ پاک

میں سے کوئی بھی چلا جاتا، خاص اَنصَار کو کیوں حکم فرمایا؟ تو ماننا پڑے گا کہ یہ قیام

تعظیمی ہی تھا۔ اشْعَةُ اللَّمَعَاتِ کتابُ الْاَدَبِ بابُ الْاِقِيَامِ میں اس حدیث ”قَوْمُوا اِلَى سَيِّدِكُمْ“ کے تحت مذکور ہے۔ جمہور علمائے علمائے صالحین کی تعظیم کرنے پر اتفاق کیا ہے امام نووی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”کہ بزرگوں کی تشریف آوری کے وقت کھڑا ہونا مُسْتَحَب ہے اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں صراحۃً کوئی حدیث نہیں آئی، قنہ سے نقل کیا کہ بیٹھے ہوئے آدمی کا کسی آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا مکروہ نہیں۔ عالمگیری کتاب الکراہۃ باب ملاقات الملوک میں ہے۔ ”تَجُوزُ الْخِدْمَةُ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِالْاِقِيَامِ وَاَحْذِ الْيَدَيْنِ وَالْاِنْحِنَاءِ، غَيْرُ خُذَا كِي عَظَمْتَ كَرْنَا كُھڑے ہو کر، مُصَافَہ کر کے، جُھک کر ہر طرح جائز ہے۔“ اس جگہ جُھکنے سے مُردارُ کوع سے کم جُھکنا ہے۔ تاحدِ رُکوع جُھکنا تو ناجائز ہے۔“

شامی جلد اول باب الامت میں ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں صفِ اول میں جماعت کے انتظار میں بیٹھا ہے اور کوئی عالم آدمی آگیا، اس کے لئے جگہ چھوڑ دینا حُودِ پیچھے ہٹ جانا مُسْتَحَب ہے بلکہ اس کے لئے پہلی صف میں نماز پڑھنے سے افضل ہے یہ تعظیم تو علمائے اُمت کی ہے لیکن صدیق اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو عین نماز پڑھاتے ہوئے جب حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کو تشریف لاتے دیکھا تو حُودِ مقتدی بن گئے اور بیچ نماز میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام امام ہوئے۔

(جاء الحق، ص ۲۰۴ تا ۲۰۵ ملتقطاً و ملخصاً)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! صحابہ کرام کا ادب تو دیکھئے کہ امیر المؤمنین حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی حالت میں تھے اور جب آپ کو علم ہوا کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے ہیں تو آپ کی تعظیم کی خاطر پیچھے آکر مقتدی بن گئے اور حضور علیہ السلام نے نماز کی امامت فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجَلَّ بھی ہمیں اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَتُعِزُّرَاهُ وَتُوقِّرُوهُ ۖ وَتُحِبُّوهُ ۖ تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

(پ ۲۶، الفتح: ۹)

لیکن فی زمانہ شیطان نے لوگوں کے ذہنوں میں نئی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعظیم سے متعلق طرح طرح کے وسوسے ڈال دیئے ہیں حالانکہ اس فرمانِ خداوندی پر صحابہ کرام و اہلبیت اطہار سے بڑھ کر عمل کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ یہ نفوسِ فُدرسیہ تو ہر وقت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں رہتے تھے، حلال و حرام کو بھی بخوبی جانتے تھے۔ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ حضرات آپ کی تعظیم میں کھڑے ہو جایا کرتے۔ چنانچہ

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب خاتونِ جنت حضرت سیدنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ تو آپ علیہ

السلام ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور



اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حضور کو بٹھا لیتیں۔

(مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة، ۱/۲، حدیث: ۴۶۸۹)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ (اس روایت سے) معلوم ہوا کہ فضل (یعنی علما) کے

لئے قیامِ تعظیمی جائز ہے۔

دُشمنِ احمد پہ شدّت کیجئے مُلحدوں سے کیا مُروّت کیجئے  
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے  
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے  
(حدائقِ بخشش، ص ۱۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا تُجِبُ كُنُوزَ الْإِيمَانِ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔  
(۳۱) مَنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ

(پ ۱۷۷، الحج: ۳۲)

حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب ”تعظیمِ نبی“

صفحہ 18 پر اس آیت کریمہ کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”کہ جس کے

دل میں تقویٰ اور پرہیزگاری ہوگی وہ شَعَائِرُ اللہ کی تعظیم کرے گا اور شَعَائِرُ اللہ کے معنی ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی نشانیاں اور سرکارِ اقدس عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے دین کی نشانیوں میں سے عظیم ترین نشانی ہیں تو وہ ساری نشانیوں میں سب سے زیادہ تعظیم کے مستحق ہیں اور آیت مبارکہ میں اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ جو لوگ حُصُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا انکار کرتے ہیں وہ اگرچہ بظاہر اچھے نظر آتے ہوں مگر ان کے قلوب تقویٰ و پرہیزگاری سے خالی ہیں۔“

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”تعظیم میں کوئی پابندی نہیں بلکہ جس زمانہ میں اور جس جگہ جو طریقہ بھی تعظیم کا ہو اسی طرح کرنی چاہئے بشرطیکہ شریعت نے اس کو حرام نہ کیا ہو جیسے کہ تعظیمی سجدہ و رکوع۔ (ذکرِ مضطفی کرتے وقت تعظیماً کھڑا ہونا افضل ہے اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:) ہمارے زمانہ میں (تعظیم کی نیت سے) شاہی احکام کھڑے ہو کر بھی پڑھے جاتے ہیں لہذا محبوب کا ذکر بھی کھڑے ہو کر ہونا چاہیے۔ دیکھو ”کَلُّوْا وَاَشْرَبُوْا“ میں مطلقاً کھانے پینے کی اجازت ہے کہ ہر حلال غذا کھاؤ پیو، تو بریانی، زردہ، تورمہ سب ہی حلال ہوا خواہ خَیْرِ الْقُرُونِ (یعنی دورِ صحابہ و تابعین) میں ہو یا نہ ہو۔ ایسے ہی ”تَوَقُّوْا“ کا امر مطلق ہے کہ ہر قسم کی جائز تعظیم کرو۔ (چاہے) خَیْرِ الْقُرُونِ سے ثابت ہو یا نہ ہو۔ (جاء الحق، ص ۲۰۷، ملتقطاً و ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ

شَعَائِرُ اللّٰهِ کی تَعْظِیمِ حُکْمِ خُداوندی جائز اور مُسْتَحَبِّ عَمَل ہے اور خُصُّو رَضَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اللّٰهُ تَعَالٰی کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہیں تو جب شَعَائِرُ اللّٰهِ کی تَعْظِیمِ جائز و مُسْتَحَبِّ ہوئی تو خُصُّو رَعَلِیْہِ السَّلَام کی تَعْظِیمِ بَدْرَجہ اُولی جائز ہوگی، جب آپ کی ذَاتِ بَارِکَتِ لَاقِ تَعْظِیمِ ہے تو آپ کا ذِکْرِ مُبَارَک بھی مُعَظَّم ہوا اسی وجہ سے سرکارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر دُرود و سلام پڑھنا افضل ہے۔

رِفْعَتِ ذِکْرِ ہے تیرا حصّہ، دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا

مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا، تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص ۱۱۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے نیز

نمازوں اور سُنّتوں کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر

دم وابستہ رہئے۔ سُنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے

ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ نہ جانے کب کس پر کرم ہو جائے اور اس کی بگڑی بن

جائے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار گوشِ گزاری کی جاتی ہے۔ چنانچہ

**دُرود کی بَرکَت سے سرکارِ کا دِیدار**

ہند (انڈیا) کے مُقیمِ اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ خوش قسمتی سے

مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا اور کرم بالائے کرم کہ اس مَدَنی

ماحول میں اِحیائے سُنَّت کا جُذ بہ لے کر سفر کرنے والے مَدَنی قافلوں میں جہاں میں نے فَرَضِ عُلُوم سیکھے وہاں پر بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کا جُذ بہ بھی نصیب ہوا اور میں نے سر پر سُنَّت کے مُطابِق رُفِیس اور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْہِ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے اور میرے بچوں کی اُمّی کو دُرودِ پاک سے اس قَدْر مَحَبَّت ہو گئی کہ ہم کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کے عادی بن گئے۔ دُرودِ پاک کے فُیضان سے ایک رات ہماری قِسمت کا ستارہ چمک اُٹھا اور ہم دونوں کو خُصو ر پُر نور، شَافِعِ یَوْمِ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُواب میں زِیارت نصیب ہو گئی۔

تیرا شُکر مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خُدامدَنی ماحول خُدا کے کَرَم سے خُدا کی عطا سے نہ دُشمن سکے گا چُھرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش، ص ۶۰۲)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 37

## تین قسم کے بد بخت

حضرت سید ناجار بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَصُمْهُ فَقَدْ شَقِيَ جَسَدُهُ“ (یعنی بد بخت ہے۔) ”وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبْرِهُ فَقَدْ شَقِيَ جَسَدُهُ“ (یعنی بد بخت ہے۔) ”وَمَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى فَقَدْ شَقِيَ“ اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُود نہ پڑھا وہ بھی شقی (یعنی بد بخت) ہے۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن ادرک

شہر رمضان فلم یصمه، ۳/۳۴۰، حدیث: ۴۷۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بڑا ہی بد بخت ہے وہ شخص کہ جس کے

سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہوا اور وہ آپ علیہ السلام کی

ذاتِ اطہر پر دُودِ پاک نہ پڑھے اور اس کی برکتیں حاصل کرنے سے محروم

رہے۔ جبکہ دُودِ پاک پڑھنے والا کس قدر نصیب والا ہے کہ اس پر اللہ عز و جل

کی بے انتہار رحمتوں کا نزل ہوتا ہے۔ چنانچہ

## نِفَاقِ وَنَارِ سے آزادی

حضرت سیدنا امام سخاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّی عَلٰی صَلَٰةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا، جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک بھیجا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے“ ”وَمَنْ صَلَّی عَلٰی عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَةً اور جو مجھ پر دس بار دُرودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے“ ”وَمَنْ صَلَّی عَلٰی مِائَةٍ كَتَبَ اللہُ لَہٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ اور جو مجھ پر سو بار دُرودِ پاک بھیجے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے“ ”وَأَسْكَنَهُ اللہُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّہَدَاءِ، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۳۳)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور! بخش دو جرم و خطا تم یہ کروڑوں دُرود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم یہ کروڑوں دُرود

(حدائق بخشش، ص ۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ دُرودِ پاک پڑھنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی بے شمار رحمتوں کا خُدا رہن جاتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے دل میں عَظُمْتَ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بڑھانے، سینے میں اَلْفَتْ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمع جلانے، نمازوں اور سُنّتوں کی عادت بنانے اور کثرتِ دُرودِ پاک کی سعادَت پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلہوں میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادَت حاصل کریں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکَت سے نہ صرف ہمارے عقائد و اعمال دُرست ہونگے بلکہ ہماری دُنیا و آخرت بھی سنور جائے گی۔ چنانچہ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔

## بَد عَقیدگی سے توبہ

خیدر آباد (باب الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے:

مجھے بد قسمتی سے بد مذہبوں کی صحبت نصیب ہو گئی، اس بُری صحبت کی بنا پر میرا ذہن خراب ہو گیا اور میں تین سال تک نیاز شریف اور میلاد شریف وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے دُرود شریف سے بَہُت شَغَف (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غلط صحبت کے سبب دُرودِ پاک پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اتفاق سے ایک بار میں نے دُرود شریف کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ پھر سے بیدار ہوا اور میں

نے کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب دُرود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں سبز گنبد کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زبان پر الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللہ جاری ہو گیا۔ صُبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتِّفَاق سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کاسٹٹوں کی تربیت کَامَدَنی قافلہ ہمارے گھر کی قریبی مسجد میں آیا تو کسی نے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت دی، میں چونکہ مُتَذَبَذَب (Confused) تھا اس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت مَدَنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا ہوا تھا مگر سبز عمامے والے مَدَنی قافلے والوں نے سفر کے دوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اِحْسَنِیَّت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ امیرِ قافلہ اسلامی بھائی نے مَدَنی انعامات کا تعارف کروایا اور اسکے مطابق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے مَدَنی انعامات کا بغور مطالعہ کیا تو چونکہ اُٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی مَدَنی پھولِ زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی انعامات کی بَرَکت سے مجھ پر دَب لَم یَزَلْ عَزَّوَجَلَّ کا فُضْل ہو گیا۔ میں نے مَدَنی قافلے کے تمام مُسافروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدِ عقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے توبہ کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی کے



مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اس پر فرحت و مسرت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 30 روپے کی نکستی (ایک پسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُصَوْرِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدس سرُّہ الرِّبَّانی کی نیاز دلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے سانس کے مرض میں مُبْتَلا تھا، کوئی رات بغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی داڑھ میں تکلیف تھی جس کے باعث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور میں سیدھی داڑھ سے بغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھاتا رہا۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ عقائدِ اہلسنت حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ دعوتِ اسلامی کَامَدَنی ماحول اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے عاشقانِ رسول کے سُنَّتوں بھرے مَدَنی قافلے میں سفر کی کیسی بَرَکتیں ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس اسلامی بھائی کو دُرُودِ پاک کی کثرت کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کَامَدَنی قافلہ بھی ملا اور اُس پر ہدایت کا راستہ بھی کھلا، یہ اسلامی بھائی بد مذہبوں کی صحبت کی وجہ سے سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے، ہم سبھی کو چاہئے کہ بُری صحبت سے

ہمیشہ دُور رہیں اور عاشقانِ رسول ہی کی صحبت اپنائیں۔ کیونکہ صحبتِ ضرر و رنگ لاتی ہے، اچھی صحبت اچھا اور بُری صحبت بُرا بناتی ہے۔

صُحْبَتِ صَالِحٍ تَرَا صَالِحٍ كُنْدَ صُحْبَتِ طَالِحٍ تَرَا طَالِحٍ كُنْدَ  
(یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی)

## اچھی صحبت سے متعلق فرامینِ مُصطفیٰ

اچھی صحبت سے متعلق تین احادیثِ مبارکہ سنئے اور اچھے ماحول سے

وابستہ ہو جائیے!

(۱) اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تُو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔

(جامع صغیر، الجزء الثانی، حرف الخاء، ص ۲۴۴، حدیث: ۳۹۹۹)

(۲) اچھا ہمنشین (یعنی اچھا ساتھی) وہ ہے کہ اُس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(ایضاً، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳)

(۳) امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے

فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مُفید نہ ہو اور دُشمن سے الگ رہو اور

دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین (یعنی امانت دار) ہو کہ امین کی برابری کا کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے۔ اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فُجُور (یعنی نافرمانی) سکھائے گا اور اُس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں اُن سے مشورہ لو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔ (کنز العمال،

کتاب الصحبة، باب فی آداب الصحبة، ۷/۵، الجزء التاسع، حدیث: ۲۵۵۶۵)

**شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ** اپنی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ میں بد مذہبوں کی صحبت سے خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بد مذہبوں کی صحبت ایمان کیلئے زہر قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلقات رکھنے کی احادیث مبارکہ میں مُنَافَعَت ہے۔ چنانچہ جنابِ رحمتِ عالمیان، مَلِکِ مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے بگڑا ہوا پیشانی (یعنی خوش دلی سے) ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تکھیر کی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اتاری۔“

(تاریخ بغداد، عبدالرحمن بن نافع، ۲۶۲/۱۰، حدیث: ۵۳۷۸)

**رسولِ نذیر، سرِ ارجِ منیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دل پذیر**

ہے: ”جس نے کسی بد مذہب کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادیے پر

مَدَد دِی۔“ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۱۸، حدیث: ۶۷۷۲)

میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مجدِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف جلد 21 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: سُنّیوں کو غیر مذہب والوں سے اختلاط (یعنی میل جول) ناجائز ہے خصوصاً یوں کہ وہ (بد مذہب) افسر ہوں (اور) یہ (سُنّی) ماتحت (ہوں)۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔)

وَ اِمَّا يُنَسِيَنَّ الشَّيْطٰنُ فَلَآ تَرْجِمُوْهُ كَنَزَالِ الْاِيْمَانِ: اور جو کہیں تجھے  
تَقْعُدْ بَعْدَ الدِّكْرِى مَعَ الْقَوْرِ شَيْطَانُ بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے  
الظّٰلِمِيْنَ ۝۶۸ پاس نہ بیٹھ۔

(پ، الانعام: ۶۸)

## بَد مذہبوں سے میل جول منع ہے

نحی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: ”تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔“ (مقدمہ مسلم، ص ۹، حدیث: ۷)

بد مذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی ممانعت کرتے ہوئے میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم عاقل

بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارجی مذہب کی عورت (سے شادی کر کے اس) کی صحبت میں (رہ کر) مَعَآذَ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اُسے سُنَّی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصل کریں جو یو عَم فاسد خود کو بہت ”پکا سُنَّی“ تھوڑے کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط ہیں!) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہو گیا) تو (بد مذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۹۲/۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بری صحبت سے محفوظ رکھ اور مدنی ماحول میں استقامت عطا فرما اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 38

## زیارت سرکار کا وظیفہ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”جو مومن جمعہ کی رات دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سُورَةُ الْفَاتِحَةِ کے بعد 25 مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدٌ“ پڑھے، پھر یہ دُرود پاک ”صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ“ ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جمعہ سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا اور جس نے میری زیارت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔“

(القول البدیع، الباب الثالث فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۳۸۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مندرجہ بالا دُرود شریف کے فضائل میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیُّ نقل کرتے ہیں: ”جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرود شریف پڑھے گا تو وہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کرے گا، یا جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا، اگر پہلی بار میں مقصد پورا نہ ہو، تو دوسرے جمعہ بھی اس کو پڑھ لے، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ پانچ جمعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت

(تاریخ مدینہ، ص ۳۴۳)

ہو جائے گی۔“

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج، دیدارِ کبریا ہے اور ایک عاشقِ رسول کی معراج دیدارِ مصطفیٰ ہے۔** کون ایسا بد نصیب ہوگا جس کے دل میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار کی تمنا نہ ہو، یقیناً ہر عاشقِ رسول کی یہی آرزو ہوگی کہ مجھے دیدارِ مصطفیٰ نصیب ہو جائے۔

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں  
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں  
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں  
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار، آنکھوں میں (سامان بخشش، ص ۱۳۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

حضرت سیدنا شیخ ابوالموہب شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:  
”جو شخص نیکو، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ حضورِ سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذکر کرتا رہے اور سادات و اولیاء سے مَحَبَّت رکھے ورنہ خواب (میں زیارت) کا دروازہ اس پر بند ہے، کیونکہ یہ نفوسِ قُدسیہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاللّٰہِ وَسَلَّم بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔“

(افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۱۲۷)

اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی رضا چاہتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کے خواہشمند ہیں تو دُرودِ پاک کو اپنے صُبح و شام کا وظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اس میں مگن رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہُ ﷻ ایک نہ ایک دن ضرور ہم پر کرم ہوگا اور ہمیں بھی زیارت نصیب ہو جائے گی۔

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مختلف اوقات میں پڑھے جانے والے وِطَاف اور دُعاؤں کے مَدَنی گلدستے ”الْوِظِیْفَةُ الْکَرِیْمَہ“ میں حصولِ زیارتِ مُصْطَفٰی کے لئے دُرودِ پاک کے چند مخصوص صیغے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (دُرودِ پاک) خالص تعظیمِ شانِ اقدس کے لئے پڑھے، اس رِثِیّت کو بھی (دل میں) جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و انتہا ہے۔ مَنہ مَدِیْنہ طیبہ کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف، دَسْتِ بَسْتِ پڑھے (اور) یہ تَصَوُّر باندھے کہ رَوْضۃُ انور کے حُضُورِ حاضر ہوں اور یقیناً جانے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے دیکھ رہے ہیں، اس کی آواز سن رہے اس کے دل کے خطروں پر مُطَّلَع ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص ۲۸)



میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت سے بعض عاشقانِ

رسول کو خواب میں حضورِ سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دیدارِ پُر  
بہار سے تو مُسْتَفِیض فرماتے ہی ہیں مگر کچھ ایسے بھی عاشقانِ رسول ہوتے ہیں  
کہ جن کی بے انتہا مَحَبَّت کو دیکھ کر دریائے رَحمت جوش میں آجاتا ہے اور آپ  
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَوْضۂ انور سے باہر جلوہ گر ہو کر ان خوش نصیبوں کو  
عینِ حالتِ بیداری میں شربتِ دیدار سے نوازتے ہیں۔ چنانچہ

## اَعْلٰی حَضْرَت کا شوق دیدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّ دین وملت مولانا شاہ امام  
احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن جب دوسری مرتبہ زیارتِ نبوی کے لئے مَدِیْنۃ  
طیبہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا حاضر ہوئے، شوقِ دیدار میں رَوْضۂ شریف کے  
مُؤاَجَّہ میں دُرود شریف پڑھتے رہے، یقین کیا کہ ضرور سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَزَّتْ اَفْرَاقُی فرمائیں گے، اور بالمُؤاَجَّہ (رُوبرو) زیارت  
سے مُشَرَّف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو کچھ کبیدہ خاطر (غمزدہ) ہو  
کر ایک غزل لکھی جس کا مَطْلَع یہ ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۹۹)

تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

اس غزل کے مَقْطَع میں اسی کی طرف اشارہ کیا، فرماتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا!

تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں (حدائق بخشش، ص ۱۰۰)

یہ غزل مُو اجمہ میں عرض کر کے انتظار میں موڈ ب بیٹھے ہوئے تھے کہ آخر کار  
راحتُ العاشقین مُراد المُنشآتین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشق حقیقی  
کے حال زار پر خاص کرم فرمایا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قسمت انگڑائی لے کر  
اُٹھ بیٹھی..... نقابِ رُخ اُٹھ گیا۔ خوش نصیب عاشق نے عین بیداری میں اپنے  
محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چشمانِ سر سے دیدار کر لیا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۲)

اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے

تہہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا (سامانِ بخشش، ص ۶۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حُضُو ر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت  
کے لیے جتنے بھی دُرودِ پاک کے صیغے ہیں جس پر چاہیں عمل کریں، لیکن اِس  
نِیَّت سے پڑھنا کہ میں دُرودِ پاک پڑھوں گا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّم میرے خواب میں تشریف لائیں گے، مناسب نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ  
عملِ خاص کو حُضُو رِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیْم اور حُصُولِ ثَوَاب کی  
نِیَّت سے کیا جائے آگے اُن کے کرم کی کوئی انتہا نہیں اگر وہ چاہیں گے تو شربت  
دیدار سے ضرور مُسْتَفِیْض فرمائیں گے۔

اگر بالفرض زیارت میں تاخیر ہو بھی جائے یا پھر کسی کو زیارت ہوتی ہی نہیں تو اس میں بھی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ اسی شوق و لگن کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں دُرود و سلام کے گجرے بچھا کر رہنا چاہیے، تاخیر میں بھی ضرر کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تاخیر کی وجہ سے دل برداشتہ ہونے والے اسلامی بھائی اس واقعہ سے درس حاصل کریں۔

**حضرت سیدنا مالک بن دینار** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ فرماتے ہیں: میں متواتر چودہ (14) سال تک حج کی سعادتِ عظمیٰ سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک درویش کو کعبہ معظمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کا دروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ ”لَیْکَ اَللّٰهُمَّ لَیْکَ“ کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی لَا لَیْکَ۔ میں نے چودھویں (14) سال اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تو بہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں حلیفہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب ”لَیْکَ“ سنائی دے تو پھر بھی اس دروازے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گفتگو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: ”اے مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ! تو میرے بندے کو مجھ

سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی بُرکت سے قبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔“

(عاشقانِ رسول کی ۱۳۰ حکایات مع کلمے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا  
(ذوقِ نعت، ص ۱۵)

الہی منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کُحوابِ بصارت کا  
(حدائقِ بخشش، ص ۳۹)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ

ہمیں پتا کس طرح چلے گا کہ ہم نے خواب میں سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی زیارت کی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خواب میں

پتا چلنے کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) جس شخصیت کی خواب میں آپ زیارت

کر رہے ہیں ان کے بارے میں دل ہی میں القا ہوتا ہے کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (۲) کوئی دوسرا تعارف کروا دیتا ہے کہ یہ مدنی

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (۳) خود سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم بنفسِ نفیس اپنا تعارف کرا دیتے ہیں۔

یاد رکھئے! جس نے سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا اُس نے آپ ہی کی زیارت کی، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورتِ مبارکہ میں شیطان نہیں آسکتا۔ جیسا کہ

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: ”مَنْ رَانِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِیْ فَإِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتِمَثَّلُ فِی صُورَتِیْ یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

(بخاری، کتاب الادب، من سَمِی بِاسْمَاءِ الْاَنْبِیَاءِ، ۱۵۴/۴، حدیث: ۶۱۹۷)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”مَنْ رَانِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیْرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ، یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ غنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔“

(بخاری، کتاب التعبير، باب من رَأَى النَّبِیَّ فِی الْمَنَامِ، ۴۰۶/۴، حدیث: ۶۹۹۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیدار کی کئی صورتیں ہوتی ہیں، ہر ایک زائر (یعنی زیارت کرنے والا) اپنی اپنی ایمانی حیثیت کے مطابق زیارت کرتا ہے، حضرت سیدی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تفسیرِ روح البیان میں سُوْرَةُ النَّجْم کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں: ”جس شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زیارت کی اور کوئی ناپسندیدہ

بات نہیں تھی (یعنی سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض نہیں تھے) تو وہ ہمیشہ

عُمَدہ حال میں رہے گا۔ اگر ویران جگہ میں دیدار کیا تو وہ ویرانہ سبزہ زار میں بدل جائے گا، اگر مظلوم قوم کی سرزمین میں دیکھا تو اُن مظلوموں کی مدد کی جائے گی۔ اگر مغموم (غمزدہ) نے زیارت کی تو اس کا غم جاتا رہے گا اگر مقرض تھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے قرض کو ادا فرمائے گا، اگر مغلوب تھا تو اس کی مدد کی جائے گی، اگر غائب تھا تو اللہ عز و جل صحیح و سلامت اُسے گھر لوٹا دے گا۔ اگر تنگدست تھا تو اللہ عز و جل اس کے رزق میں کُشادگی عطا فرمائے گا، اگر مریض تھا تو اللہ عز و جل اُسے شفا عطا فرمائے گا۔

(روح البیان، پ ۲۷، النجم، تحت الآية: ۸، ۱۸، ۲۳۰/۹)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عز و جل! ہمیں کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے ہمیں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار پر بہار سے مُسْتَفِیض فرما۔

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا، ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دُعا  
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دکھا، تجھے اپنے ہی عِز و علا کی قسم  
(حدائقِ بخشش، ص ۸۱)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 39

## اہل محبت کا دُرود میں خود سنتا ہوں

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”أَسْمَعُ صَلَوةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ، یعنی اہلِ مَحَبَّت کا دُرود میں سُنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں، وَتُعَرِّضُ عَلَيَّ صَلَوةً غَيْرَهُمْ عَرَضًا، جبکہ دوسروں کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۱۵۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**یُّمُّہ یمُّہ اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ آقائے دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر بے حدود دُرود اور لاکھوں سلام پڑھا کریں یقیناً صدق و اخلاص کے ساتھ پڑھا ہوا دُرود و شریف حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف سماعت فرماتے ہیں بلکہ اپنے ان سچے عاشقوں کو جوابِ سلام بھی عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ**

## رَوْضَةُ اَقْدَس سے جواب سلام

حضرت شیخ ابونصر عبد الواحد صوفی کرخی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ رَوْضہ انور پر حاضر ہوا، حجرہ شریفہ کے

پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت شیخ ابو بکر دیار بکری وہاں حاضر ہوئے اور  
 (حُضُورُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے) مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر  
 عرض کیا: ”السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہ“ تو میں نے اور تمام حاضرین نے سنا  
 کہ روضہ شریفہ کے اندر سے آواز آئی: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَبَا بَکْرٍ، اے ابو بکر  
 تجھ پر سلامتی ہو۔

(الحاوی للفتاویٰ، کتاب البعث، تنویر الحلق فی امکان رؤیة النبی والملک، ۳۱۴/۲)

وہ سلامت رہا قیامت میں

پڑھ لئے دل سے جس نے چار سلام

اس جواب سلام کے صدقے

تاقیامت ہوں بے شمار سلام (ذوق نعت، ص ۱۱۹)

بلکہ بعض خوش نصیبوں پر تو اس قدر کرم خاص فرماتے ہیں کہ انہیں عین  
 بیداری کے عالم میں دست بوسی کا شرف عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شہاب  
 الدین خفاجی مصری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیٰ اپنی کتاب نسیم الریاض فی شرح شفاء  
 القاضی عیاض میں فرماتے ہیں: ”حضرت شیخ احمد رفاعی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کا  
 معمول تھا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ہر سال حاجیوں کے ذریعے بارگاہ  
 رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنا سلام بھجوایا کرتے تھے۔ لیکن  
 جب بذاتِ خود انہیں مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفاً وَ تَعْظِیماً کی حاضری کا شرف



نصیب ہوا۔ تو روضہ انور کے سامنے کھڑے ہو کر چند اشعار پیش کئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِي كُنْتُ أُرْسِلُهَا  
تُقَبِّلُ الْأَرْضَ عَنِّي فَهِيَ نَائِبَتِي

ترجمہ: دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو اپنا نائب بنا کر بھیجا کرتا تھا تا کہ وہ میری طرف سے اس اَرْضِ مُقَدَّس کو بوسہ دے۔

وَهَذِهِ نَوْبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ  
فَأَمْدُ يَدَيْكَ لِكُنِّي تَحْطِي بِهَا شَفَتِي

ترجمہ: اور اب جسم کی باری ہے جو کہ حاضرِ دربار ہے۔ پس یا رسول اپنا دست مبارک بڑھائیے تا کہ میرے ہونٹوں کو سعادت مندی نصیب ہو۔

کہا جاتا ہے کہ روضہ انور سے دستِ مبارک ظاہر ہوا اور شیخ احمد رفاعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي نے اسے چوم لیا۔ (نسیم الریاض، القسم الثانی، الباب الثال فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ ..... الخ، ۴/۵۴۳)

تیرے روضے کی جالیوں کے پاس ساتھ رحم و کرم کی لیکر آس  
کتنے دُھیارے روز آ آ کے شاہِ ذیشان سلام کہتے ہیں (ذوقِ نعت، ۵۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## حاضری بارگاہ کے آداب

سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خوش بخت ہیں وہ لوگ جنہیں مدینہ منورہ زَاہَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں روضہ رسول کے روبرو سلام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری زندگی میں بھی وہ مبارک لحظات لائے اور ہم بھی سرکارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں حاضر ہو کر بصد احترام سلام عرض کریں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَذْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی روضہ رسول پر حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”حاضری مسجد (نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہوان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو، معاً وضو و مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مُشک افضل۔ اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف التجا کرو۔ اب در مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔ اس وقت جو ادب

و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں (اور) دل سب، خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔“

(بہارِ شریعت، ۱/۱۲۳۳)

مزید فرماتے ہیں: ”(کہ جب روضہ انور کے قریب پہنچو) اب ادب و شوق میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضْل و کَرَم کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمِینِ شَرِیفِین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُ و مواجہہ شریف میں حاضر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر انوار میں رُوبرُ و قبلہ جلوہ افروز ہیں، مُبارک قدموں کی طرف سے آپ حاضر ہوں گے تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بے حد ذوق افزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سعادت دارین کا سبب بھی ہے۔“ (بہارِ شریعت، ۱/۱۲۳۴، ملخصاً)

قبلہ کو پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ انور کی طرف رُخ کر کے کھڑے

ہوں کہ ”فتاویٰ عالمگیری“ وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفْ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزار پر انوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زندہ ہیں اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مطلع ہیں۔ خبردار! جالی مبارک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خلافِ ادب ہے کہ ہمارے ہاتھ اس قابل ہی نہیں کہ جالی مبارک کو چھو سکیں، لہذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دور ہی رہیں، یہ کیا کم شرف ہے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنے مواجہہ اقدس کے قریب بلایا اور سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ کرم اب خصوصیت کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۱۲۲۲-۱۲۲۵، ملخصاً)

اب ادب اور شوق کے ساتھ درود بھری آواز میں مگر آواز اتنی بلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اعمال ہی ضائع ہو جائیں، نہ بالکل ہی پست کہ یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔ بلکہ معتدل آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ،  
السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ  
خَلْقِ اللّٰہِ ، السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ، السَّلَامُ  
عَلَیْکَ وَعَلَی الْکَ وَاصْحَابِکَ وَأُمَّتِکَ أَجْمَعِیْنَ ،

(یعنی) اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت

اور برکتیں۔ اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام۔ اے

اللہ عزوجل کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے

آپ پر سلام، آپ پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو (وسائل بخشش، ص ۱۹۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام قسطلانی قدس سرہ النورانی نقل فرماتے ہیں: ”جو کوئی حضور اکرم، نور

مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر معظم کے روبرو کھڑا ہو کر یہ آیت شریفہ

پڑھے: اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّؐ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) پھر ستر

مرتبہ یہ عرض کرے: ”صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد“ فرشتہ اس کے جواب

میں یوں کہتا ہے: اے فلاں! تجھ پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو۔ اور اس کی کوئی

حاجت باقی نہیں رہتی۔“ (المواہب اللدنیۃ، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارة

قبرہ الشریف ..... الخ، ۳/۲۱۲)

جہاں تک زبان ساتھ دے، دل جمعی ہو مختلف القاب کے ساتھ سلام عرض

کرتے رہیں، اگر القاب یاد نہ ہوں تو الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللہ کی تکرار کرتے رہیں، جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کریں۔ یہاں خوب دُعائیں مانگیں اور بار بار اس طرح شفاعت کی بھیک مانگیں: اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں آپ کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔  
(بہار شریعت، ۱/۱۲۲۵-۱۲۲۶، ملخصاً)

## سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام نے حوصلہ افزائی فرمائی

مدینہ منورہ ۱۴۰۵ھ کی حاضری میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو آپ کے ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسماعیل نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک پچاسی سالہ بڑھیا حج کے لئے آئی تھی، مدینہ منورہ میں سنہری جالیوں کے سامنے صلوٰۃ و سلام کے لئے حاضر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنا شروع کیا ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جو ایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عمدہ القاب کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کر رہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اُن پڑھ بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا، عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شایانِ شان القاب کے ساتھ سلام عرض کروں، آپ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی عَظَمَت و شان واقعی بہت بلند و بالا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تو انہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے، ظاہر ہے مجھ اُن پڑھ کا سلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کہاں پسند آئے گا۔ دل بھر آیا، رو دھو کر چپ ہو رہی، رات کو جب سوئی تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سر ہانے اُمّت کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں، کب ہائے مُبارک کو جنبش ہوئی، پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”ما یوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔“

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَل! ہمیں روضہ رسول کی باادب حاضری، سنہری جالیوں کے رُوبرُ و صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی سعادت اور جلوہ محبوب میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

### شُمائت کی تعریف

دوسروں کی تکلیف اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو شُمائت کہتے ہیں۔

(حدیقہ ندیہ ، ۱ / ۶۳۱)

## استقامت کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہتر ہے

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مومن صادق اور محبِ مُشْتاق پر لازم ہے کہ دُرود شریف کی کثرت کرے اور دوسرے اعمال پر اسے مُقَدَّم (یعنی بڑھ کر) جاننے میں کمی نہ کرے۔ جس قدر عہدِ مخصوص کر سکے، کرے اور پھر اُس مُقررہ عہد کو روزانہ کا ورڈ بنائے (تاریخِ مدنیہ، ص ۳۲۸) کیونکہ بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ علامہ عبد الرّؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فیض القدر میں فرماتے ہیں: ”فَالْقَلِيلُ الدَّائِمُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ كَثِيرٍ مُنْقَطِعٍ“، یعنی تھوڑا عمل جو ہمیشگی کے ساتھ ہو، اللہ عزّوجلّ کے نزدیک اُس عمل سے بہتر ہے جو کثیر ہو لیکن ہمیشہ نہ ہو۔“

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام پڑھنے کو اپنے صُبح و شام کا وظیفہ بنالینا چاہئے، جب بھی موقع ملے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دُرودِ پاک ہی پڑھتے رہیں کہ یہ ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا بھی محبوب عمل ہے۔ چنانچہ



حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”میں اس

بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی اپنے خطبے اور اپنے ہر مطلوب سے پہلے اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی حمد و ثنا کرے اور ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا رہے۔“ (سعادة الدارين، الباب الثالث فيما

ورد عن الانبياء والعلماء في فضل الصلاة عليه، ص ۱۰۷، ملخصاً)

**وسوسہ:** پیارے اسلامی بھائیو! کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ آسکتا ہے کہ میں تو سارا دن کام کاج میں مصروف رہتا ہوں تو میں کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک کس طرح پڑھ سکتا ہوں؟

**جوابِ وسوسہ:** کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے والوں کی فہرست میں خود کو شامل کرنے کے لیے نہ تو کاروبار بند کرنے کی حاجت ہے اور نہ ہی دیگر معاملات روکنے کی ضرورت، بلکہ علمائے کرام رحمہم اللہ السلام نے جو اعداد ذکر فرمائے اُن میں سے کسی بھی عدد کے مطابق دُرودِ پاک پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو ہم بھی کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے والوں کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ زیادہ الفاظ والا طویل دُرودِ پاک ہی پڑھا جائے۔ اگر کسی نے ”صَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ پڑھنے کا معمول بنالیا تو

بھی کثرت میں شمار ہوگا اور اس دُرودِ شریف کی فضیلت کے بھی کیا کہنے ”جو

کوئی یہ دُرود پاک ایک بار پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس پر رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔“

(القول البدیع ، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۷۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

لہذا اگر مذکورہ دُرود پاک (یعنی صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد) 313 بار پڑھنے کی عادت بنالی جائے تو اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے والوں میں شامل ہو جائیں گے اور مَدَنی اِنعام نمبر 5 ”کیا آج آپ نے کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھ لئے؟“ کے عامل بھی بن جائیں گے۔ اگر یکسوئی کے ساتھ دوزانو قبلہ رُوسبز گنبد کا تَصَوُّر باندھ کر 313 بار دُرود پاک پڑھنا میسر ہو تو بہتر، ورنہ جب بھی گھر سے دُکان، آفس یا کہیں جانے کے لیے نکلیں تو تمام راستے دُرود پاک پڑھنے کا معمول رکھے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل آتے جاتے با آسانی 313 بار دُرود پاک پڑھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرود

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے ہو اِلهی میرا شعار دُرود (ذوقِ نعت، ص ۸۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بعض مُتَأَخِّرین مشائخ شاذلیہ فرماتے ہیں: ”جب کسی کو اولیائے کاملین

اور مُرشدِ باشریعت نہ مل سکے تو وہ بکثرت دُرود شریف پڑھے۔ اس سے اس کے باطن میں (ایک ایسا) نورِ عظیم پیدا ہوگا جو مرشدِ کامل کا کام دے گا اور (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ) اس کو جنابِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بلا واسطہ فیض پہنچے گا۔ (رحمتوں کی برسات، ص ۱۷۰)

عُلمائے کرام فرماتے ہیں: ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔  
يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنۡسٍ بِاِمۡرِئِہِمْ ۚ تَوَجَّہٗ کُنۡزَ الْاِیۡمَانِ : جس دن ہم ہر جماعت (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱) کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ  
”نورِ العرفان“ میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہئے شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے، تاکہ خُشراچھوں کے ساتھ ہو۔ (مزید فرماتے ہیں):  
اس آیتِ کریمہ میں تقلید، بیعت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔“

پیارے اسلامی بھائیو! کسی کو پیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخرت میں بہتری آئے اُس کی راہنمائی اور باطنی توجہ کی برکت سے مُرید اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے

ہوئے رِضائے رَبِّ الانام کے مدنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔ لیکن افسوس! موجودہ زمانے میں بیشتر لوگوں نے پیری مُریدی جیسے اہم مَنَصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شمار بد عقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے دین و ایمان کو برباد کر رہے ہیں اور انہی غلط کار لوگوں کو بُنیاد بنا کر پیری مُریدی کے خُلفین اس پاکیزہ رشتے سے لوگوں کو بدگمان کر رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں کامل و ناقص پیر کا امتیاز انتہائی مشکل ہے۔

## پیرِ کامل کی شرائط

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ مُرْشِدِ کامل کے لیے چند شرائط و اوصاف کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”رُسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب جس کو مرشد بنایا جائے، اس کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ عالم ہو۔ لیکن ہر عالم بھی مُرْشِدِ کامل نہیں ہو سکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں یہ چند مخصوص صفات موجود ہوں:

(۱) جو دُنیا کی مَحَبَّت اور دُنیوی عِزّت و مرتبے کی چاہت سے مُنہ موڑ

چُکا ہو۔ (۲) ایسے کامل مرشد سے بیعت کر چکا ہو جس کا سلسلہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام

تک پہنچتا ہو۔ (۳) حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی

تعمیل کا مظہر (یعنی احکاماتِ الہیہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ سُنَّہِ نبویہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر) ہو۔ (۴) وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔ (۵) تھوڑی نیند کرتا ہو۔ (۶) زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ (۷) زیادہ روزے رکھتا ہو۔ (۸) اس کی طبیعت میں تمام اچھے اخلاق مثلاً صبر و شکر، توکل و قناعت، امانت و صداقت، انکساری و فرمانبرداری اور اسی قسم کے دیگر فضائل اس کی سیرت و کردار کا جزو ہونا چاہئے۔ اس شخص نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انوار سے ایسا نور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خصلتیں مثلاً مَحَل و حَسَد، کینہ و جَلَن، دُنیا سے بڑی اُمیدیں باندھنا غصَّہ اور سرکشی وغیرہ اس روشنی میں ختم ہو گئی ہوں۔ عِلْم کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہ ہو، سوائے اس مخصوص عِلْم کے جو ہمیں پیغمبر اسلام عَلَیْہِ السَّلَام سے ملتا ہے۔ یہ مذکورہ اوصاف کامل مرشدوں یا پیرانِ طریقت کی کچھ نشانیاں ہیں۔ جو رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نابی کے لائق ہیں۔ ایسے مرشدوں کی پیروی کرنا ہی صحیح طریقت ہے۔“

مزید فرماتے ہیں: ”ایسے پیر بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ اگر یہ دولت کسی کو نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشد مل گیا اور وہ مرشد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کر لے تو اس مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کا ظاہری و باطنی اَدَب

(مجموعہ رسائلِ امام غزالی، ص ۱۶۷)

کرے۔“

یہ اللہ عزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام ضرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سینکڑوں سال پہلے سیدنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْوَالِہِی جن اوصاف کے حامل پیر کو کیا بفرما رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ یہ تمام اوصاف شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ میں بدرجہ اتم و اکمل پائے جاتے ہیں۔ جن کے تقویٰ و پرہیزگاری کی برکات کی ایک مثال دعوتِ اسلامی کَامَدَنی ماحول ہمارے سامنے ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ ولایت اور حکمتوں بھری مَدَنی تَرْبِیَّت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپ کی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے نازیبا رویہ اختیار کرنے والے باادب بن گئے، گانے باجے سننے والے مَدَنی مذاکرات اور سُنَّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فُحْش گوئی کرنے والے نعتِ مُصْطَفٰی پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحَبَّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ**

نصیب ہوگئی، تفریحی مقامات پر جا کر اپنا وقت برباد کرنے والے سُٹنوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر شرکت کرنے والے بن گئے۔ لہذا آپ بھی شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی میں آنے، اپنے مقصدِ حیات کو پانے اور صلوٰۃ و سلام کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اس کے ہفتہ وار سُٹنوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور اجتماع کے اختتام پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کی برکتیں لوٹئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ﷻ اِس کے ذریعے بھی لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز مدنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ

## توبہ کا راز

مَرَكُوْا الْاَوْلِيَاءَ (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے:

مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل ہمارے گھر کے تمام افراد دنیا کی مَحَبَّت، فیشن پرستی کی تحسنت اور نمازوں میں سُستی کا شکار تھے۔ والدین کو ہمہ وقت ہماری دُنیا و مُسْتَقْبَل کی فکر دامن گیر تھی کہ بس کسی طرح ہماری اولاد کا مُسْتَقْبَل روشن ہو جائے۔ اَلْغَرَضُ ہمارے گھر کا ماحول گناہوں سے بھرپور تھا۔ ہر وقت گھر میں فلموں ڈراموں، گانے باجوں کا شور برپا رہتا، سُٹنوں بھرنا ماحول نہ ہونے کی وجہ سے میں اپنی آخرت سے یکسر غافل تھا۔ میری قسمت کا ستارہ اِس طرح چمکا

کہ ایک مرتبہ میں مغرب کی نماز پڑھنے مسجد میں چلا گیا۔ نماز کے بعد ایک باعمامہ عاشقِ رسول نے کھڑے ہو کر نمازیوں کو قریب ہونے کے لیے کہا۔ اس اسلامی بھائی کا اندازِ اتنا دلنشین تھا کہ میں بے اختیار اس کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے مختصر سا بیان کیا جو مجھے بہت اچھا لگا۔ بیان کے بعد اس اسلامی بھائی نے نہایت مُشفقانہ انداز میں مجھ سے ملاقات کی اور کچھ دیر بیٹھنے کے لیے کہا، میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے نیکی کی دعوت پیش کی اور دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحول کے بارے میں بتایا پھر آخر میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی پُر خلوص دعوت پیش کی۔ میں نے حامی بھر لی اور میں پہلی مرتبہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ چند لمحوں بعد میری زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ بیان کے بعد رِقَّت انگیز ذکر و دعا کا سلسلہ ہوا اور پھر صلوٰۃ و سلام کے لیے سارے اسلامی بھائی کھڑے ہو گئے۔ صلوٰۃ و سلام کی پُرسوز آواز کانوں کے راستے سے دل کی پہنائیوں میں اُتر گئی۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا انداز اس قدر اچھا لگا کہ میں اب ہر جمعرات اجتماع میں شریک ہونے لگا اور میرے کان صلوٰۃ و سلام کی پُرسوز صدا میں سننے کے مُنتظر رہتے۔ کچھ ہی عرصے میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ﷺ تادمِ تحریر حلقہ سَطْح پر مَدَنی انعامات و تعویذات عطا رِیّہ کی خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔



گنہگارو! آؤ سیہ کارو! آؤ  
گناہوں کو دے گا چھڑا مَدَنی ماحول  
پلا کر مئے عَشَق دے گا بنایہ  
تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰی مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۰۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### کانٹا نکالنے کا طریقہ

اگر جسم میں کہیں کانٹا پیوست ہو گیا ہو اور نہ نکلتا ہو تو انڈے کی سفیدی

میں تھوڑی سی پھٹکری ملا کر اُس جگہ باندھ دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تھوڑی دیر میں نکل آئے گا۔

(گھریلو علاج، ۹۸)

## دُخُولِ مَسْجِدِ کے وقت مجھ پر سلام بھیجو

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو میری ذات پر سلام بھیجا کرو اور یوں کہہ لیا کرو ”اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ یعنی اے اللہ عزَّوَجَلَّ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد سے باہر نکلو تو اس وقت بھی مجھ پر سلام پیش کر لیا کرو اور یوں کہا کرو ”اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ یعنی اے اللہ عزَّوَجَلَّ! مجھے شیطانِ مردود کے شر سے بچا۔

(القول البديع، الباب الخامس فى الصلاة عليه فى اوقات مخصوصة، ص ۳۶۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مسجد میں حاضری کی سعادت نصیب ہو**

تو داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر نکلتے وقت سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ محترم پر دُرود و سلام پڑھ لیا کریں، اگر

ہم تھوڑی سی توجہ کریں اور زبان کو تھوڑی دیر حرکت دیں تو ثواب کے ڈھیروں

خزانے کے ساتھ ساتھ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارا درود پاک بنفسِ نفیس سماعت فرمائیں گے کیونکہ مساجد میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موجود ہوتے ہیں۔ جیسا کہ

## سرکارِ مساجد میں موجود ہوتے ہیں

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنَانِ اپنی مشہور زمانہ تصنیف جَاءَ الْحَقُّ مِیْنِ مِرْقَاةٍ شَرْحِ مَشْكُوۃ کے حوالے سے حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی کا قول نقل فرماتے ہیں:

”سَلَّمَ عَلَیْہِ اِذَا دَخَلْتَ فِی الْمَسَاجِدِ، یعنی جب تم مسجدوں میں داخل ہوا کرو تو اس وقت سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کر لیا کرو ”فَاِنَّہٗ یَحْضُرُ فِی الْمَسَاجِدِ“ کیونکہ مسجدوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام موجود ہوتے ہیں۔“ (جاء الحق، ص ۱۲۶)

حضرت سیدنا علکمہ بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں: ”جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو یوں کہہ لیا کرو ”صَلَّی اللہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَیْ مُحَمَّدٍ، السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ۔“

(القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۳۶۵)

اسی طرح حضرت سیدنا کعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی معمول

تھا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے باہر تشریف لاتے تو ان الفاظ

کے ساتھ سلام عرض کرتے: ”السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ“۔ (الشفاء، الباب الرابع فی حکم الصلاة علیہ ..... الخ، فصل فی المواطن

التي يستحب فيها الصلاة والسلام على النبي، الجزء الثاني، ص ۶۴)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بعض لوگ ندا و پکار کے صیغوں (مثلاً یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا حَبِیْبَ اللّٰہ) کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ بیان کردہ روایت میں صحابی رسول حضرت سیدنا علقمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے سلطانِ دو جہاں، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حرفِ ندا (یعنی پکار کے صیغے) کیساتھ دُرود بھیجنے اور السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی اے نبی آپ پر سلام ہو) کہنے کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح دیگر صیغوں کے ساتھ دُرود شریف پڑھنا جائز ہے اسی طرح اگر ہم آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَا حَبِیْبَ اللّٰہ جیسے ندا کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہوئے دُرود و سلام پڑھیں تو یہ بھی نہ صرف جائز ہے بلکہ صحابہ و تابعین اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہ الْمُبِیْن سے ثابت بھی ہے۔ چنانچہ

## وسیلہ پیش کرنا صحابہ کا طریقہ ہے

ایک شخص امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی

عَنْهُ کے پاس کسی حاجت کیلئے آتا رہا مگر آپ اس کی طرف اور اس کی حاجت کی طرف کوئی توجہ نہ فرماتے وہ شخص ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملا اور اُن سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میری طرف توجہ نہیں فرماتے اس پر حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس شخص سے فرمایا، جاؤ وضو کرو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو پھر یوں دُعا مانگو: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتُوْجِّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیْنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ ”یَا مُحَمَّدُ“ اِنِّیْ اَتُوْجِّہُ بِکَ اِلَی رَبِّیْ فَتَقْضِ لِیْ حَاجَتِیْ یعنی اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے رحمت والے نبی، محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیری طرف مُوجَّہ ہوتا ہوں، اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اپنی حاجت کے لئے مُوجَّہ ہوتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تاکہ میری وہ حاجت پوری ہو۔“

اس (دُعا) کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کرو پھر ان کے پاس جا کر اپنی ضرورت پیش کرو۔ وہ شخص چلا گیا اور جس طرح حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا تھا اسی طرح کیا پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دروازے پر حاضر ہوا تو دربان نے آکر

اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے اپنے ساتھ فرش پر بٹھایا اور فرمایا اپنی حاجت بیان کرو، اس نے اپنی حاجت بیان کر دی، آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہ صرف اس کی حاجت پوری کی بلکہ اس سے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑے ہمارے پاس آ جانا۔ پھر وہی شخص حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آیا اور کہا:

”جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا“ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے) پہلے تو حضرت عثمان بن عفان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میری طرف توجہ ہی نہیں فرماتے تھے مگر اب جب آپ نے ان سے (میرے مُتَعَلِّق) گفتگو کی تو انہوں نے میری حاجت پوری فرمادی، اس پر حضرت عثمان بن حنیف رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کو بتایا کہ (تمہارے بارے میں) نہ تو میں نے ان سے کوئی بات کی اور نہ ہی انہوں نے مجھ سے کوئی بات کی، بلکہ میں نے تو تمہیں وہ بات بتائی ہے جو میں نے خود ہی کریم، رَوُفَّ رَحِيم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانی سنی تھی کہ جب ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت میں آیا اور اپنی بینائی کے ختم ہونے کی شکایت کی تو حُصُور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صبر کر۔ اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (صلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے پاس کوئی اَسباب نہیں اور مجھے

شدید دُشورای پیش آتی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص سے فرمایا، جاؤ لو نا لاؤ اور وضو کرو پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو پھر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے یہ دُعا پڑھنے کو کہا جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ ہم ابھی مَوْکُفْتُکُمْ تھے کہ وہ نابینا شخص (جب دوبارہ) حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ (معجم کبیر، ما اسند عثمان بن حنیف، ۳۱/۹، حدیث: ۸۳۱۰)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندکے صیغے کے ساتھ سلام پڑھنا تو ایسا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی کیونکہ ہر شخص نماز کے اندر تشہد میں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پڑھتا ہے اگر اس میں سے ایک لفظ بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ الفاظ تَشْہِد کا جز ہیں اور تَشْہِد کا ایک ایک لفظ پڑھنا واجب ہے۔ چنانچہ

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مُفْتِی محمد امجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَقْوٰی بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”دونوں قَعْدوں میں پورا تَشْہِد پڑھنا، یوہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تَشْہِد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا۔“ (اور اگر جان بوجھ کر واجب

(بہار شریعت، ۱/۵۱۸)

ترک کیا تو نماز نہیں ہوگی۔)

نہا (یعنی پکار) کے صیغوں کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنا اور دُرُود و سلام پڑھنا صحابہ کرام اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا معمول رہا ہے۔ چنانچہ

## صحابی نے پکارا ”یا رسول اللہ“

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، آپ فرمایا کرتے: ”جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ ضرور کہتا ہوں۔“ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصہ، ص ۳۶۵)

اسی طرح محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے زمانے کے لوگوں کا معمول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جب لوگ مسجد میں داخل ہوا کرتے تو اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہا کرتے تھے۔“ (القول البدیع، ایضاً)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔“

(رحمتوں کی برسات، ص ۳۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



یاد رہے! جب بھی شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پِسنہ صَلَّی

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو آپ عَلَیْہِ  
السَّلَام کو اس طرح سے نہ پُکارا جائے جیسے ہم آپس میں ایک دوسرے کا نام لیکر  
پُکارتے ہیں بلکہ آپ کو اچھے اَلقَابات کے ساتھ یاد کرنا چاہئے کہ اس میں ادب کا  
پہلو زیادہ پایا جاتا ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مخاطب کرنے کے آداب سکھاتے ہوئے پارہ 18 سورۃ التَّوْرٰی کی  
آیت نمبر 63 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۤءَ الرَّسُوْلِ تَرْجَمَةًۭ كُنْزِ الْاٰیْمَانِ: رسول کے پُکارنے کو آپس  
بَيْنَكُمْ كُدُعَاۤءٍ بَعْضُكُمْ  
بَعْضًا (پ ۱۸، النور: ۶۳) کو پُکارتا ہے۔

حضرت صدرِ الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ  
الْہٰدِیْ خَرَامِنُ العِرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”جب (کوئی)  
رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے  
ساتھ آپ کے معظم اَلقَاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و مُتَسَرِّانہ لہجہ میں  
یَا نَبِیَّ اللہِ، یَا رَسُوْلَ اللہِ، یَا حَبِیْبَ اللہِ کہہ کر مخاطب کرے۔“

غَیْظِ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

(حدائق بخشش، ص ۱۹۹)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صاحب ”نَبِیُّہُ الْاَنَام“ حضرت عَبْدُ الْجَلِیْلِ مَغْرِبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے دُرُودِ پاک کے فضائل پر جو کتاب لکھی ہے۔ اُس کے مُقَدِّمہ میں فرماتے ہیں: ”میں نے اس کے بے شمار بَرَکات دیکھے اور بارہا سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک بار خواب میں دیکھا کہ ماہِ مَدِیْنۃ، قَرَارِ قَلْبِ وَسِیْمۃ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے غریب خانہ پر تشریف لائے ہیں، چہرہٴ اَنُور کی تابانی سے پورا گھر جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین مرتبہ ”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ“ کہنے کے بعد عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے جوار میں ہوں اور آپ کی شَفَاعت کا اُمیدوار ہوں۔“ نیز میں نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے: ”تَوَحَّصُو رِصْلَی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُنْ خُذَّ ام میں سے ہے جو ان کی مَدْحِ سَرائی کرنے والے ہیں۔“ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ اس پر اُس نے کہا: ”ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تیرا ذکر آسمانوں

میں ہو رہا تھا۔“ اور میں نے دیکھا کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری

گفتگو سن کر مسکرا رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نہایت ہشاش  
بشاش تھا۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات..... الخ،

اللطيفة الثالثة والتسعون، ص ۱۵۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں  
دُرود پاک کی بَرَکات سے مُسْتَفِیض فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## فرمانِ مصطفیٰ

اللہ عزوجل کے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحت  
نشان ہے ہر بیماری کی دواء ہے، جب دواء بیماری تک پہنچا دی جاتی  
ہے تو اللہ عزوجل کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

(مسلم، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۲۲۰۴)

## مَصَائِبِ وِ آلامِ کا خاتمہ

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلبِ وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ کیونکہ یہ مصائب و آلام کو دور کرتا ہے اور رِزق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بستانِ الواعظین و ریاض السامعین لابن جوزی، ص ۴۰۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم جب بھی نَحْمِ رَحْمَت، شَفِیعِ اُمّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر دُرودِ پاک پڑھیں تو اس نیت سے نہ پڑھیں کہ میری یہ مشکل حل ہو جائے، مجھے اس پریشانی سے نجات مل جائے یا مجھے یہ فائدہ حاصل ہو، بلکہ آدابِ دُرود کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے گنبدِ خضر کا تصوّر باندھ کر، نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھنا چاہئے، اگر بالفرض کوئی مشکل ہے بھی تو دُرودِ پاک پڑھ کر رُبِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و زاری کے ساتھ دُعا کریں اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ تمام مشکلات و مصائب دُور ہو جائیں گے۔ کیونکہ دُرودِ پاک ایک ایسا وظیفہ ہے جو آفات و مَلِئَاتِ دُور کرنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ

## جہازِ ڈوبنے سے محفوظ رہا

حضرت علامہ فاکہانی قُدس سرُّہ التَّوَرَانِی نے ”الْفَجْرُ الْمُنِير“ میں

ایک بُرگ شیخ موسیٰ ضریر علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَدِیْرِ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قافلے کے ساتھ بحری جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک جہاز طوفان کی زد میں آ گیا یہ طوفان قہر خُداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا، ہم یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم سب لقمہ اجل بن جائیں گے، کیوں کہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے شِد و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔ اسی عالم میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور چند لمحوں کے لئے مجھ پر غمّو و گی طاری ہو گئی، اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خواب میں رَحْمَتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور دُرودِ تَنْجِیْنَ پڑھ کر مجھ سے ارشاد فرمایا: ”تم اور تمہارے ساتھی ایک ہزار بار یہ دُرود پڑھ لو۔“

شیخ صاحب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے تمام دوستوں کو جمع کیا اور ہم نے وضو کر کے اس دُرود پاک کا ورد شروع کر دیا۔“ ابھی ہم نے تین سو بار ہی یہ دُرود پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا اور آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا، سمندر کی سطح پُر امن ہو گئی اور اس دُرود پاک کی بَرَکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔“ (القول البدیع، الباب

الخامس فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصة، ص ۵۴، ملخصاً ومفہوماً)

## دُرُودِ تَنْجِیْنَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ  
جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ  
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا  
بِهَا عَلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَایَاتِ  
مِنْ جَمِیْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَیَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ  
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
سَعَادَةُ الدَّارِیْنِ میں ہے ایک مرتبہ دربار رسالت میں ایک شخص حاضر  
ہوا اور فقر وفاقہ اور تنگیِ معاش کی شکایت کی تو محبوبِ ربِّ ذُو الجلال، پیکرِ حسن و  
جمال صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ  
فِیْہِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ، یعنی جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ لیا  
کر وچا ہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام کہا کرو اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ  
پڑھ لیا کرو، اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا رزق کُشادہ فرما دیا  
حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصّہ پہنچا۔

(سعادة الدارين، الباب الثانی فیملورد فی فضل الصلاة والتسليم..... الخ، حرف الجیم، ص ۸۴)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرودِ پاک کس قدر باعثِ

برکت ہے کہ ایک شخص جو پہلے تنگیِ معاش کے سبب فقر و فاقہ کی زندگی بسر کر رہا

تھا لیکن جب اس نے حَبِیبِ مُکَرَّم ، نَبِیِّ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ پر دُرود و سلام کو اپنے روز و شب کا وظیفہ بنا لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے

اس قدر عطا فرمایا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کی بھی مدد کی۔

فی زمانہ اگر ہم اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو ہر دوسرا شخص تنگدستی و

بے روزگاری کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ اگر ہم بھی صُبح و شام بکمالِ خشوع و خضوع

دل کو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مُتوجَّہ کر کے آپ کی ذاتِ گرامی

پر دُرود و سلام کے گجرے بچھا کر کرتے رہیں تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی برکت

سے نہ صرف سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت ہمارے دلوں

میں جاگزیں ہوگی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے رِزقِ حلال میں برکت بھی عطا فرما

دے گا۔ اسی ضمن میں ایک عاشقِ رسول کا ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھوم جھوم

کر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر

بار میں بصدِ احترام دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کیجئے۔ چنانچہ

## بَلِّغْ کا سودا گر

شہرِ بَلِّغْ میں ایک سودا گر رہتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ سودا گر کا اِثْتِقَالَ

ہو گیا۔ اُس نے ترکہ میں مال و زر کے علاوہ خُصُور سرِ پاپائے نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین مُوئے مُبارک بھی چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔ دُنْیوی مال آدھا آدھا بانٹ لیا مگر مُوئے مُبارک کی تقسیم میں یہ مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ ان کو کیسے تقسیم کریں؟ چنانچہ بڑے لڑکے نے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں ایک ایک بال رکھ لیں اور بقیہ ایک کو قُطع کر کے آدھا آدھا بانٹ لیا جائے۔ چھوٹا لڑکا جو کہ نہایت ہی عاشقِ رسول تھا، یہ تجویز سُن کر کانپ گیا اور اُس نے کہا: ”میں ہر ہرگز ہرگز ایسی بے ادبی کی جُرأت نہیں کر سکتا۔ میرا دل سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بالِ مُبارک کے دو حصے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔“ یہ سن کر بڑے بھائی نے بگڑ کر کہا: ”اگر تجھے بالوں کی عِظَمَت کا اتنا ہی احساس ہے تو یوں کر کہ تینوں بال تو رکھ لے اور سارا مال و دولت مجھے دے دے۔“ چھوٹے بھائی نے اس فیصلے کو قبول کرتے ہوئے تینوں مُقَدَّس بال لے کر سارا مال بخوشی بڑے بھائی کے حوالے کر دیا۔ اب چھوٹے بھائی نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ تینوں مُبارک بالوں کو سامنے رکھ کر خُصُور عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُرودِ پاک کے پھول پیش کیا کرتا۔ اس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کے مختصر سے کاروبار میں اُسے ترقی عطا فرمائی اور وہ مالدار ہو گیا۔ دوسری طرف بڑے بھائی کو دُنْیوی مال میں خسارے پر خسارہ آنے لگا حتیٰ کہ وہ گن گال ہو گیا۔ دَریس اُشنا



چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ کسی نیک آدمی نے اُس چھوٹے بھائی اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: جاؤ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو میرے اِس عاشق کی قبر کی زیارت کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی حاجتیں طلب کریں۔

اُس نیک آدمی نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کیا اور حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام کا پیغام سُنایا۔ پھر کیا تھا، لوگ نہایت اَدَب و تکریم کے ساتھ جوق در جوق اُس عاشق رسول کے مزار پر انوار کی زیارت کے لیے آنے لگے۔ صاحبِ مزار رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی برکتوں سے لوگوں کے معاملات حل ہونے لگے۔ لوگ اِس مزار کا کافی اَدَب کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی سوار مزار کے پاس سے گزرتا تو اَدَباً سواری سے نیچے اُتر آتا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۷۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ شیطان لعین کسی کے ذہن میں یہ**

**وَسُوْسَةُ دَالِے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پردہ ظاہری کو تو چودہ سو**

**سال گزر گئے ہیں، مگر آج تک لوگوں کے پاس آپ کے بال مبارک موجود**

ہیں، یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اور پھر دُنیا کے کونے کونے میں لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک ہیں تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ واقعی حضور پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے مَوئے مبارک ہیں؟

جواباً عرض ہے کہ جب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَوئے مبارک تراشے جاتے تھے تو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ انہیں حاصل کرنے کی خاطر پروانہ وار ٹوٹ پڑتے اور جسے کچھ مل جاتا وہ اُسے دُنیا کی ہر چیز سے عزیز تر سمجھتا اور بحفاظت تمام سنبھال کر رکھتا۔ پھر رفتہ رفتہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نیکی کی دعوت عام کرنے کی غرض سے دُنیا کے چپے چپے میں پھیلتے گئے اور اس طرح دوسری اشیاء کے ساتھ ساتھ مَوئے مبارک بھی دُنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اجسامِ طاہرہ کو زمین نہیں کھا سکتی جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ  
أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مبارک جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا، باب فی فضل الجمعة ۹/۲، حدیث: ۱۰۸۵)

ظاہر ہے کہ جب جسمِ پاک سلامت ہے تو بال مبارک بھی تو جسمِ شریف

کا ہی حصہ ہیں، وہ کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟ بلکہ مشاہدہ تو یہی ہے کہ ایک بال مبارک سے کئی کئی شاخیں نکلتی ہیں اور اس طرح نورانی بالوں کا گچھا بن جاتا ہے، گویا ہمارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُواں رُواں حیات ہے، اور جسم اطہر سے ظاہری طور پر نسبت قَطْع ہو جانے کے باوجود بھی زندہ رہتا ہے اور اُس کی نشوونما بھی جاری رہتی ہے، چنانچہ یوں مبارک بالوں کی نشوونما بھی ہوتی رہی اور یہ بال مبارک صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ہوتے ہوئے اُن کی اولاد تک پہنچے، پھر اولاد در اولاد منتقل ہوتے ہوئے آج دُنیا کے کونے کونے میں بیشمار اہل مَحَبَّت کے پاس موجود ہیں۔

اور رہا یہ شبہ کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ مومے مبارک شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تبرُّکات کے سلسلے میں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو چیز مسلمانوں میں کسی نسبت کی وجہ سے مُتَبَرِّک مشہور ہو جائے وہ مُتَبَرِّک ہی ہے۔ مثلاً کوئی صاحب بطور ”سید“ مشہور ہیں تو اُن کی تعظیم کی جائے گی۔ اُن کے حسب و نسب کی ٹوہ میں پڑنا کوئی ضروری نہیں، اگر بالفرض کسی نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آپ کو جھوٹ موٹ ”سید“ مشہور کر بھی دیا ہے تو یہ اگرچہ سخت گناہ ہے مگر ہمیں چونکہ پتا نہیں، اس لیے ہم پر اُس ”نسبت“ کی تعظیم کرنا لازم ہے۔ اسی طرح کسی بھی تبرُّک کے بارے میں خواہ کسی بال کے

بارے میں ہی کوئی جھوٹ بولے اور نَعُوذُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اسے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف مَثُوب کرے، تو یہ اس شخص کا اپنا بُرا فعل ہے، مگر ہمیں چونکہ حقیقتِ حال کا علم نہیں ہے اس لئے ہم نسبت کی تعظیم کریں گے اور اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ثواب بھی پائیں گے۔

بیان کردہ گفتگو سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ اَدَب و تعظیم رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنا بہت بڑے خسارے کا سبب بن سکتا ہے۔

حضرت سیدنا قاضی عیاض رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”شفا شریف“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں یہ بھی ہے کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک سامان، مقدّس مکانات، یا کوئی اور شے جو جسمِ پاک سے چھو بھی گئی ہو اور جس چیز کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا ہو کہ یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے اُن سب کی تعظیم کرنا۔“

(الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ ..... الخ، فصل ومن اعظامہ ..... الخ، ۵۶/۲)

حضرت علامہ ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی شرحِ شفا میں اسی عبارت

کے تحت فرماتے ہیں: ”جو بھی چیز سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

طرف منسوب ہو اور مشہور ہو اس کی تعظیم کی جائے۔“ (شرح الشفاء، الباب الثالث

فی تعظیم امرہ ..... الخ، فصل ومن اعظامہ ..... الخ، ۹۸/۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں سرکارِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب ہر متمرک چیز کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرما اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## فرمانِ مصطفیٰ

اِمَامُ الْمُخْلِصِیْنَ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ قبولیت نشان ہے: اَخْلَصُ دِیْنَكَ یُکْفِکَ

الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ ”اپنے دین میں مخلص ہو جاؤ تو ہوا و تھوڑا عمل بھی

کافی ہوگا۔“ (مستدرک، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۴)

## بیان نمبر 43

## گناہوں کی مُعافی کا ذریعہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔“ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، ۲/۱۳۰، حدیث: ۹۰۱، بتغییر)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُرود شریف پڑھنا نہایت ہی بہترین عمل ہے۔ ہمیں بھی دُرود شریف کی کثرت کرنی چاہئے۔ بالخصوص جب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی، اسمِ گرامی لیں یا سنیں تو اُس وقت دُرودِ پاک پڑھنے میں ہرگز سستی نہیں کرنی چاہئے۔ چنانچہ

صَدْرُ الشَّرِیْعِ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: زندگی میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں (ایک بار) دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہئے، اگر

نام اقدس لیا یا سنا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔  
(بہارِ شریعت، ۱/۵۳۳)

یاد رکھئے! جب بھی حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نام لیں یا سنیں تو ہمیں بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر دُرود و سلام کے گجرے نچھا اور کرتے رہنا چاہیے اور جو لوگ دُرودِ پاک پڑھنے میں سُستی کرتے ہیں یا بالکل ہی نہیں پڑھتے وہ اس حکایت سے درسِ عبرت حاصل کریں۔ چُنانچہ

### شَفَاعَت کی نَوید

ایک آدمی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود شریف نہیں پڑھتا تھا، ایک رات خواب میں زیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف توجُّہ نہ فرمائی، اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ اس شخص نے پوچھا: پھر آپ میری طرف توجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: ”اس لیے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔“ اس شخص نے عرض کی: ”حُضور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے میں تو آپ کی اُمّت کا ایک فرد ہوں۔“ اور علما فرماتے ہیں کہ آپ اپنے اُمتیوں کو اس سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔

آپ نے فرمایا: ”علمائے سچ کہا، مگر تو مجھے دُرود شریف کے ذریعے یاد نہیں کرتا اور میں اپنی اُمت کے لوگوں کو دُرودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے پہچانتا ہوں، جتنا وہ مجھ پر دُرود پڑھتے ہیں میں انہیں اس قدر ہی پہچانتا ہوں۔“ جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس نے اپنے اُوپر لازم کر لیا کہ وہ حُضُور سرور کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ ایک سومرتہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اب اس شخص نے روزانہ سومرتہ دُرودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔ کچھ مُدّت بعد پھر حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کے دیدار سے مُشْرِف ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شفاعت بھی کرونگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۹ ملخصاً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک حکیم کا قول ہے کہ بدن کی سلامتی کم کھانے میں، رُوح کی سلامتی گناہوں کی کمی میں اور دین (یعنی ایمان) کی سلامتی حُضُور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنے میں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی اپنے ایمان کی حفاظت و سلامتی کے لئے سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنے کو اپنے صُبح و شام کا وَظِیفہ بنا لینا چاہیے کیونکہ مومن کی سب سے قیمتی شے اس کا ایمان ہوتی ہے۔

ہمیں ہر وقت اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر ہونی چاہئے، جسے اپنے ایمان کی فکر نہ



ہو تو موت کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن کا ارشاد ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں: ”جس کو سلبِ ایمان کا خوف نہ ہو

نوع کے وقت اُس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص ۳۹۰)

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلامِ ایمان چھن جانے کے خوف سے لرزاں

و ترساں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا یوسف بن اسباط رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی

علیہ فرماتے ہیں: ”میں ایک دفعہ حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی

کے پاس حاضر ہوا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔“ میں

نے دریافت کیا: ”کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟“ تو آپ رَحْمَةُ

اللہِ تَعَالٰی علیہ نے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا: ”گناہ تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی بارگاہ میں اس

تینکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی

دولت نہ چھن جائے۔“ (منہاج العابدین، ص ۱۵۵)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اُسلافِ کرام کو

ایمان چھن جانے کا کس قدر خوف تھا مگر افسوس کہ آج کل ہمارے معاشرے

میں فلموں، ڈراموں، فلمی گانوں، اخباری مضمونوں، جنسی و رومانی ناولوں، عشقیہ

و فسقیہ افسانوں، بچوں کی بیہودہ کہانیوں، طرح طرح کے بے تگے ہفت روزوں،

کیا سوز ماہناموں اور مُخَرَّبِ اخلاق ڈائجسٹوں اور مزاحیہ چٹنگلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذریعے کُفریہ کلمات عام ہوتے جا رہے ہیں اور ہماری غالب اکثریت اس علم سے نا آشنا ہے جبکہ کُفریہ کلمات کے مُتَعَلِّق علم حاصل کرنا فرض ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 624 پر فرماتے ہیں: ”مُحَرَّمَاتِ بَاطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تَکْبُر وریا و عجب (یعنی خود پسندی) و حَسَد و غیر ہا اور اُن کے مُعَالَجَات (یعنی علاج) کا علم بھی ہر مسلمان پر اَہم فرائض سے ہے۔“ مزید صَفْحَہ 626 پر فتاویٰ شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں: ”حرام الفاظ اور کُفریہ کلمات کے مُتَعَلِّق علم سیکھنا فرض ہے، اِس زمانے میں یہ سب سے ضروری اُمور ہیں۔“

(در مختار ورد المحتار، مطلب فی فرض الکفایہ و فرض العین، ۱/۱۰۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

کُفر کا لغوی معنی ہے: ”کسی شے کو چھپانا۔“ (الْمُفْرَدَات، ص ۷۱۳) اور اصطلاح میں کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو بھی کُفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲) جیسے کوئی شخص اگر تمام ضروریات دین کو تسلیم کرتا ہو مگر نماز کی فرضیت یا ختم نبوت

کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ کہ نماز کو فرض ماننا اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی ماننا دونوں باتیں ضروریاتِ دین میں سے ہیں۔

## ضروریاتِ دین کی تعریف

ضروریاتِ دین، اسلام کے وہ احکام ہیں، جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عزَّوَجَلَّ کی وحدانیت (یعنی اس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی نبوت، نماز، روزے، حج، جنت، دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہا۔ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حضور رَحْمۃُ لِّلْعَالَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتمُ النَّبِیِّین ہیں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو علماء کے طبقہ میں شمار نہ کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور علمی مسائل کا ذوق رکھتے ہوں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ص ۹۲ ملخصاً)

## لمحہ فکریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ایمان کی حفاظت کا ذہن کافی کم ہو گیا ہے، زبان کی لگام بیٹت ہی ڈھیلی ہے، اکثریت کا حال یہ ہے کہ بس جو منہ میں آتا ہے بکے چلے جاتے ہیں، فلموں، ڈراموں، ناولوں، ڈائجسٹوں، اسکولوں کی لائبریری کی کتابوں اور اخباروں میں بھی بسا اوقات طرح طرح کے کفریات

ہوتے ہیں۔ بالخصوص گانوں میں تو بے تحاشا کفریات بکے جاتے ہیں جنہیں ہم گنگنائے پھرتے ہیں اور اس طرف کسی کی توجہ بھی نہیں جاتی۔ اس قسم کے چند اشعار بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں جو کہ صریح کفر ہیں:

(1) سیپ کا موتی ہے تو یا آسمان کی دھول ہے

تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

اس شعر میں مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھولنے والا مانا گیا ہے جو

کہ صریح کفر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے۔ چنانچہ پارہ 16

سورہ طہ کی آیت نمبر 52 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ ترجمہ کنزالایمان: میرا رب نہ

(پ ۲، طہ: ۵۲) بہکے نہ بھولے۔

(2) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا

ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اس شعر میں دو صریح کفریات ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالم

کہا گیا ہے (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(3) او میرے رَبا رَبا رے رَبا یہ کیا غَضَب کیا

جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

اس کفریات سے بھرپور شعر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض اور اس کی

توہین ہے۔

مجھے دیدے ایمان پر استقامت

پے سیدِ مُحْتَشَمِ یا الہی! (وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قطعی گُفر پر مبنی ایک بھی شعر جس نے

دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ گُفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر کافرو

مُرد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے یعنی کچھلی ساری نمازیں،

روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا

اگر کسی کا مُرید تھا تو بیعت بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شعر میں جو گُفر

ہے اُس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مُرید ہونا

چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر کا مُرید ہوا اگر سابقہ بیوی کو

رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اُس سے نکاح کرے۔

جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنا، یا

پڑھا ہے یا نہیں مجھے تو بس یوں ہی فلمی گانے سننے اور گنگنا نے کی عادت ہے تو

ایسا شخص بھی احتیاطاً توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے، نیز تجدید بیعت

اور تجدید نکاح کر لے کہ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

(کفر یہ کلمات، صفحہ ۵۲۲-۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے اہم اور

عزیز ترین متاع اس کا ایمان ہے اور سب سے زیادہ اسی کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کا سب سے شدید

حملہ اسی ایمان پر ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے جذبے کے پیش

نظر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد

الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس نازک موضوع پر قلم

اُٹھایا اور محنتِ شاقہ کے بعد کثیر کتابوں کے مواد کو پیش نظر رکھ کر اپنی عادت

مُبارکہ کے مطابق نہایت آسان الفاظ و پیرایہ میں ”کفر یہ کلمات کے بارے

میں سوال جواب“ کے نام سے ایک بے نظیر کتاب تالیف فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے فضل و کرم سے اس کتاب کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قدر

جانفشانی (یعنی جان توڑ محنت) اور احتیاط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ بلا مُبالغہ اُردو

زبان میں ایمانیات اور کفریات کے موضوع پر اس سے زیادہ جامع، مفید اور

اہم کتاب آج تک دیکھنے میں نہیں آئی لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں

سے ہر اسلامی بھائی بار بار اس کتاب کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور اس میں بیان

کردہ احکامات کی روشنی میں زبان کو نہ صرف کفر یہ بلکہ فُضُول باتوں سے بھی خود کو

بچائے اور زیادہ سے زیادہ ذِکْر و رُود میں رَطْبُ اللسان رہنے کی کوششوں میں

مصروف رہے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے دین و ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنے اور خُصُو رِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں جھوم جھوم کر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### سانپ بچھو سے پناہ کا آسان وظیفہ

بارگاہ رسالت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کل شام مجھے ایک بچھو نے ڈنک مار دیا۔ فرمایا: کاش!! اگر تم نے شام کو اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (یعنی میں اللہ عزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں) کہہ لیا ہوتا تو تمہیں کوئی چیز تکلیف نہ پہنچاتی۔

(مسلم، ص ۱۴۵۳، حدیث: ۲۷۰۹)

## چہرہ انور پر خوشی کے آثار

حضرت سیدنا ابوبلحہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہ ایک دن رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ خوشی کے آثار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ والضحیٰ سے عیاں تھے، فرمایا: جبرئیل میرے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ کا رَبَّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو بھی اُمتی آپ پر ایک بار دُرود پاک بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور اگر وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔

(مشکاۃ، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي وفضلها، ۱۸۹/۱، حدیث: ۹۲۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر کس قدر مہربان ہے کہ ہم اگر اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرود پاک بھیجیں تو وہ ہم پر دس بار اپنی رحمت نازل فرماتا ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی شخص پر ایک بار رحمت نازل فرما دے تو اس کی بگڑی سنور جائے جیسا کہ

**ایک رحمت کا عالم**

حضرت سیدنا ابن شافعِ رَحْمَةُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر تو نے تمام



زندگی عبادت و ریاضت میں گزاری ہو اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھ پر صرف ایک بار رحمت بھیج دی تو وہ ایک بار رحمت تیری تمام عُمر کی عبادات سے بڑھ جائے گی۔ کیونکہ تو اپنی حَیثِیَّت کے مطابق دُرود بھیجتا ہے اور وہ اپنی رُبُوبِیَّت کے اعتبار سے رحمت بھیجتا ہے۔ یہ تو ایک بار نُزُولِ رحمت کا حال ہے تو ایک کے بدلے دس بار رحمت بھیجنے کا کیا عالم ہوگا؟ (مطالع المسرات (مترجم)، ص ۸۸، ملخصاً)

اگر کسی عقلمند سے سُوَال کیا جائے کہ تمام مخلوق کی نیکیاں تیرے نامہ اعمال میں لکھ دی جائیں تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر ایک بار نظرِ رحمت فرمائے؟ تو یقیناً وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت کے مقابلہ میں کسی چیز کو بھی پسند نہیں کرے گا۔

گنہگار طلبگار عَفُو و رحمت ہے عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یا رَبِّ!  
نہیں ہے نامہ عطار میں کوئی نیکی فقط ہے تیری ہی رحمت کا آسرا یا رَبِّ!  
(وسائل بخشش، ص ۹۳، ۹۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نُزُولِ رحمت اور حصولِ ثواب کی**  
**نِیَّت سے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ**  
**پاک پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتے رہنا چاہیے اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے**  
**فَضل و کرم سے جو ثواب عطا فرمائے تو خیر خواہی کرتے ہوئے اس کا ثواب**

اپنے مرحومین کی ارواح کو ایصال کرنا چاہیے کہ اس کی برکت سے ہمیں تو اس کا ثواب ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ یہ دُرود پاک ہمارے مرحومِ اعزّہ و اقربا کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ چنانچہ اسی ضمن میں ایک حکایت سنئے اور رحمتِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ پر مجھوم اُٹھئے۔

## ایصالِ ثواب کی برکت

ایک مرتبہ حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی میری ایک جوان بیٹی تھی وہ فوت ہوگئی، میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھ لوں، میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں تاکہ آپ کوئی ایسی دُعا بتا دیں جس سے میں اُسے دیکھ سکوں، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسے ایک عمل بتایا، اس عورت نے رات میں وہ عمل کیا اور سو گئی، خواب میں اپنی بیٹی کو اس حال میں دیکھا کہ اس نے جہنم کے تارکول کا لباس پہن رکھا تھا، ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ اس نے آکر حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کو یہ خواب سنایا، آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت مغموم ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس نو جوان لڑکی کو جنت میں دیکھا، اس کے سر پر تاج تھا، وہ آپ سے کہنے لگی: اے حسن (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

عَلِیْہِ)! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں اسی عورت کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس آئی

تھی اور میری تباہ حالت آپ کو بتائی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا: تیری حالت میں یہ انقلاب کس طرح آیا؟ لڑکی نے کہا: ایک دن قبرستان کے قریب سے ایک صالح شخص گزرا اور اس نے **هُوَ رَپُرُنُور، شَافِعِ یَوْمِ النُّشُورِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک پڑھ کر مُردوں کو اس کا ثواب ایصال کر دیا، اس وقت قبرستان میں پانچ سو مُردوں کو عذاب ہو رہا تھا اس کے دُرودِ پاک کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم سے عذاب دُور کر دیا اور ہم سب کو داخل جَنّت فرما دیا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۶۷ ملخصاً و مفہوماً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**یُٹھے یُٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک شخص نے حُصُورِ پاک،**  
**صاحبِ لَوّاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھ کر مُردوں کو**  
**ایصالِ ثواب کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی بَرَکت سے انہیں عذابِ قبر سے نجات**  
**عطا فرمادی۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہم اپنے نیک اَعمال کا ثواب کسی**  
**دوسرے کو پہنچا سکتے ہیں۔ جیسا کہ**

## ہر نیک عمل کا ثواب ایصال کیجئے

صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی

اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”ایصالِ ثواب یعنی قرآن مجید یا

دُرود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ، فرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۶۴۲/۳)

مفسرِ شہیر حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْحَنَانِ فرماتے ہیں: ”بدنی عبادت (یعنی نماز و روزہ) میں نیابتِ جائز نہیں یعنی کوئی شخص کسی کی طرف سے فرض نماز پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، ہاں نماز کا ثواب بخشا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی سے فرمایا: ”مَنْ يَصْمِنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ هَذِهِ لِابْنِ هُرَيْرَةَ، یعنی تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجدِ عشار میں دو رکعت نماز پڑھ کر اس کا ثواب ابو ہریرہ کو ایصال کر دے۔ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ عبادتِ بدنی یعنی نماز بھی کسی کے ایصالِ ثواب کی نیت سے ادا کرنا جائز ہے اور دوسری یہ کہ زبان سے ایصالِ ثواب کرنا کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے، بہت بہتر ہے۔ رہی عبادتِ مالی، یا مالی و بدنی کا مجموعہ جیسے زکوٰۃ اور حج، تو اس میں اگر کوئی شخص کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر صاحبِ مال شخص میں حج کرنے کی قوت نہ رہے تو دوسرے سے حج بدل کروا سکتا ہے۔ لیکن ہر عبادت کا ثواب پہنچنا ضرور ہے۔ (جاء الحق، ص ۲۱۳)

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ مُفْتًى مُحَمَّدًا عَبْدًا عَلِيًّا عَظِيمًا عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِيَّ فَرَمَاتے ہیں:

”زندوں کے ایصالِ ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جیسا کہ

## اُم سعد کا کنواں

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا، کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ انھوں نے گناواں کھودا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی سعد کی ماں کے ایصالِ ثواب کے لئے ہے) معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔ (بہار شریعت، ۶۴۲/۳)

اسی طرح مفسرِ شہیر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے اپنی کتاب جاء الحق میں درِ مختار کے حوالے سے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی جس سے اپنے نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے۔ ”مَنْ قَرَأَ الْإِخْلَاصَ أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً، جَوْشَنُ گیارہ بار سورۃٔ اخلاص پڑھے ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ پھر اس کا ثواب مردوں کو بخش دے أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بَعْدُ الْأَمْوَاتِ، تو اس کو تمام مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔ فتاویٰ شامی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ”جس سے جتنا ممکن ہو قرآنِ پاک پڑھے سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ

کی ابتدائی آیات اور آیۃ الْکُرْسٰی اور اَمَنْ الرَّسُوْلُ اور سُورۃ یٰسَ سُورۃ  
ملک اور سُورۃ تَکْوِيْن اور سُورۃ اِخْلَاص تین بار، سات بار، گیارہ بار بارہ  
مرتبہ پڑھے، پھر کہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جو کچھ پڑھا اس کا ثواب فُلاں  
فُلاں کو پہنچا دے۔“ (جاء الحق، ص ۲۱۵، ملخصاً و مفہوماً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات سے ہمارے یہاں مُرَوَّجہ  
فاتحہ کا پُر ا طریقہ، یعنی مختلف جگہوں سے قرآن پاک پڑھنا، اس کا ثواب اُرواح  
مسلمین کو پہنچانا اور ان کے لئے دُعائے مَغْفِرَت کرنا ثابت ہوا۔ مُفتی صاحب  
فتاویٰ عزیزیہ کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ”جس کھانے پر حضرت حسنین  
کریمین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی نیاز دی جائے اس پر قُل اور فاتحہ اور دُرود پاک  
پڑھنا باعثِ بَرَکَت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔“

## فرشتے بھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں

بلکہ ایصالِ ثواب تو ایسا بہترین عمل ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر اس  
کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

شَعْبُ الْاِيْمَانِ میں حضرت سَيِّدُنا اِلَس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے  
تاجدارِ رسالت، شَہَنشَاہِ نَبُوْت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت  
نشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے ہر مومن بندے پر دو فرشتے مُقرَّر فرماتا ہے جو

اس کا عمل لکھنے پر معمور ہیں۔ جب وہ بندہ مومن اس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو یہ کراماتیں عرض کرتے ہیں کہ اے رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارا کام ختم ہو گیا، وہ شخص دارِ اعمال (یعنی دُنیا) سے نکل گیا، اجازت دے کہ ہم آسمان پر آئیں اور تیری عبادت کریں۔“ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے آسمان بھرے ہیں عبادت کرنے والوں سے، کچھ حاجت نہیں تمہاری۔ عرض کرتے ہیں: الہی (عَزَّوَجَلَّ) ہمیں زمین میں جگہ دے۔ ارشاد ہوتا ہے: ”میری زمینیں بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے تمہاری کچھ حاجت نہیں۔ عرض کرتے ہیں: ”الہی (عَزَّوَجَلَّ) پھر ہم کہاں جائیں؟ ارشاد ہوتا ہے: ”میرے بندے کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تَسْبِيح و تَحْمِيد اور تَكْبِير و تَهْلِيل کرتے رہو اور اسے قیامت تک میرے بندے کیلئے لکھتے رہو۔“ (شعب الایمان، فصل فی ذکر مافی الأوجاع

و الأمراض..... الخ، ۷/۱۸۴، حدیث: ۹۹۳۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بَرَکت سے فوت شدہ مسلمانوں کی قبروں کو روشن و مُنور فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 45

## برکت سے خالی کلام

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”کُلُّ کَلَامٍ لَا یَذْکُرُ اللہَ فِیْہِ فَبِدَا بِہٖ وَیُصَلِّی عَلَیْہِ فَہُوَ اَقْطَعُ اَکْثَعُ، مَمْحُوقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ یعنی جس کلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے وہ اُدھورا اور نامکمل اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، ۱۰۷/۲، الجزء الثالث، حدیث: ۶۳۶۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حُصولِ برکت کے لئے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر جائز و نیک کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور دُرود شریف پڑھتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ بِسْمِ اللہِ شریف پڑھنے سے ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہمارا وہ کام شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا اور اس میں برکت بھی ہوگی۔ چنانچہ

**کھانے میں بے برکتی کا سبب**

حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم



تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربِّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں حاضر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، ابتدا میں اتنی بَرَکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا: ”ہم سب نے کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بِسْمِ اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔“ (شرح السنہ،

کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الاکل والحمد فی آخرہ، ۶۲/۶، حدیث: ۲۸۱۸)

یادر کھئے! کھانے یا پینے سے قبل بِسْمِ اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لینے سے جہاں آخرت کا عظیم ثواب ہے وہیں دُنیا میں بھی اس کا فائدہ ہے کہ اگر کھانے یا پینے کی چیز میں کوئی مُضر (یعنی نقصان دہ) اجزاء شامل ہوں بھی تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ نقصان نہیں دیں گے اسی ضمن میں ایک حکایت سنئے اور جھوم اُٹھئے۔ چنانچہ

## زہر قاتل بے اثر ہو گیا

حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے مقام ”حیرہ“ میں جب اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو لوگوں نے عرض کی: یاسیدی! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں یہ عجیبی لوگ آپ کو زہر نہ دے دیں لہذا محتاط رہئے گا۔ آپ رَضِیَ اللہ

تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”لَا وِیْسَ دِکَیْہِ لُوں کہ عَجَمِیُّوں کا زہر کیسا ہوتا ہے؟“ لوگوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پڑھ کر کھالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بال برابر بھی ضَرَر (یعنی نقصان) نہ پہنچا اور ”کلبی“ کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عیسائی پادری جس کا نام عَبْدُ الْمَسِیْح تھا۔ ایک ایسا زہر لے کر آیا کہ اُس کے کھا لینے سے ایک گھنٹہ کے بعد موت یقینی ہوتی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس سے زہر مانگ کر اُس کے سامنے ہی ”بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہِ دَآءٌ“ پڑھا اور زہر کھا گئے۔ یہ منظر دیکھ کر عَبْدُ الْمَسِیْح نے اپنی قوم سے کہا: ”اے میری قوم! انتہائی حیرتناک بات ہے کہ یہ اتنا خطرناک زہر کھا کر بھی زندہ ہیں، اب بہتر یہی ہے کہ ان سے صلح کر لی جائے، ورنہ ان کی فتح یقینی ہے۔“ (حجۃ اللہ علی العلمین، المطلب الثالث، من کرامات خالد بن الولید، ۷/۱۱ ملخصاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ شریف کی بَرَکت سے خطرناک زہر نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کوئی اثر نہ کیا۔ ہمیں بھی ہر کام کی ابتدا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے کرنی چاہیے اور جب بھی فارغ وقت ملے تو ذکر اللہ میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ**

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکات پر کثرت کے ساتھ دُرود پاک بھی پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ قرآن پاک میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جا بجا اپنے پاک نام کے ساتھ اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مُبارک نام بھی ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ خود اپنی ذات پر ایمان لانے کیساتھ اپنے حبیب پر ایمان لانے کا حکم ارشاد فرمایا، تو کہیں اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسول کی اطاعت کو بھی لازم فرمایا اور کہیں اپنی اور اپنے حبیب کی نافرمانی کرنے والے کو مستحق عذابِ نار قرار دیا۔ اسی طرح مُتَعَدِّد مقامات پر اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کے نام کو جُدا نہیں فرمایا تو ہمیں بھی چاہیے کہ ذکرُ اللہ کے ساتھ ساتھ ذکرِ رسول سے بھی اپنی زبانیں تر رکھا کریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحمتوں اور بَرَکتوں کا ڈھیروں خزانہ ہمارے ہاتھ آئے گا۔

## وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِیْ خَوَاتَمُ الْعُرَفَانِ میں آیہ مبارکہ ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔) کے تحت فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی

یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ”اس سے مراد یہ ہے کہ اذان میں، تَکْبِیر میں، تَشہُد میں، منبروں پر، خطبوں میں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ساتھ اس کے رسول کو بھی یاد رکھا جائے)۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار ہے اور وہ (شخص) کافر ہی رہے گا۔

اسی طرح حضرت علامہ محمد مہدی فاسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْکافی مَطَالِعُ الْمَسَرَّات میں علامہ فاکہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے منقول ایک قول بیان فرماتے ہیں ہے: ”ہر مُصَنِّف، دَرس دینے والے، خطیب، شادی کرنے والے اور نکاح پڑھانے والے کے لئے اور تمام اہم اُمور سے پہلے مُسْتَحَب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ بارگاہ رسالت میں ہدیہ دُرود و سلام بھی پیش کرے۔“ (مطالع المسرات مترجم، ص ۶۲ ملخصاً و ملقطاً)

مزید فرماتے ہیں: ”شب اسری کے دولہا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر ہے اور رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بھی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں نبی پاک کا ذکر نہیں ہے، اگر کوئی ہمیشہ ذکر الہی کرتا رہے تو اس کی بَرَکت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے

اور اُسے ایسی نورانیت حاصل ہوتی ہے جو اس کے تمام بُرے اوصاف کو ختم کر دیتی ہے اور ذکرِ الہی کی ہیبت و جلالت کے سبب طبیعت میں جو گرمی پیدا ہو جاتی ہے خُصْرُ عَلَیْہِ السَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت سے طبیعت کی یہ خَرَارَت دُور ہو جاتی اور نفس کو قُوَّت حاصل ہوتی ہے۔

(مطالع السمرات، ص ۷۰ ملخصاً و ملقطاً)

ذکرِ خدا جو اُن سے جدا چاہو نجد یو!

واللہ! ذکرِ حق نہیں کُنْجی سَفَر کی ہے (حدائقِ بخشش، ص ۲۰۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ جب بھی اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیا جائے تو ساتھ ہی اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھی پڑھنا چاہیے، ہو سکتا ہے کہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک

کل بروز قیامت ہماری بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ چنانچہ

**لو وہ آیا میرا حامی**

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ

اللہ کے محبوب، داناے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت کے دن حضرت آدم صَفِیُّ اللہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرش کے قریب

وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی

اولاد میں سے ہر اس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنت میں جا رہا ہوگا اور اپنی اولاد میں سے اسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جا رہا ہوگا۔ اسی اثنا میں آدم علیہ السلام سرکارِ دو عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ایک اُمّتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پکاریں گے: یا احمد! یا احمد! حضور سرِ پانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمائیں گے: کَبِیک اے ابوالبشر! سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے: ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ اُمّتی دوزخ میں جا رہا ہے۔“ یہ سن کر میں بڑی چستی کے ساتھ تیز تیز فرشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو۔ وہ عرض کریں گے: ہم مُقرّر کردہ فرشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ عزّوجلّ نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم افسردہ ہوں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے پروردگار عزّوجلّ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں رُسوانہ فرمائے گا۔ عرش سے ندا آئے گی: اے فرشتو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اسے لوٹادو۔ پھر میں اپنی

جھولی سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اسے میز ان کے دائیں پلڑے میں ڈال دوں گا اور میں کہوں گا: بِسْمِ اللّٰهِ پس وہ نیکیوں والا پکڑا برائیوں والے پکڑے پر بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: خوش بخت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا میز ان بھاری ہو گیا ہے۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے فرشتو! ٹھہرو، میں اس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور بڑی کرامت رکھتا ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کا چہرہ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی شکل کتنی خوبصورت ہے، آپ نے میری لغزشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحْم فرمایا۔ (آپ کون ہیں؟) حُصَو رَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے، میں تیرا نبی محمد صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور یہ تیرا وہ دُرود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا، اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنا کہ تجھے اس کی ضرورت تھی۔

(موسوعة ابن ابی الدنيا، فی حسن الظن باللّٰہ، ۹/۱، حدیث: ۷۹)

اس حکایت کی عکاسی کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت

مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ان کی آواز پہ کراٹھوں میں بے ساختہ شور اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا مرا حامی مرا غم خوار ام! آگئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپا لیں سرور اور فرمائیں ”ہٹو اس پہ تقاضا کیا ہے“

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے  
صدقے اس رحم کے اس سایہ دامن پِ نثار اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے  
(حدائق بخشش، ص ۱۷۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں حضورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّمَ پر کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ قیامت  
ہمیں سرکارِ عَلَیْہِ السَّلَام کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## فرمانِ مصطفیٰ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ آقا صَلَّی  
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ  
واپس لوٹنے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے۔“

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۲۹۴/۲، حدیث: ۲۶۵۶)



## نامُکَمَل دُرود

رسولِ ثقلین، سلطانِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تُصَلُّوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ الْبُتْرَاءِ، یعنی مجھ پر کٹا ہوا (ناکمل) دُرود پاک نہ پڑھا کرو،

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”وَمَا الصَّلٰوۃُ الْبُتْرَاءِ، یا رسول اللہ! یہ

کٹا ہوا دُرود پاک کیا ہے؟ سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تَقُولُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَتَمْسِكُوْنَ، کٹا ہوا

دُرود یہ ہے کہ تم (میری آل پر دُرود نہ پڑھو اور صرف) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ کر

رُک جاؤ۔“ (پھر فرمایا: ) ”اس کے بجائے یوں پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔“

(الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الاول فی الآیات الواردة فیہم، ص ۱۴۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب بھی نعیِ مکرّم،

نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو

تو ساتھ ہی ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک پر بھی

دُرود پاک پڑھ لینا چاہئے اور ویسے بھی مَحَبَّتِ اس بات کی مُتَقاضی ہے کہ

محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے مَحَبَّت کی جائے۔ خیال رہے کہ ہر مسلمان کو جان و مال، عزّت و آبرو، ماں باپ، اولاد حتیٰ کہ کائنات کی ہر شے سے زیادہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی محبوب ہونی چاہیے جس پر ہماری صداقت و تکمیل ایمانی کا مدار ہے۔ لہذا جب سب سے زیادہ قابلِ مَحَبَّت اور لائقِ عقیدت سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ ٹھہری تو آپ کے اہل بیت اطہار سے مَحَبَّت بھی ہمارے لئے ہمارے اپنے قرابت داروں سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہونی چاہئے اور کیوں نہ ہو کہ قرآن پاک کے ساتھ یہی تو وہ دوسری چیز ہے جسے مضبوطی سے تھامنے کا سرکار علیہ السلام نے ہمیں درس دیا ہے۔ چنانچہ

## دوبڑی اور اہم چیزیں

حضرت سیدنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ”اَنَا تَارِكٌ فِیْکُمْ الثَّقَلَیْنِ“ میں تمہارے درمیان دو بڑی اہم چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ”اَوَّلُهُمَا کِتَابُ اللّٰہِ، فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ“ ان میں سے ایک تو کتاب اللہ یعنی قرآن پاک ہے، جس میں ہدایت بھی ہے اور نور بھی، ”فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِہِ“، پس تم

کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ وَاٰہِلُ بَیْتِیْ“ اور دوسری چیز میرے اہل بیت اور پھر

تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”أَذْكُرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي“

”أَذْكُرُكُمُ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي“، یعنی میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔“

(مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، ص ۱۳۱۲)

مفسر شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اِس

حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”(ثَقَلَيْنِ سے مراد) دو بھاری بھر کم چیزیں یا

نفس ترین چیزیں جو متاعِ ایمان میں سب سے زیادہ قیمتی ہیں، (ان میں سے پہلی

قرآن مجید ہے۔) یعنی قرآن مجید میں عقائد و اعمال کی ہدایت ہے اور یہ

دُنیا میں دل کا ٹور ہے قیامت میں پُلصراط کا ٹور (مزید فرماتے ہیں: ) اِسْتِمْسَاک

کے معنی ہیں مضبوطی سے تھامنا کہ چھوٹ نہ جائے قرآن کریم کو ایسی مضبوطی سے

تھامو کہ زندگی اس کے سایہ میں گزرے (اور) موت اس کے سایہ میں آئے۔

خیال رہے کہ کتابُ اللہ میں سُنّتِ رسول اللہ بھی داخل ہے کہ وہ کتابُ

اللہ کی شرح اور اس پر عمل کرانے والی ہے سُنّت کے بغیر کتابُ اللہ پر عمل

ناممکن ہے لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف قرآن کافی ہے۔ حدیث کی ضرورت

نہیں بلکہ فقہ بھی کتابُ اللہ کی ہی شرح یا حاشیہ ہے (اور دوسری چیز ”میرے اہل

بیت ہیں“ اسکی شرح میں فرماتے ہیں) یعنی میری اولاد میری ازواج جناب علی وغیرہم

ان کی اطاعت ان سے مَحَبّت کرو۔ (حدیث پاک کے اس جز ”میں تم کو اپنے اہل

بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں“ کی شرح میں فرماتے ہیں) ان کی نافرمانی بے ادبی

بھول کر بھی نہ کرنا ورنہ دین کھو بیٹھو گے خیال رہے کہ حضراتِ صحابہ اور اہل بیت کی لڑائیاں جھگڑے عداوت و بغض کے نہ تھے بلکہ اختلاف رائے کے تھے۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کردہ حدیثِ پاک میں نسلِ انسانی کی ہدایت و رہنمائی کے لیے سید

الْمُرْسَلِین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن دو

چیزوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں ایک قرآنِ پاک اور دوسری اہل بیت اطہار، تو جو

مسلمان قرآنِ پاک پڑھ کے اس کے حلال و حرام پر عمل کرے اور ساتھ ہی ساتھ

اہل بیت کی مَحَبَّت کو بھی اپنے دل میں بسالے تو وہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی گمراہ

نہ ہو سکے گا۔ غرضیکہ قرآنِ پاک کی عظمت کے ساتھ ساتھ اہل بیت کی تَعْظِیم و تکریم،

اُلْفَت و مَحَبَّت اور ان کی غلامی بھی ایک مسلمان کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اگر

کوئی ان دونوں میں سے کسی ایک چیز مثلاً قرآنِ پاک کو تو مرکزِ ہدایت مانے مگر اس

کے دل میں اہل بیت کی عقیدت نہیں تو ایسا شخص راہِ یاب نہیں، یونہی اگر کوئی

قرآنِ پاک کو چھوڑ کر صرف اہل بیت ہی کو مَنَہجِ حق و صداقت جانے تو اس کے لئے

بھی نجات کی کوئی صورت نہیں۔ حقیقی معنوں میں وہی عاشقانِ رسول دُنیا و آخرت

میں کامیابی سے ہمکنار ہیں جو قرآنِ پاک کو بھی راہِ نجات مانتے ہیں اور اہل بیت

کی مَحَبَّت کو بھی اپنی رہنمائی کے لیے مَشْعَلِ راہ جانتے ہیں۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (حدائق بخشش، ص ۱۵۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## تین باتوں کی تعلیم

**امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا**

کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ نبی کریم، رُوُوفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْهِ اَفْضَلُ

الصَّلٰوَةِ وَ التَّسْلِیْم کا فرمان دلنشین ہے: ”اَذْبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، یعنی

اپنے بچوں کو تین چیزیں سکھاؤ، حُبِّ نَبِیْکُمْ وَ حُبِّ اَهْلِ بَیْتِهِ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، اپنے نبی

کی مَحَبَّت، اہل بیت کی مَحَبَّت اور قرآن پاک پڑھنا۔“

(الصواعق المحرقة، المقصد الثانی فیما تضمنته تلك الآیة من طلب محبة آلہ، ص ۱۷۲)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ذکر کردہ روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا**

ہے کہ خُصْرُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اہل بیت سے کس قدر مَحَبَّت

فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو اس بات کی تعلیم ارشاد فرما رہے ہیں کہ

تم تو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے مَحَبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں

کے دلوں میں بھی میری اور میرے اہل بیت کی مَحَبَّت راسخ کر دینا تاکہ ان کا

شمار بھی نجات یافتہ لوگوں میں ہو جائے۔ چنانچہ

## سَفِينَةُ نُوحٍ

حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ”حُضُورِ  
نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اِنَّ مَثَلَ اَہْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ  
سَفِیْنَةِ نُوحٍ، میرے اہل بیت کی مثال نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی کی طرح ہے، ”مَنْ رَکِبَہَا  
نَجَا، جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا هَلْکَ، اور جو رہ گیا وہ  
غرق ہوا۔“ (الصواعق المحرقة، المقصد الخامس، الفصل الثانی فی سرد احادیث  
واردة فی اهل البيت، ص ۱۸۶)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قرآن پاک میں مختلف انبیاء و رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام کے بارے میں آیا  
کہ اُنہوں نے توحید باری تعالیٰ، احکام خداوندی اور اپنی رسالت و نبوت کی تبلیغ  
فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس تبلیغ و اشاعت پر ہم تم سے کسی معاوضے اور  
بدلے کا مطالبہ نہیں کرتے، اس نیک کام کا صلہ اور ثواب تو ہمارا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ ہی عطا  
فرمائے گا چنانچہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے جب اپنی قوم کو عذابِ الہی سے ڈراتے  
ہوئے احکامِ خداوندی کے معاملے میں اپنی اطاعت کا درس دیا تو ارشاد فرمایا:

وَلِیَقُوْمُوْا لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِ مَا لَآ<sup>ط</sup> تَرْجِیۃَ کُنْزِ الْاِیْمَانِ: اور اے قوم میں تم  
اِنْ اَجْرِیْ اِلَّا عَلٰی اللّٰہِ سے کچھ اس پر (یعنی تبلیغ رسالت پر) مال

(پ ۱۲، ہود: ۲۹) نہیں مانگتا۔

اسی طرح جب حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو احکامِ خداوندی اور عبادتِ الہی کی طرف راغب کرنے اور مَعْصِیَّت سے بچنے کے لئے نیکی کی دعوت پیش کی تو فرمایا:

لَيَقُومُوا لَاسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ تَوَجَّهَ كِنزَ الْإِيمَانِ: اے قوم میں اس پر  
 اِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى الْإِيمَانِ تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو  
 قَطْرَ نِي ۖ (پ ۱۲، ہود: ۵۱) اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

مگر قربان جائیے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ کی بارگاہ  
 میں تو لوگوں نے تبلیغِ دین کے احسانِ عظیم کے پیشِ نظر کثیر مال و زر پیش بھی کر دیا مگر  
 آپ نے اسے ٹھکراتے ہوئے اپنے اہل بیت سے مَحَبَّت کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ

## اہل بیت سے مَحَبَّت کا مطالبہ

حضرت سَیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ جب نبیِ  
 کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ طیبہ میں رونقِ افروز ہوئے اور انصار  
 نے دیکھا کہ حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے ذمہ مصارفِ بہت ہیں اور مال کچھ بھی  
 نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حُضُور کے حُقوقِ احسانات یاد کر کے  
 حُضُور کی خِدْمَت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر

خِذْمَتِ اَقْدَسِ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ خُصُور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی، ہم نے گمراہی سے نجات پائی، ہم دیکھتے ہیں، کہ خُصُور کے مُصَارِفِ بہت زیادہ، اس لئے ہم یہ مال خُذَامِ آستانہ کی خِذْمَتِ میں نذر کے لئے لائے ہیں، قبول فرما کر ہماری عِزَّتِ افزائی کی جائے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا تَوْحِيدَ كُنْزِ الْاِيْمَانِ: تم فرماؤ میں اس پر (یعنی اِلَّا الْبَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۝۱۰۰) تبلیغ رسالت اور ارشاد و ہدایت پر تم سے کچھ اُجرت (پ ۲۵، الشوری: ۲۳) نہیں مانگتا مگر قربت کی محبت (تم پر لازم ہے)۔

گویا انہیں یہ باور کرا دیا گیا کہ اس تبلیغ و اشاعتِ دین پر اگر تم سے کچھ مطلوب ہے تو محض یہ کہ میرے اہل بیت کی مَحَبَّت کو لازم کر لو اور ان کا عشق اپنے دل میں بسا کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ جاؤ۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی طرف سے کس پیارے انداز میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کلمہ پڑھانے، لوگوں کو دولتِ ایمان عطا فرمانے، انہیں ضلالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر رُشد و ہدایت کی روشنی میں لانے اور کُفر و شرک کی ظلماتِ خیز موجوں میں ڈوبنے والوں کو دین و ایمان کی کشتی میں سوار کر کے انہیں کنارے لگانے کا صلہ صرف مَحَبَّتِ اہل بیت کی صورت میں طلب کیا جا رہا ہے۔



اگر کوئی شخص قبولِ اسلام کے بعد ساری زندگی صوم و صلوٰۃ کا پابند رہے، حج و زکوٰۃ کے فریضے کو بھی بحسن و خوبی ادا کرتا رہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دے لیکن اس کے دل میں مَحَبَّتِ رسول اور مَحَبَّتِ اہل بیت نہیں ہے تو اس کا ایمان قابلِ قبول نہیں۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ“ کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں ”وَتَکُوْنَ عِزَّتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِزَّتِہٖ“ اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے پیاری نہ ہو۔

(شعب الایمان، فصل فی براءۃ نبینا..... الخ، ۱۸۹/۲، حدیث: ۱۵۰۵)

**حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے** کہ حضور تاجدار مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اَحِبُّوا اللہَ لِمَا یَعْدُوْکُمْ مِنْ نِّعْمِہٖ، ثمَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت رکھو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے، ”وَ اَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللہِ وَ اَحِبُّوا اَہْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی وجہ سے مجھ سے مَحَبَّت کرو اور میری مَحَبَّت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے مَحَبَّت رکھو۔

(ترمذی، کتاب المناقب باب مناقب اہل بیت النبی، ۴۳۴/۵، حدیث: ۳۸۱۴)

باغِ جنت کے ہیں بہر مدحِ خوانِ اہلبیت تم کو مُردہ نار کا اے دُشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیان عز و شان اہلبیت مدح گوئے مصطفیٰ ہے مدح خوان اہلبیت  
 ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان آیہ تطہیر سے ظاہر ہے شان اہلبیت  
 ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہلبیت  
 (ذوق نعت، ص ۷۱)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
 وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت سے اُلفت و مَحَبَّت رکھنے کی توفیق عطا فرما۔  
 اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## فرمان مُصطفیٰ

”جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے“ (ابوداؤد، ۱۰۳/۴،  
 حدیث: ۴۱۶۳) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے۔  
 (أَشْعَثُ اللَّمَعَاتِ، ۶۱۷/۳)

## دس درجات کی بلندی

امام العبدین ، سلطان السجّدين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مُعاف فرما دیتا ہے اور اسکے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“ (الترغیب والترہیب،

کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی، ۳۲۲/۲، حدیث: ۲۵۷۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارا رَبَّ عَزَّوَجَلَّ ہم پر کس قدر مہربان ہے کہ اگر ہم اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھیں تو وہ کریم رَبَّ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے ہمارے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، دس گناہ مُعاف فرماتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرُودِ پاک ہمارے دَرَجَات کی بلندی کا سبب بھی بنتا ہے۔ لہذا اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے زیادہ سے زیادہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر دُرُودِ پاک پڑھتے رہنا چاہیے تاکہ ہمارے گناہوں کی مُعافی کا سامان ہو سکے۔ چنانچہ**

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہِ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔“ (افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵)

صَلُّوْا عَلٰی خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ اِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَیْہِ نُوْرٌ یَّعْقُدُ  
یعنی: مخلوق میں سب سے بہتر ذات حضرت سیدنا محمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھو، بے شک ان پر دُرودِ پاک پڑھنا ایسا نور ہے جو ضامن ہے۔  
یعنی بخشش کی گارنٹی ہے۔

مَنْ كَانَ صَلَّی قَاعِدًا یُّغْفِرُ لَہٗ قَبْلَ الْقِیَامِ وَلِلْمَتَابِ یُجَدِّدُ  
یعنی: جو بیٹھنے کی حالت میں دُرودِ پاک پڑھے، کھڑے ہونے سے پہلے اُسے بخش دیا جاتا ہے۔ اور توبہ کرنے والے کو گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اِنْ صَلَّی عَلَیْہِ قَائِمًا یُّغْفِرُ لَہٗ قَبْلَ الْقُعُوْدِ وَیُرْسُدُ  
اور ایسے ہی اگر کھڑے ہو کر دُرودِ پاک پڑھے تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جاتا اور اس کے لئے ہدایت کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۲۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلٰی مُحَمَّدٍ

## دُرودِ پاک نہ لکھنے کا وبال

حضرت سیدنا ابوزکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میرے ایک دوست نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً کاغذ کی بچت کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ مبارک کے آگے دُرودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا۔ اُس کے دائیں ہاتھ میں آکلہ کی بیماری لگ گئی۔ اس کا ہاتھ گل گیا اور اسی بیماری کے درد میں مر گیا۔“ (سعادة الدارين، الباب الرابع فيما ورد من لطائف المراثي والحكايات ..... الخ، اللطيفة الثالثة والسبعون، ص ۱۲۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے دُرودِ پاک نہ لکھنے والے کو ایک موزی مرض لاحق ہوا اور اسی بیماری کے سبب اُس کی موت واقع ہو گئی۔ ہمیں بھی اِس واقعہ سے درسِ عبرت حاصل کرنی چاہیے اور آج کے بعد اپنی یہ عادت بنالینی چاہئے کہ جب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامِ مبارک لکھیں یا سنیں تو آپ کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکی بَرَکت سے تمام تکالیف اور بیماریاں دُور ہو جائیں گی۔ جیسا کہ

## گلے کی تکلیف دُور ہو گئی

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سردار احمد قادری رضوی

عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْقَوِيِّ ایک سچے عاشقِ رسول تھے۔ ایک مرتبہ آپ بیان کے لئے نارووال (پنجاب) تشریف لے گئے۔ جب آپ نے بیان کا آغاز حُطْبَہٴ مَسْنُونہ سے کیا تو گلے کی تکلیف کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ آج بیان مُشکل ہوگا مگر عَزَّوَجَلَّ حُطْبَہٴ کے بعد آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”ہمارے پاس ایک نُسخہ ہے جو ہر مَرَض کا علاج اور بِأَذْنِہِ تعالیٰ شفا ہے۔“ یہ کہہ کر آپ نے بلند آواز سے دُرودِ پاک پڑھنا شروع فرمادیا۔ دُرود شریف کا پڑھنا تھا کہ آپ کی آواز صاف ہوگئی۔ گلے کی تکلیف جاتی رہی اس کے بعد آپ نے ساڑھے تین گھنٹے وَجَدِ آفرین بیان اور ناقابلِ فراموشِ خطاب فرمایا، آپ اس قدر جوش سے بیان فرما رہے تھے کہ اس سے قبل ایسا جوش کم دیکھنے میں آیا۔ یہ سب دُرودِ پاک کی بَرَکت سے ہے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۵۳ ملتقطاً)

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَعْوِیذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
جو مرضِ لا دوا ہے یہ گھول کر پلا دو کیا نُسخہ شفا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## دُرودِ تاج کی بَرَکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے دُرودِ

پاک کے مختلف الفاظِ ذکر فرمائے اور ان کے فوائد و ثمرات سے ہمیں آگاہ کیا،

اسی طرح روایات میں دُرودِ تاج کے فضائل بھی بیان فرمائے ہیں ان میں سے آٹھ مدنی پھولِ حُصولِ بَرَکت کے لئے سننے اور کثرت کے ساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیے:

{ 1 } جو شخص غُرُوجِ ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تک) شبِ جُمُعہ میں بعد نمازِ عشا با وضو، پاک کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر، ایک سو ستر بار دُرودِ تاج پڑھ کر سوئے، گیارہ 11 شب مُتَوَاتِر اسی طرح کرے اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ حُضُورِ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیَارَت سے مُشْرِف ہوگا۔

{ 2 } سحر و آسیب، جن و شیطان کے دَفْع کے لئے اور چِیچَک کے لئے گیارہ (11) بار پڑھ کر دم کر لے اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ فائدہ ہوگا۔

{ 3 } قَلْب کی صَفائی کے لئے ہر روز بعد نمازِ صُبح ساٹھ (60) بار اور بعد نمازِ عَصْر تین (3) بار اور بعد نمازِ عشا تین (3) بار وِژد رکھے۔

{ 4 } دُشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور غم و غُرَبَت دُور ہونے کے لیے چالیس (40) شب مُتَوَاتِر بعد نمازِ عشا اِکْتِیْلِیس (41) بار پڑھے۔

{ 5 } روزی میں بَرَکت کے لئے سات 7 بار بعد نمازِ فَجْر ہمیشہ وِرد رکھے۔

{ 6 } عَقِیْمَہ (یعنی بانجھ عورت) کے لئے اِکْیْس (21) حُرُموں (چھوہاروں) پر

سات (7) سات (7) بار دم کر کے ایک خُرما (چھوہارا) روز کھلا دے اور بعد حیض، طہر (یعنی پاکی کے ایام) میں ہمیشہ ہوں بفضلِ خدا عزَّ وَّجلَّ نیک فرزند پیدا ہو۔

{ 7 } اگر حاملہ پر خلل (یعنی تکلیف) ہو تو سات (7) دن برابر سات (7) مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے۔

{ 8 } واسطے مواصلتِ طالب و مطلوب (یعنی جائز مَحَبَّت مثلاً میاں بیوی میں مَحَبَّت) اور ہر مقصود کے لئے آدھی رات کے بعد با وضو چالیس (40) بار صدق و یقین کے ساتھ پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَّجلَّ مَطْلُوبِ دلی حاصل ہوگا۔

(اعمالِ رضا، ص ۲۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کثرت کے ساتھ دُرود پاک پڑھنے کی عادت بنانے، صلوٰۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہونے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَّجلَّ بَرَکتیں اور سعادتیں ہی سعادتیں پائیں گے۔ معاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَّجلَّ راہِ راست پر آچکے ہیں اور کتنے ہی ایسے ہیں جو دُرود و سلام کے عاشق بن کر ہمہ وقت سرکارِ عالی و قارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہدیہ دُرود و سلام نچھاور کرتے رہتے ہیں، آپ کی ترغیب کیلئے ایسی ہی ایک صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ کی ایمان افروز مَدَنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔



## صَلوٰۃ و سلام کی عاشقہ

باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ رَنجھوڑ لائن کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری حقیقی بہن (عُمُر تقریباً 22 سال) غالباً 1994ء میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئیں۔ اس مَدَنی تحریک کے پاکیزہ ماحول کی بَرَکت سے ان کی زندگی میں مَدَنی اِثقلاب برپا ہو گیا۔ پَنچ وَقْتہ نماز پابندی سے پڑھنے لگیں، T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنا چھوڑ دیئے، گھر والے اگر T.V. چلاتے تو یہ دوسرے کمرے میں چلی جاتیں۔ 1995ء میں ایک دن اچانک ان کی طَبِیعت خراب ہو گئی، علاج کروایا مگر جُوں جُوں دوا کی مرض بڑھتا گیا، جُسی کہ اس قَدَر کمزور ہو گئیں کہ بغیر سہارے کے بیٹھ بھی نہیں سکتی تھیں۔ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھا کرتیں۔ جُمعہ کے دن جب عاشقانِ رسول کی مَساجد سے بعد نمازِ جُمعہ پڑھے جانے والے صَلوٰۃ و سلام...

مُصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

شَمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، ص ۲۹۵)

کی مَدھ بھری صدائیں ان کے کانوں تک پہنچتیں تو ان پر سُور کی کِفِیَّت

طاری ہو جاتی۔ وہ شدید تکلیف و کمزوری کے باوجود کھڑکی کا سہارا لے کر پردے کی احتیاط کے ساتھ اَدباً کھڑی ہو جاتیں اور صلوٰۃ و سلام کی صداؤں میں گم ہو جاتیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے حتیٰ کہ بار بار روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور جب تک مختلف مساجد سے صلوٰۃ و سلام کی آوازیں آنا بند نہ ہوتیں وہ اسی طرح ذوق و شوق اور رقت کے ساتھ صلوٰۃ و سلام میں حاضر رہتیں۔ گھر والے انکی بیماری کیوجہ سے تڑس کھا کر بیٹھنے کا مشورہ دیتے تو روتے ہوئے انہیں منع کر دیتیں۔ ان کی زبان پر وَثَّقْنَا فَوْثًا بِسْمِ اللّٰہِ ، کَلِمَۃ طَیِّبَہ اور دُرود پاک کا وِرد جاری رہتا۔

15 رَمَضانُ الْمَبَارَک 1415ھ کو انہوں نے بڑی بہن سے پانی مانگا، پانی پینے سے قبل دو پٹاسر پر رکھا، بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھی اور پھر پانی پی کر ایک دم لیٹ گئیں۔ بہن نے سنبھالنے کی کوشش کی تو دیکھا کہ اُن کی روح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی تھی۔ عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے باعث میری بہن سوکھ کر کاٹا بن چکی تھی۔ چہرے کی ہڈیاں نِگل آئیں تھیں، پُھنسیاں بھی ہو گئی تھیں اور رَنگت سیاہی مائل ہو چکی تھی۔ مگر جب انہیں بعدِ وِفاتِ عَظَمٰی دے کر کَفَن پہنایا گیا تو ہم نے دیکھا کہ حیرت انگیز طور پر میری بہن کا چہرہ پُر گوشت اور روشن ہو گیا اور چہرے کی تمام پُھنسیاں بھی حیرت انگیز طور پر صاف

ہو چکی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ سب دُرودِ پاک پڑھنے کی برکتیں ہیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پر کثرت کیساتھ دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں وقتِ نزعِ جلوۂ

محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایمان و عافیت کی موت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

بے شک بندہ حسنِ اخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات

میں قیام کرنے والوں کے درجے کو پالیتا ہے۔ اور اگر بندہ (تختی کرنے

والا) لکھا جائے تو وہ اپنے ہی گھر والوں کے لئے ہلاکت ہوتا ہے۔

(معجم الاوسط، ۳۶۹/۴، حدیث: ۶۲۷۳)

## ایک گنہگار کی بخشش کا سبب

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں ایک شخص انتہائی گنہگار تھا اس نے اپنی ساری زندگی اللہ عزوجل کی نافرمانیوں میں بسر کی، جب وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اسے یونہی بے گور و کفن گندگی کے ڈھیر پر ڈال دیا۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارا ایک دوست فوت ہو گیا ہے اور لوگوں نے اسے گندگی پر پھینک دیا۔ تم اُسکو اٹھاؤ اور عزت و احترام کے ساتھ اس کی تجہیز و تکفین کرو اور اس کا جنازہ پڑھا دو۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پہنچے تو دیکھا کہ وہ تو ایک گنہگار شخص تھا، آپ کو حیرت تو بہت ہوئی لیکن اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے نہایت اعزاز و اکرام کیساتھ اس شخص کی تجہیز و تکفین کی اور نماز جنازہ پڑھا کر دفن دیا۔ بعد میں آپ علیہ السلام نے دربار الہی عزوجل میں عرض کی: یا اللہ عزوجل! یہ شخص تو بڑا مجرم و خطا کار تھا، ایسے اعزاز کا کھنڈار کیسے ہو گیا؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے موسیٰ! تھا تو یہ واقعی بہت گنہگار اور سخت سزا کا کھنڈار مگر اسکی یہ عادت تھی کہ جب کبھی توریت کھولتا: وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قَبْلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنِیْہِ وَصَلَّی عَلَیْہِ، اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

نامِ پاک کو دیکھتا تو فرطِ مَحَبَّت سے اس نامِ پاک کو چومتا، اسے آنکھوں سے لگاتا اور آپ کی ذاتِ طیبہ پر دُرودِ پاک کے پھول نچھاور کرتا تھا، ”فَشَاكَرْتُ ذَلِيكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِينَ حَوْرَاءَ، پس میں نے (اسی عمل کی وجہ سے) اسے قدر و منزلت عطا کی اس کے گناہوں کو معاف کر دیا اور ستر حُوریں اس کے نکاح میں دیں۔“

(حلیۃ الاولیاء، وہب بن منبہ، ۴/۵، حدیث: ۴۶۹۵)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو شخص انتہائی گنہگار اور

لوگوں کی نظر میں خھیر تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی تَعْظِیم و توقیر کرنے، اس کو چوم کر آنکھوں سے لگانے اور آپ کی ذاتِ اقدس پر دُرودِ پاک پڑھنے کی بَرَکت سے اس کے تمام گناہ معاف فرمادیئے اور اس کا یہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس قدر پسند آیا کہ اسے مقبول بارگاہ بنالیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حضورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نام پڑھیں یا سنیں تو تَعْظِیم کی نیت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائیں اور آپ کی ذاتِ پاک پر دُرودِ پاک پڑھیں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی مَعِیَّت میں داخلِ جَنّت ہو گئے۔ چُنانچہ

## آذان كے وقت اَنگوٹھے چومنے كا ثواب

فتاویٰ شامی میں ہے کہ جب مؤذن اَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہے تو مستحب ہے کہ سننے والا کہے ”صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ“ اور جب دوسری مرتبہ یہ کلمات سنے تو یوں کہے ”قَرَّتْ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اللّٰہُمَّ مَتَّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“ اور اَنگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے ایسا کرنے والے کو نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ساتھ جَنّت میں لے جائیں گے۔

علامہ شامی قُدِسَ سِرُّہُ السَّامِی کتابُ الْفِر دوس کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: ”مَنْ قَبْلَ ظُفْرِیْ اِبْہَامِہِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَذَانِ“ یعنی جو شخص اَذَان میں ”اَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ سن کر اپنے اَنگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم لیا کرے گا ”اَنَا قَائِدُہٗ وَمُدْخِلُہٗ فِی صُفُوْفِ الْجَنَّةِ“ میں ایسے شخص کی قیادت کروں گا اور اُسے جَنّت کی صفوں میں داخل کروں گا۔“

(درمختار و رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی کراہۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ۸۴/۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**سرکار کے اسمائے مبارکہ**

یاد رکھئے! یوں تو حُصُوْرِ نبی اکرم، نورِ مُجَسِّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے مُتَعَدِّد اسمائے گرامی ہیں۔ بعض محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کے نناوے (صفاتی) نام ہیں اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی نناوے (صفاتی) ناموں سے نوازا ہے۔ ابن عربی (ماکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی) نے عَارِضَةُ الْاُخُوْدٰی میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی کریم رَّعُوْفٌ رَّحِیْمُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی ہزار نام ہیں ابن فارس سے منقول ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمائے شریفہ دو ہزار سے زائد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نام آپ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ جس طرح اللہ رب العزت جَلَّ جَلَالُہٗ کے بے شمار نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک ہے یعنی ”اللہ“ اسی طرح حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسماء کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے اور حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کے بھی کثیر نام ہونے کے باوجود آپ کا ذاتی نام ایک ہی ہے اور وہ ”محمد“ ہے۔ یہ وہ نام ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے روزِ اَوَّل ہی سے آپ کے لئے چُن لیا تھا۔ (مطالع المسرات مترجم ص ۱۹۳، ملقط مفہوماً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسم محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر

بیار ہے کہ اس کے سنتے ہی فرطِ تَعْظِیْم سے اہلِ مَحَبَّت جھوم اُٹھتے ہیں اور

عاشقانِ رسول کی زبان پر بے ساختہ دُرود و سلام جاری ہو جاتا ہے اور یہ سب تعظیم و توقیر کیوں نہ ہو کہ محمد تو کہتے ہی اُسے ہیں جو قابلِ صد ستائش و تعریف ہو کیونکہ لفظِ محمد ”حمد“ سے مشتق (یعنی بنا) ہے اور حمد کے معنی مدح و ثنا بیان کرنے کے ہیں تو اس طرح لفظِ محمد کا معنی ہوا وہ ذات جس کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔ امام راغب اصفہانی قدس سرہ الربانی اسمِ محمد کے بارے میں فرماتے ہیں: ”وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَثُرَتْ خِصَالُهُ الْمَحْمُودَةُ، مُحَمَّدٌ اس ذات کو کہا جاتا ہے جس میں قابلِ تعریف خصلتیں بہت کثرت سے پائی جائیں۔“ (المفردات، ص ۲۵۶)

آنکھوں کا تارا نام مُحَمَّد

دل کا اُجالا نام مُحَمَّد

ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن

سب سے ہے پیارا نام مُحَمَّد (قبلاً بخشش، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذات کی طرح آپ کا نام بھی ہر عیب و نقص اور خامی سے پاک

ہے اور یہ نام اللہ عز و جل کو بھی بے حد محبوب ہے۔ چنانچہ

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی



اَعْظَمَى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”حَبِيبِ مُكْرَمٍ، نَبِيِّ مُعْظَمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اسم پاک محمد و احمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے مُتَخَب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خُدا تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔“ (بہار شریعت، ۶۰/۳)

اگر ہم بھی اس معزز و مکرم نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھیں تو یہ مبارک نام ہماری بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن سکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے ہمیں جَنّت میں داخل فرما دیگا۔ چنانچہ

## نَامِ مُحَمَّدٍ کی بَرَکت

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”مَنْ وَلَدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا حَبًّا لِي وَتَبْرُكًا بِاسْمِي یعنی جس کے یہاں بچے کی ولادت ہو اور وہ مجھ سے مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھ دے، کَانَ هُوَ وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جَنّت کے حق دار قرار پائیں گے۔“

(السيرة الطيبة، باب تسميته محمدًا أو أحمدًا، ۱/۱۲۱)

ایک اور حدیثِ قدسی میں ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”وَعَزَّتِي

وَجَلَّالِیْ لَا أُعَذِّبُ أَحَدًا تُسَمَّى بِاسْمِكَ فِی النَّارِ، یعنی اے محبوب! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں کسی ایسے بندے کو دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا جس نے اپنا نام تیرے نام پر رکھا ہوگا۔“ (ایضاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**مُحَمَّد نام رکھو تو اس کی  
تعظیم بھی کرو**

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اِذَا سَمَّیْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاکْرِمُوْہُ، یعنی جب تم کسی بچے کا نام محمد رکھو تو پھر اس کی عزت کرو، وَاَوْسِعُوْا لَہٗ فِی الْمَجْلِیْسِ وَلَا تَقْبَحُوْا لَہٗ وَجْہًا، اور مجلس میں اس کیلئے جگہ گشادہ کرو اور اس کے چہرے کی برائی بیان مت کرو۔“ (احکام شریعت، ص ۷۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

یاد رکھئے! جن کے نام محمد و احمد یا کسی مقدس ہستی کے نام پر رکھے جائیں تو ان کا ادب بھی ہم پر لازم ہے۔ لیکن فی زمانہ ہمارے معاشرے میں نام تو اچھے اچھے رکھے جاتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ان مبارک اسماء کا احترام بالکل نہیں کیا

جاتا اور انہیں بگاڑ کر عجیب و غریب ناموں سے پکارا جاتا ہے حالانکہ ہمارے  
 اسلاف کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی یہ عادت کریمہ تھی کہ مُقَدَّس ناموں کا  
 حتی الامکان ادب و احترام بجالایا کرتے۔ چنانچہ

## بے وضو نام مُحَمَّد نہ لینے والے بُرگ

مشہور بادشاہ، سلطان محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی ایک زبردست عالم  
 دین اور صوم و صلوة کے پابند تھے اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کیا  
 کرتے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی ساری زندگی عین دین اسلام کے  
 مطابق گزاری اور پرچم اسلام کی سر بلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بہت سی  
 جنگیں لڑیں اور فتحیاب ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شجاعت و بہادری کے  
 ساتھ ساتھ عشق رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَظِیْم مَنَصَّب پر بھی فائز  
 تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے فرمانبردار غلام ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد  
 تھا۔ حضرت محمود غزنوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی جب بھی اس لڑکے کو بلا تے تو اس  
 کے نام سے پکارتے، ایک دن آپ نے خلاف معمول اُسے ابن ایاز! کہہ کر  
 مخاطب کیا۔ ایاز کو گمان ہوا کہ شاید بادشاہ آج ناراض ہیں اس لئے میرے بیٹے کو  
 نام سے نہیں پکارا، وہ آپ کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہُور! میرے

بیٹے سے آج کوئی خطا سرزد ہوگئی جو آپ نے اس کا نام چھوڑ کر ابنِ ایاز کہہ کر پکارا؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”میں اسمِ محمد کی تعظیم کی خاطر تمہارے بیٹے کا نام بے وضو نہیں لیتا چوں کہ اس وقت میں بے وضو تھا اس لیے لفظ محمد کو بلا وضو لبوں پر لانا مناسب نہ سمجھا۔“

لو جھوم کے نام محمد کا، اس نام سے راحت ہوتی ہے  
اس نام کے صدقے بٹتے ہیں، اس نام سے برکت ہوتی ہے  
اپنے تو نیازی اپنے ہیں، غیروں نے بھی ہم سے پیار کیا  
سب نامِ نبی کا صدقہ ہے، اپنی جو یہ عزت ہوتی ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
وَالِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے اور آپ کی ذاتِ پاک پر کثرت کیساتھ درود و سلام  
پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر جسم اور مال میں فضیلت حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کمتر پر بھی نظر ڈال لے۔

(شعب الایمان، ۴/۱۳۷، حدیث: ۴۵۷۴)

## وہی اوّل وہی آخر

حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری شَرُحُ الشِّفَاء میں ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں، حضرت سَیِّدُ نَاعِبُدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”ایک بار جبریل امین نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: ”السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاہِرُ، السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ“ میں نے کہا: ”اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں؟“ جبریل امین (عَلِیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان صفات سے فَضِیْلَت دی اور تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام پر آپ کو خُصُوصِیَّت بخشی اپنے نام اور وصف سے آپ کے اسماء و اوصاف مُشْتَق فرمائے، ”سَمَّاکَ بِالْأَوَّلِ لِأَنَّکَ أَوَّلُ الْأَنْبِیَاءِ خَلْقًا“ آپ کو صِفَتِ اَوَّل سے اس لئے موصوف فرمایا کہ آپ پیدائش میں سب انبیاء سے مُقَدَّم ہیں، ”وَسَمَّاکَ بِالْآخِرِ لِأَنَّکَ آخِرُ الْأَنْبِیَاءِ فِي الْعَصْرِ، اور آخر اس لیے رکھا کہ آپ پیغمبروں میں زمانے کے اعتبار سے مُؤَخَّر ہیں۔“ آپ باطن اس وجہ سے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نام پاک کے ساتھ آپ کا نامِ نامی سنہرے نور سے

عرش پر حضرت آدم صَفِی اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لکھ دیا پھر مجھے آپ کی ذاتِ بابرکت پر دُرود بھیجنے کا حکم دیا تو میں دو ہزار سال تک دُرود بھیجتا رہا، حتیٰ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔“

(شرح الشفاء، الباب الثالث، فصل فی تشریف اللہ تعالیٰ بماسماہ..... الخ، ۵/۱ ۵۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں سَیِّدُ الْمَلَائِکَہ حضرت سَیِّدُنَا

جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالِہِ وَسَلَّم کو صفتِ اَوَّل وَاٰخِر کے ساتھ مُتَّصِفُ کیا اور آپ پر سلام بھیجا ہے۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حُضُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہِ وَسَلَّم اَوَّل بھی ہیں

آخِر بھی، ظاہر بھی ہیں باطن بھی۔ ہمیں چاہیے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالِہِ وَسَلَّم کے دَر بَارِ گوہر بار میں ہدیہ دُرود و سلام پیش کریں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کی صفاتِ طیبہ کیساتھ دُرود و سلام عرض کیا کریں۔

مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہ الْقَوِی مَدَارِجُ النُّبُوۃ میں اس آیہ مبارکہ ”هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ

الْبَاطِنُ“ (وہی اَوَّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے۔) کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ

کلماتِ اعجاز اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں حمد و ثناء پر بھی مُشتمل ہیں کیونکہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے اپنی کبریائی کے ذکر و بیان میں ارشاد فرمائے اور حُصُو را کرم سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعْت و صفت کو بھی شامل ہیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان صفات کے ساتھ آپ کی تَوْصِیف فرمائی باوجودیکہ یہ اسماء، اسمائے الہی بھی ہیں۔ اللہ عزَّوَجَلَّ نے ان صفات کو اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کا نامِ پاک قرادے کر آپ کے حلیہ مبارک، حسن و جمال اور کمالِ خصال کا آئینہ دار بنایا۔ اگرچہ حُصُو ر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عزَّوَجَلَّ کے تمام اسماء سے مُتَصِف ہیں اس کے باوجود حُصُو صِیَّت کے ساتھ ان میں سے کچھ صفات کو بطور خاص شُمار کیا۔ انہی میں سے اَوَّل، آخر، ظاہر، باطن بھی ہیں۔“

مزید فرماتے ہیں: ”اب رہا یہ سوال کہ حُصُو ر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام کا اسم صفت اَوَّل کیسے ہے؟ تو یہ اَوَّلِیَّت اسی بنا پر ہے کہ آپ کی تخلیق موجودات میں سب سے اَوَّل ہے۔“ چنانچہ

## صفتِ اَوَّل کی وجوہات

حدیث شریف میں ہے: ”اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُورِی، یعنی اللہ عزَّوَجَلَّ نے

سب سے پہلے میرے نور کو وجود بخشا۔“

دوسری وجہ یہ کہ آپ مرتبہ بُتُوَّت میں بھی اَوَّل ہیں۔ چنانچہ حدیثِ پاک

میں ہے ”كُنْتُ نَبِيًّا وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدٌ“، یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے۔“

آپ کے اَوَّلُ الْخَلْق ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ ہی روزِ ميثاق سارے جہان سے پہلے جواب دینے والے تھے جب حق تعالیٰ نے فرمایا: ”اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط (کیا میں تمہارا رب نہیں؟) تو سب نے کہا، ”قَالُوا بَلٰیؕ“ (سب بولے کیوں نہیں)“ اور آپ ہی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اور روزِ محشر بابِ شفاعت سب سے پہلے آپ ہی کیلئے کھلے گا اور جنت میں بھی سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی جائیں گے۔

## صِفَتِ آخِرِ کِی وَجُوہَات

حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام کو صِفَتِ آخِر کے ساتھ اس لئے موصوف فرمایا گیا کہ سَبَقَتْ وَاَوَّلَیَّت (یعنی پہلے آنے) کے باوجود بعثت و رسالت میں آپ آخر ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ط، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔“

دوسری وجہ یہ ہے کہ تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی کتاب یعنی قرآن کریم آخری اور تمام دینوں میں آپ کا دین آخری ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ”نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ“ یعنی تمام سبقتوں کے باوجود بعثت میں ہم آخری ہیں۔“



پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہر و باطن ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”آپ کا ظاہر ہونا اس وجہ سے ہے کہ آپ ہی کے انوار و تجلیات نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے جس سے سارا جہاں روشن ہے اور آپ کی صفتِ باطن سے مراد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک ممکن نہیں۔ (مدارج النبوة، ۲/۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، پروانہ شمع رسالت، مُجِدِّ دین و ملت، حضرت علامہ مولانا امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن شبِ معراج کا تذکرہ کرتے ہوئے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ان صفاتِ حمیدہ کے بارے کچھ یوں فرماتے ہیں:

نمازِ اقصٰی میں تھا یہی سر، عیاں ہو معنی اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص ۳۳۲)

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر

اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے، اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص ۳۳۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

حُشی کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ ساری مخلوق اور تمام

کائنات سے پہلے اپنے حبیب اور طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے نور کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہے: ”أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ یعنی اے جابر! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔“ (کشف الخفاء، حرف الهمزة مع الواو، ۱/۲۳۷)

## وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا

یاد رکھئے! جب خالق اَرْض و سَمَوات عَزَّوَجَلَّ نے کائنات بسانے کا ارادہ فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی تخلیق فرمائی، اس وقت نہ جن تھے نہ انسان، نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جَنَّت و دوزخ، نہ حُور و ملک تھے، نہ زمین و فلک اور نہ ہی یہ مہر و ماہ و جود میں آئے تھے۔ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب کے نور سے لوح و قلم اور عرش و کرسی پیدا فرمائے پھر اس نور پاک سے آسمان و زمین اور جَنَّت و دوزخ کو بنایا، غرض یہ کہ حُصُوْر پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پاک ہی مقصدِ تخلیق کائنات ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی کا مفہوم ہے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدِنا عِیْسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ نَبِیْنَا وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وحی بھیجی: اے عِیْسٰی! مُحَمَّد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لا! اور تیری اُمت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں بھی حکم کرنا کہ اس پر ایمان

لَا اِیْسَی ”فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اَدَمَ وَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ، یعنی اگر محمد

عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جَنّت و دوزخ بناتا۔“ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وقت جھٹش کر رہا تھا میں نے اس پر ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ لکھ دیا، پس وہ ٹھہر گیا۔

(الخصائص الكبرى، باب خصوصيته بكتابة اسمه الشريف ..... الخ ، ۱۴/۱)

بیان کردہ گفتگو سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام اَشیا کو وجود کی دولت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل سے ملی ہے، آپ ہی اَصْلِ کائنات اور مَنّٰجِعِ موجودات ہیں اور خُدا تعالیٰ کے بعد آپ ہی کی ذاتِ بابرکات بزرگ و برتر ہے۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ  
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرِ  
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ  
بَعْدَ اَزْ خُدا بُزْرُگ تُوْنِی قِصَّہ مُخْتَصِر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے اُولٰی و اَعْلٰی ہمارا نبی

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی خزانِ العرفان میں آیتِ کریمہ ”وَرَفَعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ ط“ (اور کوئی وہ

ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا) کے تحت فرماتے ہیں: ”آیتِ کریمہ میں حُضُور عَلَیْہِ

السَّلام کی رِفْعَت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نامِ مبارک کی تصریح نہ کی گئی اس سے بھی حُضُورِ اَقْدَس عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلام کے علوِّ شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فَضِیْلَت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اَقْدَس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اِشْتِبَاہ راہ نہ پاسکے، حُضُورِ عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلام کے وہ خُصائِص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و اَفْضَل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا: ”وَرَجَوْں بَلَدَ کَیَا“ ان دَرَجوں کی کوئی شُمار قرآن کریم میں ذکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ ان بے شمار خُصائِص میں سے بعض کا اجمالی و مُخْتَصَر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّاَنْذِیْرًا“ دوسری آیت میں فرمایا: ”لِیْکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا“ ①، ”مُسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: ”اُرْسِلْتُ اِلَیَّ الْخَلَائِقِ کَافَّةً“ اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فرمایا حدیث شریف میں ارشاد ہوا ”خَتَمَ بَیَّ النَّبِیُّوْنَ“ آیاتِ بَیِّنَات و مُعْجَزَاتِ باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر اَفْضَل فرمایا گیا، آپ کی اُمّت کو تمام اُمتوں پر اَفْضَل کیا گیا، شفاعتِ کُبْرٰی آپ کو مرحمت ہوئی، قُربِ خاص شبِ مِعْرَاج آپ کو ملا، علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب

سے اُعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا کھانسیں آپ کو عطا ہوئے۔“

(خزائن العرفان، پ ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۵۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں حضور پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس پر کثرت کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اپنے حبیب کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰۃِ وَالتَّسْلِیْمِ کے وسیلے سے ہمیں دُنیا و آخرت میں سُرخ روئی عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

جو اپنے غصہ کو دور کر لے تو اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور فرما لیتا ہے اور جو اپنی زبان کی حفاظت کر لے تو اللہ عزوجل اس کی پردہ پوشی فرما دیتا ہے۔

(معجم الاوسط، ۳۶۲/۱، حدیث: ۱۳۲۰)

## قیامت کی وحشتوں سے نجات پانے والا

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، ﷺ، نَزَجَسْمَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعْظَم ہے: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا یعنی اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وحشتوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں سے نجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہوگا، اَکْثَرُكُمْ عَلَی صَلَاةٍ فِی دَارِ الدُّنْيَا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود و پاک پڑھتا ہوگا۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار،

باب السادس فی الصلاة علیہ وعلی آلہ..... الخ، ۲۵۴/۱، حدیث: ۲۲۲۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ**

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! روزِ قیامت نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور ایسے**

کڑے وقت میں وہ شخص جس نے دُنیا میں حُضُورِ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات پر دُرود و پاک پڑھا ہوگا وہ قیامت کی ان سختیوں اور تکالیف سے محفوظ رہے گا۔ لہذا ہمیں بھی حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عشق و مَحَبَّت میں جھوم جھوم کر دُرود و سلام پڑھتے رہنا چاہیے اور اپنی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جانا چاہئے۔

یاد رکھئے! یہ دُنیا چند روزہ ہے اسکی راحت و مُصیبت سب فنا ہونے والی ہے، یہاں کی دوستی اور دُشمنی سب ختم ہونے والی ہے، دُنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق و شفیق بھی ہمارے کام آنے والا نہیں، مرنے کے بعد اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و رحمت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کے صدقے میں ہماری بخشش فرمادے تو ہمارا بیڑا پار، ورنہ قبر و حشر کا معاملہ انتہائی سخت ہے۔

## قبر، جنت کا باغ

ہماری نجات اسی صورت میں ہے کہ ہم دُنیا میں رہتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائیں یاد رکھیں جس خوش نصیب نے اپنی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی بجا آوری میں بسر کی ہوگی جب مُنکر و نکیر قبر میں اُس سے سوالات کریں گے: مَنْ رَبُّک؟ ”تیرا رب کون ہے؟“ تو اسے جواب میں ثابت قدمی نصیب ہوگی کہے گا: رَبِّیَ اللہ ”میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔“ سوال ہوگا: مَا دِیْنُک؟ ”تیرا دین کیا ہے؟“ تو وہ کہے گا: دِیْنِیَ الْاِسْلَام ”میرا دین اسلام ہے۔“

پھر نبیوں کے تاجور، محبوبِ رب اکبر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخ انور دکھا کر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں اِسْتِفسار ہوگا:

”مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، اس ہستی کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟“ آپ کا چہرہ اُنور دیکھ کر دل خوشی سے جھوم جائے گا اور بے ساختہ پکار اُٹھے گا ”هُوَ رَسُولُ اللَّهِ!“ یہ تو اللہ کے رسول ہیں، یہی تو میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کے ذکرِ خیر پر میں جھوم جاتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ ان کا ذکر تو میرے دل کا سُور اور میری آنکھوں کا نُور تھا اور جب اُن کا نام نامی اسمِ گرامی سنتا تو عقیدت سے انگوٹھے چومتا اور دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یہی تو میرے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ جنکی یاد میرے لئے سرمایہٴ حیات تھی۔

تمھاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کیلئے مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے پھر جب سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا جلوہٴ نور بار دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو کوئی بعید نہیں کہ وہ عاشقِ صادق آپ کے قدموں سے ایسے لپٹ جائے گا یا عرض گزار ہو:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی  
ٹھہرو، ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

یقیناً ایسے میں ایک عاشقِ رسول کی یہی تمنا و خواہش ہوگی کہ اے کاش!



تا قیام قیامت میری قبر میرے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسین جلووں سے منور رہے۔

خیر آخری سوال کا جواب دینے کے بعد جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور معاً (یعنی فوراً ہی) بند ہو جائے گی اور جنت کی کھڑکی کھل جائے گی پھر اس سے کہا جائیگا، اگر تُو نے دُرست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی ہوتی۔ اب (تیرے لئے) جنتی کفن ہوگا، جنتی پچھونا ہوگا، قبر تاحدِ نظر وسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں گر نہ محمد کے نظارے ہوں گے حشر تک کیسے میں پھر تنہا ہوں گایا رب!  
قبر محبوب کے جلووں سے بسادے مالک تیرا کیا جائے گا میں شاد رہوں گایا رب!  
(وسائلِ بخشش، ص ۹۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ انعام و اکرام تو اس خوش نصیب کے لئے ہیں جس نے اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری ہوگی۔ لہذا ہمیں بھی شرعی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ ربُّ العالمین جَلَّ جلالہٗ ناراض ہو گیا اور اسکے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روٹھ گئے اور گناہوں کے سبب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات کیونکر دے پائیں گے؟

## جَهَنَّم کا گڑھا

یاد رکھئے! مذکورہ تین سوالات اُس بد نصیب شخص سے بھی کیے جائیں گے کہ جس نے اپنی زندگی اللہ عزوجل کی نافرمانی میں بسر کی ہوگی۔ فرشتے نہایت سخت لہجے میں اس سے سوال کریں گے: مَنْ رَبُّکَ ”تیرا رب کون ہے؟“ آہ! ساری زندگی تو رب عزوجل کو یاد کیا نہ تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا ہوگا اور جو بد نصیب گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد کر بیٹھا اُس کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے گا: ”هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَذْرٰی“ افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔“ پھر پوچھا جائیگا: مَا دِیْنُکَ ”تیرا دین کیا ہے؟“ جس بد نصیب نے صرف اور صرف دُنیا ہی بسائی تھی، دُنیا ہی کے امتحان میں پاس ہو نیکی فکر اپنائی تھی۔ قبر کے امتحان کی تیاری کی طرف کبھی ذہن ہی نہ گیا تھا، بس صرف دُنیا کی رنگینوں ہی میں کھویا ہوا تھا، کچھ سمجھ نہیں آ رہی اور زبان سے نکل رہا ہوگا، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَذْرٰی ”افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔“ پھر اسے بھی وہی حسین و جمیل نور برساتا جلوہ دکھایا جائے گا اور سوال ہوگا: مَا کُنْتَ تَقُولُ فِیْ هَذَا الرَّجُلِ ”انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟“ اس وقت پہچان کیسے ہوگی! داڑھی سے تو اُنْسِیَّت تھی ہی نہیں، انگریزی بال ہی اچھے لگتے تھے، اُغیار کا طریقہ ہی عزیز تھا، زندگی بھر داڑھی منڈانے کا معمول رہا تھا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیت ہے اور کبھی زندگی میں عمامے کا سوچا بھی

نہیں تھا یہ تشریف لانے والے بُرگ تو سر پر عمامہ شریف سجائے ہوئے ٹھنڈا ر  
 معنبری زلفوں والے ہیں۔ مجھے تو فنکاروں اور گلوکاروں کی پہچان تھی نجانے یہ  
 کون صاحب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اس کے منہ سے نکلے گا:  
 هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَذْرٰی ”اُفسوس! اُفسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔“ اتنے میں جنت کی  
 کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائیگا اگر  
 تُو نے دُرست جواب دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن  
 کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا  
 جائیگا، آگ کا چھونا قبر میں بچھا دیا جائیگا، سانپ اور بچھو لپٹ جائیں گے۔

دُک مجھ کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں قبر میں بچھو کے دُک کیسے سہوں گا یارب!  
 گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب!  
 گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ ہائے بربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یارب!  
 (وسائلِ بخشش، ص ۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## امتحان سر پر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! قبر و حشر کا معاملہ نہایت سخت ہے،

اس امتحان میں وہی کامیاب ہوگا جس نے دُنیا میں اس کی تیاری کی ہوگی۔

ہمارے اسکول یا کالج کے امتحانات قریب آتے ہیں تو ہم اس کی تیاریوں میں

بہت زیادہ مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ذہنوں پر رات دن بس ایک یہی دھن سوار ہوتی ہے کہ امتحان سر پر ہے امتحان سر پر ہے۔ امتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، پاس ہونے کے لیے دُعائیں بھی کرتے ہیں اور ادو و خائف بھی پڑھتے ہیں تقریباً ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح میں امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں۔ ایک امتحان وہ بھی ہے جو قبر میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! قبر کے امتحان کی تیاری ہمیں نصیب ہو جاتی۔ آج اگر امکانی سوالات یعنی (IMPORTANTS) مل جائیں تو طالب علم اُس پر ساری ساری رات سر کھپاتے ہیں، اگر نیند گشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ہم صرف امکانی سوالات اور (IMPORTANTS) پر بہت زیادہ محنت کرتے ہیں، اے کاش صد کروڑ کاش ہمیں اس بات کا احساس بھی ہو جاتا کہ قبر کے سوالات امکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں جو ہمیں اللہ عز و جل کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیشگی ہی بتادیئے ہیں۔ مگر افسوس! قبر کے سوالات و جوابات کی طرف ہماری کوئی توجہ ہی نہیں۔ آج ہم دنیا میں آ کر دنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہو گئے کہ ہمیں اس بات کا بالکل احساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑیگا۔ خُدا را ہوش کیجئے اور قبر کے امتحان کی تیاری میں مشغول ہو جائیئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نقل کرنے والا ہی کامیاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سبھی جانتے ہیں کہ دُنیا کے امتحان میں نقل کرنا جُرم ہے مگر قُبر و آخرت کا امتحان بھی کیا خوب ہے کہ اس میں نقل کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ایسا پاکیزہ نمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مسلمان اُس کی جتنی زیادہ سے زیادہ نقل کرے گا اتنا ہی وہ کامیابی کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا جائے گا۔ چنانچہ حُدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ اُس مُقَدَّس نمونے کا بیان اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 21، سُورَةُ الْأَحْزَاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
تَرْجُمَةً كَثْرًا لِيُؤْمِنُوا بِهِ  
وَيَسْتَعِزَّزُوا بِهِ  
أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ  
کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہِدَایِ خَوَاتِمُ الْعِرْفَان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الہی کی مدد کرو اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مَصَایِب پر صبر کرو اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔“

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں تری سُنتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے

تری سُنتوں پہ چل کر مری رُوح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۲۸۷)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حَسَنہ پر عمل کرتے ہوئے قُبُر کے اِمْتِحان کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرما اور سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے آپ کی ذاتِ طیبہ پر زیادہ سے زیادہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو  
سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی، الحدیث: ۱۸۵۵، ص ۱۸۴۰)

## رَحْمَتِ کَے سَتر دروازے

حضرت سیدنا ابوالمظفر محمد بن عبد اللہ خیام سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت سیدنا خَضِر عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام ہیں۔ میرے استفسار پر اُنہوں نے اپنا نام خَضِر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: ”یہ الیاس عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔“ میں نے عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں کھڑات نے سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے؟“ اُنہوں نے فرمایا: ”ہاں!“ میں نے عرض کی: ”سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہوا (کوئی) ارشادِ پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے روایت کر سکوں۔“ اُنہوں نے فرمایا: ”ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھے اُس کا دلِ نفاق سے اسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام..... الخ، ص ۲۷۷ ملقطاً وملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ پڑھنے کی عادت

بنائیے اور اپنے اوپر رحمتوں کے حُب حُب دروازے کھلوائیے۔ بیان کردہ روایت میں حضراتِ خضر و الیاس علیہم السلام کا ذکرِ خیر ہے۔ رحمتوں کے فُؤول اور بَرَکتوں کے حُصول کی اُمید پر ان حضرات کے بارے میں ایمان آفریز معلومات کیلئے ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے عرض و ارشاد سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

## حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں

**عرض:** حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں؟

**ارشاد:** جمہور (یعنی اکثر) کامذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں، زَندہ ہیں۔ (عمدة القاری، کتاب العلم، باب ما ذکر فی ذهاب موسیٰ فی البحر..... الخ،

۸۴/۲، ۸۵، تحت الحديث: ۷۳)

مزید فرماتے ہیں چار نبی زَندہ ہیں کہ اُن کو (وَفَات کی صورت میں) وَعَدَہ

الہیہ ابھی آیا ہی نہیں، یوں تو ہر نبی زَندہ ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے) ”إِنَّ

اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَبَيَّ اللَّهُ حَتَّى يُرْزَقَ۔ یعنی

بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو

خراب کرے، تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زَندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔“ (ابن ماجہ،

کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ۲۹۱/۲، حدیث: ۱۶۳۷) (انبیاء علیہم الصلوٰۃ



وَالسَّلَامُ پر ایک آن کو محض تصدیق وعدہ الہیہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حسی دُنوی (یعنی دُنیا جیسی زندگی) عطا ہوتی ہے۔ خیر ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دوزمین پر۔ خضر والیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام زمین پر ہیں اور ادریس و عیسیٰ (عَلِیْہِمَا السَّلَام) آسمان پر۔ (ملفوظات، ص ۴۸۳ تا ۴۸۴)

## زمین والے دونبی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زمین پر جو دونبی ابھی تک حیات ہیں یعنی خضر و الیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام ان کے بارے میں آتا ہے کہ ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں، حج کرتے ہیں، ختم حج پر زمرم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی سال بھر کے طعام و شراب (یعنی کھانے، پینے) سے ان کو کفایت کرتا ہے۔

(ملفوظات، ص ۵۰۵)

حضرت سیدنا الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑوں اور حیوانات کو مُسَخَّر فرمادیا اور آپ کو ستر انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت بخش دی۔ غَضَب و جلال اور قُوّت و طاقت میں حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہم پلہ بنا دیا۔ روایات میں آیا ہے کہ حضرت سیدنا الیاس اور حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِمَا السَّلَام ہر سال کے روزے بیٹُ الْمَقْدِس میں ادا کرتے ہیں اور ہر سال حج کے لئے مکہ مکرّمہ جایا کرتے ہیں اور سال کے باقی دنوں میں حضرت سیدنا الیاس

عَلَيْهِ السَّلَام تو جنگلوں اور میدانوں میں گشت فرماتے رہتے ہیں اور حضرت سیدنا  
خضر عَلَیْہِ السَّلَام دریاؤں اور سمندروں کی سیر فرماتے رہتے ہیں اور یہ دونوں  
حضرات آخری زمانے میں وفات پائیں گے۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۹۳)

## آسمان والے دُنْبی

اسی طرح دو انبیائے کرام آسمانوں میں زندہ ہیں ان پر بھی وعدہ الہی کے  
مطابق ابھی تک موت طاری نہیں ہوئی۔ ان میں سے ایک حضرت سیدنا ادریس  
عَلِیْہِ السَّلَام ہیں۔ آپ کا اصل نام ”اخنوخ“ ہے۔ آپ کے والد حضرت سیدنا شیت  
بن آدم عَلَیْہِمَا السَّلَام ہیں۔ سب سے پہلے قلم سے لکھنے والے آپ ہی ہیں۔ کپڑوں  
کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی۔ اس سے پہلے  
لوگ جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور  
پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔  
اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ پر تیس صحیفے نازل فرمائے اور آپ اللہ تعالیٰ کی کتابوں کا  
بکثرت درس دیا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کا لقب ”ادریس“ ہو گیا اور آپ کا  
یہ لقب اس قدر مشہور ہوا کہ بہت سے لوگوں کو آپ کا اصلی نام معلوم ہی نہیں۔

حضرت سیدنا کعب الأحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت

سَيِّدُنَا اِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَام نے ایک دن مَلِکُ الْمَوْت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں، تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ۔ مَلِکُ الْمَوْت نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے رُوح قبض کی اور اُسی وَقْت آپ کی طرف لوٹا دی اور آپ زندہ ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الہی زیادہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، جہنم کو دیکھ کر آپ نے داروغہ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس دروازے سے گزرنا چاہتا ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے مَلِکُ الْمَوْت سے فرمایا کہ مجھے جَنَّت دکھاؤ، وہ آپ کو جَنَّت میں لے گئے۔ آپ دروازوں کو کھلوا کر جَنَّت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد مَلِکُ الْمَوْت نے کہا کہ اب آپ اپنے مقام پر تشریف لے چلئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَا آيَةٍ الْمَوْتِ“، تو موت کا مزہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا“ کہ ہر شخص کو جہنم پر گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جَنَّت میں پہنچ گیا اور جَنَّت میں پہنچنے والوں کے لئے خُذْ اَوْدِقُودِس نے یہ فرمایا ہے کہ ”وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ“ کہ جَنَّت میں داخل ہونے والے جَنَّت سے نکالے نہیں جائیں گے۔ اب مجھے جَنَّت سے چلنے کے لئے کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی بھیجی کہ حضرت ادریس

علیہ السَّلام نے جو کچھ کیا میرے اِذن سے کیا اور وہ میرے ہی اِذن سے جَنّت میں داخل ہوئے۔ لہذا تم انہیں چھوڑ دو۔ وہ جَنّت ہی میں رہیں گے۔ چنانچہ حضرت ادریس علیہ السَّلام آسمانوں کے اُوپر جَنّت میں ہیں اور زندہ ہیں۔

(خزائن العرفان، پ ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۵۷)

اور دوسرے نبی جو آسمانوں میں ہیں وہ حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علی نَبِیْنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام ہیں، انہیں بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔ اللہ عَزَّ وَ جَلَّ نے آپ کو بنی اسرائیل کے پاس نبی بنا کر بھیجا تو آپ نے انہیں دِینِ خُداوندی کی دَعوت دی۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نے یہودیوں کے سامنے اپنی نبوّت کا اعلان فرمایا تو چونکہ یہودی توریت میں پڑھ چکے تھے کہ عیسیٰ علیہ السَّلام ان کے دین کو منسوخ کر دیں گے۔ اس لئے یہودی آپ کے دُشمن ہو گئے۔ جب آپ علیہ السَّلام نے یہ محسوس فرمالیا کہ یہودی اپنے کُفر پر اڑے رہیں گے اور وہ مجھے قتل کر دیں گے تو ایک دن آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”مَنْ اَنْصَارِیَّ اِلٰی اللّٰہِ ط یعنی کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کے دین کی طرف۔“ آپ کے چند حواریوں نے یہ کہا کہ ”نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ اَشْهَدُ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝“، یعنی ہم خُدا کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔“

باقی تمام یہودی اپنے کُفر پر جتھے رہے یہاں تک کہ جوشِ عداوت میں اُنہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنالیا اور ایک شخص جس کا نام ططیانوس تھا اسے آپ کے مکان میں آپ کو قتل کر دینے کے لئے بھیجا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ایک بدلی کے ساتھ بھیجا اور اس بدلی نے آپ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا اور اس طرح اللہ عزوجل نے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کو ان شریروں کے شر سے محفوظ فرمایا۔

(عجائب القرآن، ص ۷۳، ملخصاً و ملقطاً)

## تین اہم عقیدے

شہزادہ اعلیٰ حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تین اہم عقائد اور ان کے احکام بیان فرماتے ہیں:

### پہلا عقیدہ:

یہ ہے کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ ان کے رَبِّ جَلَّ و علا نے انہیں مگر یہود و عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود و مُلّا عَنہ نے ان کے دھوکے میں اسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قَطْعِیَّہ یَقِیْنِیَّہ اِیْمَانِیَّہ (ہے) یعنی ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر (ہے)۔

(فتاویٰ حامدیہ، ص ۱۴۰)

اس کی دلیل قَطْعِی رَبِّ الْعِزَّتِ جَلَّ وَعَلَا کا ارشاد ہے۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ ۖ تَرْجِمَةً كُنَّا لَإِيمَانٍ: اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عِیسیٰ ابنِ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؑ عِیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا، اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اُس کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا، اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں، مگر یہی گمان قَتْلُوْهُ یَقِیْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ کی پیروی، اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا

(پ ۶، النساء: ۱۵۷) ہے

## دوسرا عقیدہ:

اس جنابِ رَفَعَتْ قُبَابَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قُرب قیامت آسمان سے اُترنا دُنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اس عہد کے مطابق جو اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لیا دین محمد رَسُوْل اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا، یہ مسئلہ بھی ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سُنَّت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر بد مذہب فاجر (ہے) اس کی دلیل احادیثِ متواترہ و

(فتاویٰ حامدیہ، ص ۱۴۲)

اجماع اہل حق ہے۔

## تیسرا عقیدہ:

حضرت سیدنا روح اللہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کی حیات! اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی (یعنی ضروریاتِ مذہبِ اہلسنت و جماعت) سے ہے جس میں خلاف نہ کرے مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حیاتِ حقیقی زندہ ہیں، ان کی موت صرف تصدیقِ وعدہ الہیہ کے لیے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیاتِ حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرمادیا ہے۔

دوسرے یہ کہ اب تک ان پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اٹھائے گئے اور بعدِ نزل دُنیا میں سالہا سال تشریف رکھ کر اثنی عشرتِ اسلام وفات پائیں گے۔ (فتاویٰ حامدیہ، ص ۱۷۷)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس وقت حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں، قُربِ قیامت آپ حضورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی بن کر تشریف لائیں گے جیسا کہ سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری اُمّت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے۔

## قیامت کی نشانیاں

یاد رکھئے! حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نازل فرمانے سے پہلے قیامت کی کچھ نشانیاں بھی ظاہر ہوں گی۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”دُنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ علم اُٹھ جائے گا۔ کجھل کی کثرت ہوگی۔ زنا کی زیادتی ہوگی، دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انکار لینا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ گانے باجوں کی کثرت ہوگی۔

وَجَالَ ظاہر ہوگا کہ چالیس دن میں حَرَمِینِ طَبِین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، خُدائی کا دَعْوِیٰ کرے گا۔ جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے جہنم میں داخل کرے گا۔ بہت سے شعبہ دے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرفِ ترقی مینارہ پر نازل فرمائیں گے، لعین و جال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پکھلا شروع ہوگا، جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے آپ اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ واصلِ جہنم ہوگا۔



آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں ہر طرف اُمن قائم ہوگا، بُغض و عداوت اُخوت و مَحَبَّت میں بدل جائے گی، کُفر و ضلالت کی تاریکیاں ختم ہو جائیں گی اور ہر طرف پرچم اسلام لہراتا نظر آئے گا۔ آپ نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی پھر آپ وفات فرمائیں گے۔ بعد وفات آپ روضہ رسول میں مدفون ہوں گے۔

ان کے علاوہ بھی اور بہت سی علامات ہیں۔ جب یہ نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے ایک خوشبودار ہوا گزرے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی، اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دُنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت اِسْرَافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو صُور پھونکنے کا حکم ارشاد فرمائے گا، شروع شروع اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رفتہ رفتہ بہت بُلند ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مرجائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صُور اور اِسْرَافیل اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے، اُس وقت سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کوئی نہ ہوگا، وہ فرمائے گا: ”لَیْسَ الْمَلِکُ الْیَوْمَ“ آج کس کی بادشاہت ہے۔ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر خود ہی فرمائے گا: ”لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ“ یعنی صرف اللہ واحد قہار کی سُلطنت ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا، اسرائیل کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اؤلین و آخرین، ملائکہ و انس و جن اور تمام حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے خُوراً نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْرِ مُبَارَک سے یوں برآمد ہونگے کہ دہنے ہاتھ میں سِیّدِ ناصِدِیْقِ اکْبَرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ، بائیں ہاتھ میں سِیّدِ نَافَرُوقِ اعْظَمِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ ہوگا، پھر مکہ مُعَظَّمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔ (بہار شریعت، ۱/۱۱۶ تا ۱۲۹، ملتقطاً)

**قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ بدن اُٹھیں گے کوئی پیدل ہوگا، کوئی سوار، جب کہ کافر مرنے کے بل چلتے ہوئے میدانِ حشر کو جائیں گے اور کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔** پچاس ہزار سال کا دن ہوگا، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین ہوگی۔ سورج ایک میل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا ہر ایک اپنے پسینے میں نہا رہا ہوگا، شدّتِ پیاس سے زبانیں سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی۔ نَفْسِی نَفْسِی کا عالم ہوگا اور اس کڑے وقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہوگا۔ اس پریشانی سے نجات کے لیے اہلِ محشر سفارشی تلاش کریں گے جو انہیں اس مُصِیبت سے نجات دلائے۔ چنانچہ لوگ گرتے پڑتے حضراتِ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنی سفارش کے لئے دُرُخُو است

کریں گے لیکن (یکے بعد دیگرے) تمام انبیاء یہی کہیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئیں گے آپ عَلَیْہِ السَّلَام بھی یہی جواب دیں گے تو لوگ عرض کریں گے ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے تم محمد عَزَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاؤ وہی تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

اب لوگ ٹھو کریں کھاتے، روتے چلاتے شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ پیکس پناہ میں حاضر ہو کر شفاعت کے لئے عرض کریں گے حُضُور فرمائیں گے شفاعت کے لئے میں ہی ہوں۔ پھر آپ بارگاہِ الہی میں سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی، جو مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا، حُضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی گنہگار امت کی شفاعت فرما کر انہیں جَنّت میں داخل فرمائیں گے۔ (مُلخص از بہار شریعت)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدینے کے تاجدار، شَفِیعِ رُوزِ شُمَار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانے کا ایک ذَرِیعہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ بَآرِکَت پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنا بھی ہے۔ چُنا چ

حضرت سیدنا اَبُو دَرْدَاء رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم، رُوف

رَّحِيم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مَنْ صَلَّى عَلَیَّ حِينَ يُصْبِحُ

عَشْرًا، وَحِينَ يُمَسِّي عَشْرًا یعنی جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام

دُرود پاک پڑھا، اَذْرَكَتْہُ شَفَاعَتِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اسے روز قیامت میری شفاعت

نصیب ہوگی۔“ (مجمع الزوائد، کتاب الانکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسى،

۱۶۳/۱۰، حدیث: ۱۷۰۲۲)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور روزِ

محشر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بہرہ مند فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ

کرو اور جب تمہیں (کسی کام کے بارے میں) بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر

گزر رو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبدالرحمن بن سعد، ۵۰۹/۵)

## ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت سیدنا کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا بِالْقَبْرِ، ہر صبح ستر ہزار فرشتوں کا نزول ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر انور کو گھیر لیتے ہیں۔“ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمُ الْقَبْرَ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اپنے پروں کو روضہ رسول سے مس کر کے نبی کریم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھتے رہتے ہیں، ”حَتَّى إِذَا امْسَوْا عَرَجُوا وَهَبَطَ سَبْعُونَ أَلْفًا حَتَّى يَحْفُوا بِالْقَبْرِ، شام ہوتے ہی یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور مزید ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو قبر انور کو گھیر لیتے ہیں، ”يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ فَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، وہ بھی اپنے پروں کو اُس سے مس کر کے نبی کریم صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود شریف پڑھتے رہتے ہیں (یونہی) ستر ہزار فرشتے رات اور ستر ہزار فرشتے دن کو ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب سرکارِ مدینہ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبر انور کھلے گی تو آپ صَلَّى اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ستر ہزار فرشتوں کے جُھر مٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو اپنے پر پھیلانے دوڑتے ہوں گے۔ (جلاء الافہام، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے سرکارِ دو عالم،

شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور پر صُبح و شام حاضر ہوتے ہیں اور حکمِ خُداوندی آقائے دو جہاں، شہنشاہِ کون و مکان عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرود و سلام کے گجرے بچھا کر کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کام کا انہیں بارگاہِ الہی سے حکم ہوتا ہے۔ یوں تو حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنا دونوں ہی اِمْتِسَالِ اَمْرِ الہی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعمیل) ہے لیکن سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرود و سلام پڑھنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے سے بھی اَفْضَل ہے۔ چنانچہ

### تین اہم نکات

حضرت سیدنا ابو حُصَیص عُمَر بن علی حَظَبی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”اللہ رَبُّ الْعَرَّت نے محمد عربی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بذاتِ خود دُرود پاک بھیجا، ملائکہ اور تمام مسلمانوں کو اس کا حکم ارشاد فرمایا۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذاتِ پاک پر دُرود پاک پڑھنا (تین دُہات کی بنا پر) سیدنا حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے سے بھی اَفْضَل ہے۔ (۱) فَاِنَّ سُجُودَ

الْمَلَائِكَةِ لِآدَمَ كَانَ تَأْدِیْبًا یعنی آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا فرشتوں کو ادب سکھانے کے

لئے تھا، وَاَمَرَهُمُ بِالصَّلَاةِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقْرِیْبًا ، جبکہ حضور  
 عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر دُرود پڑھنا قرب حاصل کرنے کے لئے ہے۔ (۲) فَالصَّلَاةُ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، یعنی حضور عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ  
 وَالسَّلَام پر دُرود پاک پڑھنا قیامت جاری و ساری رہے گا، وَسُجُودُ الْمَلَائِكَةِ لَا دَمَ  
 لَمْ یَكُنْ الْاَمْرَةَ وَاحِدَةً جبکہ آدم عَلَیْهِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کے لئے صرف ایک ہی بار حکم  
 دیا گیا، (۳) فَانَ الْمَلَائِكَةَ اِنَّمَا اُمِرُوا بِالسُّجُودِ لِادَمَ لِاجْلِ اَنْ  
 نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی جَبْهَةِ اَدَمَ ، یعنی فرشتوں کو سجدہ کا حکم اس لئے  
 بھی دیا گیا کہ حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا۔

(اللباب فی علوم الکتاب، پ ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۵۳، ۳۰۲/۴)

## پیشانیِ آدم میں نورِ محمد

یاد رکھئے! فرشتے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر اس  
 وقت سے دُرود و سلام پڑھنے میں مشغول ہیں کہ جب آپ عَلَیْهِ السَّلَام نور کی  
 صورت میں حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام کی پیشانی میں جلوہ فرما تھے۔ فرشتے صف  
 و رصف حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام کی پشتِ مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر نور محمدی کی  
 زیارت کیا کرتے۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی:  
 ”یا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! یہ فرشتے میری پشت کے پیچھے صف باندھ کر کیوں کھڑے

رہتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”اے آدم! یہ فرشتے میرے حبیب، خاتم الانبیاء، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نُور کی زیارت کرتے ہیں، جسے میں تیری پُشت سے پیدا فرماؤں گا۔“ حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”یا الہی عَزَّوَجَلَّ! اس مُبارک نُور کو میری پیشانی میں رکھ دے تاکہ یہ فرشتے میرے سامنے رہیں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس نُور کو آپ علیہ السلام کی پیشانی میں رکھ دیا۔ فرشتے حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور نُورِ محمدی پر دُرود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہتے۔ حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”یا الہی عَزَّوَجَلَّ! میں بھی اس مُبارک نُور کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، لہذا اسے میری پیشانی سے نکال کر کسی ایسی جگہ رکھ دے جہاں میں اس کی زیارت کر سکوں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نُورِ محمدی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اُگلشتِ شہادت میں منتقل فرمادیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۶۹)

## جانِ عالم کی دنیا میں جلوہ گری

پھر یہ مُبارک نُورِ اصلاّبِ طیبہ سے ارحامِ طاہرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت سیدنا آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بطنِ اطہر میں ظاہر ہوا اور بارہ ربیع الاول شریف بروز پیر صُبح صادق کی ضیا بار سُبھانی گھڑی میں اَزلی سعادتوں اور اَبَدی مسرتوں کا نُور بن کر چمکا۔



نہ کیوں آج جشنِ ولادت منائیں    نظرِ رب کی رحمت کے آثار آئے  
 عددِ ہم کو بارہ کیوں ہونہ پیارا    کہ بارہ تھی تاریخ جب یار آئے  
 (وسائلِ بخشش، ص ۴۷۸)

جس وقت سرکارِ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
 وَسَلَّم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں ہونے لگیں۔ ظلمت و تاریکیاں چھٹ  
 گئیں اور سارا جہان نُو بہت دُور سے مَعْمُور ہو گیا۔ ملائکہ آپس میں مبارکیاں دینے  
 لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرِ جد کا قائم کیا گیا اور ولادتِ باسعادت کی  
 بدولت نُو رافشاں کر دیا گیا۔  
 (الخصائص الکبریٰ (مترجم)، ص ۱۵۲)

مومنو وقتِ ادب ہے آمدِ محبوبِ رب ہے    جائے آداب و طرب ہے آمدِ شاہِ عرب ہے  
 غنچے چنکے پھول مہکے شاخِ گل پر مرغِ چمکے    روتا ہے شیطان یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عرب ہے  
 نچ رہے شادیاں بُت لگے کلمہ سنانے    ہر زباں پہ ہیں ترانے آمدِ شاہِ عرب ہے  
 (قبائِلِ بخشش، ص ۱۸۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**  
**حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام** کی ولادتِ باسعادت کی خوشخبری سُن کر (آپ  
 کے) دادا ”عبدال مطلب“، خوش خوش حرمِ کعبہ سے اپنے گھر آئے اور والہانہ جوش  
 مَحَبَّت میں اپنے پوتے کو کلیجے سے لگا لیا۔ پھر کعبہ میں لے جا کر خیر و برکت کی دُعا

مانگی اور ”محمد“ نام رکھا۔ (شرح الزرقانی، ولادتہ ... الخ، ۱/ ۲۳۲) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابولہب کی لونڈی ”ثَوْبَیْہ“ خوشی میں دوڑتی ہوئی گئی اور ”ابولہب“ کو بھتیجا پیدا ہونے کی خوشخبری دی تو اس نے اس خوشی میں شہادت کی انگلی کے اشارہ سے ”ثَوْبَیْہ“ کو آزاد کر دیا جس کا شرہ ابولہب کو یہ ملا کہ اس کی موت کے بعد اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا، تو اس نے اپنی انگلی اٹھا کر یہ کہا کہ تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد مجھے کچھ خیر (بھلائی) نہیں ملی، بجز اس کے کہ ”ثَوْبَیْہ“ کو آزاد کرنے کے سبب سے اس انگلی کے ذریعہ کچھ پانی پلا دیا جاتا ہوں۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب وامہاتکم اللاتى ارضعنکم، ۳/ ۴۳۲،

حدیث: ۵۱۰۱، شرح الزرقانی، ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الخ، ۱/ ۲۵۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## مادری زبان کی حفاظت کا انوکھا انداز

شرفائے عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لئے گرد و نواح دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے، دیہات کی صاف ستھری آب و ہوا میں بچوں کی تندرستی اور جسمانی صحت بھی اچھی ہو جاتی تھی اور وہ خالص اور فصیح عربی زبان بھی سیکھ جاتے تھے کیونکہ شہر کی زبان باہر کے آدمیوں کے میل جول سے خالص اور فصیح و بلیغ زبان نہیں رہا کرتی۔

## مُعْجَزَاتِ نَبَوِی

حضرت سیدنا حلیمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ میں ”بنی سعد“ کی عورتوں کے ہمراہ دُودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ کو چلی۔ اس سال عَرَب میں بہت سخت کال پڑا ہوا تھا، میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فقر و فاقہ کی وجہ سے میری چھاتیوں میں اتنا دُودھ نہ تھا جو اس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بھوک سے تڑپتا اور روتا بلبلاتا رہتا تھا اور ہم اس کی دلجوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مکہ مُکَرَّمہ کے سفر میں جس خچر پر میں سوار تھی وہ بھی اس قدر لاغر تھا کہ قافلہ والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہمراہی بھی اس سے تنگ آ چکے تھے۔ بڑی مُشکلوں سے یہ سفر طے ہوا (اور یہ قافلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلہ بنی سعد کی عورتوں نے دُودھ پلانے کے لیے گھر گھر جا کر بچوں کی تلاش شروع کر دی اور ان تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچہ مل گئے لیکن حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو دُودھ پلانے کیلئے کوئی بچہ نمل سکا تلاشِ بسیار کے بعد بالآخر) حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو گئی اور سرور کائنات صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی آغوش میں آ گئے۔ اپنے خیمہ میں لا کر جب دُودھ پلانے بیٹھیں تو بارانِ رحمت کی طرح بَرَکاتِ نَبُوَّت کا ظہور شروع ہو گیا، خُدا کی شان دیکھنے کہ

حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُبارک پستان میں اس قَدَر دُودھ اُترا کہ رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اور ان کے رضاعی بھائی نے بھی خُوب شکم سیر ہو کر دُودھ پیا اور دونوں آرام سے سو گئے، ادھر اُوٹنی کو دیکھا تو اس کے تھن دُودھ سے بھر گئے تھے۔ حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر نے اس کا دُودھ دوہا اور میاں بیوی دونوں نے خُوب سیر ہو کر دُودھ پیا اور دونوں شکم سیر ہو کر رات بھر سُکھ اور چین کی نیند سوئے۔

حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شوہر خُصُور رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بَرَکتیں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ حلیمہ! تم بڑا ہی مُبارک بچہ لائی ہو۔ حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا کہ واقعی مجھے بھی یہی اُمید ہے کہ یہ نہایت ہی بابرکت بچہ ہے اور خُدا کی رَحمت بن کر ہم کو ملا ہے اور مجھے یہی توقع ہے کہ اب ہمارا گھر خیر و بَرَکت سے بھر جائے گا۔

حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لے کر مکہ مُکَرَّمہ سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے تو میرا وہی خُجرا ب اس قَدَر تیز چلنے لگا کہ کسی کی سواری اس کی گرد کو نہیں پہنچتی تھی، قافلہ کی عورتیں حیران ہو کر مجھ سے کہنے لگیں کہ اے حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! کیا یہ وہی خُجرا ہے جس پر تم سوار ہو کر آئی تھیں یا کوئی دوسرا تیز رفتار خُجرا تم

نے خرید لیا ہے؟ الغرض ہم اپنے گھر پہنچے وہاں سخت قحط پڑا ہوا تھا تمام جانوروں کے تھن میں دودھ خشک ہو چکا تھا، لیکن میرے گھر میں قدم رکھتے ہی میری بکریوں کے تھن دودھ سے بھر گئے، اب روزانہ میری بکریاں جب چراگاہ سے گھر واپس آتیں تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے حالانکہ پوری بستی میں اور کسی کو اپنے جانوروں کا ایک قطرہ دودھ نہیں ملتا تھا میرے قبیلہ والوں نے اپنے چرواہوں سے کہا کہ تم لوگ بھی اپنے جانوروں کو اسی جگہ چراؤ جہاں حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جانور چرتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ اسی چراگاہ میں اپنے مویشی چرانے لگے جہاں میری بکریاں چرتی تھیں، مگر یہاں تو چراگاہ اور جنگل کا کوئی عمل دخل ہی نہیں تھا یہ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بَرَکاتِ نُبُوَّت کا فیض تھا جس کو میں اور میرے شوہر کے سوا میری قوم کا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا تھا۔

الغرض اسی طرح ہر دم ہر قدم پر ہم برابر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکتوں کا مشاہدہ کرتے رہے یہاں تک کہ دو سال پورے ہو گئے اور میں نے آپ کا دودھ چھڑا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تندرستی اور نشو و نما کا حال دوسرے بچوں سے اتنا اچھا تھا کہ دو سال میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب اچھے بڑے معلوم ہونے لگے، اب ہم دَشْتُوْر کے مطابق رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی والدہ کے پاس لائے اور انہوں نے حسبِ توفیق ہم کو انعام و اکرام سے نوازا۔

گو قاعدہ کے مطابق اب ہمیں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں تھا، مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَرَکاتِ نُبُوَّت کی وجہ سے ایک لمحہ کے لئے بھی ہم کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُدائی گوارا نہیں تھی۔ عجیب اتفاق کہ اس سال مکہ معظمہ میں وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس وبائی بیماری کا بہانہ کر کے حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو رضا مند کر لیا اور پھر ہم رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو واپس اپنے گھر لائے اور پھر ہمارا مکان رحمتوں اور بَرَکتوں کی کان بن گیا اور آپ ہمارے پاس نہایت خوش و خرم ہو کر رہنے لگے۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص ۷۳ تا ۷۷ ملقطاً)

## نور کا کھلونا

بچپن کے حالات کے بارے میں حضرت حلیمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گہوارہ یعنی جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف اُنکلی اُٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنکلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص ۸۱)

چاند جھک جاتا جدھر اُنکلی اُٹھاتے مہد میں

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا (حدائقِ بخشش، ص ۲۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## جامع معجزات سرکار کی ذات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا کلیم بنایا اور ایک ایسا عصا عطا فرمایا جس نے جادوگروں کے بڑے بڑے اثر و ہوں کو ختم کر دیا اور جب آپ نے اس مبارک عصا کو پتھر پر مارا تو اس سے پانی کے بارہ چشمے نکل پڑے، یونہی حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کیلئے لوہے کو نرم کر دیا، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے جن و انس، چرند و پرند اور ہوا کو مٹھ کر فرما دیا، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شیر خواری میں قوت گویائی عطا فرمائی اس کے علاوہ مردوں کو زندہ کرنے، برص والوں اور پیدائشی اندھوں کو شفا دینے کا معجزہ عطا فرمایا، الغرض مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مختلف معجزات عطا فرمائے اور سَیِّدُنا المرسلین، خاتم النبیین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تمام معجزات کا جامع بنا کر بھیجا جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

حُسنِ یوسف، دَمِ عیسیٰ، یَدِ یحٰیہا داری

آنچہ خُوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں تڑپنے والا دل اور آپ کے عشق میں رونے والی آنکھیں عطا فرما، ہمیں ساری زندگی اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری بے حساب بَخِشش و مَغْفرت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### چاند سے بھی زیادہ خوبرو

حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ اَنُوْر کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔“

(الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

ص ۲۴، حدیث: ۹)



## بیان نمبر 53

## صحابہ پر طعن، حضور کو نا پسند ہے

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قُدس سرُّہ النُّورانی سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ میں ابوعلی قحطان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ کی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کَرْخ کی جامع مسجد شَرِقیہ میں داخل ہوا، میں نے سَيِّدُ الْمُرْسَلِین، جنابِ رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا آپ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا تھا میں نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدْمَت میں سلام عرض کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ پر شب و روز اتنی اتنی مرتبہ دُرود و سلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے جوابِ سلام سے محروم فرما دیا؟ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم مجھ پر تو دُرود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر طَعْن و تشنیع کرتے ہو۔“ میں نے عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے دَسْتِ اَقْدَس پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔“ پھر سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہُ۔

(سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المراثی والحکایات ..... الخ،

اللطيفة الخامسة والعشرون بعد المائة، ص ۱۶۳)

بہرِ صدِّیق و عمر عثمان علی کیجئے رحمت اے نانائے حسین

سب صحابہ کا وسیلہ سدا کیجئے رحمت اے نانائے حسین (وسائل بخشش ص ۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## راہِ ہدایت کے درخشندہ ستارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمیں نبی کریم،

رَعُوْفٌ رَّحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰۃِ وَالتَّسْلِیْمِ سے محبت رکھتے ہوئے آپ کی ذاتِ

پاک پر دُرود شریف کی کثرت کے ساتھ ساتھ آپ کے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے

اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جنکے

بارے میں مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

فرمانِ عالیشان ہے: ”اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمُ اَقْتَدِیْتُمْ اِهْتَدِیْتُمْ یعنی میرے

اصحاب ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

(مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۴/۴، حدیث: ۶۰۱۷)

لہذا ہمیں بھی تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کرنی چاہئے ایسا نہ ہو

کسی ایک صحابی رسول سے تو بے پناہ عشق و محبت کا دم بھرتے نظر آئیں اور باقی

اصحاب رسول کے لئے دل میں عداوت بھری ہو اور یوں ہم اس بغض کے سبب اللہ

اور اسکے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لعنت کے مستحق قرار پا جائیں جیسا کہ

## لَعْنَتِ خُداوندی کا مُسْتَحِق

حضرت عُوَیْم بن سَاعِدہ رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ خوشبودار ہے: ”اِنَّ اللہَ اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے اصحاب کو پسند فرمایا، فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَءً وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا، پھر ان میں سے میرے وزیر، معاون اور رشتے دار بنائے، فَمِنْ سَبْہُمْ فَعَلِیْہِ لَعْنَةُ اللہِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، لَا یَقْبَلُ اللہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، روز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔“ (الصواعق المحرقة، ص ۴)

حضرت سَیِّدِنا عبد اللہ بن مُعْقِل رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حَبِیْبِ مُکْرَم، نَبِیِّ مُعْظَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعْظَم ہے: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو ”لَا تَتَّخِذُوْہُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِی“ میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بری باتوں کا) نشانہ مت بنانا ”فَمِنْ اَحَبِّہُمْ فَبِحَبِّیْ اَحَبِّہُمْ“ پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا، ”وَمَنْ اَبْغَضَہُمْ فَبِاَبْغَضِیْ اَبْغَضَہُمْ“ اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے (درحقیقت) مجھ سے بُغْض کی وجہ سے ایسا کیا، ”وَمَنْ اَذَاهُمْ فَقَدْ اَذَانِی“ اور جس

نے انہیں اُذِیت دی اس نے مجھے اُذِیت دی، وَمَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهَ اور جس نے مجھے اُذِیت دی اس نے اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ کو اُذِیت دی، وَمَنْ اَذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَّأْخُذَهُ“ اور جس نے اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی غنقریب اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اس کی پکڑ فرمائے گا۔“  
(مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۴/۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بغض رکھنے والے حکم حدیث اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی نعت کے خُتار ہیں اور جو ان سے مَحَبَّت رکھنے والے ہیں وہ نہ صرف اللّٰهَ اور اس کے رسول کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خوش بختوں کو بروز جزا احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہوگا۔ چنانچہ

## سرکارِ کرب پانے والا خوش نصیب

حضرت سَیِّدِنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نَحْیِ پاک، صاحبِ لَولَاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص میرے صحابہ، اَزْوَاج اور اہل بیت سے عَقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے انْقَالَ کرتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجہ میں ہوگا۔“ (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبہم

والاحسان الیہم ..... الخ، ۲۲/۱)

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار،

شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي

أَصْحَابِي فَقَدْ بَرَّيَ مِنَ النِّفَاقِ“ جس نے میرے اصحاب کے متعلق اچھی بات کہی تو وہ

نفاق سے بری ہو گیا، ”وَمَنْ أَسَاءَ الْقَوْلَ فِي أَصْحَابِي كَانَ مُخَالِفًا لِسُنَّتِي، جس نے

میرے اصحاب کے متعلق بری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، وَمَا وَاهُ النَّارُ

وَبُئْسَ الْمَصِيرُ، اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔“ (الریاض

النضرة، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحدیث علی حبہم والاحسان الیہم ..... الخ، ۲۲/۱)

## اللہ عزوجل کے دوست

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ

مدینہ، قرأ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ باقرینہ ہے: ”میرے

ان چاروں صحابہ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ) سے

مَحَبَّت کرنے والے اللہ عزوجل کے دوست ہیں اور ان سے بغض اور نفرت

کرنے والے اللہ عزوجل کے دشمن ہیں۔“

(الریاض النضرة، الباب الرابع فیما جاء مختصا بالاربعة الخلفاء، ۴۸/۱)

آل سے اصحاب سے قائم رہے

تا ابد نسبت اے نانائے حسین (وسائل بخشش، ص ۱۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## گستاخِ صحابہ کا عبرتناک انجام

حضرت سید ناخلف بن تمیم علیہ رحمۃ اللہ العظیم فرماتے ہیں: مجھے حضرت سیدنا ابو الحصیب بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عز و جل کے فضل و کرم سے کافی مالدار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں میسر تھیں اور میں اکثر ایران کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فلاں مسافر خانے میں ایک شخص مر گیا ہے، وہاں اس کا کوئی بھی وارث نہیں، اب اس کی لاش بے گور و گفن پڑی ہے۔ جب میں مسافر خانے پہنچا تو وہاں ایک شخص کو مردہ حالت میں پایا، میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ یہ شخص بہت عبادت گزار اور نیک تھا لیکن آج اسے گفن بھی میسر نہیں اور ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ اس کی تجہیز و تکفین کر سکیں۔ میں نے یہ سنا تو اجرت دے کر ایک شخص کو گفن لینے کے لئے اور ایک کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اینٹیں تیار کرنے لگے ابھی ہم لوگ انہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکا یک وہ مردہ اٹھ بیٹھا، اینٹیں اس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو دُور ہٹ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر بلایا اور اس سے پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا معاملہ ہے؟

وہ کہنے لگا بد قسمتی سے مجھے ایسے بُرے لوگوں کی صحبت ملی جو حضرت سیدِ ناصدِّیق اکبر و فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ ان کی صحبتِ بد کی وجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالیاں دیا کرتا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔

سیدنا ابوالحسب عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اللطیف فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ بات سن کر استغفار پڑھا اور کہا: اے بد بخت! پھر تو تجھے سخت سزا ملنی چاہئے۔ (پھر میں نے اس سے پوچھا:) تُو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہو گیا؟ ”تُو اُس نے جواب دیا: ”میرے نیک اعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔

پھر مجھ سے کہا گیا عنقریب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ تُو اپنے بد عقیدہ ساتھیوں کو اپنے دردناک انجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھتا ہے اس کا آخرت میں کیسا دردناک انجام ہوتا ہے، جب تُو ان کو اپنے بارے میں بتا دے گا تو پھر دوبارہ تجھے تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تاکہ میری اس حالت سے گستاخانِ صحابہ عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آ جائیں ورنہ جو

کوئی ان حضرات کی شان میں گستاخی کریگا اس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مُردہ حالت میں ہو گیا۔ اس کی یہ عبرتناک باتیں میرے علاوہ دُور کھڑے دیگر لوگوں نے بھی سُنیں، اتنے میں مزدور کفن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی ہرگز تَجْهِیز و تَكْفِین نہیں کروں گا جو شیخین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گستاخ ہو، تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔

اس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا بعد میں مجھے بتایا گیا کہ اس کے بد عقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غُسل و کفن دیا اور انہی چند لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا گوارا نہ کیا۔ (عیون الحکایت (مترجم)، ۱/۲۳۸)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے اَدَبوں سے

اور مجھ سے بھی سِرزدنہ کبھی بے اَدَبی ہو (وسائل بخشش، ص ۱۹۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْہُمُ الرِّضْوَانُ تُوُوہ نَفُوسِ قُدْسِیہ**

ہیں کہ انہیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت و مَعِیَّت کی بدولت ایسی عَظَمَت و شَرافت نصیب ہوئی جو کسی بھی غیر صحابی کو حاصل نہیں ان کے بلند و بالا

مَراتب کا اَندازہ اس بات سے لگائیے کہ کسی غیر صحابی کی بڑی سے بڑی نیکی ان



کی کسی چھوٹی سی نیکی کے برابر بھی ہر گز نہیں ہو سکتی، کیونکہ یہ طے شدہ امر ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو جو شرفِ صحابیت حاصل ہے اس کا مقابلہ غیر صحابی اُمّتی کو ملنے والی کوئی بھی فضیلت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ

سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ، یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرے تو بھی وہ ان (صحابہ) کے ایک یا نصف مُد (پیمانے) کو نہیں پہنچے گا۔“

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذاً خلیلاً،

حدیث: ۵۲۲/۲، ۳۶۷۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی سے محفوظ رکھ اور تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سچی محبت عطا فرما اور ہمیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کی آل و اصحاب پر دُرُودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِنْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## تین باتوں کی وصیت

حضرت علامہ یوسف بن اسمعیل نبھانی قدس سرہ النورانی نے سعَادَةُ الدَّارَيْنِ میں ایک روایت نقل کی کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (تین باتوں کی) وصیت فرمائی: ”أَنْ أُصَلِّيَهَا فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ يَعْنِي صَلَاةَ الضُّحَى“ کہ میں سفر و حضر میں نمازِ چاشت پڑھتا رہوں، وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ، اور سونے سے پہلے وتر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک پڑھ کر سویا کروں۔“ (سعَادَةُ الدَّارَيْنِ، الباب الثانی فیما ورد فی فضل الصلاة والتسليم..... الخ، حرف الهمزة، ص ۸۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) سفر و حضر میں نمازِ چاشت کی ادائیگی کرتے رہنا (۲) سونے سے پہلے وتر پڑھ کر سونا اور (۳) نبی پاک کی ذاتِ بابرکات پر دُرود شریف پڑھتے رہنا۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نقلی عبادات کی عادت

بناتے ہوئے حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں کثرت سے دُرود و سلام کے نذرانے بھی پیش کرتے رہا کریں۔

## نمازِ چاشت کی فضیلت و اہمیت

بیان کردہ روایت میں حُضُورِ عَلَیْہِ السَّلَام نے نمازِ چاشت پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے، نمازِ چاشت کے بارے میں صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ مُفْتِی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”نمازِ چاشت مُسْتَحَب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور اَفْضَل بارہ (رکعات) ہیں کہ حدیثِ (پاک) میں ہے (کہ) جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جَنَّت میں سونے کا محل بنائے گا۔“

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاة الضحی، ۱۷۲/۱، حدیث: ۴۷۲)

مزید فرماتے ہیں: ”اس کا وقت آفتاب بُلُغْد ہونے سے زَوَال یعنی

نِصْفُ النَّہَارِ شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔“

(بہار شریعت، ۱/۶۷۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ چاشت کی عادت اپنانے کے لئے شیخ**

**طریقۃ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل**

**کرتے رہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن دور میں**

آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا بہترین مجموعہ (اسلامی بھائیوں کے لئے) ”72 مدنی انعامات“ کی صورت میں عطا فرمایا جس میں ایک مدنی انعام یہ بھی ہے ”کیا آج آپ نے نماز تہجد، اشراق و چاشت اور ادائین ادا فرمائی؟“ لہذا اگر ہم فرائض و واجبات کی ادائیگی کرتے ہوئے نوافل کا بھی اہتمام کریں تو اس طرح بظاہر ایک مدنی انعام پر اور درحقیقت سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل ہو جائے گا۔

## نماز فجر کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد ذکر و دُرود میں مشغول رہیں کہ اس وقت ذکر و اذکار کی بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوالمہتممہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خَاتِمُ الْمُرْسَلِینَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِینَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اور اس کی بڑائی بیان کرنا اور اس کی حمد و ثنا کرنا اور تَسْبِیح و تَهْلِيل کرنا مجھے اولادِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دو یا دو سے زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔“ (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی

امامۃ الباہلی، ۲۸۱/۸، حدیث: ۲۲۲۵۶، ملقطاً)

اور جو نہی طلوع آفتاب ہو نماز چاشت کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو جائیں اور بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے ملنے والے انعام و اکرام کے حقدار بن جائیں۔ جیسا کہ

حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرّم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حَتَّى يُسَبِّحَ الصُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا، جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے پھر چاشت کی نماز پڑھے اور اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہے، عُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَيْدِ الْبَحْرِ، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔“ (مسند احمد، مسند المکین، حدیث معاذ بن انس

الجہنی، ۳۱۰/۵، حدیث: ۱۵۶۲۳)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کہ جو نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دُنیوی بات نہ کرے اور اللہ عزّوجلّ کا ذکر کرتا رہے پھر چاشت کی چار رکعتیں ادا کرے تو گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا کہ اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔“

(مسند ابی یعلیٰ، مسند عائشہ، ۹/۴، حدیث: ۴۳۸۸)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے نمازِ چاشت پڑھنے کی کیسی برکتیں ہیں کہ اللہ عزّوجلّ اس شخص کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف فرما دیتا ہے کہ گویا وہ آج ہی اپنی ماں کی کوکھ سے پیدا ہوا ہو۔ ایک اور حدیث پاک کے مفہوم

کے مطابق اللہ عزوجل نے انسانی جسم میں تین سوساٹھ جوڑ پیدا فرمائے ہیں اور ہر جوڑ کا صدقہ دینا ہم پر لازم ہے جس کا طریقہ حضور علیہ السلام نے ہمیں بیان فرمادیا۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔“

(مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرين وقصرها، باب استحباب صلوٰۃ الضحیٰ..... الخ، ص ۳۶۳، حدیث: ۸۲۰۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بہت سے لوگ بے روزگاری کا شکار

نظر آتے ہیں اور جو صاحبِ روزگار ہیں وہ تنگدستی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتوں میں گرفتار ہیں۔ اگر ہم نمازِ چاشت پڑھنے کی عادت بنالیں تو دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل ہمارے رزقِ حلال میں بھی بہت برکت ہوگی کیونکہ حُصولِ رزق اور تنگدستی کو دور کرنے کے لیے نمازِ چاشت پڑھنا بے حد

مُفید اور مُجرب ہے۔ چنانچہ

## تَنگدستی دُور کرنے کا نسخہ

مَشائِخِ کَرَامِ رَحْمَتُہُمُ اللہِ السَّلَام فرماتے ہیں، کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں مُفلسی اور چاشت کی نماز، (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی مُفلس نہ ہوگا)۔

اسی طرح حضرت سَیدِ نَاشِقِ بَلخی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہم کو پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں (اس میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں بَرَکتِ طَلَب کی تو وہ ہم کو نمازِ چاشت پڑھنے میں مُیسر آئی (یعنی اس کے ذریعے رِزق میں بَرَکت پائی)۔

(نزهة المجالس، باب فضل الصلوات لیلاً ونهاراً و متعلقاتها، ۱/ ۱۶۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خُصُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیدِ نَابُوذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دوسری وَصِیَّت یہ فرمائی کہ ”سو نے سے پہلے وتر پڑھ کر سویا کرو۔“

صَدْرُ الشَّرِیعِ، بَدْرُ الطَّرِیقَةِ مُفْتٰی مُحَمَّدِ اَمجد علی اعظمی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”وتر واجب ہے اگر سہوً یا قَصْدً اُنہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔“

(بہار شریعت، ۱/ ۶۵۳) مزید فرماتے ہیں: ”جو شخص جاگنے پر اِغْتِمَاد رکھتا ہو اس کو

آخر رات میں وتر پڑھنا مُسْتَحَب ہے، ورنہ سونے سے قبل (ہی) پڑھ لے۔“  
(بہار شریعت، ۱/۴۵۳)

وتر کو رات کے آخری حصے تک مؤخر کرنا بھی افضل ہے جیسا کہ  
حضرت سیدنا جابر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نادار، مدینے  
کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”جسے اندیشہ ہو  
کہ کچھلی رات میں نہ اُٹھے گا وہ (رات کے) اَوَّل (وقت) میں پڑھ لے اور جسے  
اُمید ہو کہ کچھلے (پہر) کو اُٹھے گا وہ کچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز  
مشہود ہے (یعنی اُس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔“ (مسلم

کتاب صلاة المسافرين، باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل، ص ۴۸، حدیث: ۷۵۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے**  
حضرت سیدنا ابو ذر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تیسری وصیت یہ فرمائی کہ ”سونے سے  
قبل مجھ پر دُرُود شریف پڑھتے رہنا“، ہمیں بھی چاہیے کہ سونے سے پہلے  
اُوراد و وظائف پڑھ کر اپنے دن کا اختتام ذکر و دُرُود پر کر لیا کریں کہ اس کی  
بڑی برکتیں ہیں۔ چنانچہ

**رات کو سوتے وقت کے اُوراد**

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰحَنَانِ



فرماتے ہیں: ”اگر سوتے وقت آیۃ الْکُرْسِی پڑھ لے تو رات بھر وہ مکان چوری، آگ اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا اور پڑھنے والا بد خوابی اور جَنّات کے خلل سے بچا رہے گا۔ ہر نماز کے بعد آیۃ الْکُرْسِی پڑھنے سے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ خاتمہ بالخیر ہوگا۔“ (اسلامی زندگی، ص ۱۳۰)

جو شخص سوتے وقت پانچواں کلمہ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ایک ایک دفعہ پڑھ کر سویا کرے تو اِنْ شَاءَ اللَّهُ ﷻ مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا مگر چاہئے یہ کہ اس کے بعد کوئی دُنیاوی بات نہ کرے اگر بات کرنی پڑ جائے تو دوبارہ اس کو پڑھ لے۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۳۰)

لہذا ہمیں چاہئے کہ اپنے معمولات سے فراغت کے بعد سونے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرود و سلام پڑھ کر سویا کریں اس کی بَرَکت سے نہ صرف سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوتی ہے بلکہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایسے خوش نصیب کو عِفاعت کی نوید بھی سناتے ہیں۔ چنانچہ

## شَفَاعَتِ کا مُژدہ مل گیا

حضرت سَیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہمارا

ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل اور فتنہ

و فساد پھیلانے میں مشہور تھا ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہے میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ برا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُنہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا دستِ مبارک اس کے ہاتھ میں کیوں دیا؟ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”مجھے اس کا علم ہے اور سنو! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جا رہا ہوں۔“ میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ اس مقام پر کس وسیلے سے پہنچا؟ فرمایا: ”مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی وجہ سے، بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار مرتبہ دُرود و سلام بھیجا کرتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا۔“

حضرت سیدنا عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَاجِدِ کا بیان ہے کہ جب صُبح کے وقت میں مسجد داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ میں اس وقت اپنے دوستوں کے سامنے جو کچھ اس کے مُتعلِقِ خَوَاب میں دیکھا تھا بیان کر رہا تھا، وہ سلام کر کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا: اے

عبد الواحد! میں آپ کے ہاتھ پر تائب ہونا چاہتا ہوں، مجھے رسول اللہ صَلَّی

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَالِہِ وَسَلَّم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ جب اس نے توبہ کر لی تو میں نے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تھے آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”میں اپنے رَبِّ کے ہاں تمہاری شفاعت کروں گا اس دُرود و سلام کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو۔“ لہٰذا حُضُوْر عَلَیْہِ السَّلَام نے سفارش کے بعد فرمایا: صبح سویرے عبد الواحد کے پاس جانا اور اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور اس پر مَضْبُوْطی سے قائم رہنا۔ (سعادة الدارين، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی والحکایات ..... الخ، اللطيفة التسعون، ص ۵۰ ملخصاً)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّ وَّجَلَّ! ہمیں نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے کی توفیق عطا فرما اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے آپ کی مَحَبَّت میں جُھوم جُھوم کر دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”ثَلَاثَةُ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، قِيَامَتِ كَرُوزِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخصِ خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔“ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) ”مَنْ فَرَجَ عَنْ مَكْرُوبٍ أُمَّتِي، وَهَشَنَ جَوْمِيرَ مَنْ هُوَ كَمَا هِيَ“ (۲) ”وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي، مِثْلَ سُنَّتِ مُحَمَّدٍ كَوْنَهُ زَيْدٌ أَوْ هَانِئًا“ (۳) ”وَمَنْ أَكْفَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، وَأَبْعَدَ شِرْفَةَ دُرِّيَّةٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ“ (۴) ”بِسْتَانَ الْوَاعظِينَ لِابْنِ الْجَوْزِيِّ، ص ۲۶۰، ۲۶۱) (البدور السافرة فی امور والاخرة للسيوطي، باب الاعمال الموجبة... الخ، ص ۱۳۱، حديث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اُھولِ بَرَکت، ترقیِ مَعْرِفَت اور بیٹھے بیٹھے

آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُرْبَت حاصل کرنے کیلئے دُرود و سلام

بہترین ذریعہ ہے، اگر کوئی خوش نصیب زندگی بھر اپنے محسن آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کے پھول نچھاور کرتا رہے تو روزِ قیامت اسے نہ

صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کا سایہ نصیب ہوگا بلکہ وہ مکی مدنی سرکار، شفیع روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا حقدار بھی بن جائے گا لہذا ہمیں بھی دن رات اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خُوب خُوب دُرود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہنا چاہیے کہ اس کے فضائل و ثمرات بے حساب ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں چند احادیثِ مبارکہ سنئے اور دُرودِ پاک کی عادت بنا لیجئے۔

## دن رات کے گناہوں کی معافی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔“ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء،

باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۲)

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے:

”مَنْ صَلَّی عَلَیْ فِی یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّةً صَافَحَتْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، جودن بھر میں مجھ پر پچاس مرتبہ دُرود پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲)

## غموں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ کیونکہ یہ مَصَائب و آلام کو دور کر دیتا، روزی میں بَرَکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔“

(بستان الواعظین وریاض السامعین، ص ۷۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود و سلام کی عادت بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیے کیونکہ اچھی صحبت کی بَرَکت سے ہمیں نہ صرف کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کا جُز بہ نصیب ہوگا بلکہ میٹھے میٹھے غمخوار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی سعادت بھی حاصل ہوگی کہا جاتا ہے کہ ”خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے“ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنے والا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اجل کو لبیک کہتا ہے کہ دیکھنے، سننے والا (اس پر رشک کرتا اور) جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سنئے اور جھوم اٹھئے۔

## وقتِ آخر اور اُراد کی تکرار

چکوال (پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: میرے تایا جان حاجی محمد نسیم عطاری جنہوں نے میری پرورش کی امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً) سے تو ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنی مُلازمت کے اختتام پر ملنے والی تمام رقم سفرِ حج و زیارتِ مدینہ میں خرچ کر دی۔ جب میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوا تو میرے سر پر سبز سبز عمامہ شریف دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور کہتے کہ آپ کو دیکھ کر تو مدینے کی یاد آ جاتی ہے۔ فیضانِ سنت کا درس سنتے تو بے اختیار رونے لگتے۔ انتقال سے ایک ہفتہ پہلے مسجد میں نمازیوں سے کہنے لگے کہ ”ہو سکتا ہے اگلے ہفتے ملاقات نہ ہو۔“ زندگی کے آخری تین دن میں نے انہیں تین وِرد

کثرت سے کرتے دیکھا (1) اِسْتِغْفَار (2) کلمہ شریف (3) اَلصَّلٰوۃ  
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ انہوں نے  
اپنی زندگی کی آخری رات مجھے جگایا اور کہا کہ وضو کر کے آؤ اور مجھے سورۃ یٰس  
سناؤ، میں نے حکم کی تعمیل کی، سورۃ یٰس سُن کر فرمانے لگے مجھے بہت سکون  
حاصل ہوا ہے۔ 17 رَمَہَانُ المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق نومبر 2005ء کو  
میں نے ایک جگہ کام سے جانا تھا۔ میں نے اجازت مانگی تو فرمانے لگے مت  
جاؤ شاید پھر واپس آنا پڑے، جب صبح ہوئی تو ان کی آنکھیں چھت پر ٹکی ہوئی  
تھیں اور پورا جسم یہاں تک کہ بستر بھی پسینے سے تر ہوتا تھا۔ پانچ منٹ تک ان پر  
بے ہوشی طاری رہی پھر ہوش میں آئے اور کہنے لگے: ”وقت بہت کم ہے۔“  
ہم نے سوچا کہ طبیعت زیادہ خراب ہے شاید اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں  
لہذا ہم انہیں فوراً اسپتال لے گئے، وہاں پہنچ کر انہوں نے اسپتال میں موجود  
لوگوں کو اکٹھا کر لیا اور انہیں کہا کہ تم بھی کلمہ پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ کچھ لوگوں  
نے مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ باباجی مرنے کا کہہ رہے ہیں لیکن لگتا نہیں کہ یہ  
مریں گے، اسکے بعد تاجا جان نے یہ الفاظ کہے ”یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر  
مدینے لے جا۔“ اور پھر کلمہ شریف اور دُرود و سلام پڑھتے ہوئے انہوں نے

اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کچھ دنوں بعد مجھ



گناہ گار و بدکار کو خواب میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، آپ کے ساتھ میں نے اپنے تایا جان کو بھی دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ حاجی مُشْتاق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَّاق بھی یہیں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**اچھی صحبت اپنا لیجئے**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج مُعاشرے کے ناگفتہ بہ حالات میں گناہوں کا زور دار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جا رہا ہے، ایسے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عَظْمٰی سے کم نہیں، اس سے ہر دم وابستہ رہئے **اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی** اس کی بَرَکت سے نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، دُرود و سلام کی عادت بنانے اور سُنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنے گا۔ یقیناً جو شخص اچھی صحبت کی بَرَکت سے ہُو ر جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا رہے اور اپنی ساری زندگی آپ کی سُنّتوں کی پیروی میں بسر کرتا رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب کو جَنّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ

**سُنّت پر عمل کا صلہ**

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، نوشہِ بزمِ جَنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کافر مانِ جنت نشان ہے: ”جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔“

(تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، انس بن مالک، ۳۴۳/۹)

یادر رکھئے! **هُوَ رَاقِدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** کی سیرتِ مبارکہ اور آپ کی سُنّتِ مقدّسہ کی اتباع اور پیروی ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے۔  
رَبُّ الْعِزَّتِ غَوَّجَلْ ارشاد فرماتا ہے:

**قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ** ترجمہ کنزالایمان: (اے رسول) فرما دیجئے کہ **فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ** اگر تم لوگ اللہ سے مَحَبّت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہوں **وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ** کو بخش دے گا اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم **وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ** (۳۱)

(پ ۳، ال عمران: ۳۱) فرمانے والا ہے۔

اسی لئے آسمانِ اُمّت کے چمکتے دکتے ستارے، ہدایت کے چاند تارے، رسول اللہ کے پیارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ آپ کی ہر ہر سُنّتِ کریمہ کی اتباع کو اپنی زندگی کے ہر دم قدم پر اپنے لئے لازِمُ الایمان اور واجبُ العمل سمجھتے تھے اور بال برابر بھی کبھی کسی معاملہ میں اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقَدَّس سُنّتوں سے انحراف یا ترک گوارا نہیں کرتے تھے۔

اسی عشقِ کامل کے طفیل صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دنیا میں اختیار و اقتدار

اور آخرت میں عزّت و وقار ملا۔ یہ انکے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل گھڑی اور کٹھن سے کٹھن وقت میں بھی انہیں اتباعِ رسول سے منہ پھیرنا گوارا نہ تھا۔ وہ ہر مرحلہ میں اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نقش پا ڈھونڈتے اور اسی کو مشعلِ راہ بنا کر جادہ پیارہتے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے

اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش، ص ۳۶۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو زندگی**

گزارنے کا طریقہ بتایا اور دو راستے دکھائے، ایک راستہ جَنّت کی طرف جاتا ہے اور دوسرے کی انتہا جہنّم ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں سیدھے راستے پر چلنے اور اچھے طریقے پر زندگی گزارنے کے لئے حُضُورِ نَبی کریم، رُؤفِّ رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا پابند بنایا اور حُضُورِ سرِایا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار کو بہترین نمونہ عمل بتایا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول  
اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

الہادی خزانۃ العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الہی کی مدد کرو اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔“

حضرت جنید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول ہے کہ کوئی شخص بھی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تک اس کی توفیق کے بغیر نہیں پہنچا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تک پہنچنے کا راستہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اقتدا و اتباع ہے۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُصُّو رَضَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع یقیناً ہماری زندگی کے ہر گوشے میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جہاں سُنَّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وہیں اس کے کثیر دُنیوی فوائد بھی ہیں۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سُنَّت ہے، مَنہ کا اگلا حصہ دھونا اور گھٹی بھی کر لینا چاہئے۔ چونکہ ہاتھوں سے جدا جدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مَس ہوتے ہیں لہذا ان پر میل کچیل اور کئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صفائی ہو جاتی اور اس سُنَّت کی بَرَکت کے سَبَب ہمیں کئی بیماریوں سے تحفُّظ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پُوںچھے جائیں کہ تو لیہ وغیرہ کے جراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔

## ڈرائیور کی پُر اسرار موت

کہا جاتا ہے کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر انہیں کچھ بھی نہ ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو انکشاف ہوا کہ پیسے کے نیچے ایک زہریلا سانپ گھلا گیا تھا جس کا زہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سبب کھانے کے ساتھ وہ زہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سبب بنا۔

اللہ کی رحمت سے سنت میں شرافت ہے

سرکار کی سنت میں ہم سب کی حفاظت ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں حضورِ جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام

پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور آپ کی سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## بیان نمبر 56

## بھولی ہوئی چیز یاد آ جائے گی

شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ”اِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلٰی تَذْكُرُوْہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ، جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود پاک پڑھو وہ چیز اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تمہیں یاد آ جائے گی۔“  
(جلاء الافہام، ص ۲۳۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود پاک ایسا بہترین وظیفہ ہے کہ اس کی برکت سے بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں۔ ہمیں بھی حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طیبہ پر زیادہ سے زیادہ دُرود پاک پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی کو نسیان (بھولنے) کا مرض ہوا بھی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُور ہو جائے گا۔ جیسا کہ

## حافظہ مضبوط کرنے والا دُرود

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419

صفحات پر مشتمل کتاب، ”مدنی پنج سورہ“ کے صفحہ 169 پر ہے: ”اگر کسی شخص

کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرود پاک کو کثرت سے پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ حافظ قوی ہو جائے گا۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝ النَّبِيِّ

اَلْكَامِلِ وَعَلٰی اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَآيَةَ لِّكَامِلِكَ وَعَدَدَ كَمَا لِهٖ

سُبْحَنَ اللہ ﷻ! دُرود پاک کی کس قدر برکتیں ہیں کہ اس سے حافظہ قوی ہونے کے ساتھ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ وہ اسلامی بھائی جو دینی یا دنیوی کسی بھی شے سے مُشکِل ہیں چاہے اُساتذہ ہوں یا طلباء اگر انہیں کمزوری حافظہ کی شکایت ہے تو وہ خلوص و مَحَبَّت کے ساتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے کو روز و شب کا وَظِیفَہ بنالیں اِنْ شَاءَ اللہ ﷻ ڈھیروں فوائد کے ساتھ ساتھ انکی یادداشت میں بھی اضافہ ہوگا۔

## قُوَّتِ حافظہ بڑھانے کے پانچ مدنی پھول

بلاشبہ اَسباق کو یاد کرنے میں حافظہ بُنیادی اہمیت رکھتا ہے بلکہ اس کی کمزوری کو علم کے لئے آفت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مشہور ہے ”اَفَّةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ“ یعنی بھول جانا علم کے لئے آفت ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی قُوَّتِ حافظہ

کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں درج ذیل امور پیش نظر رکھنا بے حد مفید ثابت ہوگا:

(۱) سب سے پہلے اللہ عزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے حافظے کی مضبوطی کے لئے دُعا کریں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ دُعا اس طرح بھی کی جاسکتی ہے:

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کرنے اور رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنے کے بعد یوں عرض کریں:) اے میرے مالک و مولا عزَّوَجَلَّ! تیرا عاجز بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے، یا اللہ عزَّوَجَلَّ! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! تو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرما دے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات دے دے۔

(۲) اگر ہو سکے تو ہر وقت با وضو رہنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ ہمیں سنت پر عمل کا ثواب ملے گا جبکہ دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ ہمیں خود اعتمادی کی دولت نصیب ہوگی اور احساسِ کمتری ہمیں چھوٹنے بھی نہ پائے گا جو کہ حافظے کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔

(۳) اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر وقت

پڑھتے رہنے کی بناء پر اتنے کمزور ہو جائیں کہ ادھر ذرا سی سُر دہوا چلی تو ادھر زُکام



اور بخار نے آن گھیرا اور نہ ہی اتنا وژن بڑھالیں کہ نیند اور سُستی سے دامن چھڑانا دُشوار ہو جائے۔ اس کے علاوہ کھانے پینے میں بھی احتیاط ضروری ہے کہ چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے دُور رہیں کہ یہ حافظے کو شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔ بلغم کے علاج کے لئے موسم کی مُناسبت سے روزانہ یا وقفے وقفے سے مٹھی بھر کشمش (سوغی) کھانا بے حد مُفید ہے جیسا کہ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”بلغم اور زکام کے علاج کے سلسلے میں جو فائدہ کشمش نے دیا کسی دوا نے بھی نہیں دیا۔“

(مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

(۴) فُضُول گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے زبان کا قُفْل مَدِیْنہ لگائیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ زبان جتنی کم استعمال ہوگی ذہن کی توانائی اتنی زیادہ محفوظ رہے گی اور یہ توانائی سبق یاد کرنے کے وقت ہمارے کام آئے گی۔

(۵) نگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے آنکھوں کا قُفْل

مَدِیْنہ لگائیں، غیر ضروری اور گناہوں بھرے خیالات سے بھی بچتے رہیے۔ اس کا بھی یہی فائدہ ہوگا کہ ہمارے ذہن کی توانائی محفوظ رہے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! قُوَّتِ حافظہ قائم رکھنے اور ذہنی سکون حاصل کرنے کی غرض سے مناسب مقدار میں کچھ گھنٹے کی نیند بھی انتہائی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پہلے پہل تو پڑھائی کے جوش میں نیند کو فراموش کر بیٹھیں لیکن چند دنوں کے بعد تھکاوٹ کا احساس آپ کے دل و دماغ کو ایسا گھیرے کہ تھوڑی سی دیر پڑھنے کے بعد ذہن پر غنودگی چھانے لگے اور آپ نیند کی آغوش میں جا پڑیں۔ نیند کے بعد مکمل طور پر تازہ دم ہونے کے لئے حُصُولِ ثواب کی نیت سے با وضو سونے کی عادت بنائیں اور سونے سے پہلے تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا (یعنی ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) پڑھ لیں۔

اگر آرام کرنے کے بعد بھی پڑھائی کے دوران نیند کا غلبہ ہونے کی شکایت ہو تو روزانہ لیموں ملے ایک گلاس پانی میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لینا بے حد مفید ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ خلافِ معمول نیند کا آنا جگر کی کمزوری پر دال (دلائل کرتا) ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیموں والے پانی میں شہد کا ایک چمچ نہار منہ استعمال کریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ: کیسٹ نمبر ۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## علم کو محفوظ رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علم دین کی بات سن کر اسے یاد رکھنے کا بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے لکھ کر دہرا لینے کے بعد وقتاً فوقتاً کسی دوسرے اسلامی بھائی کو زبانی سنا کر محفوظ ترین بنا لیجئے کہ ایک دوسرے کو سنا کر یاد کرنا صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سُنَّت بھی ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا اِلِس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”ہم لوگ رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات سنتے تھے۔ پھر جب مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجلس سے تشریف لے جاتے تو ہم آپس میں (آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبانِ اقدس سے نکلنے والے ارشادات کا) بالترتیب (باری باری) دُور کرتے۔ جب ہم وہاں سے اُٹھتے تو حدیثیں ہمیں اس طرح یاد ہوتیں کہ گویا ہمارے دلوں میں بودی گئی ہیں۔“ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی مدارسۃ العلم و مذاکرۃ، ۱/۳۹۷، حدیث: ۷۳۴، ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا مَعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ فرض نمازوں کے بعد مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر حدیثِ پاک کا مُذاکرہ کیا کرتے (یعنی ایک دوسرے کو سنایا کرتے) تھے۔

(مستدرک، کتاب العلم، ۱/۲۸۵، حدیث: ۳۲۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کمزوری حافظہ کا سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حافظے کی کمزوری کا ایک سبب ہماری گناہوں

بھری زندگی بھی ہے۔ کہا جاتا ہے ”النَّسِيَانُ مِنَ الْعِصْيَانِ“ یعنی نسیان عصیان کے باعث ہوا کرتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی گناہوں میں بسر کرتے رہے تو اس کی نحوست کی وجہ سے جہاں اللہ عزوجل کی ناراضی مول لینی پڑے گی وہیں کمزوری حافظہ کا نقصان بھی اٹھانا پڑے گا۔ لہذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے جلد ہی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کیجئے اور ذکر و درود کی کثرت سے رب کو راضی کر لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور کرم ہو جائے گا۔

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِی فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کرو گے تو اُمید ہے کہ عنقریب گناہوں پر اصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمْع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گناہوں کی وجہ سے جو قساوت قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمَبِیْن نے فرمایا ہے: ”بے شک گناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی

نصیحت و بیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔“ اے عزیز! کسی گناہ کو معمولی خیال نہ کرو اور کبیرہ

گناہوں پر اصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔  
(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۲۹)

میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں  
حقیقی توبہ کا کردے شرف عطا یارب! (وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجید دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ  
رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 605 پر ہمارے لئے نسیان سے محفوظ  
رہنے کا مجرب عمل ارشاد فرماتے ہیں: ”دفعِ نسیان (بھولنے کی بیماری سے نجات) کے  
لئے 17 بار سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہر شب سوتے وقت پڑھ کر سینہ پر دم کرنا اور صُبح 17 بار  
پانی پر دم کر کے قدرے پینا اور چینی کی رکابی (پلیٹ) پر یہ حروفِ اہ ظ م ف ش ذکر کر  
پلانا نافع (فائدہ مند) ہے۔ اور چالیس روز سفید چینی (کے برتن) پر مُشک و زعفران  
و گلاب سے لکھ کر آبِ تازہ سے محو (یعنی دھو) کر کے پیئیں۔ (پھر) تسمیہ (یعنی بِسْمِ اللہ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے) کے بعد فَسْهَلْ یَا لَہٰی کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهْلٌ  
یَا مُحَیِّ الدِّیْنِ اَجِبْ، یَا حَبْرَ اَنْبِیَآءٍ بِحَقِّ یَا بُدُوْح (پڑھیں)۔“

## حیرت انگیز قُوّتِ حافظہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ قُوّتِ حافظہ کو بڑھانے کا مذکورہ

طریقہ تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بطورِ خاص ہم عصیاں کے مریضوں

کے لئے تجویز فرمایا ہے کیونکہ خود اُن کی قُوّتِ حافظہ کا تو یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے عقلاً آپ کے حافظے کا لوہا مانتے تھے۔ چنانچہ

حضرت ابو حامد سید محمد محدث کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”تکمیلِ جواب کے لیے جُزئیّاتِ فقہ کی تلاشی میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کِ خِدْمَت میں غرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو (یادداشت کی بُیاد پر) اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ ”رَدُّ الْمُحْتَار“ جلد فُلاں کے فُلاں صفحہ پر فُلاں سطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیّہ موجود ہے۔ ”دُرِّ مُخْتَار“ کے فُلاں صفحہ پر فُلاں سطر میں عبارت یہ ہے۔ ”عالمگیری“ میں بقید جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ”ہندیہ“ میں ”غیریہ“ میں ”مبسوط“ میں ایک ایک کتابِ فقہ کی اصل عبارت مع صفحہ و سطر بتا دیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وہی صفحہ و سطر و عبارت پاتے جو زبَانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا تھا۔ اس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُدا ادا قُوّتِ حافظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔“

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۲۱/۱، ملخصاً)

## صرف ایک ماہ میں حفظِ قرآن

حضرت جناب سید ایوب علی صاحب رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیان ہے کہ

ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”بعض ناواقف حضرات

میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں۔“ سید ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دو شروع کر دیا جس کا وقت غالباً عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمایا۔“ ایک موقع پر فرمایا: ”بِحَمْدِ اللہ میں نے کلام پاک بالترتیب یکوشش یاد کر لیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔“

(حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸، ملقطاً و ملخصاً)

علم کا چشمہ ہوا ہے موجزن تحریر میں جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا  
حشر تک جاری رہے گا فیض مرشد آپ کا فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں خُصْرُ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر  
کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور دُرودِ پاک کی بَرَکت سے  
ہمیں قُوَّتِ حافظہ کی دولت سے مالا مال فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت

نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت ہے:  
 بے شک جو مجھ پر دُرود پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا  
 اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اسے کبھی عذاب میں  
 مبتلا نہیں فرمائے گا۔ (افضل الصلوٰۃ، ص ۱۹۷)

سرور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرود و سلام رہتا ہے  
 بری ہیں نارِ جہنم سے وہ خدا کی قسم! کہ جن کو ذکرِ محمد سے کام رہتا ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جو شخص نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوش نصیب پر رحمت کی  
 نظر فرماتا ہے اور اسے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے لہذا ہمیں بھی حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ  
 وَالسَّلَام پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھتے رہنا چاہیے کہ اس کی بَرَکت سے ہمیں  
 بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سیدنا ابن عربی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ”حضور

نبی رحمت، شفیع اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنے کا فائدہ



خود پڑھنے والے کو ہوتا ہے کیونکہ یہ بات اچھے عقیدے، خالص نیت، اظہارِ مَحَبَّت، ہمیشہ فرمانبردار رہنے اور سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے مُبارک کہ کو محترم جاننے پر رہنمائی کرتی ہے۔“ (المواہب اللدنیۃ، المقصد السابع،

الفصل الثانی فی حکم الصلاة علیہ والتسليم..... الخ، ۵۰۶/۲)

یاد رکھئے! جب بھی حضورِ جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنیں یا پڑھیں تو دُرود و سلام اکٹھے پڑھنا چاہئے کہ اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارشاد ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ (ترجمہ کنز الایمان : اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو) پر عمل بھی ہو جائے گا اور دُرودِ پاک کی برکات کے ساتھ ساتھ سلام بھیجنے کے فوائد و ثمرات بھی حاصل ہونگے۔ صرف دُرود یا صرف سلام پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام اس بات کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”دُرود و سلام کو ترک کرنا یا ان میں سے کسی ایک پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔“ بعض کے نزدیک یہاں مکروہ سے مراد خلافِ اُولیٰ (یعنی وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر) ہے جو کہ مکروہ نہیں۔ کیونکہ دُرود و سلام پڑھنا باعثِ اجر ہے اور دونوں کے ترک کرنے یا کسی ایک کے ترک کرنے سے حاصل ہونے والا اجر و ثواب نہیں ملتا اور یہ اُولیٰ و افضل شے کا ترک ہے۔ لہذا ہمیں اختلاف سے بچتے ہوئے دُرود اور سلام دونوں ہی

پڑھ لینے چاہئیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرود بھیجنے کے ضمن میں آپ کی آل و اصحاب پر بھی دُرود پاک پڑھ لینا چاہیے کہ غیر نبی پر بہ تبعیت دُرود پڑھنا بالاجماع (یعنی بالاتفاق) جائز ہے۔ اس بارے میں دارالافتاء اہلسنت کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

## غیر نبی پر دُرود بھیجنے سے متعلق فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ غیر نبی پر سلام پڑھنا کیسا ہے؟  
سائل محمد شوکت قادری عطاری (سرجانی ناون)

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**

**الْجَوَابُ بِعَوْنِ الرَّحْمٰنِ الْوَّهَّابِ اللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ**

اَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں کے علاوہ کسی اور کے نام کے ساتھ عَلَیْہِ السَّلَام اسْتِغْلَا لَآیَا اِبْتَدَا لکھنا یا بولنا شرعاً دُرست نہیں ہے۔ علما نے اسے اَنْبِیَاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ خاص لکھا ہے۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعِ بَدْرُ الطَّرِیْقَةِ مُفْتِی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں: ”کسی کے

نام کے ساتھ عَلَیْہِ السَّلَام کہنا، یہ انبیاء و ملائکہ عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ خاص ہے۔ مثلاً موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، جبریل عَلَیْہِ السَّلَام۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔“

(بہار شریعت، ۳/ص ۴۶۵)

الْبَیِّنَةُ انْ كِي تَبَعِيَّتٍ مِيں غِيْر نَبِيْ پَر دُرُوْد و سَلَام بھيْجا گيا ہو تو اس كے جازز ہونے ميں كوئی شك نہيں۔ چُنا چہ فقيہ مِلّت حضرت علاّمہ مولانا مُفتي جلال الدّٰين اَمجدى عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہيں: ”يہ مسئلہ مختلف فيہ ہے جمہور علماء كا مَذْهَب يہ كہ اسْتِقْلَالًا و ابتداء نہيں جازز اور اتباعا جازز ہے يعنى امام حسين عَلَیْہِ السَّلَام کہنا جازز نہيں ہے اور امام حسين عَلٰی نَبينا وَعَلَیْہِ السَّلَام جازز ہے۔“

(فتاویٰ فيض الرسول، ۱/۲۶۷)

حضرت علامہ محدث بدر الدّٰين عيني رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہيں: ”وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَاصْحَابُهُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَالْأَكْثَرُونَ إِنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَى غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اسْتِقْلَالًا، فَلَا يُقَالُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَوْ عَلَى آلِ عُمَرَ أَوْ غَيْرِهِمَا وَلَكِنْ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ تَبَعًا“

(عمدة القارى، كتاب الزكاة، باب صلاة الامام ودعاؤه لصاحب الصدقة وقوله، ۵۵۶/۱)

مشہور شافعی بزرگ حضرت امام محی الدّٰين نووى عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے

ہيں: ”لَا يُصَلِّ عَلَى غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا تَبَعًا لِأَنَّ الصَّلَاةَ فِي لِسَانِ

السَّلَفِ مَخْصُوصَةً بِالْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ كَمَا أَنَّ قَوْلَنَا  
 ”عَزَّ وَجَلَّ“ مَخْصُوصٌ بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فَكَمَا لَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ  
 عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ عَزِيزًا جَلِيلًا لَا يُقَالُ أَبُو بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَإِنْ صَحَّ الْمَعْنَى (إِلَى أَنْ قَالَ) وَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يُجْعَلَ غَيْرُ  
 الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا لَهُمْ فِي ذَلِكَ فَيُقَالُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
 مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاتَّبَاعِهِ لِأَنَّ السَّلَفَ لَمْ يَنْعُوا مِنْهُ وَقَدْ أَمَرْنَا  
 بِهِ فِي التَّشْهَدِ وَغَيْرِهِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوِينِيُّ مِنْ أَكْبَرِ أَصْحَابِنَا  
 السَّلَامُ فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ وَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
 قَرَنَ بَيْنَهُمَا وَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَائِبٌ وَلَا يُقَالُ قَالَ فُلَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(شرح مسلم للنووی، باب الدعاء لمن اتی بصدقته، ۱۸۵/۴، الجزء السابع)

ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ، ان کے اصحاب، امام مالک،  
 امام شافعی اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ غیر نبی پر استقلالاً لا صلاۃ نہیں پڑھی جائے گی، البتہ  
 تبعاً پڑھی جاسکتی ہے۔ یعنی یوں نہیں کہا جائے گا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الْبَتَّةَ یوں  
 کہا جاسکتا ہے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ۔ اس کے جو ازاور عدم  
 بوازی کی دلیل سلف صالحین کا عمل ہے، اور بوازی بالشیع کی دلیل تشہد وغیرہ دیگر مقامات  
 بھی ہیں جہاں بالشیع پڑھنے کا حکم ہے۔ امام الحرمین حضرت امام جوینی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

عَلَيْهِ نے فرمایا کہ سلام بھی اس حکم میں صَلَاة کے معنی میں ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجید دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: صَلَوة و سلام بِالْاِسْتِقْلَالِ اَنْبیاء و ملائکہ عَلَیْہُمُ الصَّلَوةُ وَ السَّلَام کے سوا کسی کے لئے روا نہیں، ہاں بہ تَبَعِیَّتِ جَائِز جیسے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے لئے رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہا جائے، اولیائے و علماء کو رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہُمْ یَا قَدْ سَتِ اسْرَارُہُمْ اور اگر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کہے جب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۳۹۰/۲۳)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّ

## الجواب صحیح

عبده المذنب ابو الحسن فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

کتبہ

محمد حسان رضا العطاری المدنی

20 محرم الحرام 1432ھ 27 دسمبر 2010ء

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دُرود شریف پڑھنا ایک عظیم عبادت ہے۔

بُزرگانِ دین نے اس کو پڑھنے کی جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ کریم و رحیم، شفیق و عظیم ہیں آپ کے مومنوں پر سب سے زیادہ احسانات ہیں اس لیے محسنِ اعظم کے احسان کے شکر یہ میں ہم پر دُرود پڑھنا مُقرر کیا گیا ہے۔ اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ بکثرت دُرود پاک پڑھا کریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و سلامتی ہمارا مُقدّر بنے گی۔ جیسا کہ

## رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا سلام

سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”جبریل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّت تم پر ایک بار دُرود بھیجے، میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں گا۔“

(مشکاۃ، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی وفضلها، ۱/۱۸۹، حدیث: ۹۲۸)

مفسرِ شہیر حکیمِ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان

فرماتے ہیں: ”رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ) کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعہ ملائکہ اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مُصیبتوں سے سلامت رکھنا۔“ (مراۃ، ۱۰۲/۲)

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر سلام بھیجنا دیگر احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خاتمُ الْمُرْسَلِينَ ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوئے: ”یا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! یہ خدیجہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں اُن کے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا اور میرا سلام کہئے۔“ (بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی خدیجۃ وفضلہا، ۵۶۵/۲، حدیث: ۳۸۲۰)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوشِ نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّتِ نشان ہے: ”جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدْرۃ الْمُنْتَهٰی میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (عَلِیْہِ السَّلَام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دُفن

کی جگہ پر، ایک طو رِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیت المقدس پر نصب کرتے ہیں، پھر وہ ہر مومن اور مومنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں کہتے ہیں: ”اے مومن مرد اور عورت! اللہ عزَّوَجَلَّ تمہیں سلام بھیجتا ہے۔“

(تفسیر قرطبی، پ ۳۰، القدر، تحت الآیة: ۵، ۱۰، ۹۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت اور اس کی سلامتی پانے کے لئے دُرودِ پاک ایک بہترین وظیفہ ہے اس کی برکتیں دُنیا میں تو حاصل ہوتی رہتی ہیں مرنے کے بعد بھی یہ ہمارے لئے ذریعہ نجات بن سکتا ہے، جیسا کہ

**کثرتِ دُرود نے ہلاکت سے بچالیا**

حضرت سیدنا شیخ حسین بن احمد کواثرِ بطامی قُصِدَس سِرُّہ النُّورانی نے فرمایا: میں نے اللہ عزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی: ”یا اللہ عزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابوصالح مؤدِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔“ چنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں انھیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: ”اے ابوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔“ تو فرمایا: ”اے ابوصالح! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔“

(152 رحمت بھری حکایات)



مشکلیں ان کی حل ہوئیں قسمتیں ان کی کھل گئیں

ورد جنہوں نے کر لیا صلّٰی علیٰ محمد

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزّوجلّ! ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اسے ہمارے لئے

نجات کا ضامن بنا۔

اٰمِنْ بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### پریشانی دور کرنے کا وظیفہ

حضرت سیدنا ابوذر ذاء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جس نے صبح

وشام سات سات مرتبہ پڑھا حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اسی

پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔) اللہ عزّوجلّ اس کی تمام حقیقی اور

خیالی پریشانیوں میں کفایت کریگا۔“ (ابو داؤد، ۴/۱۶۱، حدیث: ۵۰۸۱)

## بیان نمبر 58

## حُضُورِ ہمارے نام جانتے ہیں

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عَظَمَتِ نشان ہے: ”اِنَّکُمْ تُعَرِّضُوْنَ عَلٰی بِاسْمَائِکُمْ وَسِیْمَائِکُمْ یعنی بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلٰی، لہذا مجھ پر احسن (یعنی نوبہ صورت) اَلْفَاظ میں دُرود و پاک پڑھو۔“

(مصنف عبدالرزاق، باب الصلاة على النبي، ۱۴۰/۲، حدیث: ۳۱۱۶)

يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَيِّدُ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی حُضُورِ جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پر دُرود و پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَظَمَتِ

و توقیر میں اچھے اچھے اَلْقَاب و اَلْفَاظ کے ساتھ جھوم جھوم کر دُرود

پاک پڑھنا چاہیے۔ اب وہ اَلْفَاظ چاہے احادیثِ مبارکہ میں مذکور ہوں یا نہ

ہوں اگر ایسے اَلْفَاظ کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنے سے حُضُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاللّٰہِ وَسَلَّمَ کی عظمت و رفعت میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ بہتر اور افضل عمل ہے جیسا کہ علامہ محمد مہدی فاسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکافی ”مَطَالَعُ الْمَسَرَّاتِ شَرْح دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ“ میں فرماتے ہیں: ”دُرود شریف میں لفظ سَیِّدُنا مولانا وغیرہ اَلْفَاظِ تَعْظِیْم و توقیر کا لانا جائز اور بہتر ہے، نماز کے اندر اور باہر ہر جگہ اس کا استعمال کیا جائے۔ اَلْبتَّہ قرآن پاک کی آیت یا کسی روایت میں جس طرح واقع ہے اسی طرح پڑھا جائے۔“ (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، ص ۳۳۲)

## ایک وَسُوسہ اور اس کا جواب

اس گُفْتُو کو سُن کر کسی اسلامی بھائی کے ذہن میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ جو اَلْفَاظِ اَحَادِیثِ مُبَارکہ میں وارد ہوئے ہیں انہیں اَلْفَاظِ سے دُرود پاک پڑھنا چاہیے کہ یہ افضل ہے جبکہ غیر ماثور دُرود پاک (یعنی دُرود پاک کے وہ صیغے جو اَحَادِیثِ کَرِیْمہ میں مذکور نہیں ہیں ان کا) پڑھنا یا کچھ اَلْفَاظِ کا اضافہ کرنا دُرست نہیں۔

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل یَہُیانی قُدَسَ سِرُّہُ النُّورانی اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں: ”بَلَا شُبَّہ دُرود و سلام کے وہ اَلْفَاظِ جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہیں وہی دوسرے دُرودوں سے افضل ہیں، لیکن وہ دُرود شریف جو بعض صحابہ کرام یا بعد کے اولیاء عارفین یا علماء عالمین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول ہیں اور ان میں کچھ زائد اَلْفَاظِ بھی ہیں، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ سے منقول نہیں۔ تو ان (صیغوں) میں زیادہ تعظیم و تعریف و توقیر پائی جاتی ہے اور کثیر اوصاف حمیدہ پائے جاتے ہیں جو حُضُورِ عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام سے منقول دُرود میں موجود نہیں، کیونکہ حُضُورِ عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام نے تواضع کی بنا پر ان کلمات میں اپنے اوصاف جمیلہ ذکر نہیں فرمائے۔“

(سعادة الدارين، الباب الثامن فی کیفیات الصلاة علی النبی ..... الخ، ص ۳۴۶)

لہذا ہم پر حُضُورِ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم فرض ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو حُضُورِ عَلَیْهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کی تعظیم کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ

بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ

بَعْضًا (پ ۱۸، النور: ۶۳) دوسرے کو پکارتا ہے۔

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ

اللہِ الْہَادِیْ خزانِ العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”مفسرین

نے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا

کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم

آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللہِ یَا رَسُوْلَ اللہِ یَا حَبِیْبَ

اللہ کہہ کر (ندا کرے)۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حکم قرآنی پر عمل کرتے ہوئے جس قدر ہو سکے تعظیم و توقیر والے الفاظ کیساتھ احسن انداز میں دُرود و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہنا چاہیے کہ اس کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔ چنانچہ

سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ میں ہے۔ عُلَمَاءُ وَاُولِيَاءُ كِرَامٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ سے

منقول الفاظ سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و شریف پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُرود پاک پڑھنے والے کو حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی تعریف و ثنا سے خوشی حاصل ہوتی ہے، سرکار کے اوصافِ جلیلہ کا ذکر اور نئے نئے اُسلوب سامنے آتے رہتے ہیں جن سے طبیعت اُکتاتی نہیں اور یہ چیز اس (پڑھنے والے) کے لیے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر زیادہ دُرود و شریف پڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے، تو صیف و ثنا زیادہ ہوتی ہے زیادہ تکرار کی وجہ سے نئے نئے مفہوم ذہن نشین ہوتے رہتے ہیں، جس سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت و شوق میں اضافہ ہوتا ہے بُرُگانِ دین فرماتے ہیں: ”(غیر ماثور) الفاظ میں سے اکثر وہ ہیں جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں بتائے اور بعض بُرگوں نے یہ کلمات نیند کے دوران حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے روایت کیے اور حق بات یہ ہے کہ جس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو (خواب) میں

دیکھا گویا اس نے بیداری میں دیکھا اور بسا اوقات بعض کلمات کے متعلق

بُزرگانِ دین نے ثواب کی جو مقدار بیان کی ہے (کہ یہ دُرود پاک پڑھنے سے) ایک ہزار یا دس ہزار یا ایک لاکھ (دُرود پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے) اسے انہوں نے حضور عَلَیْہِ السَّلَام سے بحالتِ خواب یا بیداری میں بھی بیان کیا ہے اور بسا اوقات دوسرے ذرائع سے انہوں نے اس کی اطلاع پائی۔ جیسا کہ

## دس ہزار دُرود پاک کا ثواب

حضرت شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی قُدس سرُّہ النُّور انسی نے کتاب الطبقات الوسطیٰ میں اپنے شیخ نور الدین کے بارے میں لکھا ہے کہ میں نے انہیں وفات کے ساٹھ دن بعد خواب میں دیکھا، مجھے فرماتے ہیں کہ ”مجھے شیخ سیدی عبد اللہ عبدوسی کا مرتب کیا ہوا دُرود بتاؤ، کیونکہ آخرت میں، میں نے اس ایک کا اجر دوسرے دس ہزار (دُرودوں) کے برابر پایا ہے اور دُنیا میں مجھ سے یہ رہ گیا ہے، میں سمجھ گیا کہ شیخ مجھے وہ دُرود پڑھنے کی تعلیم دے رہے ہیں جو وہ خود نہیں پڑھ سکے۔ سیدی عبد اللہ عبدوسی کا دُرود شریف یہ ہے: ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَاَنْمِیْ بَرَکَاتِکَ سَرْمَدًا۔“

(سعادة الدارين، الباب الثامن فی کیفیات الصلاة علی النبی ..... الخ، ص ۳۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُرود و سلام میں تعظیم والے کلمات اور بہتر

الفاظ استعمال کرنا چاہئیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّكُمْ، یعنی جب تم دُرود پڑھو تو اپنے نبی پر اچھا دُرود پڑھو۔“ اچھے کلمات میں سے ایک لفظ ”سیدنا“ بھی ہے۔ دُرود پاک میں ”سیدنا“ کا اضافہ کرنے کے بارے میں بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ التَّيِّبِينَ کے اقوالِ مُلاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ

امام ابن حجر رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک دُرود میں نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کا اسم گرامی جب تَشْہُد میں آئے یا کسی اور موقع پر آئے تو اس سے پہلے لفظ ”سیدنا“ زائد کرنا مُسْتَحَب ہے۔

اسی طرح شیخ عزیز الدین بن عبدالسلام تَشْہُد میں اسمِ محمد سے پہلے لفظ ”سیدنا“ لانے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”أَفْضَلُ يَأْتِيهِ بَاتٍ هِيَ أَنَّ أَمْرَ كِتَابِہِ كِي جَائِ (یعنی جس طرح تَشْہُد پڑھنے کا حکم ہوا اسی طرح بغیر سیدنا کے پڑھا جائے) یا پھر آدب کی راہ اختیار کر لی جائے (کیونکہ سیدنا کہنے میں تَعْظِيم کا پہلو پایا جاتا ہے)، دوسری صورت کو اختیار کرنا (آدب کی راہ اختیار کرنا) مُسْتَحَب ہے۔“

شیخ العیاشی رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے دُرود شریف میں لفظ سیدنا کا اضافہ کرنے کے مُتعلّق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: ”یہ تو عبادت ہے،

کیونکہ دُرود شریف پڑھنے والے کی نیت بھی تو آپ کی تعظیم و تکریم ہی کی ہوتی ہے، جب حقیقت یہ ہے تو لفظ ”سیدنا“ کو ترک کرنے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ یہ تو عین تعظیم ہے۔

(سعادة الدارين، المسئلة الثانية في زيادة لفظ سيدنا..... الخ، ص ۳۸)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی حضور نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

تعظیم کی نیت سے بہترین القاب و الفاظ کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی ذاتِ بابرکات پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتے رہنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دُرودِ پاک کی عادت بنانے کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستگی بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سُنتوں بھری ایسی تحریک ہے جو نہ صرف بھر بھر کر

دُرود و سلام کے جام پلاتی ہے بلکہ اسکی برکت سے بے شمار عاشقانِ رسول

دیدارِ مصطفیٰ سے فیضیاب بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ایک مدنی

بھائی نے اور خوشی سے سر دھننے۔

## قِسْمَت اَنگِرائی لیکر جاگ اٹھی

باندھرہ (بمبئی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ ہے

کہ 2000ء میں علاقے کے اندر ہونے والے چوک درس میں ایک دن مجھے



شرکت کی سعادت ملی، دَرس کے بعد ملاقات کرتے ہوئے ایک اسلامی بھائی نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں اجتماع میں حاضر ہوا، وہاں مُبلّغِ دعوتِ اسلامی دُرودِ پاک کی فضیلت بیان فرما رہے تھے اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ روزانہ 313 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنے کا معمول بنا لیا۔ چند ہی دنوں بعد ایک رات جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: ”قُلاں جگہ پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔“ یہ سُن کر میں عالمِ دیوانگی میں زیارت کی مِیّت سے دوڑا تو آگے لوگوں کا ایک ہُجوم تھا، سیدھے ہاتھ کی طرف واقع ایک گھر سے نور نکل رہا تھا، میں اُس میں داخل ہو گیا وہاں دیکھا کہ امیرُ الْمُؤْمِنِینِ حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم تشریف فرما ہیں، میں نے ان سے عرض کی: ”سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہاں تشریف فرما ہیں؟“ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے مجھے اندر جانے کا اشارہ فرمایا، میں مزید اندر کی طرف گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رسولوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک بلند جگہ جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا، جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب ارشاد فرمایا اور مجھ سے

مصافحہ کیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ مبارک گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ انور سے جو نور نکل رہا تھا وہ پورے گھر کو روشن کر رہا تھا۔ سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس وقت سے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوں اور اس کے مَدَنی ماحول کی برکتیں لوٹ رہا ہوں۔

ایسی قسمت کھلے، دیکھنے کو ملے جلوہ مصطفیٰ، قافلے میں چلو  
شوق حج کا ہے گر، اور آقا کا در تم کو ہے دیکھنا، قافلے میں چلو  
سبز گنبد کا نور، دیکھنے کا سُرو پاؤ گے آؤ نا، قافلے میں چلو

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں تاقیام قیامت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رکھ اور اپنے دینِ متین کی اشاعت و تبلیغ کی خاطر مَدَنی قافلوں میں سفر کی توفیق نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

### فرمانِ مصطفیٰ

جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تھوڑے رزق پر راضی ہوگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ۲۵۸/۲، حدیث: ۵۲۶۳)

## حضرت خضر علیہ السلام کی پسندیدہ مجلس

حضرت سیدنا ابوالحسنؑ نہا وندی زاہد رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

”ایک شخص حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے ملا اور کہا کہ سب سے افضل عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنا ہے۔“ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا: ”افضل ترین دُرود وہ ہوتا ہے جو حدیث کے نشر و املا کے وقت پڑھا جاتا ہے کیونکہ اس وقت زبان سے پڑھا جاتا ہے اور کتابوں میں لکھا جاتا ہے۔ اس میں انتہائی رَغْبَت ہوتی اور بَیْہُت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ جب علمائے حدیث جمع ہوتے ہیں تو میں بھی ان کی مجلس میں موجود ہوتا ہوں۔“

(القول البدیع، الباب الخامس فی اوقات مخصوصة، ص ۵۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو احادیث مبارکہ کے درمیان پڑھا جانے والا دُرود پاک کس قدر پسند ہے کہ آپ علیہ السلام نہ صرف اس وقت دُرود پاک پڑھنے کو سب سے افضل قرار دیتے بلکہ محدثین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام کی مجلس

میں بنفسِ نفیس شرکت بھی فرماتے ہیں۔

## مُحَدِّثِینِ کِرام کا معمول

سُبْحَنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مُحَدِّثِینِ کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی کتنی پیاری عادت تھی کہ جب بھی احادیثِ مبارکہ لکھتے یا لوگوں کو درسِ حدیث دیتے اور نعتِ مَکَرَّم، نُورِ جُسمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ مُعَظَّم آجاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر دُرودِ پاک کے پُھول نچھاور کرتے۔

حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل بیہانی قَدِسَ سِرُّہُ النُّورانی سَعَادَةُ الدَّارِینِ میں دُرودِ پاک پڑھنے کے مختلف مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حدیثِ مبارکہ پڑھتے وقت بھی دُرود و سلام پڑھنا چاہیے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُرْ رِگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِین** حدیث شریف پڑھنے کے دوران دُرودِ پاک پڑھنے کو عظیم سعادت سمجھتے تھے۔ چنانچہ امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف خطیب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ہم سے ابونعیم (محدث کبیر) نے فرمایا: ”(احادیث بیان کرتے وقت دُرودِ پاک پڑھنا) وہ عظیم شرف ہے جو صرف حدیث کے راویوں کو ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ حدیث شریف لکھتے اور بیان کرتے وقت جتنا دُرود و سلام اس گروہ کو پڑھنے کا موقع ملتا ہے کسی دوسرے کو نہیں ملتا۔“

حضرت سید ناسفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”مُحَمَّدٌ ثَوْرٌ“

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھنے سے (بالفرض) کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو یہی اس کے لئے کافی ہے کہ جب تک کتاب میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسم مبارک باقی رہے گا اس پر (یعنی مُحَمَّدٌ ثَوْرٌ) رحمتوں کا نُوْل ہوتا رہے گا۔“

یہ بھی کہا گیا ہے کہ محدثین کے لیے عظیم بشارت ہے (کہ یہ حضرات روزِ قیامت حُضُور کے زیادہ قریب ہونگے) کیونکہ وہ قَوْلًا وَفِعْلًا، رات دن (احادیثِ مبارکہ) پڑھتے اور لکھتے وقت نبی کریم، رَعُوْهُ رَحِمَ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ وَالتَّسْلِیْمِ پر دُرُود و سلام بھیجتے ہیں، پس یہ حضرات سب لوگوں سے بڑھ کر دُرُود و سلام بھیجنے والے ہوئے اسی لیے تمام علما میں سے صرف ان حضرات کو اس مَدْح و مُنْقِبَت کا مُسْتَحَقُّ ٹھہرایا گیا ہے۔

اسی طرح ابو الیمن بن عسا کرنے فرمایا: ”مُحَمَّدٌ ثَوْرٌ“ اللّٰہُ تَعَالٰی اس بشارت پر لائقِ تَهْنِیَّت و تَبْرِیْک ہیں، بے شک اللّٰہُ تَعَالٰی نے ان پر یہ عَظِیْم احسان فرما کر اپنی نِعْمَت تمام فرمادی کہ یہی لوگ بروزِ قیامت اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ رسولِ پاک عَلَیْہِ السَّلَام کے قریب تر اور سرکاری شَفَاعَت و وسیلہ کے مُسْتَحَق ہوں گے کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کا ذکر لکھتے ہیں اور اہم اوقات میں اپنی مجالس میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرتے

رہتے ہیں اور اپنی دَرس و تدریس کی محفلوں میں دُرود و سلام کے پُھول نچھاور کرتے رہتے ہیں، پس سرکار کی مدح و ثنائان لوگوں کا شعار و آئین ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بِاعْظَمَتِ آثارِ حَسَنہ (یعنی احادیثِ کریمہ) کو خُوبصورت پیرائے میں شائع کرنا ہی ان کا طَرزِہٴ اِستِیاز ہے، مزید برآں احادیث، نُصوص اور آثار جو عقل و خرد کی شبِ تاریک میں سورج بن کر چمکتے ہیں، (ان) کے حقیقی واقف کار بھی یہی لوگ ہوتے ہیں اور اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ یہ لوگ فرقہ ناجیہ (نجات پانے والے گروہ) میں سے ہوں گے۔“

ابو عُرْوہؓ و بہ الحُرانی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا معمول تھا کہ آپ کے سامنے جب کوئی احادیث پڑھتا تو آپ دُرود و سلام پڑھے بغیر نہ رہتے اور خُوب ظاہر کر کے پڑھتے اور کہا کرتے کہ حدیث شریف پڑھنے کی ایک بَرَکت یہ ہے کہ دُنیا میں کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی سعادت ملتی ہے اور آخرت میں اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ جَنَّت کی نعمتیں ملیں گی۔

(سعادة الدارين، الباب الخامس فی المواطن التي تشرع فيها الصلاة..... الخ، ص ۱۹۷)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے مُحَدِّثِینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو شاہ**

**خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر مَحَبَّت تھی کہ جب بھی**

**آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سنتے تو عَشْق و مَحَبَّت میں آپ**

کی ذاتِ طیبہ پر درود و سلام پڑھا کرتے، ایسے خوش نصیبوں کو اللہ عز و جل کی رضا و خوشنودی حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے سلام بھی موصول ہوتا ہے۔ جیسا کہ

## سرکار کا سلام

حضرت سیدنا یحییٰ کزمانی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضرت سیدنا ابوعلی بن شاذان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان آیا، اس کو ہم میں سے کوئی نہیں جانتا تھا، اس نے سلام کیا اور پوچھا: ”آپ میں سے ابوعلی بن شاذان (عَلِیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن) کون ہیں؟“ ہم نے آپ کی طرف اشارہ کیا، اس نوجوان نے کہا: ”اے شیخ (رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) میں خواب میں سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدار سے مُشْرِف ہوا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم فرمایا کہ علی بن شاذان (عَلِیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن) کے مُتَعَلِّق معلومات حاصل کرو اور جب تمہاری ان سے مُلقات ہو تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔“ یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا۔ حضرت سیدنا ابوعلی شاذان عَلِیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن آئندہ ہو گئے اور فرمایا: ”مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مُسْتَحِق ہوا ہوں، (ہاں!) شاید یہ کہ میں ٹھہر ٹھہر کر حدیثِ مصطفیٰ پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ کا نام پاک آتا ہے تو میں دُرود پاک پڑھتا ہوں۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ۲۵۰/۱۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو تاجدارِ**

رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے کی عادت بناتے، سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم خاص سے حصہ پاتے اور دیدارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیضیاب ہو جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ان عاشقانِ رسول کو اس مَحَبَّت کے صلے میں نہ صرف دُنیا میں ان کے سروں پر عزّت و وقار کا تاج رکھتا ہے بلکہ آخرت میں بھی ان کی لاج رکھتا ہے۔ جیسا کہ

## سَبْزِ لِبَاس

حضرت سیدنا خَلْفَ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میرے ساتھ ایک نوجوان علمِ حدیث سیکھا کرتا تھا، اس کے وصال کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ سبز رنگ کے لباس میں ملبوس بڑے مزے سے ادھر ادھر ٹہل رہا ہے۔“ میں نے اُس سے ماجرا پوچھا تو جواب دیا: ”جب میں احادیث لکھا کرتا تھا تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی ”محمد“ آتا تو میں اس کے نیچے ”صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم“ لکھ دیتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا یہ بدلہ عطا فرمایا جس کو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔“ (الفجر المنیر، ص ۵۹)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**



بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! محدثین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کی حکایات اور

ان کے اقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ احادیثِ مبارکہ میں یا کسی اور مقام پر جب بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ مبارک لکھا، پڑھایا سنا جائے تو اپنے من کی مددنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مجھوم مجھوم کر درود و سلام کے گجرے بچھا دیتے رہنا چاہیے کہ اس سے حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوشی ملے گی اور پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہم پر کیسے کیسے انعامات فرمائیں گے اس کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

## احادیثِ مبارکہ کی تعظیم

یاد رکھئے! حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اسمِ مقدس کی تعظیم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال (یعنی احادیثِ مبارکہ) پڑھنے کے بھی کچھ آداب ہیں۔ ہمارے اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام جب احادیثِ مبارکہ لکھتے یا لوگوں کو درسِ حدیث دیتے تو حدیثِ شریف کی تعظیم کے پیشِ نظر پہلے غُسل کا اہتمام فرماتے خوشبو لگاتے پھر لوگوں کو حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ چنانچہ امام بخاری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ جَوَائِزُ حدیث میں ایک اہم اور نمایاں مقام رکھتے ہیں جب آسمانِ علم حدیث پر آپ کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح آپ کے آگے ماند پڑتے

گئے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَحَادِیْثِ مُبَارکہ کا اس قَدْر اَدب فرماتے کہ ہر حدیث شریف کو لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی حدیث پاک سے مَحَبَّت اور تَعْظِیم کا انداز بیان کرتے ہیں: ”کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کے لیے آتے تو خادمہ آپ کے دولت خانہ سے نکل کر دریافت کرتی کہ حدیث پوچھنے کے لیے آئے ہو یا فقہی مسئلہ؟ اگر وہ کہتے کہ فقہی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئے ہیں تو حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فوراً باہر تشریف لے آتے۔“ اور اگر وہ کہتے کہ حدیث شریف سننے کے لیے آئے ہیں، تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پہلے غسل فرما کر عُمَدہ لباس زیب تن فرماتے، خوشبو لگاتے، عمامہ شریف باندھتے پھر اپنے سر پر چادر اوڑھ لیتے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے لیے تخت بچھایا جاتا، جس پر آپ انتہائی عِز و اِکساری کے ساتھ بیٹھ کر حدیث شریف بیان فرماتے اور شروع مجلس سے آخر تک خوشبو سلگائی جاتی اور یہ تخت صرف حدیث شریف روایت کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا، جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

”میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ حدیثِ رسول کی حُوبِ تَعْظِیم کروں۔“

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (مترجم) ۵۲/۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان فرماتے ہیں:

”کہ میں ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حدیثیں بیان فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک بچھونے آپ کو سولہ مرتبہ دُنگ مارا (شدتِ اَلَم) سے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے (چہرے کا) رنگ (مُتَغَیَّر ہو کر) زرد پڑ گیا مگر آپ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث شریف کو بیان کرنا نہیں چھوڑا، جب آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روایت حدیث سے فارغ ہو گئے اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے۔“ تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”ہاں! میں نے رسول خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث شریف کی تَعَظِیْم میں صبر کیا۔“ (الشفاء بترغیف حقوق المصطفیٰ (مترجم)، ۵۲/۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما، آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے آپ کی ذاتِ مُقَدَّسہ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## شہیدوں کی رفاقت

رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے:

”مَنْ صَلَّی عَلٰی مَائَةِ كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ،

جو شخص مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے وَأَسْكَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ اور اُسے بروزِ قیامت شہدا کے ساتھ رکھے گا۔“

(معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر انعام و اکرام سے نوازتا ہے کہ نہ صرف نفاق اور جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دے گا بلکہ کل بروزِ قیامت اسے شہدا کے ساتھ اٹھائے گا۔ علامہ ابنِ عابدین شامی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جس مقام پر شہیدِ حُکْمی کی تعداد نقل فرمائی اسی جگہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے حوالے سے نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنے والے کو شہیدِ حُکْمی میں شمار کیا ہے۔

(درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی تعداد الشهداء، ۱۹۶/۳)

لہذا ہمیں بھی اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ پر درود پاک کی کثرت کی عادت بنالینی چاہیے تاکہ ہمارا حشر بھی اچھوں کے ساتھ ہو۔

یاد رہے! یہاں شہادت سے مراد حکمی شہادت ہے۔ شہیدِ حکمی کو شہادت کا ثواب تو ملتا ہے مگر اس پر شہید کے فقہی احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شہید کو غسل نہیں دیا جاتا بلکہ خون سمیت ہی دفن کر دیا جاتا ہے جبکہ شہیدِ حکمی کو غسل دیا جاتا ہے۔

اس قسم کے اور بہت سے لوگ ہیں جنہیں حدیثِ پاک میں شہید کہا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عتیک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں قتل کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں: (۱) جو طاعون میں مرے شہید ہے، (۲) جو ڈوب کر مرے شہید ہے، (۳) جو ذاتِ الحُجَب (پسلیوں کی ایک بیماری) میں مرے شہید ہے، (۴) جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے، (۵) جو آگ میں جل جائے شہید ہے، (۶) جو عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے اور (۷) جو عورتِ ولادت میں مرے شہید ہے۔“

(مشکاۃ، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، ۲۹۹/۱، حدیث: ۱۵۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلاء کلمۃ الحق کے لئے کفار سے جہاد کرنا اور

شجر اسلام کی آبیاری کی خاطر دشمنانِ اسلام کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر

صبر کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرنا بڑی سعادت کی بات ہے مگر کس قدر بخشنور ہیں وہ لوگ جو نہ تو میدانِ جنگ میں حاضر ہو کر کسی تلوار کے وار سے قتل ہوتے ہیں اور نہ ہی کوئی نیزہ ان کی شہادت کا سبب بنتا ہے مگر پھر بھی وہ شہادت کے عظیم ثواب کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند ہونے والے 36 خوش نصیبوں کا ذکر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بھی کیا ہے جن میں سے بعض یہ ہیں:

- (1) جو بخار میں مرا۔ (2) مال یا (3) جان یا (4) اہل یا (5) کسی حق کے بچانے میں قتل کیا گیا۔ (6) جسے کسی درندہ نے پھاڑ کھایا ہو۔ (7) جو کسی مودی جانور کے کاٹنے سے مرا۔ (8) جو شخص علمِ دین کی طلب میں مرا۔ (9) ایسا شخص جو باطہارت سویا اور مر گیا۔ (10) جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ (11) جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سوار دُرود شریف پڑھے۔ (بہار شریعت، ۱/۸۵۸-۸۶۰، ملقطاً)

## شہیدِ فقہی اور شہیدِ حکمی میں فرق

صدر الشریعہ فرماتے ہیں: ”اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفسِ قتل سے مال نہ

واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ تو جہاں یہ حکم پایا جائے گا فقہا اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں، مگر شہیدِ فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے، صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے و بس۔“ (بہارِ شریعت، ۱/۸۶۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حدیث مبارک اور صدُرُ الشریعہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کِی گُفْتُکُو سے ہمیں یہ بات تو معلوم ہو ہی چکی کہ شہیدِ حکمی کو شہیدِ فقہی کا ثواب حاصل ہوگا اب ذرا حدیثِ پاک کی روشنی میں شہید کا ثواب بھی سماعت فرمالیجئے۔ چنانچہ

## شہید کا ثواب

حضرت سیدنا مقدام بن معدی کرب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوشِ حِصَال، پیکرِ حُسْن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ”بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے: (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جَنَّت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرماتا ہے (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے اَمِن عطا فرمائے گا (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یا قوتِ دُنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا (۵) 72 خوروں کے

ساتھ اس کا نکاح کرائے گا اور (۶) اس کے 70 رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔“

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، ۳/۳۶۰، حدیث: ۲۷۹۹)

یاد رہے کہ شہیدِ حکمی کو گرچہ شہادت کا ثواب مل جاتا ہے مگر کوئی اسلامی بھائی ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھے کہ یہ دونوں قسم کے شہید مرتبے میں بھی یکساں ہیں، حق تو یہ ہے کہ راہِ خدا میں اپنی جان قربان کرنے والے کا مرتبہ ہی کچھ اور ہے۔ چنانچہ

## مراتب میں فرق ہے

حضرت الحاج مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ان ساتوں کو شہید فی سبیل اللہ کا ثواب ملے گا اگرچہ خدا عزَّ وَّجَلَّ کی راہ میں سرکٹا کر شہید ہونے والے اور ان لوگوں کے درجات و مراتب میں بڑا فرق ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان امراض و عوارض میں مرنے والوں کو بھی شہید کا ثواب ملے گا۔“ (بہشت کی کنجیاں، ص ۱۳۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کس قدر خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو اسلام**

**کی سر بلندی کے لئے راہِ خدا میں شہید ہوتا ہے اور حیاتِ جاودانی پا کر**

**جَنَّتِ الْفِرْدَوْسُ کی اعلیٰ نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہماری**



زندگیوں میں بھی وہ مبارک لمحات لائے کہ ہم بھی اپنائیں مَن دَھن اس کی راہ میں لٹا دیں۔ یہ زندگی اس کی دی ہوئی امانت ہے تو خوش قسمت ہے وہ جو یہ جان اس کی راہ میں قربان کر دے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

## نفس سے جہاد، جہاد اکبر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں سرکٹا دینے کی بات کرنا آسان ہے مگر جب میدانِ عمل سامنے آتا ہے تو اچھے اچھوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے! آج جو نفس ہمیں نمازِ فجر کے لئے اُٹھنے نہیں دیتا وہ رِزْمِ گاہِ حق و باطل میں سر کیا کٹانے دے گا؟ آج جو نفس چند لقمے ایثار نہیں کرنے دیتا وہ اس جان کو حق پر نثار کرنے کے لئے کب تیار ہوگا؟ چنانچہ فی الوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اس نفسِ امارہ کے خلاف جہاد کر کے اسے احکامِ خداوندی پر عمل کرنے والا بنادیں کہ حدیثِ پاک میں نفس کے خلاف جہاد کرنے کو جہاد اکبر قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ سے واپسی پر فرمایا: ”رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ، یعنی ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاللّٰهِ وَسَلَّمَ! ”اَتَىٰ جِهَادٍ اَكْبَرُ مِنْ هٰذَا، یعنی اس سے بڑا کون سا جہاد ہے؟“ ارشاد

فرمایا: ”جِهَادُ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ، یعنی نفس و شیطان سے جہاد کرنا۔“

(کشف الخفاء حرف الرءاء المهملة، ۳۷۵/۱، حدیث: ۱۳۶۰)

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** اس حدیث پاک میں نفس و شیطان کے ساتھ

جہاد کرنے کو چہاوا کبر کہا گیا ہے۔ یاد رہے! نفس و شیطان انسان کے پوشیدہ دشمنوں میں سے ہیں اور جو دشمن نگاہوں سے اوجھل ہوتا ہے وہ نظر آنے والے دشمن سے کہیں زیادہ مونی و خطرناک ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے نفس پر غلبہ پانے کے لئے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کے واقعات کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ بھی کرتے رہیں اور نفس پر قابو پانے کے لئے وَقْتُا فَوْقًا خواہشاتِ نفسانیہ کو ترک کرتے ہوئے اسے سزا بھی دیتے رہیں جیسا کہ ہمارے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات پر پوری طرح قابو رکھتے اور اپنے نفس کو سزا بھی دیتے۔ چنانچہ

**حضرت سید ناداود طائی رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ** کے بارے میں آتا ہے کہ

آپ ایک بار گرمی کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے مشغولِ عبادت تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ نے فرمایا: ”بیٹا سائے میں آ جاتے تو بہتر تھا۔“ آپ نے جواب دیا: ”اُمّی جان مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے نفس کی خواہش کے لئے کوئی اقدام کروں۔“ ایک بار آپ کا پانی کا گھڑا دھوپ میں دیکھ کر کسی نے عرض کی:

یاسیدی! اس کو چھاؤں میں رکھا ہوتا تو اچھا تھا۔ فرمایا: ”جب میں نے رکھا تھا اُس وقت یہاں چھاؤں تھی لیکن اب دھوپ میں سے اُٹھاتے ہوئے غدا مت محسوس ہو رہی ہے کہ میں صرف اپنے نفس کی راحت کی خاطر گھڑا ہٹانے میں وقت صرف کروں اور اتنی دیر ذکرِ الہی سے غافل ہو جاؤں۔“

(فیضانِ سنت، ص ۱۴۴۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے ہمارے بزرگانِ دین اپنے نفس کو کس طرح قابو میں رکھتے اور اس کی خواہشات کو کسی خاطر میں نہ لاتے مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر ہم اپنے اہل خانہ یا کسی ماتحت سے کوئی بد اخلاقی یا کسی کام میں کوتاہی دیکھتے ہیں تو ان سے باز پرس کرتے ہیں بسا اوقات سزا بھی دیتے ہیں کیونکہ ہمیں اس بات کا ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر ان کے ساتھ درگزر سے کام لیا گیا تو یہ لوگ ہاتھ سے نکل جائیں گے اور سرکشی کریں گے لیکن افسوس کہ ہم نے اپنے نفس کو گناہوں کے معاملے میں گھلی چھوٹ دے رکھی ہے وہ جب چاہتا ہے ہم سے با آسانی گناہ کروا لیتا ہے حالانکہ وہ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس کی سرکشی کا نقصان ہمارے اہل و عیال کی سرکشی کے نقصان سے بھی بڑھ کر ہے۔ ہمارے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ ہماری زندگی میں ہمیں پریشان کریں گے جبکہ ہمارا نفس حرام و ناجائز خواہشات کی تکمیل کے ذریعے ہماری آخرت کو تباہ و برباد کر دیگا۔

سرور دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر

نفس و شیطان سیدا! کب تک دباتے جائیں گے (حدائق بخشش، ص ۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نفس کی اقسام

یاد رکھئے! انسان کے اندر موجود نفس کی تین صفات ہوتی ہیں:

(1) **نَفْسِ مَطْمَئِنَّة**: جب **نَفْسِ اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی اطاعت و فرمانبرداری

پر قائم ہو جائے اور نفسانی خواہشات کو ترک کرنے کے سبب اس کا اضطراب ختم ہو جائے تو اسے **نفسِ مَطْمَئِنَّة** کہا جاتا ہے۔

(2) **نَفْسِ لَوَامِه**: نفس اگرچہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی اطاعت و فرمانبرداری کا عادی

تو نہیں ہوتا لیکن خواہشات کو روکتا ہے اور اگر کوئی برائی سرزد ہو جائے تو لعنت ملا مت کرتا ہے تو نفس کی اس کیفیت کو **نفسِ لَوَامِه** کہا جاتا ہے۔

(3) **نَفْسِ اَمَّارِه**: جب نفس کسی برائی کے صادر ہونے پر ملا مت بھی نہ

کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہے تو اسے **نفسِ اَمَّارِه** کہتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب شرح عجائب القلب، بیان معنی النفس والروح ..... الخ، ۵۳)

**نفس** کی ان تینوں قسموں میں زیر بحث **نفسِ اَمَّارِه** ہے یہی اپنی شرارتوں

میں حد درجہ مہارت کی بنا پر شیطان سے بھی بڑھ کر ہے اسی نے شیطان کا ایمان

برباد کیا اور تا قیام قیامت کثیر مسلمانوں کی تباہی میں اہم کردار بھی ادا کرے گا۔ اس سے کسی بھی قسم کی بھلائی کی اُمید رکھنا فُضُول ہے یہ ایک بے رحم دُشمن ہے اس کی آفتوں سے محفوظ رہنے کا واحد حل مُقابلے کے ذریعے اسے مَغْلُوب کرنا ہے۔ نفس کو مَغْلُوب کرنے سے مُراد یہ ہے کہ انسان جن جن خواہشات کی تکمیل سے نفس کو روکنا چاہے یا جس عبادت کا بھی حکم دے یہ فوراً اطاعت کرے اور کسی قسم کی مزاحمت نہ کرے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نفس و شیطان ہر وقت انسان کو بہکانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے ایسے لوگوں کی صحبت بے حد ضروری ہے جو ان کے خطرناک واروں سے بچنے کے طریقے جانتے ہوں اور ان کے سینے، خُوفِ خدا و مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے کے نور سے متور ہوں، ان کے ساتھ رہ کر گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ملے۔ ایسے پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اس سے وابستہ اسلامی بھائی کل تک گُناہوں بھری زندگی گزار رہے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے گُناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔**

## بد کردار کی توبہ

مرکز الاولیاء (لاہور) کے علاقے نیوسمن آباد کے چاہنچوں والا بازار میں مقیم اسلامی بھائی کے تحریری مکتوب کا خلاصہ پیش خدمت ہے کہ میں پرلے درجے کا گنہگار شخص تھا والدین کی عزت و تکریم میں کوتاہی کرتا تھا۔ گندے ماحول، فلموں و ڈراموں کی نحوست نے میرا ستیاناس کر دیا تھا۔ کیبل اور انٹرنیٹ پر فحش مناظر دیکھنا، اُمردوں سے دوستی کرنا، ان سے غیر اخلاقی حرکات کا ارتکاب کرنا میرے شب و روز کا معمول تھا۔ میں نے غالباً رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق اکتوبر 2005ء کے آخری عشرے کا اعتکاف بد مذہبوں کی ایک مسجد میں کیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میرے ایک دوست نے بھی آخری تین دن میرے ساتھ اسی مسجد میں اعتکاف کیا جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کر چکے تھے۔ ہم پر اللہ عز و جل کا کرم اس طرح ہوا کہ اس مسجد کی لائبریری میں کچھ رسائل مل گئے، میرے اس دوست نے بتایا کہ یہ رسائل دعوتِ اسلامی کے بانی، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تحریر کردہ ہیں میں نے نام کی طرف تو کوئی خاص توجہ نہ دی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ رسائل پڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔ ان کو پڑھنے کی برکت سے میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ ان رسائل میں سے ایک رسالہ ”T.V کی تباہ کاریاں“ تھا

اسے پڑھ کر میں نے گھر آ کر ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیا۔ میرے اُس دوست نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی جسے میں نے فوراً قبول کر لیا۔ مجھے اجتماع میں سکون قلبی نصیب ہوا۔ اجتماع میں شرکت کرنا میرا معمول بن گیا مدنی ماحول کی برکت سے بد مذہبوں کی صحبت چھوڑ کر گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی۔ بدکاریوں سے منہ موڑا اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف اور سفید مدنی لباس زیب تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت میں ڈویژن مشا ورت کا رکن ہونے کے ساتھ ساتھ حلقہ مشا ورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر آن نفس و شیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنی ساری زندگی تیری اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## ربِّ دُرود کے ذریعے سے کیا مراد ہے

شبِ معراج جب حضورِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرۃُ الْمُنْتَهٰی کے بعد رُفرف نامی نورانی تخت پر جلوہ افروز ہو کر مزید معراج کے سفر کی طرف بڑھے، چلتے چلتے بالاخر ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں یہ تخت بھی رہ گیا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تنہا رہ گئے۔

امام شعرانی قُدَس سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں: ”اس وقت حضور کو وحشت سی محسوس ہونے لگی، تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک آواز سنی جو حضرت سیدنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سے مشابہ تھی۔ وہ آواز یہ تھی ”یَا مُحَمَّدُ قِفْ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی“، اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رک جائیے! بیشک آپ کا رَبِّ دُرود بھیجتا ہے۔“ (الیواقیت والجواہر، ص ۲۷۶، مقالات کاظمی، ۱/۱۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے نبی پر دُرود بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ رَبِّ تَعَالٰی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ثنا و تعظیم بیان فرماتا ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی قُدَس سِرُّہُ الرَّبَّانی ابوالعالیہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: ”اَنَّ مَعْنٰی صَلٰوۃِ اللہِ عَلٰی

نَبِیْہٖ، ثَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ وَتَعْظِیْمُہٗ، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر جو دُرود بھیجتا ہے اس سے مراد یہ



ہے کہ خدائے بزرگ و برتر آپ کی تعریف اور عظمت بیان فرماتا ہے۔“

(فتح الباری، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي، ۱۳۱/۱۲، تحت الحديث: ۲۳۵۸)

## دیدارِ الہی کا شوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے معراج کی رات اپنے حبیبِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ پر رُودِ پاک کے گجرے نچھاور کیے اور اپنے دیدار سے بھی نوازا۔ یاد رہے! دیدارِ الہی ایک ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے کہ جس کے حصول کا ہمیشہ سے ہر خاص و عام ہی تمنائی رہا ہے، جس کی طلب ہر دل کی دھڑکن بنی رہی حتیٰ کہ یہی آرزو التجا بن کر حضرت سیدِ ناموسِ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے مبارک لبوں پر بھی آگئی، عرض کی: ”رَبِّ ارِنِیْ، اے رَبِّ میرے مجھے اپنا دیدار دکھا!“ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”لَنْ تَرٰنِیْ تَوْجِیْہِ ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔“ مگر جب بات اپنے حبیب کی آئی تو تو حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیج کر محبوب کو بلوایا اور اپنے دیدار سے مُسْتَفِیض فرمایا، جی بھی تو بلبلِ باغِ جنان، شاعرِ خوش بیان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بے ساختہ پُکارا ٹھتے ہیں:

تَبَارَكَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرٰنِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے (حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے قرآن مجید فرقان حمید میں اس واقعہ معراج کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ ۚ تَرَجُّعَ كُنُزِ الْإِيمَانِ: پاکی ہے اسے جو  
لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا  
حَرَامَ سِجِّدِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَارَكْنَا  
حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْإِبْتِغَاءِ إِنَّهُ  
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ①

ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم  
نشانیاں دکھائیں بیشک وہ ستارہ دیکھتا ہے۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ  
الْهَادِي خزانِ العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”معراج  
شریف نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی  
عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الہی میں  
آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔ نبوت کے بارہویں سال سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشتهر (یعنی زیادہ  
مشہور بات) یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور پر نور

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا بَیْتُ الْمَقْدِس تک شب کے چھوٹے حصّہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قُرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ مُعْتَمَدہ مشہورہ سے ثابت ہے جوحدِ تَوَاتُر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے، مِعْرَاج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی یہی جمہورِ اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کثیر جماعتیں اور حُضُور کے اَجَلّہ اصحاب اسی کے مُعْتَقَد (یعنی ماننے والے) ہیں۔ نُصُوصِ آیات و احادیث سے بھی یہی مُسْتَفَاد ہوتا ہے، تیرہ دماغانِ فلسفہ (فلسفیوں کے اندھیروں میں بھٹکتے دماغوں) کے ادھامِ فاسدہ محض باطل ہیں قُدْرَتِ الہی کے مُعْتَقَد کے سامنے وہ تمام شُبہات محض بے حقیقت ہیں۔“

## لَفْظِ سُبْحَنِ کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اس عظیم و جلیل واقعہ کے بیان کو لَفْظِ سُبْحَان سے شروع فرمایا جس سے مُراد اللہ تعالیٰ کی تَنْزِیْہ (یعنی پاکی) اور ذاتِ باری تعالیٰ کا ہر عیب و نقص سے پاک ہونا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ واقعاتِ مِعْرَاج جسمانی کی بنا پر مُنکرین کی طرف سے جس قدر اعتراضات ہو سکتے تھے ان سب کا جواب ہو جائے۔ مثلاً حُضُورِ نَبِیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ کا جسم اقدس کے ساتھ بَيْتُ الْمَقْدِسِ یا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور وہاں سے ”ثُمَّ دَنَىٰ فَتَدَلَّىٰ“ کی منزل تک پہنچ کر تھوڑی دیر میں واپس تشریف لے آنا منکرین کے نزدیک ناممکن اور محال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لَفْظِ سُبْحَانَ فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ یہ تمام کام میرے لئے بھی ناممکن اور محال ہوں تو یہ میری عاجزی اور کمزوری ہوگی۔ اور عَجْزٌ وَضَعْفٌ، عیب ہے اور میں ہر عیب سے پاک ہوں۔ اسی حکمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اَسْرٰی فرمایا جس کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے حُضُور کو جانے والا نہیں فرمایا بلکہ اپنی ذَاتِ مُقَدَّسہ کو لے جانے والا فرمایا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لَفْظِ سُبْحَانَ اور اَسْرٰی فرما کر مَعْرَاجِ جسمانی پر ہونے والے ہر اعتراض کا جواب دیا ہے اور اپنے محبوب عَلَیْہِ السَّلَام کی ذَاتِ مُقَدَّسہ کو اعتراضات سے بچایا ہے۔ (مقالات کاظمی، حصہ اول، ص ۱۲۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُورِ فَرِّجِ موجودات سید کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عَظِیْمُ الشَّانِ مُعْجَزے پر مُعْتَرِضِیْنَ و مُعَانِدِیْنَ کا بے جا اعتراضات کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دورِ مبارک میں بھی بہت سے کوتاہ اندیش اور حقیقت سے نا آشنا لوگ اس عَظِیْمُ مُعْجَزے کا انکار کرتے آئے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ایسوں سے محفوظ فرمائے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر اور مُعْجَزَاتِ جَلِیلہ کا خُبْرُ خُب چرچا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔**

یاد رہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج پر بلانے اور اپنے دیدار سے مُشرَّف فرمانے کا مقصد حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولجوبی اور تسکینِ خاطر تھا کیونکہ آپ کی طرف سے دعوتِ توحید دیئے جانے کے بعد کفارِ جفا کار کی طرف سے لگاتار ظلم و ستم کے اُنبار کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہایت بیقرار تھے جس کا واقعہ کچھ یوں ہے:

جس روز صفا کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش مکہ کو دعوتِ توحید دی تھی اسی روز سے عداوت و عناد کے شعلے بھڑکنے لگے، ہر طرف سے مصائب و آلام کا سیلاب اُٹ آیا۔ رنج و غم کا اندھیرا دن بدن گہرا ہوتا چلا گیا۔ لیکن اس تاریکی میں آپ کے چچا ابوطالب اور اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وجود ہر نازک مرحلہ پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے تسکین و طمانینت کا سبب بنا رہا، بعثتِ نبوی کے دسویں سال آپ کے چچا نے وفات پائی، اس صدمہ کا زخم ابھی مُندِ مِل بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مونس و ہمدَمِ رفیقہٴ حیات حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی آپ کو داغِ مفارقت دے گئیں، کفارِ مکہ کو اب ان کی انسانیت سوز کارستانیوں سے روکنے والا اور ان کی سفاکانہ روش پر ملامت کرنے والا بھی کوئی نہ رہا جس کے باعث ان کی ایذا رسانیاں ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئیں۔

رسول اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طائف تشریف لے گئے، شاید وہاں کے لوگ آپ کی اس دعوتِ توحید کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں لیکن وہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جو ظالمانہ برتاؤ کیا گیا، اس نے سابقہ رُخموں پر نمک پاشی کا کام کیا، ان حالات میں جب بظاہر ہر طرف مایوسی کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور ظاہری سہارے بھی ٹوٹ چکے تھے، رحمتِ الہی نے اپنی عَظَمَت و کبریائی کی واضح نشانیوں کا مشاہدہ کرانے کے لیے اپنے محبوب کو عالمِ بالا کی سیاحت کے لیے بلایا، تاکہ حالات کی ظاہری ناساز گاری آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مزید رنجیدہ خاطر نہ کر سکے، غور کیا جائے تو سفرِ معراج کے لیے اس سے موزوں ترین اور کوئی وقت نہیں ہو سکتا تھا۔

## سفرِ معراج کا آغاز

اس سفرِ مقدّس کے تمام احوال و واقعات احادیثِ مبارکہ اور کُتُبِ سیرت میں تفصیلاً مذکور ہیں۔ آئیے نبیِ مکرّم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکرِ خیر کرنے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بلند و بالا مراتب جاننے کے لئے ہم بھی مختصراً معراج شریف کا ایمان آفریز واقعہ سنتے ہیں۔ چُنانچہ

معراج کی رات سرور کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کی چھت گھلی اور ناگہاں حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام چند فرشتوں

کے ساتھ نازل ہوئے اور آپ کو حرم کعبہ میں لے جا کر آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلبِ انور کو نکال کر آبِ زمزم سے دھویا پھر ایمان و حکمت سے بھرے ہوئے ایک طشت کو آپ کے سینے میں اُنڈیل کر شکم کا چاک برابر کر دیا۔ پھر آپ بُراق پر سوار ہو کر بَيْتُ الْمَقْدِس تشریف لائے۔ بُراق کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد ہوتی تھی۔ بَيْتُ الْمَقْدِس پہنچ کر بُراق کو آپ نے اس حلقہ میں باندھ دیا جس میں انبیاء عَلَیْہِہِ السَّلَام اپنی اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے پھر آپ نے تمام انبیاء اور رسولوں عَلَیْہِہِ السَّلَام کو جو وہاں حاضر تھے دو رکعت نماز نفل جماعت سے پڑھائی۔ (روح البیان، پ ۱۵، الاسراء تحت الآية: ۱۰۶/۵، ۱۱۲، ۱، ملقطاً)

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سرعیاں ہوں معنی اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے (حدائقِ بخشش، ص ۳۳۲)

جب یہاں سے نکلے تو حضرت جبریل عَلَیْہِہِ السَّلَام نے شراب اور دُودھ

کے دو پیالے آپ کے سامنے پیش کیے آپ نے دُودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ یہ دیکھ کر

حضرت جبریل عَلَیْہِہِ السَّلَام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پسند فرمایا اگر آپ شراب

کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِہِ السَّلَام

آپ کو ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے پہلے آسمان میں حضرت آدم عَلَیْہِہِ السَّلَام

سے، دوسرے آسمان میں حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ عَلَیْہِہِما السَّلَام سے جو دونوں

خالہ زاد بھائی تھے ملاقاتیں ہوئیں اور کچھ گفتگو بھی ہوئی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان میں حضرت اورلیس علیہ السلام اور پانچویں آسمان میں حضرت ہارون علیہ السلام اور چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے اور ساتویں آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی وہ بَيْتُ الْمُعْمُور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ بوقت ملاقات ہر پیغمبر نے ”خوش آمدید! اے پیغمبر صالح“ کہہ کر آپ کا استقبال کیا۔ پھر آپ کو جنت کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی پر پہنچے۔ اس درخت پر جب انوار الہی کا پرتو پڑا تو ایک دم اس کی صورت بدل گئی اور اس میں رنگ برنگ کے انوار کی ایسی تجلی نظر آئی جن کی کیفیتوں کو الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ یہاں پہنچ کر حضرت جبریل علیہ السلام یہ کہہ کر ٹھہر گئے کہ اب اس سے آگے میں نہیں بڑھ سکتا۔ پھر حضرت حق جلّ جلالہ نے آپ کو عرش بلکہ عرش کے اوپر جہاں تک اس نے چاہا بلا کر آپ کو باریاب فرمایا اور غلّت گاہ راز میں ناز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت و نزاکت الفاظ کے بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ (سیرت مصطفیٰ، ص ۷۴۴)

کسے ملے گھاٹ کا کنارہ کدھر سے گزرا کہاں اتارا

بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے



خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے  
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے  
(حدائق بخشش، ص ۲۳۵)

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل  
کیا اسی مقام قرب کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: ”ثُمَّ دَنَا  
فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝“ وہاں کیا ہوا، یہ بھی میری اور آپ کی  
عقل کی رسائی سے بالاتر ہے۔

پھر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالم ملکوت کی اچھی طرح سیر فرما  
کر اور آیات الہیہ کا معاینہ و مشاہدہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے  
اور بَيْتُ الْمَقْدِس میں داخل ہوئے اور بُرَاق پر سوار ہو کر مَکَہ مَکَرَّمہ کے لیے روانہ  
ہوئے۔ راستہ میں آپ نے بَيْتُ الْمَقْدِس سے مَکَہ تک کی تمام منزلوں اور قریش  
کے قافلہ کو بھی دیکھا۔ ان تمام مراحل کے طے ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا، سو گئے۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے، کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی، کہ نور کے تڑکے آلیے تھے (حدائق بخشش، ص ۲۳۷)

اور صُح کو بیدار ہوئے اور جب رات کے واقعات کا آپ نے قریش کے

سامنے تذکرہ فرمایا تو رُوسائے قریش کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض کو

باطنوں نے آپ کو جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سوالات کیے چونکہ اکثر رُوسائے قریش نے بار بار بَيْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُصُور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بَيْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں اس لیے امتحان کے طور پر ان لوگوں نے آپ سے بَيْتُ الْمَقْدِس کے درود یوں اور اس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی آپ کی نگاہ نبوت کے سامنے بَيْتُ الْمَقْدِس کی پوری عمارت کا نقشہ پیش فرما دیا۔ چنانچہ کفارِ قریش آپ سے سوال کرتے جاتے تھے اور آپ عمارت کو دیکھ دیکھ کر ان کے سوالوں کا ٹھیک ٹھیک جواب دیتے جاتے تھے۔ (سیرت مصطفیٰ، ص ۷۳۵، بحوالہ بخاری کتاب الصلوٰۃ، کتاب الانبیاء، کتاب التوحید، باب المعراج وغیرہ مسلم، باب المعراج وشفاء، جلد ۱، ص ۱۸۵ تفسیر روح المعانی، ۱۵/۴ تا ۱۰ وغیرہ کا خلاصہ)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعہ معراج کی تصدیق میں ایمان کا امتحان**

ہے کہ مختصر سی گھڑی میں بیداری کے عالم میں جسم شریف کے ساتھ آسمان و عرش اعظم تک بلکہ عرش سے بھی اُوپر حد لامکان تک تشریف لے جانا عقل سے بالاتر ہے اسی وجہ سے وہ لوگ جن کے دل نورِ ایمان سے خالی تھے انہوں نے اس عظیم واقعے کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اس کا مذاق بھی اڑایا لیکن جن کے

دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور تَرَدُّد کا شکار نہیں

ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اس معجزے کو تسلیم کر لیا، جیسا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے۔

## تصدیقِ معراج کرنے والے صحابی

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری صبح لوگوں کے سامنے اس مکمل واقعے کو بیان فرمایا، مُشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے:

”هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أَسْرَى بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟“ یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کی؟“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟“ انہوں نے کہا:

”جی ہاں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”لَيْسَ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ“ یعنی اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔“ اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا:

”أَوْ تَصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟“ یعنی کیا

آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَيْتُ الْمَقْدِسِ گئے، اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے؟“ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”نَعَمْ! إِنِّي لِأَصْدَقُّهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ أَصْدَقُّهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ، جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صُحُوشام تصدیق کرتا ہوں۔“ جو یقیناً اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تَعَجُّب والی بات ہے۔ پس اس واقعے کے بعد آپ رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ ”صَدِّیق“ مشہور ہو گئے۔“

(مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر الاختلاف فی امر خلافة..... الخ، ۲۵/۴، حدیث: ۴۵۱۵)

**سُبْحَنَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ!** کس قدر کامل ایمان تھا صدِّیق اکبر رَضِيَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ کا کہ جب آپ نے یہ سنا کہ جناب صادق و امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو اس پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحَبَّت عطا فرما اور آپ کی سنتوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



## رَحْمَتوں کا خزانہ

حضرت سیدنا امام سخاوی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیٰ نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى عَلَیَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْرًا، جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک بھیجا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، وَمَنْ صَلَّى عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَةً اور جو مجھ پر دس بار دُرودِ پاک بھیجے اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے، وَمَنْ صَلَّى عَلَیَّ مِائَةً كَتَبَ اللہُ لَہٗ بَيْنَ عَيْنَیْہِ بَرَاءَةً مِّنَ الْبَغَاۃِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ اور جو مجھ پر سو بار دُرودِ پاک بھیجے اللہ عزوجل اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے، وَأَسْكَنَهُ اللہُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّہَدَاءِ اور قیامت کے دن اُس کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔“

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ..... الخ، ص ۲۳۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد**

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دُرود و سلام پڑھنے والے پر خُداے رحمن عزوجل کی کیسی کرم نوازیاں ہیں کہ روزِ قیامت اُسے شہدا کے ساتھ اٹھایا جائے گا لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر کثرت

سے دُرودِ پاک پڑھا کریں تاکہ ہمارا پڑھا ہوا دُرود ہماری بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن سکے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا شیخ ابوالحسن بسطامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: ”میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دُعا کی کہ مجھے خواب میں اوصالح مؤذن کی زیارت ہو جائے۔“ میری دُعا مقبول ہوئی، چنانچہ ایک رات میں نے ان کو خواب میں بڑی اچھی حالت میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: ”اے اوصالح! اپنے یہاں کی کچھ خبر دو۔“ انہوں نے جواب دیا: ”يَا اَبَا حَسَن! كُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ لَوْلَا كَثْرَةُ صَلَاتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، اے ابوالحسن! اگر میں نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا۔“

(القول البديع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ..... الخ، ص ۲۶۰)

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے نہ دیا (سامانِ بخشش، ص ۶۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِيمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوَةِ وَ**

التَّسْلِيمِ پر دُرودِ پاک پڑھنا بے شمار رحمتوں اور برکتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مذہبِ مُہدِّبِ اہلسنّت و جماعت کا معمول ہے کہ وہ ان

برکات کے حُصول کے لئے اپنی ہر نیک محافل میں حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام پر

کثرت سے دُرود و سلام پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ

## علامتِ اہل سنت

حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد فرماتے ہیں:

”عَلَامَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ بِكَثْرَتِ سَ دُرُودٍ يُذْهِبُهَا أَهْلُ سُنَّتٍ كِي عِلَامَتِ هِي۔“

(القول البديع، الباب الاول فى الامر بالصلاة على رسول الله..... الخ، ص ۱۳۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم سے سنی صحیح العقیدہ مسلمان  
اذان سے پہلے، اذان کے بعد، نماز جمعہ کے بعد اور دیگر کثیر مواقع پر درود  
وسلام پڑھتے ہیں اور بعض تو ایسے بھی خوش نصیب ہوتے ہیں کہ مرنے کے بعد  
بھی ان کی زبانوں پر درود و سلام کے نغمے جاری ہوتے ہیں۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد

میرا لاشہ بھی کہے گا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (قبالہ بخشش، ص ۹۵)

## کلامِ الہی میں درود و سلام کا حکم مطلق ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان مکار و عیار جہاں مسلمانوں کو دیگر نیک

اعمال سے روکنے کی کوشش کرتا ہے وہیں اذان سے پہلے اور بعد درود و سلام کے

حوالے سے بھی طرح طرح کے وسوسے دلاتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ یہ بدعت ہے

تو کبھی اس انداز سے وار کرتا ہے کہ کیا حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی  
اذان سے پہلے دُرود و سلام پڑھا کرتے تھے؟

یاد رہے! اللہ تبارک و تعالیٰ نے پارہ 22 سُورَةُ الْأَحْزَاب کی آیت  
نمبر 56 میں مُطلق طور پر (یعنی کوئی قید لگائے بغیر) ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! ان پر  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

(پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶)

اور یہ قاعدہ ہے کہ ”الْمُطْلَقُ يَجْرِي عَلَى إِطْلَاقِهِ“ مُطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا  
ہے۔ “یعنی جو چیز شریعت میں بغیر کسی قید و شرط کے بیان کی گئی ہو تو اس میں اپنی  
طرف سے کوئی شرط یا قید لگانا دُرست نہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مُطلقاً دُرود و سلام  
پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس لیے چاہے اذان سے پہلے پڑھا جائے یا اذان کے بعد یادوں  
جگہ، اسی حکم قرآنی پر عمل کے زمرے میں آئے گا۔

اذان کیا جہاں دیکھو ایمان والو

پس ذکرِ حق ذکر ہے مُصطفیٰ کا (ذوقِ نعت، ص ۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بنی



نَجَّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ”مسجدِ نبوی شریف کے گرد جتنے گھر تھے میرا گھر ان میں سب سے بُلُکُند تھا۔ حضرت سَیِّدُ نَابِلَالِ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے۔ وہ پچھلی رات آ کر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے۔ جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے: ”اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاسْتَغِیْنُکَ عَلٰی قُرْیَشٍ اَنْ یُّفِیْمُوْا دِیْنَکَ ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری حمد و ثناء بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔“ اس کے بعد اذان کہتے۔ صحابیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں جب انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔“

(ابو داود، کتاب الصلاة، باب الاذان فوق المناره، ۲۱۹/۱، حدیث: ۵۱۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُ نَابِلَالِ حبشی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بلا ناعہ اذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب اذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا نا صرف جائز بلکہ سُنَّتِ بِلَالِ ہے تو پھر اذان سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے دُعَا کرنا یعنی دُرود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیراً جَرُودِ ثواب کا باعث ہے۔**

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی

دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا ہے

## بعدِ اذان دُرود کا ثبوت

یاد رہے اذان سے پہلے دُرودِ پاک پڑھنا اگرچہ احادیث سے ثابت نہیں لیکن اذان کے بعد دُرود شریف پڑھنے کا حکم تو حَوْضُور عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلَّی عَلَیْ صَلَٰۃٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ بِهَا عَشْرًا، یعنی جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل النبی ۳۵۳/۵، حدیث: ۳۶۳۴)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد دُرود شریف پڑھنا سنّت ہے بعض مؤذن اذان سے پہلے ہی دُرود شریف پڑھ لیتے ہیں اس میں بھی حرج نہیں، ان کا ماخذ یہی حدیث ہے۔ (حضرت علامہ ابنِ عابدین) شامی قُدِسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا کہ اقامت کے وقت دُرود شریف پڑھنا سنّت ہے، خیال رہے کہ اذان سے پہلے یا بعد بَلَد آواز سے دُرود پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے بلا وجہ اسے منع نہیں کہہ سکتے۔“ (مرآۃ، ۴۱۱/۱)

## آذان اور صلوٰۃ و سلام میں فصل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

فرماتے ہیں: ”آذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرود و سلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی الْکَ وَاصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ

وَعَلٰی الْکَ وَاصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

پھر دُرود و سلام اور آذان میں فصل (یعنی وقفہ) کرنے کے لیے یہ اعلان

کیجئے، ”آذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کا ج روک کر آذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔“ اس کے بعد آذان دیجئے۔ دُرود و سلام اور اقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے ”اِعْتَرِکَافِیْ تِیْتِ کر لیجئے، موبائل فون ہو تو بند کر دیجئے۔“

عَلَّامَ مَہِیْمَہِیٰ قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِیِّ آذان سے پہلے دُرود شریف پڑھنے کی حکمت اور اس کا زمانہ بیان فرماتے ہیں کہ آذان کے وقت دُرود و سلام کی ابتدا کس نیک ہستی نے کی اور کیوں کی اور یہ کب سے تمام دُنیا کے مسلمانوں میں

راج چلتی آرہی ہے چنانچہ فرماتے ہیں: ”الْقَوْلُ الْبَدِیْعُ میں ہے کہ آذان کے

بعد مُؤذِنوں نے رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام پڑھنا شروع کیا اور مُؤذِن صُبح اور جُمُعہ کی اذان سے پہلے پڑھتے ہیں اور مغرب کی اذان میں وقت کی تنگی کی بناء پر عام طور پر نہیں پڑھتے اور اس کی ابتدا مسلمانوں کے مشہور اور محبوب حکمران، سپہ سالار سُلطان صلاح الدِّین اَبُو بَکْرِ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دورِ حکومت میں اس کے حکم پر ہوئی تھی، رہی اس سے پہلے کی بات تو وہ یہ ہے کہ جب حاکم بن عبد العزیز کو قتل کیا گیا تو اس کی بہن نے حکم دیا کہ اس (حاکم بن عبد العزیز) کے بیٹے ظاہر پر سلام بھیجا جائے تو اس پر ان الفاظ کے ساتھ سلام کہا جانے لگا ”السَّلَامُ عَلٰی الْاِمَامِ الظَّاهِرِ“ پھر اس کے بعد آنے والے خُلفاء میں سلام کی رسم چل نکلی، یہاں تک کہ سُلطان صلاح الدِّین رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس رَسْم کو ختم کیا اور اس کی جگہ رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام کا طریقہ جاری کیا۔“

(سعادة الدارين، الباب الخامس فی المواطن التي تشرع فيها الصلاة على النبي، ص ۱۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## وسوسہ اور اس کا جواب

**وسوسہ:** ”اذان سے قبل دُرود و سلام پڑھنا چونکہ دور رسالت میں

مُرَوَّج نہ تھا اسلئے بدعت اور ناجائز ہے۔“

**جواب:** اس وَشُو سے کا جواب دیتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

الْعَالِیَّہ ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظامِ درہم برہم ہو جائیگا۔ بیسٹھار مثالوں میں سے فقط 12 مثالیں پیشِ خدمت ہیں کہ جو کام اُس مبارک دور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔“

(۱) قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔  
 (۲) اُسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نقطے لگوائے (۳) قرآنِ پاک کی چھپائی (۴) مسجد کے وسط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نما محراب پہلے نہ تھی، ولید مروانی کے دور میں سپید ناعمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علم صرف و نحو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اقسام (۸) دَرَسِ نظامی (۹) شریعت و طریقت کے چار سلسلے (۱۰) زبان سے نماز کی نیت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اُس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود و سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے! کسی معاملے میں عدمِ جواز کی

دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ بدعتِ حسنہ اور مُباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ امر مُسلم ہے کہ اذان سے پہلے دُرود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہذا منع نہ ہونا خود بخود ”اجازت“ بن گیا اور اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تابع و نبیوں کے سرور، حُصو رانور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ

سُلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ اجازت نشانِ موجود ہے۔ ”مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ“، یعنی جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقے پر عمل کیا گیا تو اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔“ (مسلم کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة..... الخ، ص ۱۴۳۷، حدیث: ۲۶۷۳)

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل دُرود و سلام کا رواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جاریہ کا مُستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس طریقے پر

عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (فیضانِ اذان، نماز کے احکام)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں ہر وقت نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنّتوں پر چلتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

جو اللہ عزَّوَجَلَّ کی خاطر زینت ترک کر دے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی خاطر تواضع کرے اور اس کی رضا چاہتے ہوئے کھردرا لباس اپنائے تو اللہ عزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت کے نفیس لباس سے تبدیل فرما دے۔

(کنز العمال، ۵۱/۳، حدیث: ۵۷۴۵)

## جُمُعہ کے دن درود پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شَفِيعِ اُمّتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: ”مَنْ صَلَّی عَلَیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ کَانَ شَفَاعَةُ لَهُ عِنْدِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ، جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر درود شریف پڑھے گا تو بروز قیامت اس کی شفاعت میرے ذمہ کرم پر ہوگی۔“ (کنز العمال،

کتاب الانکار، الباب السادس فی الصلاة علیہ علی آلہ، ۲۵۵/۱، الجزء الاول، حدیث: ۲۳۳۶)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک و تعالیٰ خالق کائنات ہے دُنیا کی ہر چیز اسی کی بنائی ہوئی ہے اگر ہم اپنے گرد و پیش پر طائرانہ نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ یہ جن و انسان، مٹیالی زمین اور نیلگوں آسمان، لُق و دَق صحرا، سرسبز میدان، خوشنما باغات، لہلہاتے کھیت، مہکتے پھول، انواع و اقسام کے پھل، بہتی نہریں، اُلتے چشمے، چمکتے ستارے، خوبصورت مہتاب، روشن آفتاب، لاجواب معجزات، مختلف جمادات اور بے شمار حیوانات اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں جیسا کہ پارہ 24، سورۃ الزمر کی آیت نمبر 62 میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ تَرْجِعُهُ كُنُوزًا لِّاِيْمَانٍ: اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔



اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان تمام حسین و جمیل اشیا کو پیدا فرما کر پوری دُنیا کو  
 حُسن و جمال بخشا اور پوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرت سیدنا یوسف  
 عَلَیْہِ السَّلَام کو جمال بخشا۔ آپ کے حُسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ  
 جب مصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حُسن میں ایسی گم ہوئیں کہ  
 بے خودی کے عالم میں اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ اس واقعے کو قرآن پاک نے ان  
 الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

فَلَمَّا سَأَلْتَهُنَّ أَكْبَرْتَهُنَّ ۖ تَرْجُمَةً كُنُزٍ ۚ لَا يَمَانُ: جب عورتوں نے یوسف  
 وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا ۖ  
 كَاشَفَ لَنَّهُنَّ بَوَالِيسَ اللَّهِ كَوَافًا ۚ هِيَ رِيحُ جَنَسٍ بَشَرٍ  
 إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝۳۱ سے نہیں، یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ۔

(پ ۱۲، یوسف: ۳۱)

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ  
 اللہ الْہَادِی خَوَاتِنُ الْعِرْفَان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”کیونکہ  
 انہوں نے اس جمالِ عالمِ افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و  
 انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذِ اطعمہ اور صُورِ جمیلہ کی طرف  
 سے بے نیازی کی شان دیکھی، تَعَجُّب میں آ گئیں اور آپ کی عَظَمَت و ہیبت

دلوں میں بھر گئی اور حُسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو

گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا۔“

یہ تو حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُسن کا عالم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن و جمال عطا کیا گیا۔ مگر یاد رہے کہ اس کائنات میں ایک ایسی مبارک ہستی بھی ہے جو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر پیکر حُسن و جمال ہے۔ وہ حُسن کے شاہکار حبیب پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا حُسن، یوسف علیہ السلام سے بھی بڑھ کر ہے۔ حضرت یوسف کو حُسن و جمال کا ایک جز عطا ہوا اور حُسن وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حُسنِ کل عطا کیا گیا۔ جیسا کہ

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی حافظ ابو نعیم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن عطا کیا گیا، مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا حُسن و جمال عطا کیا گیا جو کسی کو عطا نہیں ہوا۔ یوسف علیہ السلام کو حُسن کا ایک جز عطا کیا گیا جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حُسنِ کل عطا کیا گیا۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی  
خلق سے اولیا اولیا سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم وہ ملیجِ دل آرا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوا فِي مِصْرَ أَوْ صَافَ حَدِّهِ لَمَّا بَدَّلُوا فِي سَوْمِ يُوسُفَ مِنْ نَقْدٍ

یعنی اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک کے اوصاف اہل مصر

سن پاتے تو جناب یوسف علیہ السلام کی قیمت لگانے میں سیم و زر (مال و دولت) نہ بہاتے۔

لَوَاحِي زُلَيْخَا لَوَرَأَيْنَ جَبِينَهُ لَآثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوبِ عَلَى الْاَيْدِي

یعنی اگر زلیخا کو ملا مت کرنے والی عورتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

جبین انور دیکھ پاتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

(زرقانی علی المواہب، عائشہ ام المومنین، ۳۹۰/۴)

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں

سرکھاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش، ص ۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کو جس طرح کمالِ سیرت میں تمام اَوَّلین و آخِرین سے ممتاز اور

أَفْضَل و اَعْلٰی بنایا اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جمالِ صورت

میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا۔ ہم اور آپ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ کی شانِ بے مثال کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضراتِ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ جو دن رات سفر و حضر میں جمالِ نبوت کی تجلیاں دیکھتے رہے انہوں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مثال کے فَضْل و کمال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا اسے ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ

## سرکارِ کا حُسن و جَمال

حضرت سیدِ نابراء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا، یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام لوگوں میں خوبصورت ترین اور سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔“

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۴۸۷/۲، حدیث: ۳۵۴۹)

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنُورَهُمْ لَوْنًا، یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے“ مزید فرماتی ہیں: ”لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ، یعنی جس نے بھی آپ کی توصیف بیان کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی، وَكَانَ عَرْقُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، یعنی آپ کے پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ انور میں یوں معلوم ہوتی جیسے موتی۔“

(الخصائص الكبرى، باب الآیة فی عرقہ الشریف، ۱/۱۱۵)

## چہرہ انور کی تابانی

حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَبَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ لَعْنَى جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالْہِ وَسَلَّمَ خُوش ہوتے تو چہرہ انور خوشی سے دَمک اُٹھتا اور یوں معلوم ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔“

(بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۴/۲۸۸، حدیث: ۳۵۵۶)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي عَلَى وَجْهِهِ لَعْنَى جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالْہِ وَسَلَّمَ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا، گویا ایسا معلوم ہوتا کہ سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہو۔“

(مشکاۃ، کتاب الفضائل، باب فضائل سید المرسلین، ۲/۳۶۲، حدیث: ۵۷۹۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے اپنے اپنے الفاظ میں حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حُسن و جمال کو بیان فرمایا کسی نے چاند کہا تو کسی نے سورج سے تشبیہ دی یہ صرف سمجھانے کیلئے ہے ورنہ حُضُورِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن و جمال تو بے مثل و بے مثال ہے۔**

صحابی رسول حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَالْہِ وَسَلَّمَ کو چاندنی

رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہٗ اَنُور کو دیکھتا تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔“

(الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۴، حدیث: ۹)

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ

اُٹھتی ہے کس شان سے گرِ سواری واہ واہ (حدائق بخشش، ص ۱۳۴)

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا

بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا (حدائق بخشش، ص ۲۳۸)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات میں اور ان کے علاوہ اکثر

روایات میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرہٗ اَنُور کو چاند سے تشبیہ دی حالانکہ سورج کی روشنی چاند سے زیادہ ہوتی ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو اپنی تابانیوں سے بھر دیتا ہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں جمانا ممکن ہوتا ہے جبکہ سورج میں یہ سب ممکن نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں۔ (زرقانی علی

المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورتہ، ۵/۲۵۸)

یاد رہے! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے خُصُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَسَلَّمَ کے جس حسن و جمال کو چاند و سورج سے تشبیہ دی ہے یہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کامل حُسن و جمال نہیں تھا اگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن کامل لوگوں پر ظاہر ہو جاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ

## وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

علامہ زُرْقَانِی قدس سرہ النورانی امام قرطبی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہ الْقَوِی سے نقل فرماتے ہیں: ”کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا، اگر آپ کا کامل حُسن ہم پر ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں اس جلوہ زریا کو دیکھنے کی تاب نہ لاتیں۔“ (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقته وجمال صورته، ۲۴۱/۵)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر زنانِ مضر نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی۔“ تو حُضُورِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

”میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے غیرت کی وجہ سے پُچھا رکھا

ہے اور اگر آشکار ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا کرتا تھا۔  
(ذکر جمیل، ص ۷۸)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو  
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو  
(ذوق نعت، ص ۱۴۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**سُبْحَنَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر حُسن و جمال اور خُوبی و کمال سے نوازا اگر ہم اپنی زبان سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف و توصیف بیان کرنا چاہیں یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کو تحریر میں لانا چاہیں تو یہ صفحات کم پڑ جائیں گے ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی مگر پھر بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام اوصاف بیان کرنے کا حق ادا نہ ہوگا۔ جیسا کہ**

**بلبلِ باغِ جناب، شاعرِ خوش بیاں، امام احمد رضا خاں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ کے ایک کلام میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصافِ جمیدہ بیان فرماتے ہوئے گویا اس بات کا اقرار کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصافِ اعداد و شمار سے ماوراء ہیں آپ کے اوصاف بیان کر کے انہیں کل اوصاف قرار دینا میرے نزدیک عیب ہے کیونکہ آپ کی خُوبیاں تو حتمی طور پر شمار ہی نہیں کی جاسکتیں چنانچہ عرض گزار ہیں:**



تیرے تو وصف عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے شاخوں کی خامشی چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے  
(حدائقِ بخشش، ص ۷۵)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہم حضورِ جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَسَلَّم کے اوصاف و کمال بیان کرنے کا ہرگز ہرگز حق ادا نہیں کر سکتے لیکن آپ  
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے آپ عَلَیْہِ  
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چند اعضاءِ شریفہ کے متناسب اور حُسن و جمال کا تذکرہ سن  
کراپنے لئے رَحمتوں اور بَرَکتوں کا سامان اکٹھا کرتے ہیں۔

## جِسْم مُبَارَک

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ  
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جِسْمِ اَقْدَس کا رنگ گورا سپید (سفید) تھا۔ ایسا معلوم ہوتا  
تھا کہ گویا آپ کا مُقَدَّس بدن چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا ہے۔ (الشمائل المحمدية،  
باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۵، حدیث: ۱۱)

## قَد مُبَارَک

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَالْہِ وَسَلَّم نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قدر بلکہ آپ درمیانی قد والے تھے اور آپ کا مُقَدَّس بدن انتہائی خوب صورت تھا جب چلتے تھے تو کچھ خمیدہ ہو کر (جھک کر) چلتے تھے۔

(الشمائل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۶، حدیث: ۲)

## مُقَدَّس بال

خُصُّوْا نُوْرَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک نہ گھونگر دار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس بال پہلے کانوں کی لوتک تھے پھر شانوں تک خُوبصورت کیسولٹکتے رہتے تھے مگر حَجَّةُ الْوُدَّاع کے موقع پر آپ نے اپنے بالوں کو اُتر وادیا۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام حمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے آپ کے مُقَدَّس بالوں کی ان تینوں صورتوں کو اپنے دوشعروں میں بہت ہی نفیس و لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے کہ

گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے کیسو  
آخر حج غم اُمّت میں پریشاں ہو کر تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے کیسو  
(حدائق بخشش، ص ۱۱۹)

## نورانی آنکھ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمان مبارک بڑی بڑی اور

قُدرتی طور پر سُرمیں تھیں۔ پلکیں گھنی اور دراز تھیں۔ پُتلی کی سیاہی خوب سیاہ اور آنکھ کی سفیدی خوب سفید تھی جن میں باریک باریک سُرخ ڈورے تھے۔

(الشماثل المحمدية، باب ماجاء فی خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم،

ص ۱۹، حدیث: ۶، ملقطاً)

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُقدَّس آنکھوں کا یہ اعجاز ہے کہ آپ بیک وقت آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے، دن رات، اندھیرے اُجالے، میں یگساں دیکھا کرتے تھے۔ (الخصائص الكبرى، باب المعجزة والخصائص..... الخ، ۱۰۴/۱، والمواهب اللدنیة وشرح الزرقانی، الفصل الاول فی کمال خلقته..... الخ، ۵/ص ۲۶۳، ۲۶۴)

شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال دھوم ”والنجم“ میں ہے آپ کی بینائی کی فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر بس قسم کھائیے اُمی تری دانائی کی (حدائق بخشش، ص ۱۵۴)

## دھن شریف

حضرت ہند بن ابی ہالمرَجِّی اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسار نرم و نازک اور ہموار تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُنہ فراخ، دانت کُشادہ اور روشن تھے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے تو آپ کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے

ایک نور نکلتا تھا اور جب کبھی اندھیرے میں آپ مُسکرا دیتے تو دُندانِ مبارک کی چمک سے روشنی ہو جاتی تھی۔

(الشَّامِلُ الْمَحْمَدِيَّةُ، باب ماجاء في خلق رسول الله، ص ۲۷، حدیث: ۱۴ ملخصاً)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی کُندا

چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش، ص ۳۰۲)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختصر یہ کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صنعتِ خداوندی کے اعلیٰ ترین نمونہ اور جمال و کمالِ الہی کے مظہرِ اتم اور حُسن و جمال میں بے مثل و بے مثال ہیں اَوَّلِین وَاٰخِرِین میں نہ کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہوگا۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے مومن مومن بن سونے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

ہر وقت گُن گاتے رہیں اور اپنی زندگی کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

پیاری پیاری سُنَّتوں کے مطابق بسر کریں۔ سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور دنیا و

آخرت کی بہتری کا ذہن بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت

سے کتنے ہی بدمذہب توبہ کر کے سچے عاشقِ رسول بن گئے۔ چنانچہ اس ضمن میں

ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیں۔

## حق کا مُتلاشی

وزیر آباد (ضلع گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: میں عقائد کے مُعلّق ترو کا شکار تھا، مذہب حق کی تلاش میں بھٹکتا پھر رہا تھا مگر مجھے کچھ بھائی نہ دے رہا تھا کہ کون سا مذہب حق ہے؟ حتیٰ کہ میں نے مسجد میں نماز پڑھنا ہی ترک کر دیا۔ اب گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرتا۔ ایک عرصے تک یہی سلسلہ جاری رہا، پھر محلہ کی مسجد کے امام صاحب کے سمجھانے پر دوبارہ مسجد میں نماز پڑھنے لگا، ایک دن مسجد میں کچھ اسلامی بھائیوں نے مجھے قلبی سکون حاصل کرنے کے لئے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی تو میں نے اجتماع میں شرکت کرنا شروع کر دی۔ اجتماعات میں ہونے والی قرآن پاک کی تلاوت، نعت، بیانات اور آخر میں ہونے والی رقت انگیز دعاؤں نے رفتہ رفتہ میرے دل کے زنگ کو دور اور میرے سینے کو عشق رسول سے معمور کر دیا۔ مجھ پر اہلسنت و جماعت کا حق ہونا واضح ہو گیا۔ میں نے زندگی میں پہلی بار دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہونے والے 30 روزہ اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی سعادت حاصل کی تو مجھ پر آفتابِ نیم روز سے بڑھ کر روشن ہو گیا کہ اہل سنت و جماعت ہی حق پر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اب مجھے قلبی سکون حاصل ہے۔ اب تو میں نہ صرف مسجد میں نماز پڑھتا ہوں بلکہ درسِ فیضانِ سنت کی سعادت بھی پارہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے ہمارے پیارے اللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں نبی کریم، رَعُوْفٌ رَحِيْمٌ  
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں جھوم جھوم کر دُرُود و سلام کے  
 نذرانے پیش کرنے کی توفیق عطا فرما، گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنے اور  
 آپ کی پیاری پیاری سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے تادمِ حیات دعوتِ اسلامی کے  
 مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



### فرمانِ مصطفیٰ

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا  
 ہوں: (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا  
 کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی  
 حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو  
 روکے رکھو۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ۲۴۵/۱،  
 حدیث: ۲۷۱)

## تفصیلی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
43	بیان نمبر 03	1	یادداشت
43	ساری مخلوق کی آواز سننے والا فرشتہ	5	اجمالی فہرست
43	فرشتے کی قوتِ سماعت	8	کتاب پڑھنے کی نیتیں
45	آسمان کی مسجد کا امام	10	المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة
47	فرشتے صبحِ شام درود بھیجتے رہیں گے	12	پہلے اسے پڑھ لیجئے
47	دو انگلیوں کے سبب مغفرت ہوگئی	14	بیان نمبر 01
49	دُرود شریف لکھنا واجب ہے	14	دُرود شریف کی فضیلت
49	صِیَاصَلَّعُمُ لکھنا سخت حرام ہے	14	سرکار پر پڑھا ہوا درود شریف کام آگیا
50	صَلَّعُمُ کے مُوچہ کا ہاتھ کاٹا گیا	18	پوشیدہ علم
52	صَلَّعُمُ لکھنا محروموں کا کام ہے	24	انعامات کی برسات
52	”وَسَلَّعُمُ“ پر چالیس نیکیاں	27	سعادتِ عظمیٰ
54	بیان نمبر 04	28	مصطفیٰ جانِ رحمت کا دیدار
54	جنت کا انوکھا پھل	30	بیان نمبر 02
57	واعظ پر درود و سلام کے سبب کرم بالائے کرم	30	شفاعت واجب ہوگئی
59	عرش کا سایہ کس کو ملے گا؟	30	قبولیتِ دُعا کا پروانہ
60	موتیا جاتا رہا	32	زمین و آسمان کے درمیان مُعلق دُعا
62	بیان نمبر 05	33	در بارِ نبی میں فرشتوں کی حاضری
62	دُرودِ پاک نہ پڑھنے کا وبال	39	قبر سے مُشک کی خوشبو!
63	دُرودِ پاک پڑھنے کا شرعی حکم	39	77 سال بعد بھی جسمِ سلامت
64	رحمتِ الہی سے دور	41	مارشل آرٹ کا ماہر مُبلغ کیسے بنا؟

صفحہ	منوان	صفحہ	منوان
91	70 مرتبہ رحمتوں کا نزول	65	خونفک کا لاسانپ
91	560 قُبروں سے عذاب اُٹھایا گیا	67	اللہ کی لعنت
93	محتاجی دور کرنے کا نسخہ	69	باعثِ حسرت مجلس
94	آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی	69	جنت میں داخلے کے باوجود حسرت
96	دو حریص	72	<b>بیان نمبر 06</b>
97	دُرود خواں مکھیاں	72	قُربتِ سرکار کے حقدار
99	<b>بیان نمبر 09</b>	73	بزرگانِ دین کا دستور
99	ایک قیراط اجر	73	حصولِ شفاعت کا آسان وظیفہ
	حدیث پاک سے حاصل ہونے والے	74	قبولیتِ دعا کی چابی
101	سات مدنی پھول	75	میری شفاعت لازم ہے
103	عذابِ قبر کا ایک سبب	75	ایک مسئلہ اور اس کی وضاحت
105	زبان مفید بھی ہے مضرب بھی	78	جب کان بجے لگیں تو دُرود پڑھو
105	روزانہ صُبح اعضاءِ زبان کی خوشامد کرتے ہیں	80	کب کب درود شریف پڑھنا ممنوع ہے
106	زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں	82	<b>بیان نمبر 07</b>
106	دل کی سختی کا انجام	82	موت سے پہلے جنت میں مقام دیکھے گا
109	<b>بیان نمبر 10</b>	82	ترتیبِ اولاد کے لئے تین اہم باتیں
109	سرکارِ اہلِ محبت کا دُرود خود سنتے ہیں	83	دُرود پاک کا عاشق
110	باکمالِ مدنی مٹی	84	اہلِ وعیال کی اصلاح کی ذمہ داری
111	صالحین کا ذکر باعثِ رحمت ہے		اہلِ وعیال کو عذاب سے کس طرح
114	دُرود خواں کا بدن مٹی نہیں کھا سکتی	85	بچایا جائے؟
115	77 سال بعد بھی جسم سلامت تھا	87	ابتدائی عمر میں بچوں کی تربیت کا طریقہ
		91	<b>بیان نمبر 08</b>



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
163	بیان نمبر 15	115	مزار پر انوار سے کستوری کی خوشبو
163	درود پاک کی رسائی	116	بیعت کی اہمیت
164	خوبصورت آنکھوں والی حوریں	119	بیان نمبر 11
167	رحمتِ خداوندی کا جوش	119	سُوزِ گمشدہ ملتی ہے تسم سے ترے
172	بیان نمبر 16	120	ایوانِ شام روشن ہو گئے
172	بد نصیب کون...؟	121	سرکار کی بکھریت کا انکار کرنا کیسا؟
173	ماہِ رمضان المبارک میں عبادت	122	سب سے پہلی تخلیق
175	والدین کی تابعداری اور ان کی خدمت	123	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
178	دُرود و سلام کی کثرت	126	بریک ڈانس کیسے سُدھرا؟
179	دُرود و سلام کی عادت بنانے کا نسخہ	130	بیان نمبر 12
181	بیان نمبر 17	130	جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت
181	دُعائوں کا محافظ	132	انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں
183	حوضِ کوثر کی شان	135	وست بوسی کا شرف
185	وسوسہ اور اُس کا جواب	141	جنت کا پروانہ
189	گناہوں کی عادت چھوٹ گئی	143	بیان نمبر 13
190	بیان نمبر 18	143	رزق میں کشادگی کا راز
190	دس گنا ثواب	144	چہرہ سفید اور نرم دور ہو گیا
192	ذکرِ رسول ذکرِ خدا ہے	151	قرب خاص
195	حضور کی تعظیم بخشش کا سبب بن گئی	154	بیان نمبر 14
197	سنتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	154	100 حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ
199	بیان نمبر 19	156	وین حق کی شرطِ اوّل
199	پُل صراط پر آسانی	157	سفید پرندہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
231	(3) دُرودِ پاک	200	پل صراط کا نور
	دُرودِ پاک اپنے پڑھنے والے کیلئے	204	جنت میں ٹھکانا
233	استغفار کرتا ہے	208	بیان نمبر 20
235	بیان نمبر 23	208	سب سے افضل دن
235	رضائے الہی والا کام	209	قبولیتِ دُعا کی ساعت
235	غضبِ الہی سے امان	211	جو مانگتا ہے مانگو
236	مخلص کا عملِ قلیل بھی کافی ہے	214	رودِ محشر کی پیاس سے محفوظ
236	گھڑی بھر کا اخلاص باعثِ نجات	215	گرمیِ محشر کا عالم
237	لحہ بھر میں مغفرت	217	بیان نمبر 21
238	رحمتِ حق بہانہ می جوید	217	ایک عظیم نور
241	پنچلواری اور تہمت کا وبال	221	تین قسم کے لوگوں کی دُعا قبول نہیں
244	بیان نمبر 24	222	قبولیتِ دُعا میں تاخیر ہو تو!
244	جدا ہونے سے پہلے پہلے بخشش	224	سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ
245	جوابِ سلام کا افضل طریقہ	226	بیان نمبر 22
246	جوابِ سلام کے وقت خلافِ سنت الفاظ	226	صدقے کی استطاعت نہ ہو تو!
247	گھر میں داخل ہونے کے آداب	226	(1) کسبِ حلال
248	سلام کو عام کرو سلامتی پاؤ گے	227	سب سے بہتر اور پاکیزہ کھانا
248	محبت پیدا کرنے والا عمل	228	لقمہ حرام کا وبال
249	سرکار سے مصافحے کا شرف	229	(2) صدقہ
250	آگ نے کچھ اثر نہ کیا	231	صدقے سے امراض دور کرو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
278	انوکھا منبر	250	آگ سے دُھلنے والا رومال
281	بیان نمبر 28	253	بیان نمبر 25
281	حضرت علی کی کرامت	253	گھروں کو قبرستان مت بناؤ
281	شعبان میرا مہینہ ہے	254	موت کی تلخی سے محفوظ
282	شعبان میں دُرود پاک کی کثرت	255	نصیحتوں کے پھول
283	شعبان کی آمد پر اسلاف کا معمول	259	موت کا نئے دارشاخ کی مانند ہے
284	نصف شعبان کی فضیلت	260	تکالیفِ موت کا ایک قطرہ
285	آتش بازی کا موجد کون؟	260	سوئے خاتمہ سے امن چاہتے ہو تو!
286	دس ہزاری دُرود شریف	262	بیان نمبر 26
287	ہرات ساٹھ ہزار دُرود پاک	262	خدا چاہتا ہے رضاے محمد
290	بیان نمبر 29	265	پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو!
290	روزی میں برکت	268	جتنا گوارا تیا بیٹھا
292	تنگدستی سے نجات کا ذریعہ	271	بیان نمبر 27
293	تنگدستی کے اسباب	271	غیبت سے حفاظت کا نسخہ
295	نمازِ چاشت کی برکت	271	لمحہ فکر یہ
299	بیان نمبر 30	272	غیبت کا انجام
299	غلام آزاد کرنے سے افضل عمل	273	قیامت کی ذلت و نحوست کا ایک سبب
300	کثرت سے دُرود پڑھنے کی تعریف	276	لُطفِ الہی کا ذریعہ
304	امام بوصیری پر سرکار کا کرم	276	ذکر کی افضل ترین قسم
305	وسوسہ اور اس کا جواب	277	دُرود کئی نیکیوں کا مجموعہ ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
336	دلوں کی طہارت	308	بیان نمبر 31
337	ذکر سرکار کے آداب	308	بھلائی کے طلبگار
339	سرکار نے دستگیری فرمائی	309	زید بن حارثہ کا عشق رسول
342	سب سے بڑا بخیل شخص	312	دم بدم صَلَّی عَلَی
343	جتازہ میں فرشتوں کا ٹوٹل	314	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ضروری ہے
345	بیان نمبر 35	315	حالتِ بیداری میں جوابِ سلام
345	جنتِ شادہ ہو جاتی ہے	317	بیان نمبر 32
346	اُونٹ کی گواہی	317	مبارک پرچہ
348	سود کا وبال	318	اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں کا عمل
351	سود کی خرابیاں	319	دُرود بھیجنے کی حکمت
352	سود کے ستر دروازے	321	جونہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
355	بیان نمبر 36	326	بیان نمبر 33
355	تمام مخلوق کو کفایت کرنے والا نور	326	ہونٹوں پر متعین فرشتے
356	کیا کھڑے ہو کر دُرود پاک پڑھنا واجب ہے؟	328	حقوقِ رمضان سے متعلق نصیحتیں
362	دُرود کی برکت سے سرکار کا دیدار	330	دل پر ایک سیاہ نقطہ
364	بیان نمبر 37	331	لمحہ فکر یہ
364	تین قسم کے بد بخت	332	بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ حاجت نہیں
365	نفاق و نارسے آزادی	322	آگ سے نجات کا پروانہ
366	بد عقیدگی سے توبہ	334	شرابی، مُوَدِّن بن گیا
369	اچھی صحبت سے متعلق فرامینِ مصطفیٰ	336	بیان نمبر 34

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
411	جہاز ڈوبنے سے محفوظ رہا	371	بد مذہبوں سے میل جول منع ہے
413	دُرودِ تَنْجِینَا	373	بیان نمبر 38
414	بلخ کا سوداگر	373	زیارتِ سرکار کا وظیفہ
421	بیان نمبر 43	376	اعلیٰ حضرت کا شوق دیدار
421	گناہوں کی معافی کا ذریعہ	382	بیان نمبر 39
422	شفاعت کی نوید	382	اہل محبت کا دُرود میں خود سُنتا ہوں
426	ضروریاتِ دین کی تعریف	382	روضہ اقدس سے جوابِ سلام
426	لمحہ فکریہ	385	حاضری بارگاہ کے آداب
431	بیان نمبر 44	389	سرکار نے حوصلہ افزائی فرمائی
431	چہرہ انور پر خوشی کے آثار	391	بیان نمبر 40
431	ایک رحمت کا عالم	391	استقامت کے ساتھ تھوڑا عمل بھی بہتر ہے
433	ایصالِ ثواب کی برکت	395	چہرِ کامل کی شرائط
434	ہر نیک عمل کا ثواب ایصال کیجئے	398	توبہ کا راز
436	اُم سعد کا کنواں	401	بیان نمبر 41
437	فرشتے بھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں	401	دُخولِ مسجد کے وقت مجھ پر سلام بھیجو
439	بیان نمبر 45	402	سرکارِ مساجد میں موجود ہوتے ہیں
439	برکت سے خالی کلام	403	وسیلہ پیش کرنا صحابہ کا طریقہ ہے
439	کھانے میں بے برکتی کا سبب	407	صحابی نے پُکارا یا رسول اللہ
440	زہرِ قاتل بے اثر ہو گیا	411	بیان نمبر 42
442	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی تفسیر	411	مصائب و آلام کا خاتمہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
478	صفتِ اول کی وجوہات	444	لوہ آ یا میرا حامی
479	صفتِ آخر کی وجوہات	448	<b>بیان نمبر 46</b>
481	وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا	448	ناکمل دُرود
482	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی	449	دو بڑی اور اہم چیزیں
485	<b>بیان نمبر 50</b>	452	تین باتوں کی تعلیم
485	قیامت کی وحشتوں سے نجات پانے والا	453	سفینہ نوح
488	قبر، جنت کا باغ	454	اہل بیت سے محبت کا مطالبہ
489	جہنم کا گڑھا	458	<b>بیان نمبر 47</b>
490	امتحان سر پر ہے	458	دس درجات کی بلندی
492	نقل کرنے والا ہی کامیاب	460	دُرودِ پاک نہ لکھنے کا وبال
494	<b>بیان نمبر 51</b>	460	گلے کی تکلیف دور ہو گئی
494	رحمت کے ستر دروازے	461	دُرودِ تاج کی برکات
495	حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں	464	صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ
496	زمین والے دونبی	467	<b>بیان نمبر 48</b>
497	آسمان والے دونبی	467	ایک گنہگار کی بخشش کا سبب
500	تین اہم عقیدے	469	اذان کے وقت اٹھوٹھے چومنے کا ثواب
503	قیامت کی نشانیاں	469	سرکار کے اسمائے مبارکہ
508	<b>بیان نمبر 52</b>	472	نام محمد کی برکت
508	ستر ہزار فرشتوں کا نزول	473	محمد نام رکھو تو اسکی تعظیم بھی کرو
509	تین اہم نکات	474	بے وضو نام محمد نہ لینے والے بزرگ
510	پیشانی آدم میں نورِ محمد	476	<b>بیان نمبر 49</b>
511	جانِ عالم کی دنیا میں جلوہ گری	476	وہی اول، وہی آخر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
541	آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے	513	مادری زبان کی حفاظت کا انوکھا انداز
542	وقتِ آخرِ اُردا کی تکرار	514	معجزاتِ نبوی
544	اچھی صحبت اپنا لیجیے	517	نور کا کھلونا
544	سُنّت پر عمل کا صلہ	518	جامع معجزات سرکار کی ذات
548	ڈرائیور کی پُراسرار موت	520	<b>بیان نمبر 53</b>
549	<b>بیان نمبر 56</b>	520	صحابہ پر طعن، حضور کو ناپسند ہے
549	بھولی ہوئی چیز یاد آ جائے گی	521	راہ ہدایت کے درخشندہ ستارے
549	حافظ مضبوط کرنے والا دُرود	522	لَعْنَتِ خُداوندی کا مُستحق
550	قوّتِ حافظہ بڑھانے کے پانچ مدنی پھول	523	سرکار کا قُرب پانے والا خوش نصیب
554	علم کو محفوظ رکھنے کا طریقہ	524	اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست
555	کمزوری حافظہ کا سبب	525	گستاخِ صحابہ کا عبرتناک انجام
556	حیرت انگیز قوّتِ حافظہ	529	<b>بیان نمبر 54</b>
557	صرف ایک ماہ میں حفظِ قرآن	529	تین باتوں کی وصیت
559	<b>بیان نمبر 57</b>	530	نمازِ چاشت کی فضیلت و اہمیت
559	اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظرِ رحمت	531	نمازِ فجر کے بعد ذکرِ اللہ کی فضیلت
561	غیر نبی پر دُرود بھیجنے سے متعلق فتویٰ	534	تنگدستی دور کرنے کا نسخہ
565	ربِّ عَزَّوَجَلَّ کا سلام	535	رات کو سوتے وقت کے اُرداد
567	کثرتِ دُرود نے ہلاکت سے بچالیا	536	شفاعت کا مژدہ مل گیا
569	<b>بیان نمبر 58</b>	539	<b>بیان نمبر 55</b>
569	حضور ہمارے نام جانتے ہیں	539	سایہ عرش پانے والے تین خوش نصیب
570	ایک وسوسہ اور اس کا جواب	540	دن رات کے گناہوں کی معافی
573	دس ہزار دُرود پاک کا ثواب	541	غموں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
612	بیان نمبر 62	575	قسمت انگرائی لیکر جاگ اٹھی
612	رحمتوں کا خزانہ	578	بیان نمبر 59
614	علامتِ اہل سنت	578	حضرت خضر علیہ السلام کی پسندیدہ مجلس
614	کلامِ الہی میں درود و سلام کا حکم مطلق ہے	579	محدثین کرام کا معمول
617	بعد اذان دُرود کا ثبوت	582	سرکار کا سلام
618	اذان اور صلوٰۃ و سلام میں فصل کیجئے	583	سبز لباس
619	وسوسہ اور اس کا جواب	584	احادیثِ مبارکہ کی تعظیم
623	بیان نمبر 63	587	بیان نمبر 60
623	جمعہ کے دن دُرود پاک کی فضیلت	587	شہیدوں کی رفاقت
627	سرکار کا حسن و جمال	589	شہید فقہی اور شہید حکمی میں فرق
628	چہرہ آنور کی تابانی	590	شہید کا ثواب
630	وہ اگر جلوہ کریں کون تماشا نشانی ہو	591	مراتب میں فرق ہے
632	جسم مبارک	592	نفس سے جہاد، جہاد اکبر ہے
632	قد مبارک	595	نفس کی اقسام
633	مقدس بال	597	بدکردار کی توبہ
633	نورانی آنکھ	599	بیان نمبر 61
634	دین شریف	599	رب کے دُرود بھیجنے سے کیا مراد ہے
636	حق کا متلاشی	600	دیدارِ الہی کا شوق
648	ماخذ و مراجع	601	شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
652	علمیہ کتب	602	لفظِ سُبْحٰن کی حکمت
		605	سفرِ معراج کا آغاز
		610	تصدیقِ معراج کرنے والے صحابی



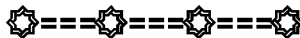
## ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام الہی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۲۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر طبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
اللباب فی علوم الکتاب	ابو حفص عمر بن علی ابن عاویل حنبلی، متوفی ۸۸۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
تذکرۃ العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
کوثر الخیرات	حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی، متوفی ۱۴۳۴ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن أبی داود	امام ابو داؤد و سلیمان بن اشعث جہتانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر عتقی، متوفی ۸۷۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ

المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن یحییٰ، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۷ھ
مصنف عبد الرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الاولسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
مسند ابی یعلیٰ	ابویعلیٰ احمد بن علی بن شعیب موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
المستدرک	ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۲ھ	دارالفکر، بیروت
شرح السنۃ	امام ابو یوسف الحسین بن سعید البغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
الموسوعة لابن ابی الدنيا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
فتح الباری	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
عمدة القاری	امام بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال، لاہور
فیض التقدير	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ

المواهب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الخصائص لکبری	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
حلیۃ الأولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	الامام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبریزی، متوفی ۶۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مدارج النبوة	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
نسیم الریاض	شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی، متوفی ۱۰۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الشفای بتعریف حقوق المصطفیٰ	القاضی ابوالفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
سیرت مصطفیٰ	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الدبر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین ہسکتی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالعرف، بیروت ۱۴۲۰ھ
الحاوی للفتاویٰ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
نور الایضاح مع مراقی الفلاح	حسن بن عمار بن علی المصری الشرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
فتاویٰ حامدیہ	مولانا حامد رضا خان، متوفی ۱۳۶۲ھ	زاویہ پبلشرز، لاہور
ملفوظات	مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری، متوفی محرم الحرام ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
الصواعق المحرقة	حافظ احمد بن حجر مکی یثربی، متوفی ۹۷۴ھ	ملتان، پاکستان

دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ	عبدالوہاب بن احمد شعرائی، متوفی ۹۷۳ھ	الطبقات الکبری
دارالکتب العلمیہ، بیروت	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	اتحاف السادة المتقين
دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر عسقلانی، متوفی ۹۷۴ھ	الزواجر عن اقتراف الکبائر
دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء	حجۃ الاسلام ابو حامد امام محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	احیاء علوم الدین
مکتبہ نوریہ رضویہ، کھڑ، پاکستان	میر عبدالواحد بلگرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ	سبع سنابل
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ	شیخ عبدالقادر بن ابوصالح البیہاوی، متوفی ۵۶۱ھ	غنیۃ الطالبین
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	عبدالرحمن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	نزهة المجالس
دار الفکر بیروت	عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	درة الناصحين
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	سعادة الدارين
مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ	امام محمد بن عبدالرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	القول البديع
دار الفکر	علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	افضل الصلوات
نعمی کتب خانہ، گجرات	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	شان حبیب الرحمن
نعمی کتب خانہ، گجرات	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی، متوفی ۳۹۱ھ	رسائل نغمیہ
شیر برادر، لاہور	رئیس المحکمین مولانا نقی علی خان، بن علی رضا، متوفی ۱۲۹۷ھ	انوار جمال مصطفیٰ
قادری پبلشرز، لاہور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	جاء الحق
مکتبۃ المدینہ، کراچی	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	عجائب القرآن



## مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 245 کُتب و رسائل

### { شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت }

#### اُردو کُتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْفَحْطِ وَالْوَبَاءُ بِدَعْوَةِ الْجِیرَانِ وَمُؤَاَسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَہْمِ فِیْ أَحْکَامِ قِرَاطِیْسِ الدَّرَاہِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوِغَاءِ لِآذَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَبْلُ الْمُدَّعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوِغَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِدْفِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لَطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المفلوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (کمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... شریعت و طریقت (مَقَالِ عُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَغُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (أَلِفَاؤُنَةُ الْوَاسِطَةِ) (کل صفحات: 60)
- 09..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِیِّ) (کل صفحات: 100)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِنْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 13..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... الْوَلِیْفَةُ الْکَرِیْمَةُ (کل صفحات: 46)
- 16..... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات: 1185)
- 17..... حدائق بخشش (کل صفحات: 446) 18..... بیاض پاک حجۃ الاسلام (کل صفحات: 37)

## عربی کتب:

19، 20، 21، 22، 23..... جَدُّ الْمُؤْمِنَارِ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث

والرابع والخامس) (كل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

24..... التَّغْلِيْقُ الرَّضَوِيُّ عَلَى صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ (كل صفحات: 458)

25..... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (كل صفحات: 74) 26..... الْإِجَازَاتُ الْمُتَيْنَةُ (كل صفحات: 62)

27..... الرَّزْمَةُ الْقَمَرِيَّةُ (كل صفحات: 93) 28..... الْفَضْلُ الْمُوَهَّبِيُّ (كل صفحات: 46)

29..... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ (كل صفحات: 77) 30..... أَجَلِيُّ الْإِعْلَامِ (كل صفحات: 70)

31..... إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (كل صفحات: 60)

## { شعبہ تراجم کتب }

1 0..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) پہل جلد (كل صفحات: 896)

2 0..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء) دوسری جلد (كل صفحات: 625)

3 0..... مدنی آقا کے روشن فیصلے (الباهر فی حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالباطن والظاهر) (كل صفحات: 112)

4 0..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تمہید الفرس فی الحِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (كل صفحات: 28)

5 0..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فُرْقَةُ الْعُيُونِ وَمُقَرِّحُ الْقَلْبِ الْمُحْزُونِ) (كل صفحات: 142)

6 0..... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمَوَاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (كل صفحات: 54)

7 0..... جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَتَجَرُّ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (كل صفحات: 743)

8 0..... امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی وصیتیں (وَصَايَا إِمَامٍ اعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (كل صفحات: 46)

9 0..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الزَّوْجَرُ عَنْ إِفْتِرَافِ الْكِبَائِرِ) (كل صفحات: 853)

10..... نیکی کی دعوت کے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (كل صفحات: 98)

11..... فیضان مزارات اولیاء (كَشَفُ النُّورِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ) (كل صفحات: 144)

12..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزُّهْدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (كل صفحات: 85)

- 13.....راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِیقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 14.....عُیُونُ الْحِکَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 15.....عُیُونُ الْحِکَايَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- 16.....احیاء العلوم کا خلاصہ (کِتَابُ الْإِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
- 17.....حکایتیں اور نصیحتیں (الرَّوَضُ الْفَائِقُ) (کل صفحات: 649)
- 18.....اجمعہ برے عمل (رِسَالَةُ الْمُذَاكَرَةِ) (کل صفحات: 122)
- 19.....شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
- 20.....حسنِ اخلاق (مِکَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 102)
- 21.....آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 22.....آدابِ دین (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- 23.....شاہراہِ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 24.....میئے کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- 25.....الدُّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (کل صفحات: 148)
- 26.....اصلاحِ اعمال جلد اول (الْحَدِيقَةُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ) (کل صفحات: 866)
- 27.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (الرَّوَاغِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 1012)
- 28.....عاشقانِ حدیث کی حکایات (الرَّحَلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ) (کل صفحات: 105)
- 29.....احیاء العلوم جلد اول (احیاء علوم الدین) (کل صفحات: 1124)
- 30.....احیاء العلوم جلد دوم (احیاء علوم الدین) (کل صفحات: 1393)
- 31.....احیاء العلوم جلد سوم (احیاء علوم الدین) (کل صفحات: 1286)
- 32.....قوتِ القلوب (اردو) (کل صفحات: 826)

## { شعبہ درسی کتب }

01.....مراحِ الارواح مع حاشیہ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)

- 02.....الاربعة النووية في الأحاديث النبوية (كل صفحات: 155)
- 03.....اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسة (كل صفحات: 325)
- 04.....اصول الشاشي مع احسن الحواشي (كل صفحات: 299)
- 05.....نور الايضاح مع حاشية النور والضياء (كل صفحات: 392)
- 06.....شرح العقائد مع حاشية جمع الفرائد (كل صفحات: 384)
- 07.....الفرح الكامل على شرح مئة عامل (كل صفحات: 158)
- 08.....عناية النحو في شرح هداية النحو (كل صفحات: 280)
- 09.....صرف بهائي مع حاشية صرف بنائي (كل صفحات: 55)
- 10.....دروس البلاغة مع شمس البراعة (كل صفحات: 241)
- 11.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 119)
- 12.....نزهة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات: 175)
- 13.....نحو مير مع حاشية نحو منير (كل صفحات: 203)
- 14.....تلخيص اصول الشاشي (كل صفحات: 144) 15.....نصاب النحو (كل صفحات: 288)
- 16.....نصاب اصول حديث (كل صفحات: 95) 17.....نصاب التجويد (كل صفحات: 79)
- 18.....المحاذنة العربية (كل صفحات: 101) 19.....تعريفات نحوية (كل صفحات: 45)
- 20.....خاصيات ابواب (كل صفحات: 141) 21.....شرح مئة عامل (كل صفحات: 44)
- 22.....نصاب الصرف (كل صفحات: 343) 23.....نصاب المنطق (كل صفحات: 168)
- 24.....انوار الحديث (كل صفحات: 466) 25.....نصاب الادب (كل صفحات: 184)
- 26.....تفسير الجلالين مع حاشية انوار الحرمين (كل صفحات: 364)
- 27.....خلفاء راشدين (كل صفحات: 341) 28.....قصيده برده مع شرح خرپوتی (كل صفحات: 317)
- 29.....فيض الادب (كمل حصه اول، دوم) (كل صفحات: 228)
- 30.....مُتَخَبُّ الْأَبْوَابِ مِنْ أَحْيَاءِ عُلُومِ الدِّينِ (كل صفحات: 173) 31.....كاف مع شرح ناجیه (كل صفحات: 252)



32.....الحق المبين (کل صفحات: 128)

### {شعبہ تخریج}

- 01.....صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360)
- 03.....بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)
- 04.....اُمہات المؤمنین رَضِيَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمْ (کل صفحات: 59)
- 05.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 06.....گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 07.....بہار شریعت (سواہواں حصہ، کل صفحات: 312) 08.....تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 09.....اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 10.....جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 11.....علم القرآن (کل صفحات: 244)
- 12.....سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
- 13.....الربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)
- 14.....کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
- 15.....منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
- 16.....اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 17.....آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
- 18 تا 24.....فتاوی اہل سنت (سات حصے)
- 25.....حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
- 26.....بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249)
- 27.....جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
- 28.....کرامات صحابہ (کل صفحات: 346)
- 29.....اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)

- 30..... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875) 31..... آئینہ عبرت (کل صفحات: 133)  
 32..... بہار شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات: 1332) 33..... فیضانِ نماز (کل صفحات: 49)  
 34..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات: 470)  
 35..... 19 دُرود و سلام (کل صفحات: 16)  
 36..... فیضانِ یس شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات: 20)

### { شعبہ فیضانِ صحابہ }

- 01..... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 56)  
 02..... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 72)  
 03..... حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 89)  
 04..... حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 60)  
 05..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 132)  
 06..... فیضانِ سعید بن زید (کل صفحات: 32)  
 07..... فیضانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 720)

### { شعبہ اصلاحی کتب }

- 01..... غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبر (کل صفحات: 97)  
 03..... 40 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 87) 04..... بدگمانی (کل صفحات: 57)  
 05..... تنگ وقتی کے اسباب (کل صفحات: 33) 06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)  
 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49) 08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)  
 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 10..... ریاکاری (کل صفحات: 170)  
 11..... قومِ جنات اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262) 12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)  
 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124) 14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)

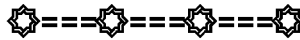
- 15..... احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) 16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
- 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63) 18..... ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)
- 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) 20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- 21..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120) 22..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)
- 23..... نماز میں ائمہ دین کے مسائل (کل صفحات: 39) 24..... خوفِ خدا عزَّ وَّجَلَّ (کل صفحات: 160)
- 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100) 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) 28..... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات: 115)
- 29..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325) 30..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 31..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152) 32..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- 33..... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)
- 34..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 دکیات (کل صفحات: 590)
- 35..... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48) 36..... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)
- 37..... قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات: 22)
- 38..... تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات: 25)
- 39..... شانِ خاتونِ بخت (کل صفحات: 501) 40..... بغض و کینہ (کل صفحات: 83)
- 41..... سنتیں اور آداب (کل صفحات: 125)

### { شعبہ امیرِ اہلسنت }

- 01..... سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ عطار کے نام (کل صفحات: 49)
- 02..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 03..... اصلاح کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 04..... 25 کرچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)

- 05..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 06..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
- 07..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قطسوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
- 08..... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 09..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48) 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
- 11..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 12..... گونگا مبلغ (کل صفحات: 55)
- 13..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220) 14..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
- 15..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33) 16..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 17..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قط (2) (کل صفحات: 48) 18..... حافلِ درزی (کل صفحات: 36)
- 19..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 20..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 21..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قط (1) (کل صفحات: 49) 22..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 23..... تذکرہ امیرِ اہلسنت (قط 4) (کل صفحات: 49)
- 24..... میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات: 32)
- 25..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 26..... بدنصیب دولہا (کل صفحات: 32)
- 27..... معذور بچی مبلغ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 29..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24) 30..... ہیر و منجی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 31..... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32) 32..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 33..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 34..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 35..... ساس بہویں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 36..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 37..... فیضانِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 101) 38..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 39..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 40..... کرپحین کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 32)

- 41..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33) 42..... کریمین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 43..... میوزکل شوکا متوالا (کل صفحات: 32) 44..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 45..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32) 46..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
- 47..... بابرکت روٹی (کل صفحات: 32) 48..... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
- 49..... میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32) 50..... شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
- 51..... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32) 52..... خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات: 32)
- 53..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32) 54..... نادان عاشق (کل صفحات: 32)
- 55..... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 56..... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 5) (کل صفحات: 102)
- 57..... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 6) (کل صفحات: 47)
- 58..... میں حیا دار کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 59..... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات: 32)
- 60..... گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 23)
- 61..... ڈانس رنٹ خوان بن گیا (کل صفحات: 32) 62..... گلو کا کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
- 63..... نشہ بازی کی اصلاح کا راز (کل صفحات: 32) 64..... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات: 32)
- 65..... بریک ڈانس کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32) 66..... عجیب الخلق بچی (کل صفحات: 32)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ

”علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل

تقویٰ یعنی پرہیزگاری ہے۔“ (معجم الاوسط، ۹۲/۳، حدیث: ۳۹۶۰)

## سُنَّت کی جہادیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے جسکے جسکے مذنی ماحول میں کمزور شخصیات بھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شہر و علاقہ کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رمضان کیلئے انجھی انجھی نیوٹوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مذنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مذنی قلوبوں میں بہتیتِ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مذنی انعامات کا ہر سال پُر کر کے ہر مذنی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو قانع کر دینے کا معمول بنالےجے، اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بڑکت سے پانچ سوٹ بننے لگتا ہوں سے غفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے ٹوٹنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذنی قلوبوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-301-4



0101825



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net